جان ریڈ

دنیا کو جھنجوڑ دینے والے دس دن

رانیال

۴۴ [redacted]

[redacted]

[redacted]

نعیم شہریار

تیون سال - ایم زیڈ بی ایس

ایل - ایم یسی - جامشورو

سندھ

۸-۳-۸۴

جان ريڈ

جان ریڈ

دنیا کو جھنجوڑ دینے والے دس دن

دانیال

جملہ حقوق محفوظ

ترجمہ : تقی حیدر

ناشر : ملک نورانی ۔ مکتبۂ دانیال
وکٹوریہ چیمبر ۲
عبداللہ ہارون روڈ ۔ کراچی

30 -00

قیمت : ۱۲۵/- روپے

سن اشاعت : ۱۹۸۳ء

طابع : احمد برادرس ۔ کراچی

فہرست

صفحہ

امریکی ایڈیشن کے لئے تعارف ۷
روسی ایڈیشن کے لئے تعارف ۸
پیش لفظ ۱۳
حواشی اور توضیحات ۲۰
باب ۱ - پس منظر ۳۵
باب ۲ - طوفان کے آثار ۵۴
باب ۳ - انقلاب سے عین پہلے ۸۳
باب ۴ - عارضی حکومت کا خاتمہ ۱۱۸
باب ۵ - آغاز کار ۱۵۹
باب ۶ - کمیٹی برائے نجات ۱۹۷
باب ۷ - انقلابی محاذ ۲۲۳
باب ۸ - انقلاب دشمنی ۲۴۶
باب ۹ - فتح ۲۷۳
باب ۱۰ - ماسکو ۳۰۲
باب ۱۱ - اقتدار کی تسخیر ۳۱۸
باب ۱۲ - کسان کانگرس ۳۵۰
ضمیمے - مرتب کردہ جان ریڈ ۳۷۱
ناشرین کا پس لفظ ۴۹۶
البرٹ آر - ولیمس - جان ریڈ کی سوانح حیات ۵۰۳

تعارف
از
و۔ا۔ لینن
اور
ن۔ک۔
کروپسکایا

امریکی ایڈیشن کے لئے تعارف

انتہائی دلچسپی اور کبھی کم نہ ہونےوالی توجہ کے ساتھ میں نے جان ریڈ کی کتاب ''دنیا کو جھنجوڑ دینےوالے دس دن،، پڑھی۔ میں تہہ دل سے دنیا کے مزدوروں سے اس کی سفارش کرتا ہوں۔ یہ ایسی کتاب ہے جسے میں چاہتا ہوں کہ دسیوں لاکھ کی تعداد میں شائع ہو اور دنیا کی ساری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جائے۔ اس میں ان واقعات کا سچا اور انتہائی واضح بیان ہے جو اس بات کو سمجھنے کےلئے اہمیت رکھتے ہیں کہ پرولتاری انقلاب اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ درحقیقت کیا ہے۔ آج کل ان مسائل پر عام طور سے بحث کی جاتی ہے لیکن اس سے پہلے کہ آدمی ان خیالات کو قبول یا رد کر سکے اسے اپنے فیصلے کی پوری اہمیت کو ضرور سمجھنا چاہئے۔ جان ریڈ کی کتاب اس سوال کو، جو بین‌الاقوامی مزدور تحریک کا بنیادی سوال ہے، واضح کرنے میں بلاشبہ مدد کرےگی۔

نکولائی لینن *

۱۹۱۹ء

---

* ولادیمیر ایلیچ اولیانوف کے فرضی ناموں میں سے ایک۔ (ایڈیٹر)

روسی ایڈیشن کےلئے تعارف

''دنیا کو جھنجوڑ دینےوالے دس دن،، وہ عنوان تھا جو جان ریڈ نے اپنی قابل ذکر کتاب کو دیا تھا۔ اس میں اکتوبر انقلاب کے اولین دنوں کا حیرت انگیز طور پر واضح اور پرزور بیان ملتا ہے۔ یہ حقائق کا محض شمار نہیں ہے، نہ دستاویزوں کا مجموعہ، بلکہ زندگی کے مناظر کا تسلسل ہے جو اتنے مثالی ہیں کہ انقلاب میں شرکت کرنےوالے کسی بھی شخص کو لازمی طور پر ایسے ہی مناظر یاد آجاتے ہیں جو اس نے خود دیکھے ہیں۔ اور زندگی کی ان جھلکیوں نے عوام‌الناس کے جذبات کی، ان جذبات کی عکاسی متحیر کر دینےوالی صداقت کے ساتھ کی جنھوں نے انقلاب کے ہر عمل کا تعین کیا۔

شروع میں اس بات پر تعجب ہو سکتا ہے کہ اس طرح کی کتاب ایک غیرملکی، ایک امریکی کیسے لکھ سکتا ہے جو نہ زبان جانتا تھا نہ ملک کے طور طریقے... یہ خیال ہوگا کہ اس نے بےشمار غلطیاں کی ہوں‌گی اور بہت سی اشد ضروری چیزیں چھوڑ دی ہوں‌گی۔

زیادہ‌تر غیرملکی روس کے بارے میں بالکل مختلف طریقے سے لکھتے ہیں۔ جن واقعات کو وہ دیکھتے ہیں انھیں سمجھنے سے یا تو بالکل ہی قاصر رہتے ہیں یا پھر چند غیرمتعلق حقائق جھپٹ لیتے ہیں، جو ہمیشہ مثالی نہیں ہوتے اور انھیں ہمہ پہلو تعمیمات کےلئے استعمال کرتے ہیں۔

لیکن ظاہر ہے کہ انقلاب کے چشم‌دید شاہد چند ہی غیرملکی تھے۔

اس کی توضیح یہ ہے کہ جان ریڈ کوئی بےنیاز مشاہد نہیں بلکہ ایک پرجوش انقلابی اور کمیونسٹ تھے جو ان واقعات کے معنی

اور اس عظیم جدوجہد کے معنی سمجھتے تھے۔ اسی سمجھ نے انھیں وہ تیکھی درون بینی دی جس کے بغیر یہ کتاب لکھی ہی نہیں جا سکتی تھی۔

روسی بھی اس انقلاب کے بارے میں مختلف طریقے سے لکھتے ہیں۔ وہ یا تو ایک کل کی حیثیت سے اس کی قدروقیمت کا تعین کرتے ہیں یا پھر ان واقعات کو بیان کرتے ہیں جن میں انہوں نے حصہ لیا تھا۔ ریڈ کی کتاب ایک صحیح معنوں میں عوامی انقلاب کی عام تصویر پیش کرتی ہے اور اس لئے یہ نوجوان لوگوں کےلئے، آئندہ پشتوں کےلئے، ان لوگوں کےلئے ایک خاص اہمیت کی حامل ہوگی جن کےلئے اکتوبر انقلاب تاریخ ماضی ہوگا۔ ایک طرح سے ریڈ کی کتاب ایک رزمیہ ہے۔

جان ریڈ نے اپنی زندگی کو روسی انقلاب کے ساتھ وابستہ کردیا۔ سوویت روس انھیں عزیز ہو گیا۔ روس میں ٹائیفس سے ان کی موت ہوئی اور انھیں سرخ چوک میں کریملن کی دیوار کے سائے میں دفن کیا گیا۔ جو شخص انقلاب میں کام آنےوالے سورماؤں کی تدفین کو اتنی اچھی طرح بیان کرے جیسے کہ جان ریڈ نے کیا ہے وہ اس عظیم اعزاز کا مستحق ہے۔

ندیژدا کروپسکایا۔ *

---

* لینن کی بیوی۔ (ایڈیٹر)

جان ریڈ

دنیا کو جھنجوڑ دینے والے دس دن

پیش لفظ

یہ کتاب تشدیدیافتہ تاریخ کا ایک ٹکڑا ہے — تاریخ جیسا کہ میں نے اسے دیکھا۔ اس کے علاوہ یہ اور کوئی دعوی نہیں کرتی کہ یہ نومبر * انقلاب کا ایک مفصل بیان ہے جب بالشویکوں نے، مزدوروں اور سپاہیوں کی سربراہی کرتے ہوئے، روس کے ریاستی اقتدار پر قبضہ کرلیا اور اسے سوویتوں کے ہاتھوں میں دے دیا۔

قدرتی طور پر اس کا بیشتر حصہ ''سرخ پتروگراد،، سے، دارالحکومت اور بغاوت کے قلب سے، متعلق ہے۔ لیکن قاری کو یہ سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ پتروگراد میں وقوع پذیر ہوا وہی، کم یا زیادہ شدت کے ساتھ، وقت کے مختلف وقفوں میں، پورے روس میں تقریباً اسی طرح سے دوہرایا گیا۔

اس کتاب میں، جو ان کئی کتابوں میں پہلی ہے جنھیں میں لکھ رہا ہوں، صرف ان واقعات تک اپنے کو محدود رکھنا میرے لئے ضروری ہے جن کا مشاہدہ و تجربہ میں نے خود کیا ہے اور جن کی تائید قابل اعتبار شہادت سے ہوتی ہے۔ ان سے پہلے دو ابواب میں

---

* اس زمانے کے روسی کلنڈر کے مطابق (جو ساری دنیا میں مروجہ نئے کلنڈر سے ۱۳ دن پیچھے ہے) انقلاب ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو ہوا اس لئے اسے اکتوبر انقلاب کہنے لگے۔ نئے کلنڈر کے مطابق یہ تاریخ ۷ نومبر ہے۔ چنانچہ جان ریڈ اسے نومبر انقلاب کہتے ہیں۔ وہ تمام تاریخیں نئے کلنڈر کے مطابق دیتے ہیں (قوسین میں پرانے کلنڈر کے مطابق) لیکن کتاب میں شامل دستاویزوں اور لینن کے مضامین میں وہی تاریخیں جو ان کے ساتھ اصل میں شائع ہوئی تھیں یعنی پرانے کلنڈر کے مطابق۔ (ایڈیٹر)

نومبر انقلاب کے پس منظر اور اسباب کا مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ مجھے احساس ہے کہ یہ دو ابواب پڑھنے میں دقت ہوتی ہے لیکن جو کچھ ان کے بعد ہے اسے سمجھنے کےلئے یہ اشد ضروری ہیں۔

قاری کے ذہن میں بہت سے سوالات پیدا ہوں گے۔ بالشویزم کیا ہے؟ بالشویکوں نے کس قسم کا حکومتی ڈھانچہ قائم کیا؟ اگر بالشویکوں نے نومبر انقلاب سے پہلے آئین‌ساز اسمبلی کی علمبرداری کی تھی تو اسے بعد کو انہوں نے بزور اسلحہ کیوں منتشر کر دیا؟ اور اگر بورژوازی اس وقت تک جب تک کہ بالشویزم کا خطرہ نمایاں نہیں ہو گیا آئین‌ساز اسمبلی کی مخالفت کر رہی تھی، تو بعد کو وہ اس کی علمبرداری کیوں کرنے لگی؟

ان کا اور بہت سے دوسرے سوالوں کا جواب یہاں نہیں دیا جا سکتا۔ ایک اور کتاب ''کورنیلوف سے بریست لیتوفسک تک،، * میں میں نے جرمن صلح تک اور اس کے سمیت انقلاب کی روش بیان کی ہے۔ اس میں میں نے انقلابی تنظیموں کی ابتدا اور ان کے فرائض منصبی کی، عوامی جذبے کے ارتقا کی، آئین‌ساز اسمبلی کے توڑے جانے، سوویت ریاست کی ساخت اور بریست لیتوفسک کی بات‌چیت کی روش اور اس کے نتائج کی وضاحت کی ہے...

بالشویکوں کے عروج پر غور کرتے ہوئے اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ روسی معاشی زندگی اور روسی فوج ۷ نومبر (۲۵ اکتوبر) ۱۹۱۷ء کو نہیں بلکہ مہینوں پہلے، اس عمل کے منطقی نتیجے کے طور پر بےتنظیم ہوئیں جو ۱۹۱۵ء ہی میں شروع ہو چکا تھا۔ جن بدعنوان رجعت‌پرستوں کے ہاتھوں میں زار کے دربار کا کنٹرول تھا انہوں نے دانستہ طور پر روس کو تباہ کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا تاکہ وہ جرمنی کے ساتھ علحدہ صلح کر سکیں۔ محاذ پر اسلحوں کی کمی، جس کی وجہ سے ۱۹۱۵ء کی گرمیوں میں زبردست پسپائی ہوئی تھی، فوج میں اور بڑے شہروں میں غذا کی کمی، ۱۹۱۶ء میں مصنوعات اور نقل و حمل میں افراتفری — اب ہم جانتے

---

* جان ریڈ اس کتاب کو مکمل نہیں کرپائے۔ ان کی وفات ہو گئی اور یہ کتاب شائع نہیں ہوئی۔ (ایڈیٹر)

ھیں کہ یہ سب مضرت رسانی کی ایک عظیم مہم کے حصے تھیں۔ اسے عین وقت پر مارچ * کے انقلاب نے روک دیا۔

نئی حکومت کے اولین چند مہینوں میں، اس گڑبڑ کے باوجود جو ایک عظیم انقلاب کا لازمہ ھوتی ھے جب دنیا کے سب سے زیادہ محکوم و مجبور ۱۶ کروڑ لوگوں کو اچانک آزادی مل گئی، اندرونی حالت بھی واقعی بہتر ھوئی اور فوج کی حربی طاقت بھی۔

لیکن یہ ''جشن،، چند روزہ تھا۔ صاحب جائیداد طبقے صرف ایک سیاسی انقلاب چاھتے تھے جو زار سے اقتدار لے کر انھیں دے دے۔ وہ چاھتے تھے کہ روس، فرانس یا ریاستھائے متحدہ امریکہ کی طرح ایک آئینی جمہوریہ ھو یا انگلستان کی طرح ایک آئینی بادشاھت۔ دوسری طرف عام لوگ حقیقی صنعتی اور زرعی جمہوریت چاھتے تھے۔

ولیم انگلش ویلنگ** نے اپنی کتاب ''روس کا پیغام،، میں، جو ۱۹۰۵ء کے انقلاب کے بارے میں ھے، روسی مزدوروں کے ذھن کی حالت بہت اچھی طرح بیان کی ھے۔ یہی مزدور بعد کو بالشویزم کی حمایت متفقہ طور پر کرنےوالے تھے:

''وہ (محنت کش عوام) دیکھتے تھے کہ کوئی آزاد حکومت بھی اگر دوسرے سماجی طبقوں کے ھاتھ میں پڑ جائے تو اس کے تحت بھی یہ ممکن ھے کہ وہ پھر بھی فاقے ھی کرتے رھیں...

''روسی محنت کش انقلابی ھے لیکن وہ نہ تشدد پرست اور کٹر اصول پرست ھے، نہ بےعقل۔ وہ مورچہ بندیوں کےلئے تیار ھے، لیکن اس نے ان کو سمجھ بوجھ لیا ھے اور دنیا کے مزدوروں میں صرف اس نے ان کے بارے میں واقعی تجربے سے سیکھا ھے۔ وہ اپنے اوپر جبر کرنےوالے سرمایہدار طبقے سے آخر تک لڑنے پر آمادہ اور اس کا

---

* پرانے کلنڈر کے مطابق فروری۔ (ایڈیٹر)

** ولیم انگلش ویلنگ William English Walling (۱۸۷۷ء تا ۱۹۳۶ء)، ایک امریکی ماھر معاشیات اور عمرانیاتداں، مزدور طبقے کی تحریک اور سوشلزم کے بارے میں کئی کتابوں کے مصنف۔ ان کی کتاب ''روس کا پیغام،، ریاستھائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۰۸ء میں شائع ھوئی۔ (ایڈیٹر)

خواہش مند ہے۔ لیکن وہ دوسرے طبقوں کی موجودگی کو نظر انداز نہیں کرتا۔ وہ بس یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جو تلخ تصادم قریب‌تر آتا جا رہا ہے اس میں دوسرے طبقے ایک نہ ایک طرف ہو جائیں...

''وہ (مزدور) سب متفق تھے کہ ہمارے (امریکی) سیاسی ادارے ان کے اپنے اداروں کے مقابلے میں قابل ترجیح تھے لیکن ایک مطلق‌العنان حکمراں کا تبادلہ دوسرے (یعنی سرمایہ‌دار طبقے) سے کرنے کے وہ زیادہ خواہاں نہ تھے...

''روس کے محنت‌کش لوگوں نے اس لئے گولیاں نہیں کھائی تھیں، ماسکو، ریگا اور اودیسا میں سیکڑوں کی تعداد میں نہیں قتل ہوئے تھے، ہر روسی جیل میں ہزاروں کی تعداد میں قید نہیں ہوئے تھے اور ریگستانوں اور قطب شمالی کے علاقوں میں جلاوطن نہیں ہوئے تھے کہ اس کے تبادلے میں انھیں گولڈفیلڈس اور کریپل کریک کے محنت‌کش لوگوں کی مشتبہ مراعات حاصل ہو جائیں...''

چنانچہ ایک بیرونی جنگ کے بیچ میں روس میں سیاسی انقلاب کے اوپر سماجی انقلاب کی نشوونما ہوئی جس کی تکمیل بالشویزم کی فتح‌مندی پر ہوئی۔

امریکہ میں روسی انفارمیشن بیورو کے، جو سوویت حکومت کی مخالفت کرتا ہے، ڈائرکٹر مسٹر اے۔ جے۔ سیک اپنی کتاب ''روسی جمہوریت کا جنم'' میں کہتے ہیں کہ:

''بالشویکوں نے خود اپنی کابینہ منظم کی جس میں نکولائی لینن وزیراعظم اور لیون تراتسکی وزیرخارجہ ہوئے۔ ان کے برسر اقتدار آنے کی ناگزیری مارچ انقلاب کے تقریباً فوراً ہی بعد ظاہر ہو گئی تھی۔ انقلاب کے بعد بالشویکوں کی تاریخ ان کی مستعدانہ نشوونما کی تاریخ ہے...''

غیرملکی اور خاص طور سے امریکی اکثر روسی مزدوروں کی ''جہالت'' پر زور دیتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ انھیں مغرب کی قوموں کا سیاسی تجربہ نہیں تھا لیکن انھیں رضاکارانہ تنظیم کی بہت اچھی تربیت حاصل تھی۔ ۱۹۱۷ء میں روسی صارفین کی کوآپریٹیو سوسائٹیوں کے ممبروں کی تعداد ایک کروڑ ۲۰ لاکھ سے زیادہ تھی اور خود سوویتیں ہی روسی مزدوروں کی تنظیمی عالی دماغی کا حیرت‌انگیز ثبوت ہیں۔ مزیدبرآں سوشلسٹ نظریے اور اس کے عملی

اطلاق میں غالباً دنیا میں کوئی بھی عوام اتنی اچھی طرح تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔

ولیم انگلش ویلنگ نے ان کی کردار نگاری یوں کی ہے:

''روسی محنت کش عوام کا بیشتر حصہ لکھ پڑھ سکتا ہے۔ برسوں تک ملک ایسی اتھل پتھل کی حالت میں رہا ہے کہ انہیں نہ صرف یہ کہ اپنے درمیان کے ذہین افراد کی بلکہ اتنے ہی انقلابی تعلیم یافتہ طبقے کے بڑے حصے کی قیادت حاصل رہی ہے جو روس کی سیاسی اور سماجی حیات نو کے بارے میں اپنے خیالات سمیت محنت کش عوام کی طرف مائل ہوئے ہیں...''

بہت سے صاحبان قلم سوویت حکومت سے اپنی دشمنی کی توضیح یہ دلیل دے کر کرتے ہیں کہ روسی انقلاب کا آخری دور بالشویزم کے وحشیانہ حملوں کے خلاف ''عزت‌دار'' عناصر کی محض ایک جدوجہد ہے۔ لیکن یہ تو صاحب جائیداد طبقے ہی تھے جنھوں نے، جب انہیں عوامی انقلابی تنظیموں کی طاقت میں اضافے کا احساس ہوا تو، انہیں تباہ کرنے اور انقلاب کو روکنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس مقصد کےلئے صاحب جائیداد طبقے آخر میں بےجگری کے اقدامات پر اتر آئے۔ کیرنسکی کی وزارت اور سوویتوں کو توڑنے کےلئے نقل و حمل کو بےتنظیم کردیا گیا اور اندرونی گڑبڑ مشتعل کی گئی، فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کو کچلنے کےلئے کارخانے بند کر دئے گئے اور ایندھن اور خام مال کو چھپایا گیا، محاذ پر فوجی کمیٹیوں کو توڑنے کےلئے سزائے موت پھر سے رائج کردی گئی اور فوجی شکست کی طرف سے آنکھیں بند کرلی گئیں۔

یہ سب بالشویک آگ کےلئے بڑا اچھا ایندھن تھا۔ بالشویکوں نے طبقاتی جنگ کا پرچار کرکے اور سوویتوں کی برتری کو مسلم کرکے اس کا جواب دیا۔

ان دو انتہاؤں کے درمیان، ان دوسرے جتھوں کے ساتھ جو تہ دل سے یا نیم دلی سے ان کی حمایت کرتے تھے، نام‌نہاد ''معتدل'' سوشلسٹ — منشویک اور سوشلسٹ انقلابی اور کئی چھوٹی پارٹیاں تھیں۔ صاحب جائیداد طبقوں نے ان جماعتوں پر بھی حملے کئے لیکن ان کے نظریوں نے ان کی طاقت مزاحمت کو مفلوج کر دیا تھا۔

موٹے طور سے، منشویک اور سوشلسٹ انقلابی یہ سمجھتے تھے کہ روس معاشی اعتبار سے ایک سماجی انقلاب کےلئے تیار نہیں ہے — کہ صرف ایک سیاسی انقلاب ممکن ہے۔ ان کی تفسیر کے مطابق روسی عوام‌الناس اقتدار سنبھالنے کےلئے کافی تعلیم‌یافتہ نہیں تھے۔ ایسا کرنے کی کوئی بھی کوشش ناگزیر طور پر ایک ردعمل کا باعث بنےگی جس کے ذریعے سے بعض بیرحم موقع‌پرست پرانی حکمرانی کو بحال کر سکتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب ''معتدل،، سوشلسٹ اقتدار سنبھالنے پر مجبور ہوئے تو وہ اسے استعمال کرنے سے ڈرتے تھے۔

وہ سمجھتے تھے کہ روس کو سیاسی و معاشی ارتقا کے ان مرحلوں سے ضرور گزرنا چاہئے جن سے مغربی یورپ آشنا ہوا تھا، اور آخرکار باقی دنیا کے ساتھ پوری طرح سے نشوونمایافتہ سوشلزم میں داخل ہونا چاہئے۔ اس لئے قدرتی طور پر وہ صاحب جائیداد طبقوں کے ساتھ متفق تھے کہ روس کو پہلے ایک پارلیمنٹری ریاست ہونا چاہئے — اگرچہ مغربی جمہوریتوں کے مقابلے میں کچھ بہتریوں کے ساتھ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے حکومت میں صاحب جائیداد طبقوں کے اشتراک پر اصرار کیا۔

اس کے آگے ان کی حمایت کرنے کی طرف ایک آسان سا قدم تھا۔ ''معتدل،، سوشلسٹوں کو بورژوازی کی ضرورت تھی۔ لیکن بورژوازی کو ''معتدل،، سوشلسٹوں کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوشلسٹ وزرا اپنے پورے پروگرام میں تھوڑا تھوڑا کرکے دبنے پر مجبور ہوئے جبکہ صاحب جائیداد طبقوں کے مطالبات روزبروز بڑھتے ہی گئے۔

اور آخر میں، جب بالشویکوں نے پورے کھوکھلے سمجھوتے کو گڑبڑ کردیا تو منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے خود کو صاحب جائیداد طبقوں کی صف میں لڑتے ہوئے پایا... آج دنیا کے تقریباً ہر ملک میں یہی مظہر نظر آرہا ہے۔

کسی تباہ‌کن قوت کی بجائے، مجھے تو یہ لگتا ہے کہ بالشویک ہی روس میں واحد پارٹی تھے جن کے پاس ایک تعمیری پروگرام اور اسے ملک پر لاگو کرنے کی طاقت تھی۔ جس وقت وہ حکومت میں آئے اس وقت اگر وہ نہ آئے ہوتے تو میرے ذہن میں ذرا بھی شبہ

نہیں ہے کہ شاہی جرمنی کی فوجیں دسمبر میں پتروگراد اور ماسکو میں ہوتیں اور روس پر پھر ایک زار کی لعنت مسلط ہوتی ...

سوویت حکومت کے پورے سال بھر بعد بھی بالشویک بغاوت کا ذکر ایک ''قسمت آزمائی،، کی طرح کرنا ایک فیشن ہے۔ قسمت آزمائی تو تھی اور نوع انسانی نے جتنی بھی قسمت آزمائیاں کی ہیں ان میں سب سے شاندار قسمت آزمائیوں میں سے ایک، جو محنت کش عوام الناس کی سربراہی کرتی ہوئی تاریخ میں درآئی اور جس نے ان کی وسیع اور سادہ خواہشوں کی خاطر سب کچھ داؤں پر لگا دیا۔ وہ مشینری قائم کی جا چکی تھی جس کے ذریعے بڑے تعلقوں کی زمین کسانوں میں بانٹی جا سکتی تھی۔ صنعت پر مزدوروں کے کنٹرول کو برسرعمل لانے کےلئے فیکٹری ورکشاپ کمیٹیاں اور ٹریڈیونینیں تھیں۔ ہر گاؤں، قصبے، شہر، ضلع اور صوبے میں مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتیں تھیں جو مقامی انتظامیہ کا فریضہ سنبھالنے کےلئے تیار تھیں۔

بالشویزم کے بارے میں کسی کی رائے چاہے کچھ بھی ہو، اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ روسی انقلاب انسانی تاریخ کے عظیم واقعات میں سے ہے اور بالشویکوں کا عروج عالمگیر اہمیت کا مظہر ہے۔ جس طرح مورخین پیرس کمیون کے احوال کی چھوٹی سے چھوٹی جزئیات کےلئے وقائع کی تحقیق کرتے ہیں ویسے ہی وہ یہ جاننا چاہیں گے کہ نومبر ۱۹۱۷ء میں پتروگراد میں کیا ہوا تھا، کون سا جذبہ تھا جس نے عوام کو متحرک کیا تھا اور رہنماؤں کی شکل و شباہت کیسی تھی، کیسے وہ باتیں کرتے تھے اور کس طرح عمل کرتے تھے۔ اسی خیال سے میں نے یہ کتاب لکھی ہے۔

جدوجہد میں میری ہمدردیاں غیرجانبدارانہ نہیں تھیں۔ لیکن ان عظیم دنوں کے احوال بیان کرنے میں میں نے واقعات کو ایک ایسے ذمہ‌دار رپورٹر کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کی ہے جسے سچائی کو قلم بند کرنے سے دلچسپی ہو۔

جان ریڈ

نیویارک،
یکم جنوری، ۱۹۱۹ء

حواشی اور توضیحات *

عام قاری کےلئے روسی تنظیموں — سیاسی جماعتوں، کمیٹیوں اور مرکزی کمیٹیوں، سوویتوں، دوماؤں اور یونینوں — کی کثرت انتہائی الجھاوے پیدا کرنےوالی ثابت ہوگی۔ اس سبب سے میں یہاں چند مختصر تعریفات و توضیحات دے رہا ہوں۔

سیاسی پارٹیاں

آئین‌ساز اسمبلی کے انتخابات میں پتروگراد میں ۱۹ اور بعض بعض صوبائی شہروں میں ۴۰ تک پارٹیوں اور جماعتوں کے نامزد کردہ امیدوار تھے۔ لیکن سیاسی پارٹیوں کے مقاصد اور ان کی تشکیل کا مندرجہ ذیل خلاصہ صرف ان جماعتوں اور جتھوں تک محدود ہے جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے۔ یہاں ان کے پروگراموں کا صرف نچوڑ اور ان سماجی پرتوں کی صرف عام خصوصیات بیان کی جا سکتی ہیں جن کی نمائندگی وہ کر رہے تھے۔

---

* بعض غلطیوں کے باوجود جان ریڈ کے پیش کئے ہوئے حواشی اور توضیحات کافی اہمیت رکھتے ہیں اس لئے کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے اکتوبر انقلاب سے پہلے روس کے سیاسی رشتوں کا مطالعہ کتنی اچھی طرح کیا تھا، اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ان سے مصنف کی سیاسی پسند و ناپسند کا اور مختلف برسر پیکار پارٹیوں اور جماعتوں کے بارے میں ان کی رائے کا اندازہ ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر)

۱ - بادشاہت‌پرست، اور ان کے مختلف رنگ، اکتوبری وغیرہ۔ یہ جتھے کسی زمانے میں بہت طاقتور تھے لیکن اب علانیہ وجود نہیں رکھتے تھے۔ وہ یا تو روپوش رہ کر کام کرتے تھے یا پھر ان کے ممبران کادیتوں کے ساتھ مل گئے تھے چونکہ کادیت رفتہ رفتہ انہیں کے سیاسی پروگرام کے حامی بن گئے تھے۔ اس کتاب میں ان کے نمائندے رودزیانکو، شولگین۔

۲ - کادیت۔ اپنے نام، کانسٹی‌ٹیوشنل ڈیموکریٹ، کے ابتدائی حروف کی بنا پر اس کا یہ نام پڑا۔ (انقلاب کے بعد) اس کا سرکاری نام ''عوام کی آزادی کی پارٹی،، ہے۔ زار کے تحت، صاحب جائیداد طبقوں کے لبرلوں پر مشتمل کادیت سیاسی اصلاح کی بڑی پارٹی تھے جو موٹے طور سے امریکہ کی پروگریسیو پارٹی جیسے تھے۔ جب مارچ ۱۹۱۷ء میں انقلاب شروع ہوا تو کادیتوں نے پہلی عارضی حکومت بنائی۔ کادیت وزارت کا تختہ اپریل میں الٹ دیا گیا اس لئے کہ اس نے اپنے اتحادیوں کے سامراجی مقاصد کے حق میں ہونے کا اعلان کیا جن میں زار کی حکومت کے سامراجی مقاصد بھی شامل تھے۔ جیسے جیسے انقلاب زیادہ سے زیادہ سماجی معاشی انقلاب ہوتا گیا ویسے ویسے کادیت زیادہ قدامت پرست ہوتے گئے۔ اس کتاب میں ان کے نمائندے ملیوکوف، ویناویر، شاتسکی ہیں۔

۲ الف - ''عوامی شخصیتوں کی جماعت،،۔ جب کادیت کورنیلوف کی انقلاب دشمنی کے ساتھ اپنے تعلق کی وجہ سے بدنام ہو گئے تو ماسکو میں ''عوامی شخصیتوں کی جماعت،، بنائی گئی۔ اس کے مندوبین کو آخری کیرنسکی کابینہ میں پورٹ‌فولیو دئے گئے۔ جماعت نے اپنے غیرجانبدار ہونے کا اعلان کیا حالانکہ اس کے ذہنی رہنما رودزیانکو اور شولگین جیسے لوگ تھے۔ یہ جماعت سب سے زیادہ ''جدید،، بینک مالکوں، سوداگروں اور صنعت‌کاروں پر مشتمل تھی جو یہ سمجھنے کی ذہانت رکھتے تھے کہ سوویتوں کا مقابلہ خود انہیں کے ہتھیاروں یعنی معاشی تنظیم سے کرنا چاہئے۔ جماعت کے مثالی نمائندے لیانوزوف، کونووالوف۔

۳ - عوام‌دوست سوشلسٹ یا ترودوویک (مزدور جماعت)۔ تعداد کے اعتبار سے ایک چھوٹی پارٹی جو محتاط دانشوروں، کوآپریٹیو سوسائٹیوں کے رہنماؤں اور قدامت‌پرست کسانوں پر مشتمل تھی۔

ترودوویکوں کو سوشلسٹ ہونے کا دعوی تھا لیکن وہ درحقیقت پٹی بورژوازی — کارگوں، دکانداروں وغیرہ کے مفادات کی حمایت کرتے تھے۔ یہ لوگ چوتھی شہنشاہی دوما کی ''مزدور جماعت،، کی براہ‌راست اولاد اور اس کی سمجھوتے باز روایات کے وارث تھے جوکہ بڑی حد تک کسان نمائندوں پر مشتمل تھی۔ جب مارچ ۱۹۱۷ء میں انقلاب شروع ہوا تو کیرنسکی شہنشاہی دوما میں ترودوویکوں کے نمائندے تھے۔ عوام دوست سوشلسٹ ایک قوم‌پرست پارٹی تھے۔ اس کتاب میں ان کے نمائندے ہیں، پیشیخونوف، چائیکوفسکی۔

۴۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی۔ ابتدا میں مارکسی سوشلسٹ۔ ۱۹۰۳ء کی پارٹی کانگرس میں یہ پارٹی طریقۂ کار کے سوال پر دو حصوں میں بٹ گئی — اکثریت (بالشنستوہ) اور اقلیت (منشنستوہ)۔ اس سے ان کے نام ''بالشویک،، اور ''منشویک،، یعنی ''اکثریت کے ممبران،، اور ''اقلیت کے ممبران،، نکلے۔ یہ دو بازو دو الگ الگ پارٹیاں ہو گئے، دونوں خود کو ''روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی،، کہتے تھے اور دونوں مارکسی ہونے کا دعوی کرتے تھے۔ ۱۹۰۵ء کے انقلاب کے بعد سے بالشویک درحقیقت اقلیت تھے اور ستمبر ۱۹۱۷ء میں وہ پھر سے اکثریت بنے۔

الف۔ منشویک۔ اس پارٹی میں سوشلسٹوں کے وہ تمام رنگ شامل ہیں جو سمجھتے ہیں کہ سماج کو قدرتی تکامل کے ذریعے سوشلزم کی طرف بڑھنا چاہئے اور یہ کہ مزدور طبقے کو پہلے سیاسی اقتدار کی تسخیر کرنی چاہئے۔ یہ قوم‌پرست پارٹی بھی ہے۔ یہ سوشلسٹ دانشوروں کی پارٹی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ: چونکہ تعلیم کے سارے ذرائع صاحب جائیداد طبقوں کے ہاتھوں میں تھے اس لئے دانشوروں پر جبلی طور سے ان طبقوں کی تربیت کا ردعمل ہوتا تھا اور وہ صاحب جائیداد طبقوں کے طرفدار ہوتے تھے۔ اس کتاب میں ان کے نمائندوں میں دان، لیبیر، تسیریتیلی ہیں۔

ب۔ منشویک بین‌الاقوامیت پسند۔ منشویکوں کا وہ بازو جو بنیادی تبدیلی کا خواہاں ہے، بین‌الاقوامیت پسند اور صاحب جائیداد طبقوں کے ساتھ ہر قسم کے ایتلاف کے خلاف ہے پھر بھی قدامت پرست منشویکوں سے الگ نہیں ہونا چاہتا اور مزدور طبقے کی

ڈکٹیٹرشپ کے خلاف ہے جس کی وکالت بالشویک کرتے ہیں۔ تراتسکی بہت دنوں تک اس جماعت کے ممبر رہے۔ ان کے لیڈروں میں: مارتوف اور مارتینوف۔

پ۔ بالشویک۔ اب ''معتدل،، یا ''پارلیمنٹری،، سوشلزم کی روایت سے، جو منشویکوں اور سارے ملکوں کے نام نہاد اکثریت‌والے سوشلسٹوں پر غالب ہے، اپنی مکمل علحدگی پر زور دینے کےلئے خود کو کمیونسٹ پارٹی کہتے ہیں۔ بالشویکوں نے فوری پرولتاری بغاوت اور حکومت کی باگ اپنے ہاتھ میں لے لینے کی تجویز کی تاکہ صنعت، زمین، قدرتی وسائل اور مالی اداروں پر جبری قبضہ کرکے سوشلزم کے آنے میں سرعت پیدا کر سکیں۔ یہ پارٹی خاص طور سے کارخانوں کے مزدوروں کی اور غریب کسانوں کے ایک بڑے حصے کی بھی خواہشات کا اظہار کرتی ہے۔ نام ''بالشویک،، کا ترجمہ ''زیادہ سے زیادہ چاہنےوالے،، (میکسی‌ملسٹ) نہیں کیا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ چاہنےوالے ایک الگ جماعت تھے۔ (ملاحظہ ہو پیراگراف نمبر ہ ب۔)

ت۔ متحدہ سوشل ڈیموکریٹ بین‌الاقوامیت پسند، انھیں ان کے ترجمان بہت ہی بااثر اخبار کے نام سے ''نووایا ژیزن،، (''نئی زندگی،،) جماعت بھی کہا جاتا تھا۔ یہ دانشوروں کی ایک چھوٹی سی جماعت تھی جن کے پیرؤں کی تعداد، اس کے رہنما میکسم گورکی کے ذاتی پیرؤں کے علاوہ، مزدور طبقے میں بہت تھوڑی تھی۔ یہ دانشور تھے جن کا پروگرام تقریباً وہی تھا جو منشویک بین‌الاقوامیت پسندوں کا تھا سوائے اس کے کہ ''نووایا ژیزن،، جماعت دو بڑے جتھوں میں سے کسی سے بھی وابستہ ہونے سے انکار کرتی تھی۔ بالشویک طریقۂ کار کے خلاف تھے لیکن سوویت حکومت میں شریک رہے۔ اس کتاب میں ان کے دوسرے نمائندے: آویاوف، کراماروف۔

ٹ۔ ''یدنستوہ،، (''یکجہتی،،)۔ ایک بہت ہی چھوٹی سی اور مائل بہ‌زوال جماعت جو تقریباً پوری کی پوری پلیخانوف کے ذاتی پیرؤں پر مشتمل تھی۔ پلیخانوف پچھلی صدی کی نویں دہائی میں روسی سوشل ڈیموکریٹک تحریک کے پیشرؤں میں اور اس کے سب سے بڑے نظریہ‌داں تھے۔ اب وہ بڈھے ہو چکے ہیں، انتہائی وطن دوست ہیں اور منشویکوں کے نزدیک بھی بہت قدامت پرست

ھیں۔ حکومت پر بالشویک جبری قبضے کے بعد ''یدنستوہ،، ناپید ھو گئی۔

ہ۔ سوشلسٹ انقلابی پارٹی۔ اپنے نام کے ابتدائی حروف کی بنا پر ایس‌ایر کہے جاتے ھیں۔ ابتدا میں کسانوں کی انقلابی پارٹی، ''لڑنےوالی تنظیموں،، کی یعنی دھشت پسندوں کی پارٹی تھی۔ مارچ انقلاب کے بعد اس میں بہت سے ایسے لوگ شامل ھو گئے جو کبھی سوشلسٹ نہیں تھے۔ اس وقت وہ صرف زمین کی ذاتی جائیداد کو ختم کرنے کے حق میں تھی، مالکوں کو کسی نہ کسی طریقے سے معاوضہ دینا تھا۔ بالآخر کسانوں کے بڑھتے ھوئے انقلابی جذبے نے سوشلسٹ انقلابیوں کو مجبور کر دیا کہ وہ ''معاوضے،، کی دفعہ کو ترک کردیں، اور اسی بنا پر نوجوان اور زیادہ جوشیلے دانشور ۱۹۱۷ء کی خزاں میں پارٹی سے الگ ھو گئے اور انھوں نے ایک نئی پارٹی، بائیں بازو کی سوشلسٹ انقلابی پارٹی بنا لی۔ سوشلسٹ انقلابیوں نے، جنھیں بعد کو بنیادی تبدیلی کی خواھاں جماعتیں ''دائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی،، کہا کرتی تھیں، منشویکوں کا سیاسی رویہ اپنا لیا اور وہ انھیں کے ساتھ کام کرتے تھے۔ آخر میں وہ دولت‌مند کسانوں، دانشوروں اور دور افتادہ دیہی ضلعوں کی سیاسی اعتبار سے غیرتعلیم‌یافتہ آبادی کی نمائندگی کرنے لگے۔ لیکن ان میں آپس میں منشویکوں کے مقابلے میں سیاسی اور معاشی رائے کے رنگوں کا زیادہ اختلاف تھا۔ ان کے لیڈروں میں سے ان صفحات میں اوکسنتیئف، گوتس، کیرنسکی، چیرنوف، ''بڑی بی،، بریشکوفسکایا کا ذکر آیا ھے۔

الف۔ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی۔ اگرچہ نظریے کے اعتبار سے وہ مزدور طبقے کی ڈکٹیٹرشپ کے بالشویک پروگرام کے شریک تھے لیکن شروع میں وہ بالشویکوں کے بلا رو رعایت طریقۂ کار کی پیروی کرنے سے جھجکتے تھے۔ بہرحال بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی سوویت حکومت میں رھے اور انھوں نے کابینہ کے پورٹ‌فولیو سنبھالے، خاص طور سے زراعت کا۔ حکومت سے وہ کئی بار کنارہ کش ھوئے لیکن ھر بار واپس آ گئے۔ کسانوں نے جب (دائیں بازو کے) سوشلسٹ انقلابیوں کی صفوں کو روزبروز زیادہ بڑی تعداد میں چھوڑا تو وہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی پارٹی میں شامل ھوئے جو سوویت حکومت کی حمایت کرنےوالی بڑی کسان

پارٹی بن گئی۔ یہ پارٹی اس امر کے حق میں تھی کہ بڑے زمینی تعلقوں کو بغیر معاوضے کے ضبط کر لیا جائے اور خود کسان ہی ان کا تصفیہ کریں۔ اس کے لیڈروں میں اسپریدونووا، کاریلن، کامکوف، کلاگائیف تھے۔

ب۔ زیادہ سے زیادہ چاہنےوالے (میکسی‌ملسٹ)۔ ۱۹۰۵ء کے انقلاب میں سوشلسٹ انقلابی پارٹی کی ایک شاخ۔ تب یہ ایک طاقتور کسان تحریک تھی جو زیادہ سے زیادہ سوشلسٹ پروگرام کے فوری اطلاق کا مطالبہ کرتی تھی۔ اب کسان نراجیت پسندوں کی ایک غیراہم جماعت۔

پارلیمنٹری کارروائی

روسی میٹنگیں اور کنونشن ہمارے اپنے نہیں بلکہ یورپی نمونے پر منظم کئے جاتے ہیں۔ پہلا عمل عام طور سے صدر، سکرٹری اور مجلس صدارت کا انتخاب ہوتا ہے۔

مجلس صدارت ایک صدارت کرنےوالی کمیٹی ہوتی ہے جو ان جماعتوں اور سیاسی جتھوں کے نمائندوں پر ان کی تعداد کے تناسب سے مشتمل ہوتی ہے جن کی نمائندگی اس اجتماع میں ہوتی ہے۔ مجلس صدارت ایجنڈا مرتب کرتی ہے اور صدر اس کے ممبروں کو عارضی طور پر کرسیٔ صدارت سنبھالنے کے لئے کہہ سکتا ہے۔

ہر سوال عام طریقے سے بیان کر دیا جاتا ہے، پھر اس پر مباحثہ ہوتا ہے اور مباحثے کے ختم پر مختلف جتھے قراردادیں پیش کرتے ہیں اور ہر ایک پر الگ الگ ووٹ لئے جاتے ہیں۔ پہلے آدھ گھنٹے ہی میں ایجنڈے کے پرخچے اڑائے جا سکتے ہیں اور عام طور سے اڑائے جاتے ہیں۔ ''ہنگامی حالات،، کے عذر پر، جسے مجمع تقریباً ہمیشہ منظور کر دیتا ہے، ایوان میں سے کوئی بھی شخص اٹھ سکتا ہے اور کسی بھی موضوع پر کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔ میٹنگ کو مجمع ہی کنٹرول کرتا ہے اور عملی طور پر صدر کے فرائض منصبی صرف یہ ہوتے ہیں کہ ایک چھوٹی سی گھنٹی بجا کر نظم و ضبط رکھے اور مقررین کو پہچان کر ان کے نام کا اعلان کرے۔ اجلاس کا

تقریباً سارا حقیقی کام مختلف جماعتوں اور سیاسی جتھوں کے گٹوں (کاکسوں) میں ہوتا ہے۔ یہ جماعتیں اور سیاسی جتھے تقریباً ہمیشہ ایک گروہ کی حیثیت سے ووٹ دیتے ہیں اور ان کی نمائندگی ایوان کے سربراہان کرتے ہیں۔ لیکن نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر اہم بات پر، ووٹ لئے جانے پر، اجلاس ملتوی ہو جاتا ہے تاکہ مختلف جماعتیں اور سیاسی جتھے اپنے اپنے گٹ میں صلاح مشورہ کر سکیں۔

مجمع انتہائی پرشور ہوتا ہے، مقررین کےلئے تالیاں بجاتا ہے یا ان پر آوازے کستا ہے، اور مجلس صدارت کے منصوبوں کو تہس نہس کرتا رہتا ہے۔ عام طور سے جو پکاریں مچتی ہیں ان میں ''پروسیم!،، (''ہم درخواست کرتے ہیں کہ اپنی بات جاری رکھئے،،)! ''پراویلنہ!،، یا ''ایتا ویرنہ!،، (''ٹھیک! یہ درست ہے!،،) ''دوولنہ!،، (''بس کافی ہے!،،) ''دلوئی!،، (''چھٹی کرو اسے!،،) ''پزور!،، (''شرم کی بات ہے!،،) اور ''تیشے!،، (''خاموش!،،)

عوامی تنظیمیں

۱۔ سوویتیں۔ لفظ سوویت کے معنی ہوتے ہیں مجلس شوری۔ زار کے تحت ریاست کی شہنشاہی مجلس شوری کو ''گسودارستوینی سوویت،، کہا جاتا تھا۔ لیکن انقلاب کے بعد سے لفظ سوویت ایک خاص قسم کی پارلیمنٹ سے وابستہ ہو گیا ہے جس کا انتخاب مزدور طبقے کی معاشی تنظیموں کے ممبران کرتے ہیں — مزدوروں کے، یا سپاہیوں کے یا کسانوں کے نمائندوں کی سوویتیں۔ اس لئے میں نے اس لفظ کو انہیں اداروں تک محدود رکھا ہے اور جہاں کہیں دوسری جگہوں پر یہ لفظ آیا ہے وہاں میں نے اس کا ترجمہ ''کونسل،، کیا ہے۔

مقامی سوویتوں کے علاوہ، جو روس کے ہر شہر، قصبے اور گاؤں میں منتخب کی جاتی ہیں، ''اوبلستنی،، یا ''گوبرنسکی،، (ضلع یا صوبائی) سوویتیں، اور دارالحکومت میں کل روس سوویتوں کی مرکزی عاملہ کمیٹی بھی ہے جو اپنے ابتدائی حروف کی بنا پر ''تسے ای کا،، کہی جاتی ہے۔ (نیچے ملاحظہ ہو ''مرکزی کمیٹیاں،،۔) مارچ

انقلاب کے فوراً ہی بعد مزدوروں کے اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتیں تقریباً ہر جگہ مل کر ایک ہو گئیں۔ لیکن اپنے مخصوص مفادوں سے متعلق خاص معاملوں میں مزدوروں کے اور سپاہیوں کے حصے الگ الگ اپنے اجلاس کرتے رہے۔ کسانوں کے نمائندوں کی سوویتیں حکومت پر بالشویک جبری قبضے کے بعد ہی اول‌الذکر دونوں سوویتوں میں شامل ہوئیں۔ وہ بھی مزدوروں اور سپاہیوں کی طرح منظم تھے اور ان کی بھی دارالحکومت میں کل‌روس کسان سوویتوں کی مجلس عاملہ تھی۔

۲۔ ٹریڈیونینیں۔ اگرچہ ہیئت کے اعتبار سے زیادہ‌تر صنعتی تھیں پھر بھی روسی مزدوروں کی یونینیں اس وقت بھی ٹریڈ (پیشوں کی) یونینیں کہی جاتی تھیں اور بالشویک انقلاب کے وقت ان کے ممبروں کی تعداد تیس سے چالیس لاکھ تک تھی۔ یہ یونینیں بھی ایک کل‌روس تنظیم میں، ایک قسم کے محنت کے روسی فیڈریشن میں منظم تھیں جس کی اپنی مرکزی عاملہ کمیٹی دارالحکومت میں تھی۔

۳۔ فیکٹری ورکشاپ کمیٹیاں۔ یہ بیساختہ تنظیمیں تھیں جو مزدوروں نے انقلاب کے نتیجے میں انتظامیہ کے ٹوٹ جانے سے فائدہ اٹھاکر صنعت کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں کارخانوں میں قائم کرلی تھیں۔ ان کا کارمنصبی تھا انقلابی عمل سے کارخانوں پر قبضہ کر لینا اور انھیں چلانا۔ فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی بھی کل‌روس تنظیم اور پتروگراد میں اس کی مرکزی کمیٹی تھی جو ٹریڈیونینوں کے ساتھ تعاون کرتی تھی۔

۴۔ دوما۔ لفظ ''دوما،، کے معنی موٹے طور سے ہوتے ہیں مجلس غور و فکر،،۔ پرانی شہنشاہی دوما، جو مارچ انقلاب کے بعد چھ ماہ تک ایک جمہوری شکل میں قائم رہی، ستمبر ۱۹۱۷ء میں اپنی موت مر گئی۔ اس کتاب میں جس ''میونسپل دوما،، کا ذکر ہے وہ ازسرنو منظم کردہ میونسپل کونسل تھی جسے اکثر ''میونسپل سیلف گورنمنٹ،، کہا جاتا تھا۔ اس کا انتخاب براہ‌راست اور خفیہ بیلٹ سے کیا گیا تھا اور بالشویک انقلاب کے دوران میں اسے عوام‌الناس کو قابو میں رکھنے میں جو ناکامی ہوئی اس کی واحد وجہ یہ تھی کہ معاشی طبقوں پر مبنی تنظیموں کی بڑھتی ہوئی طاقت

کے مقابلے میں ساری خالص سیاسی نمائندگیوں کے اثر میں عام کمی ہو گئی تھی۔

۵۔ زیمستوہ۔ موٹے طور سے اس کا ترجمہ ''تحصیل کونسل،، کیا جا سکتا ہے۔ زار کے تحت یہ نیم سیاسی، نیم سماجی ادارے تھے جن کے پاس انتظامی اختیار بہت تھوڑا تھا۔ انھیں زمین کے مالک طبقوں میں کے دانشور لبرلوں نے ترقی دی اور وہی بڑی حد تک انھیں کنٹرول کرتے تھے۔ ان کا اہم‌ترین کارمنصبی کسانوں میں تعلیم اور سماجی خدمت تھا۔ جنگ کے دوران میں زیمستوہ نے روسی فوج کے کھانے پینے اور لباس کا نیز بیرونی ملکوں سے خرید کا اور سپاہیوں میں اس طرح کے کام کا ذمہ لے لیا جو محاذ پر امریکی وائی ایم سی اے (عیسائی نوجوانوں کی انجمن) کے کام جیسا تھا۔ مارچ انقلاب کے بعد زیمستوہ کو جمہوری بنایا گیا تاکہ انھیں دیہی ضلعوں میں مقامی حکومت کے ادارے بنایا جائے۔ لیکن میونسپل دوما کی طرح وہ بھی سوویتوں سے مقابلہ نہ کر سکے۔

۶۔ کوآپریٹیو۔ یہ مزدوروں اور کسانوں کی صارفین کی کوآپریٹیو سوسائٹیاں تھیں جن کے ممبروں کی تعداد انقلاب سے پہلے پورے روس میں دسیوں لاکھ تھی۔ کوآپریٹیو تحریک کی بنیاد لبرلوں اور ''معتدل،، سوشلسٹوں نے رکھی تھی لیکن انقلابی سوشلسٹ جماعتیں ان کی حمایت نہیں کرتی تھیں اس لئے کہ یہ ذرائع پیداوار و تقسیم کو پوری طرح مزدوروں کے ہاتھوں میں منتقل کرنے کا بدل تھیں۔ مارچ انقلاب کے بعد کوآپریٹیو سوسائٹیاں تیزی سے پھیلیں۔ ان پر عوام دوست سوشلسٹوں کا، منشویکوں کا اور سوشلسٹ انقلابیوں کا غلبہ تھا اور بالشویک انقلاب تک انھوں نے ایک قدامت‌پرست سیاسی قوت کی حیثیت سے عمل کیا۔ لیکن جب تجارت اور نقل و حمل کا پرانا ڈھانچہ ڈھے پڑا تو کوآپریٹیو سوسائٹیوں ہی نے روس کو غذا بہم پہنچائی۔

۷۔ فوجی کمیٹیاں۔ فوجی کمیٹیاں محاذ پر سپاہیوں نے پرانی حکمرانی کے افسروں کے رجعت‌پرستانہ اثر کا مقابلہ کرنے کےلئے بنائی تھیں۔ ہر کمپنی، رجمنٹ، بریگیڈ، ڈویژن اور کور کی اپنی اپنی کمیٹی تھی اور ان سب کے اوپر فوجی کمیٹی کا انتخاب کیا گیا تھا۔ پتروگراد میں مرکزی فوجی کمیٹی جنرل اسٹاف سے تعاون

کرتی تھی۔ انقلاب کے نتیجے کے طور پر فوج میں انتظامیہ کے ٹوٹ جانے سے کوارٹر ماسٹر (داروغہ رسد) کے محکمے کا زیادہ تر کام فوجی کمیٹیوں پر آ پڑا اور بعض صورتوں میں فوجی دستوں کی کمان بھی انہیں کو سنبھالنی پڑی۔

۸۔ بیڑہ کمیٹیاں۔ یہ بحریہ میں اسی طرح کی تنظیمیں تھیں۔

مرکزی کمیٹیاں

۱۹۱۷ء کے موسم بہار اور گرمیوں میں پتروگراد میں ہر قسم کی تنظیموں کے کل روس کنونشن ہوئے۔ مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی، ٹریڈیونینوں کی، فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی، فوجی اور بیڑہ کمیٹیوں کی (اور ان کے علاوہ فوج اور بحریہ کی سروس کی ہر شاخ کی)، کوآپریٹیو سوسائٹیوں کی، قومیتوں کی، وغیرہ وغیرہ — کانگرسیں ہوئیں۔ ان میں سے ہر کنونشن نے ایک مرکزی کمیٹی، یا مرکزی عاملہ کمیٹی، کا انتخاب کیا تاکہ وہ دارالحکومت میں اس کے خاص مفادات کی پاسبانی کرے۔ جیسے جیسے عارضی حکومت کمزور ہوتی گئی ویسے ویسے یہ مرکزی کمیٹیاں زیادہ سے زیادہ انتظامی اختیارات سنبھالنے پر مجبور ہوتی گئیں۔

اس کتاب میں جن اہم‌ترین مرکزی کمیٹیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ ہیں:

یونینوں کی یونین۔ ۱۹۰۵ء کے انقلاب کے دوران میں پروفیسر ملیوکوف اور دوسرے لبرلوں نے پیشہ‌ور لوگوں یعنی ڈاکٹروں، وکیلوں، معالجوں وغیرہ کی یونینیں قائم کیں۔ یہ ایک مرکزی تنظیم، یونینوں کی یونین کے تحت متحد ہوئیں۔ ۱۹۰۵ء میں یونینوں کی یونین نے انقلابی جمہوریت کے ساتھ اقدام کیا لیکن ۱۹۱۷ء میں اس نے بالشویک بغاوت کی مخالفت کی اور سرکاری ملازموں کو متحد کیا جنھوں نے سوویتوں کے اقتدار کے خلاف ہڑتال کردی۔

تسے‌ای‌کا۔ مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں

کی کل‌روس مرکزی عاملہ کمیٹی۔ اس کا یہ نام اپنے پورے نام کے ابتدائی حروف پر مبنی تھا۔

تسنتروفلوت۔ ''مرکزی بیڑہ،، یعنی مرکزی بیڑہ کمیٹی۔

ویکژیل۔ ریلوے کارکنوں کی یونین کی کل‌روس عاملہ کمیٹی۔ اپنے نام کے ابتدائی حروف کی بنا پر اس کا یہ نام پڑا تھا۔

دوسری تنظیمیں

سرخ گارد۔ روس کے کارخانوں کے مسلح مزدور۔ سرخ گارد پہلے ۱۹۰۵ء کے انقلاب کے دوران میں بنائی گئی تھی اور مارچ ۱۹۱۷ء میں وہ پھر سے وجود پذیر ہو گئی جب شہر میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کےلئے ایک قوت کی ضرورت تھی۔ اس وقت انھیں مسلح کیا گیا اور انھیں نہتا کرنے کی عارضی حکومت کی ساری کوششیں کم و بیش ناکام ہوئیں۔ انقلاب میں ہر مشکل کے وقت میں سرخ گرد والے سڑکوں پر آ جاتے تھے۔ یہ فوجی نقطۂ نظر سے غیرتربیت‌یافتہ اور بےڈسپلن تھے لیکن انقلابی جوش سے بھرے ہوئے تھے۔

سفید گارد۔ بورژوا رضاکار جو انقلاب کے آخری مرحلوں میں نمودار ہوئے تاکہ نجی جائیداد کو ختم کرنے کی بالشویکوں کی کوشش سے اسے محفوظ رکھیں۔ ان میں سے بہت سے یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔

تیکنتسی۔ فوج میں نام‌نہاد ''وحشی ڈویژن،، جو وسط ایشیا کے مسلمان قبائلیوں پر مشتمل تھا اور ذاتی طور پر جنرل کورنیلوف کا وفادار تھا۔ تیکنتسی اپنی اندھی اطاعت اور جنگ میں اپنی وحشیانہ سنگدلی کےلئے مشہور تھے۔

''مہلک بٹالین،، ، یا حملہ‌آور بٹالین۔ دنیا میں تو صرف عورتوں کی بٹالین ''مہلک بٹالین،، کی حیثیت سے مشہور ہے لیکن بہت سی ''مہلک بٹالینیں،، مردوں پر مشتمل تھیں۔ انھیں کیرنسکی نے ۱۹۱۷ء کی گرمیوں میں جانبازانہ مثال کے ذریعے فوج کی ڈسپلن اور حربی جوش کو مضبوط‌تر کرنے کے مقصد سے بنایا تھا۔ ''مہلک بٹالینیں،،

زیادہ‌تر پرشدت نوجوان وطن پرستوں پر مشتمل تھیں۔ یہ زیادہ‌تر صاحب جائیداد طبقوں کی اولاد تھے۔

افسروں کی یونین۔ ایک تنظیم جو فوج میں رجعت‌پرست افسروں میں بنی تھی۔ اس کا مقصد فوجی کمیٹیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے سیاسی طور پر لڑنا تھا۔

سینٹ جارج کے سورما (نائٹ)۔ صلیب سینٹ جارج * لڑائی میں ممتاز کارنامے کے صلے میں انعام دیا جاتا تھا اور اسے انعام پانے‌والا خود بخود ''سینٹ جارج کا سورما،، (نائٹ) بن جاتا تھا۔ اس تنظیم میں غالب اثر عسکری خیال کے لوگوں کا تھا۔

کسانوں کی یونین۔ ۱۹۰۵ء میں کسانوں کی یونین کسانوں کی ایک انقلابی تنظیم تھی۔ لیکن ۱۹۱۷ء میں وہ زیادہ خوشحال کسانوں کا سیاسی اظہار بن گئی تاکہ کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی بڑھتی ہوئی طاقت اور انقلابی مقاصد سے لڑ سکے۔

واقعات کی تاریخ اور ہجے

میں نے اس پوری کتاب میں سابق روسی جنتری کی بجائے، جو ۱۳ دن پیچھے تھی، ہماری جنتری استعمال کی ہے۔

روسی ناموں اور لفظوں کے ہجے میں میں نے تقلیب ہجا کے سائنسی قاعدوں کی پیروی کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی بلکہ وہ ہجے لکھنے کی کوشش کی ہے جس سے انگریزی بولنے‌والا قاری ان کے تلفظ سے قریب‌ترین پہنچ سکے۔ **

---

* یہ آرڈر زارشاہی روس میں ۱۷۶۹ء میں قائم کیا گیا، جنگی کارناموں اور طویل خدمت کے صلے میں جنرلوں اور افسروں کو انعام دینے کےلئے۔ (ایڈیٹر)

** مترجم نے اردو ہجے میں بھی اسی اصول پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ (ایڈیٹر)

ماخذ

اس کتاب میں جو مسالا ہے اس کا بہت سا حصہ میری اپنی یادداشتوں سے ہے۔ لیکن میں نے طرح طرح کے کئی سو روسی اخباروں کی ایک ملی جلی فائل کا، انگریزی اخبار ''رشن ڈیلی نیوز،، اور دو فرانسیسی اخباروں، ''ژورنال دی روسیئی،، اور ''آنتانت،، کے فائلوں کا بھی سہارا لیا ہے۔ لیکن ان سے بھی کہیں زیادہ قابل قدر ''بلیتان دی لا پریس،، ہے جو پتروگراد سے فرانسیسی انفارمیشن بیورو روزانہ شائع کرتا تھا۔ یہ سارے اہم واقعات، تقریروں اور روسی اخبارات و رسائل کے تبصروں کی اطلاع دیتا ہے۔ اس کا میرے پاس ۱۹۱۷ء کی بہار سے جنوری ۱۹۱۸ء تک تقریباً مکمل فائل ہے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ میرے پاس تقریباً ہر وہ اعلان، فرمان اور اشتہار ہے جو پتروگراد کی دیواروں پر ستمبر ۱۹۱۷ء کے وسط سے جنوری ۱۹۱۸ء کے ختم تک چپکایا گیا تھا۔ نیز سارے حکومتی فرمانوں اور احکامات کی سرکاری اشاعت اور ان خفیہ معاہدوں اور دوسری دستاویزوں کی سرکاری اور حکومتی اشاعت جو بالشویکوں کو وزارت امور خارجہ پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں ملے۔

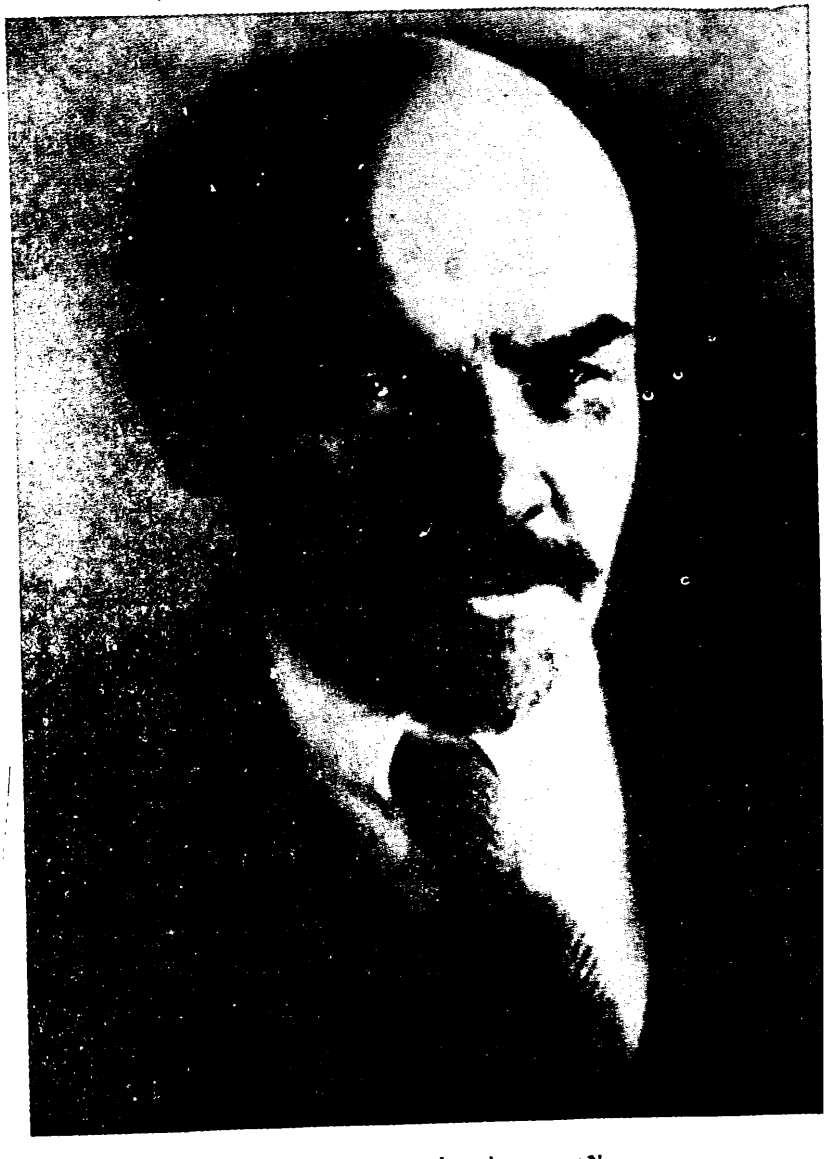

ولاديمير ايليچ لينن - ١٩١٧ء

باب ۱

پس منظر

ستمبر ۱۹۱۷ء کے اواخر میں عمرانیات کے ایک غیرملکی پروفیسر، جو روس آئے ہوئے تھے، مجھ سے پتروگراد میں ملنے کےلئے آئے۔ انھیں کاروباری لوگوں اور دانشوروں نے اطلاع دی تھی کہ انقلاب کا زور کم ہو رہا تھا۔ پروفیسر موصوف نے اس کے بارے میں ایک مضمون لکھا اور پھر ملک کا دورہ کیا، کارخانوں کے شہروں اور کسانوں کی بستیوں میں گئے — جہاں انھیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ انقلاب کا زور بڑھتا ہوا لگ رہا تھا۔ اجرتی مزدوروں اور کھیت کے محنت کش لوگوں میں عام طور سے یہ سنائی دیتا تھا کہ ''ساری زمین کسانوں کو دی جائے، سارے کارخانے مزدوروں کو دئے جائیں،،۔ اگر پروفیسر موصوف محاذ پر گئے ہوتے تو انھوں نے پوری فوج کو صلح کی بات کرتے ہوئے سنا ہوتا...

پروفیسر موصوف حیران تھے، لیکن اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ دونوں مشاہدے صحیح تھے۔ صاحب جائیداد طبقے زیادہ قدامت‌پرست ہو رہے تھے، عوام کا جم غفیر زیادہ بنیادی تبدیلیوں کا خواہاں ہو رہا تھا۔

کاروباری لوگوں اور دانشور طبقے میں بالعموم ایک احساس تھا کہ انقلاب کافی آگے تک جا چکا ہے اور بہت دنوں چل چکا ہے، کہ اب چیزوں کو تھم جانا چاہئے۔ اس جذبے میں غالب ''معتدل،، سوشلسٹ جماعتیں، اباروتسی (۱) * منشویک اور سوشلسٹ

---

* کتاب میں جن الفاظ پر اس طرح ہندسہ دیا گیا ہے وہ جان ریڈ کے ضمیموں میں سمجھائے گئے ہیں۔ ہر باب کا الگ الگ ضمیمہ ہے۔ (ایڈیٹر)

انقلابی شریک تھے، جو کیرنسکی کی عارضی حکومت کی حمایت کرتے تھے۔

۲۷ (۱۴) اکتوبر کو ''معتدل،، سوشلسٹوں کے سرکاری ترجمان * نے لکھا کہ:

''انقلاب کے ڈرامے کے دو ایکٹ ہیں، پرانی حکمرانی کو تباہ کرنا اور نئی حکمرانی کی تخلیق۔ پہلا ایکٹ بہت دنوں چل چکا۔ اب دوسرے ایکٹ کے شروع کرنے کا اور اس کو اتنی تیزی سے کھیلنے کا وقت ہے جتنی ممکن ہو۔ جیسا کہ ایک عظیم انقلابی نے کہا ہے 'دوستو، انقلاب کو ختم کرنے میں جلدی کرنی چاہئے۔ جو بھی اسے بہت زیادہ دن چلائےگا وہ اس کے ثمرے نہ جمع کر سکےگا... ،،

لیکن مزدور، سپاہی اور کسان عوام‌الناس میں ایک جاگزیں احساس تھا کہ ''پہلا ایکٹ،، ابھی کھیل کر ختم نہیں کیا گیا۔ محاذ پر فوجی کمیٹیاں ہمیشہ ان افسروں سے ٹکراتی رہتی تھیں جو اپنے جوانوں کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کرنے کے عادی نہیں ہو پاتے تھے۔ عقب میں کسانوں کی منتخب کی ہوئی اراضی کمیٹیوں کو جیل میں بند کیا جا رہا تھا اس لئے کہ وہ زمین سے متعلق حکومت کے ضوابط پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کر رہی تھیں اور کارخانوں میں مزدور (۲) بلیک لسٹوں اور تالابندی کے خلاف لڑ رہے تھے۔ یہی نہیں، اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جو سیاسی جلاوطن واپس آ رہے تھے انھیں ''ناپسندیدہ،، شہری کی حیثیت سے ملک سے خارج رکھا جا رہا تھا اور بعض صورتوں میں جو لوگ بدیس سے اپنے گاؤں واپس آئے ان پر ۱۹۰۵ء میں کئے ہوئے انقلابی اقدام کے لئے مقدمہ چلایا گیا اور انھیں قید کر دیا گیا۔

عوام کی طرح طرح کی بےاطمینانیوں کےلئے ''معتدل،، سوشلسٹوں کے پاس ایک ہی جواب تھا: آئین‌ساز اسمبلی کا انتظار کرو، جس کا اجلاس دسمبر میں ہوگا۔ لیکن عوام‌الناس اس پر مطمئن نہیں ہوتے تھے۔ آئین‌ساز اسمبلی تو خیر ٹھیک تھی لیکن کچھ قطعی

---

* یہ حوالہ اخبار ''ازوستیا تسےای کا،، کا ہے جو اس وقت منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے ہاتھوں میں تھا۔ (ایڈیٹر)

چیزیں تھیں جن کےلئے روسی انقلاب کیا گیا تھا اور جن کےلئے انقلابی شہید میدان مریخ * میں اپنی اجاڑ پنچایتی قبروں میں سڑے گلے تھے، انھیں تو حاصل ہونا چاہئے چاہے آئین‌ساز اسمبلی ہو یا نہ ہو - اور وہ چیزیں تھیں امن، زمین اور صنعت پر مزدوروں کا کنٹرول - ان کے مطالبات میں شاید ردوبدل کرنے کےلئے آئین‌ساز اسمبلی بار بار ملتوی کی جا چکی تھی اور شاید پھر ملتوی کردی جائےگی جب تک کہ عوام کافی پرسکون نہ ہو جائیں - بہرحال انقلاب کو آٹھ مہینے تو ہو چکے تھے اور ہاتھ کچھ بھی نہ لگا تھا...

اس عرصے میں سپاہیوں نے فوج سے بس بھاگ کر امن کے سوال کو حل کرنا شروع کر دیا تھا، کسانوں نے تعلقہ‌داروں کے مکانات جلا دئے اور بڑے بڑے تعلقوں پر قبضہ کرلیا، مزدوروں نے توڑ پھوڑ کی اور ہڑتالیں کیں... ظاہر ہے کہ صنعت‌کاروں، زمینداروں اور فوجی افسروں نے، جیسا کہ قدرتی بات ہے، کسی قسم کی جمہوری مصالحت کے خلاف اپنا سارا اثر استعمال کیا...

عارضی حکومت کی پالیسی یکے بعد دیگرے غیرموثر اصلاحات اور سخت جابرانہ اقدامات پر عمل پیرا تھی - سوشلسٹ وزیر محنت کے ایک فرمان نے مزدوروں کی ساری کمیٹیوں کو حکم دیا کہ آئندہ وہ کام کے وقت کے بعد ہی ملا کریں - محاذ پر فوجوں میں حزب مخالف کی سیاسی پارٹیوں کے ایجی‌ٹیشن کرنےوالے گرفتار کر لئے گئے، بنیادی تبدیلی کے خواہاں اخباروں کو بند کردیا گیا اور انقلابی پروپگنڈہ کرنےوالوں کو سزائے موت دی گئی - سرخ گارد کو نہتا کر دینے کی کوششیں کی گئیں - صوبوں میں نظم و ضبط قائم کرنے کےلئے کزاک بھیجے گئے...

''معتدل،، سوشلسٹوں اور وزارت میں ان کے رہنماؤں نے ان اقدامات کی حمایت کی اس لئے کہ وہ صاحب جائیداد طبقوں کے ساتھ

---

* میدان مریخ، پتروگراد (موجودہ لینن گراد) میں ایک چوک جہاں شخصی حکمرانی کے خلاف لڑنےوالوں کو، جو مارچ کے جمہوری انقلاب کے دوران میں مارے گئے تھے، ۵ اپریل ۱۹۱۷ء کو دفن کیا گیا - (ایڈیٹر)

تعاون کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ عوام تیزی سے ان کا ساتھ چھوڑنے لگے اور بالشویکوں سے جاملے جو امن، زمین اور صنعت پر مزدوروں کے کنٹرول کے اور مزدور طبقے کی حکومت کے حامی تھے۔ ستمبر ۱۹۱۷ء میں معاملات ایک بحران تک پہنچ گئے۔ کیرنسکی اور ''معتدل،، سوشلسٹوں نے، ملک کے غالب جذبے کے خلاف، صاحب جائیداد طبقوں کے ساتھ ایتلاف کی ایک حکومت قائم کرنے میں کامیابی حاصل کرلی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ منشویک اور سوشلسٹ انقلابی ہمیشہ کےلئے عوام کے اعتماد سے محروم ہو گئے۔

اکتوبر کے وسط کے قریب ''ربوچی پوت،، (''مزدوروں کا راستہ،،) میں ''سوشلسٹ وزرا،، کے عنوان سے ایک مضمون نے ''معتدل،، سوشلسٹوں کے خلاف عوام‌الناس کے جذبات کا اظہار کیا :

''...یہ ہے ان کی خدمات کی ایک فہرست (۳)

''تسیریتیلی: جنرل پولوفتسیف کی مدد سے مزدوروں کو نہتا کیا، انقلابی سپاہیوں کو ''ناکام،، بنایا اور فوج میں سزائے موت کی توثیق کی۔

''اسکوبلیف: سرمایہ‌داروں پر ان کے منافع کا ۱۰۰ فیصدی ٹیکس لگانے کی کوشش سے ابتدا، اور خاتمہ — اور خاتمہ کیا ورکشاپوں اور کارخانوں میں مزدوروں کی کمیٹیوں کو توڑنے کی کوشش پر۔

''اوکسنتیف: کئی سو کسانوں کو، اراضی کمیٹیوں کے ممبروں کو جیل میں قید کیا اور مزدوروں اور سپاہیوں کے درجنوں اخباروں کو بند کیا۔

''چیرنوف: 'شہنشاہی، اعلان کی توثیق کی جس کی رو سے فن‌لینڈ کی دیئت کو توڑا گیا۔

''ساوینکوف: جنرل کورنیلوف کے ساتھ علانیہ اتحاد کیا۔ اگر ملک کا یہ نجات دہندہ پتروگراد کو دشمن کے حوالے کر دینے میں کامیاب نہیں ہوا تو یہ ایسے اسباب کی بنا پر تھا جن پر اس کا کوئی بس نہ تھا۔

''زارودنی: الیکسنسکی اور کیرنسکی کی اجازت سے انقلاب کے بعض بہترین کارکنوں، سپاہیوں اور جہازیوں کو جیل میں قید کیا۔ بالشویکوں کے خلاف ایک تہمت‌آمیز ''مقدمہ،، گھڑنے میں

مدد دی جو روسی عدالت کی ویسی ہی ذلیل حرکت ہونےوالا ہے جیسے بیلیس کا مقدمہ * ہوا تھا۔

"نکیتن: ریلوے کارکنوں کے خلاف بازاری پولیس‌مین کی حیثیت سے اقدام کیا۔

"کیرنسکی: ان کے بارے میں کچھ نہ کہنا ہی بہتر ہے۔ ان کی خدمات کی فہرست بہت طویل ہے..."

بالٹک بیڑے کے ڈیلی گیٹوں کی ایک کانگرس ہیلسنگ‌فورس میں ہوئی جس نے ایک قرارداد منظور کی جو یوں شروع ہوتی ہے:

"ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عارضی حکومت کی صفوں میں سے 'سوشلسٹ' اور سیاسی مہم باز کیرنسکی کو فوراً برطرف کیا جائے اس لئے کہ وہ ایسا شخص ہے جو عظیم انقلاب کو اور اس کے ساتھ انقلابی عوام‌الناس کو بورژوازی کی جانب سے خود شرمناک سیاسی بلیک میل کرکے رسوا اور برباد کر رہا ہے..."

اس سب کا براہ‌راست نتیجہ بالشویکوں کا عروج تھا...

مارچ ۱۹۱۷ء کے بعد سے، جب مزدوروں اور سپاہیوں کے گرجتے ہوئے دھاروں نے تاؤرائد محل سے ٹکرا ٹکرا کر شہنشاہی دوما کو مجبور کردیا تھا کہ وہ بادل ناخواستہ روس میں اقتدار اعلی سنبھال لے، عوام‌الناس، مزدور، سپاہی اور کسان ہی تھے جو انقلاب کی روش میں ہر تبدیلی بزور کر رہے تھے۔ انھیں نے ملیوکوف وزارت کو پچھاڑ دیا: انھیں کی سوویت تھی جس نے صلح کےلئے

---

* ایک مقدمہ جسے زار کی حکومت نے بیلیس نام کے ایک یہودی کے خلاف ستمبر — اکتوبر ۱۹۱۳ء میں کیئف میں چلایا۔ اس پر الزام یہ تھا کہ مذہبی رسومات کے سلسلے میں اس نے ایک عیسائی لڑکے کو مار ڈالا ہے (دراصل قتل منظم کرنےوالے سیاہ سیکڑے تھے)۔ میکسم گورکی کی سربراہی میں ملک کے ترقی‌پسند دانشوروں کے نمائندوں نے بیلیس پر جھوٹے الزامات کی مخالفت کی۔ بعض شہروں میں احتجاجی ہڑتالیں ہوئیں۔ بیلیس کو رہا کر دیا گیا۔ (ایڈیٹر)

روسی شرائط کا اعلان کیا — "کوئی ملک گیری نہیں، کوئی تاوان نہیں، اور قوموں کو خودارادیت کا حق"، اور پھر جولائی میں غیرمنظم پرولتاریہ کی بغاوت ھی نے ایک بار پھر تاؤرائد محل پر دھاوا بولا یہ مطالبہ کرنے کےلئے کہ سوویتیں روس کی حکومت اپنے ھاتھ میں لےلیں۔

بالشویکوں نے، جو اس وقت ایک چھوٹا سا سیاسی فرقہ * تھے، اپنے آپ کو تحریک کا سربراہ بنا لیا۔ بغاوت کی تباہ کن ناکامی کا نتیجہ یہ ھوا کہ رائے عامہ ان کے خلاف ھو گئی اور ان کے بےرھنما غول ویبورگ کوارٹر میں جا چھپے جو پتروگراد کا سیں آنتواں ** ھے۔ تب بالشویکوں کا وحشیانہ تعاقب شروع ھوا، سیکڑوں کو جیلوں میں بند کردیا گیا جن میں تراتسکی ***، مادام کولونتائی **** اور کامینیف بھی تھے۔ لینن اور

---

* مارچ ۱۹۱۷ء کے بورژوا انقلاب کے بعد بالشویک پارٹی کے ممبروں کی تعداد نسبتاً کم تھی اس لئے کہ وہ روپوشی سے اسی وقت باھر آئی تھی۔ (ایڈیٹر)

** سیں آنتواں — پیرس کی ایک مضافاتی بستی جو ۱۸ ویں صدی کے اواخر اور ۱۹ ویں صدی میں اپنی مزدور آبادی کے مجاھدانہ جوش کےلئے مشہور تھی۔ ویبورگ کوارٹر پتروگراد میں مزدوروں کا ایک محلہ تھا۔ (ایڈیٹر)

*** تراتسکی (برونشٹائن)، ل۔ د۔، ۱۸۹۷ء سے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے ممبر۔ منشویک۔ ۱۹۱۷ء کی گرمیوں میں بالشویک پارٹی میں شامل ھوئے لیکن انھوں نے بالشویک لائن کو نہیں قبول کیا اور لینن‌ازم اور پارٹی کی پالیسی کے خلاف علانیہ و خفیہ جدوجہد کرتے رھے۔ اس سرگرمی کی بنا پر انھیں ۱۹۲۷ء میں پارٹی سے نکال دیا گیا۔ (ایڈیٹر)

**** کولونتائی، ا۔ م۔، (۱۸۷۲ء تا ۱۹۵۲ء)۔ ۱۹۱۵ء سے بالشویک پارٹی کی ممبر، عظیم اکتوبر انقلاب کے بعد نمایاں ریاستی کارکن، سوویت ڈپلومیٹ، کمنٹرن کے عورتوں کے بین‌الاقوامی سکرٹریٹ کی سکرٹری۔ (ایڈیٹر)

زینوویف * روپوش ہو گئے، عدالت کے فراری۔ بالشویک اخباروں کو بند کردیا گیا۔ اشتعال دلانےوالوں اور رجعت‌پرستوں نے اتنا شور مچایا کہ بالشویک تو جرمن ایجنٹ ھیں کہ ساری دنیا کے لوگ اس کا یقین کرنے لگے۔

لیکن عارضی حکومت اپنے الزامات کے حق میں دلیلیں نہ دے سکی۔ جرمنوں کے حق میں سازش ثابت کرنےوالی دستاویزات جعلی ثابت ہوئیں ** اور ایک ایک کرکے بالشویکوں کو قید سے بغیر

---

* زینوویف (رادومسلسکی)، گ۔ ی۔، متعدد موقعوں پر بالشویزم سے منحرف ہوئے اور آخرکار مارکسزم لینن‌ازم سے بالکل ھی قطع تعلق کر لیا۔ نومبر ۱۹۱۷ء میں انھوں نے اور کامینیف نے منشویک اخبار ''نووایا ژیزن،، میں ایک مضمون شائع کرکے غداری کا اقدام کیا۔ اس مضمون میں ان لوگوں نے ایک مسلح بغاوت کے بارے میں مرکزی کمیٹی کے فیصلے کے خلاف ہونے کا اعلان کیا اور اس طرح بالشویک منصوبے کو افشا کردیا۔ لینن نے بالشویک پارٹی کے ممبروں کے نام اپنے خط میں اسے ھڑتال توڑنے جیسا اقدام قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ زینوویف اور کامینیف کو پارٹی سے نکال دیا جائے۔ نومبر انقلاب کی فتح کے بعد زینوویف نے منشویکوں، سوشلسٹ انقلابیوں اور ''عوام‌دوست سوشلسٹوں،، کے نمائندوں کے ساتھ مل کر ایک ایتلافی حکومت بنانے کے خیال کی حمایت کی۔ ھمارے ملک میں سوشلزم تعمیر کرنے کے امکان سے انکار کرتے ہوئے ۱۹۲۵ء میں نام‌نہاد ''نئے حزب مخالف،، کی سربراھی کی جو تراتسکی سے مل کر کام کرنے لگا۔ ۱۹۲۷ء میں زینوویف کو مسلسل پارٹی مخالف جتھےبندی کی سرگرمی کی بنا پر پارٹی سے نکال دیا گیا۔

دوبارہ پارٹی کی ممبرشپ حاصل کرنے کے بعد پارٹی مخالف اور سوویت دشمن سرگرمی جاری رکھنے کےلئے پھر سے پارٹی سے نکال دیا گیا۔ (ایڈیٹر)

** مشہور ''سیسون دستاویزات،، کا ایک حصہ۔

سیسون ایک رجعت‌پرست امریکی اخبارنویس تھے جنھوں نے ریاستھائے متحدہ امریکہ میں سوویت مخالف جعلی تحریروں کا ایک

مقدمہ چلائے، نام کی ضمانت پر یا بےضمانت ھی رھا کر دیا گیا — یہاں تک کہ صرف چھہ بالشویک جیل میں رہ گئے۔ ھمیشہ بدلتی رھنےوالی عارضی حکومت کی بےبسی اور گومگوئی ایک ایسی دلیل تھی جسے رد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بالشویکوں نے پھر وھی نعرہ بلند کیا جو عوام کو اس قدر محبوب تھا: ''سارا اقتدار سوویتوں کے ھاتھ میں دو!'' — اور وہ محض خود غرض نہیں تھے اس لئے کہ اس وقت سوویتوں کی اکثریت ''معتدل'' سوشلسٹوں کی تھی جو ان کے شدید دشمن تھے۔

لیکن اس سے بھی زیادہ بااثر چیز یہ کہ انھوں نے مزدوروں، سپاھیوں اور کسانوں کی بےتراش خراش اور سادہ خواھشوں کو لیا اور ان سے انھوں نے اپنا فوری پروگرام بنایا۔ چنانچہ جس وقت ''ابارونتسی'' منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے اپنے آپ کو بورژوازی کے ساتھ سمجھوتوں میں الجھایا اس وقت بالشویکوں نے تیزی سے روسی عوام‌الناس کو اپنی مٹھی میں لے لیا۔ جولائی میں ان کا تعاقب اور ان سے نفرت کی جا رھی تھی، ستمبر تک میں دارالحکومت کے مزدور، بالٹک بیڑے کے جہازی، اور سپاھی تقریباً پوری طرح ان کے طرفدار بنا لئے گئے تھے۔ ستمبر میں بڑے شہروں کے میونسپل انتخابات (۴) معنی خیز تھے۔ منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کو صرف ۱۸ فیصدی نشستیں ملیں جبکہ جون میں ۷۰ فیصدی سے زیادہ ملی تھیں...

ایک مظہر ایسا رھتا ھے جس نے بیرونی مشاھدین کو حیران کردیا۔ وہ یہ کہ سوویتوں کی مرکزی عاملہ کمیٹی، فوج اور بیڑے کی مرکزی کمیٹیوں * اور بعض ٹریڈیونینوں — قابل ذکر طور پر تار اور ڈاک کارکنوں کی اور ریلوے کارکنوں کی یونینوں — کی مرکزی کمیٹیوں نے انتہائی شدت کے ساتھ بالشویکوں کی مخالفت کی۔ یہ ساری مرکزی کمیٹیاں گرمیوں کے وسط میں یا اس سے بھی پہلے چنی گئی تھیں جب منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے

مجموعہ شائع کیا جو بالشویک لیڈروں کو بدنام کرنے کےلئے گھڑی گئی تھیں۔ (ایڈیٹر)

* ملاحظہ ھوں ''حواشی اور توضیحات''۔

پیرؤں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور انھوں نے نئے انتخابات میں تاخیر کی یا انھیں روک دیا۔ چنانچہ، مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کے قواعد و ضوابط کے مطابق کل‌روس کانگرس ستمبر میں طلب کی جانی چاہئے تھی لیکن ''تسے‌ای‌کا،، میٹنگ بلا ھی نہیں رھی تھی، اس بنیاد پر کہ آئین‌ساز اسمبلی کو تو صرف دو مہینے رہ گئے ھیں جب، وہ یہ اشارہ کرتی تھی کہ، سوویتیں دستبردار ہو جائیں‌گی۔ اس عرصے میں بالشویک سارے ملک میں ایک ایک کرکے مقامی سوویتوں میں، یونینوں کی شاخوں میں اور سپاھیوں اور جہازیوں کی صفوں میں جیت رہے تھے۔ کسانوں کی سوویتیں ابھی تک قدامت پرست رھیں اس لئے کہ سست دیہی علاقوں میں سیاسی شعور دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا اور سوشلسٹ انقلابی پارٹی ایک پشت سے ایسی پارٹی رھی تھی جس نے کسانوں میں ایجی‌ٹیشن کیا تھا... لیکن کسانوں میں بھی ایک انقلابی بازو کی تشکیل ہو رھی تھی۔ یہ اکتوبر میں واضح طور پر سامنے آیا جب سوشلسٹ انقلابیوں کا بایاں بازو پارٹی سے الگ ہو گیا اور اس نے ایک نیا سیاسی جتھا، بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی، بنا لیا۔

ساتھ ھی ساتھ ھر جگہ اس بات کے آثار تھے کہ رجعت‌پرستی کی قوتیں اعتماد حاصل کرتی جا رھی ھیں (۵)۔ مثلاً پتروگراد میں تروئتسکی تھیٹر میں بادشاھت پرستوں نے ایک مذاقیہ پیش‌کش ''زار کے گناہ،، میں گڑبڑ کردی اور دھمکی دی کہ ''شہنشاہ کی توھین کرنے،، کے جرم میں وہ اداکاروں کو کوڑے لگائیں‌گے۔ بعض اخبارات کسی ''روسی نپولین،، کی تمنا کرنے لگے۔ مزدوروں کے نمائندوں کی سوویتوں کا ذکر ''کتوں کے نمائندوں،، کے نام سے کرنا بورژوا دانشور طبقے میں ایک عام بات ہو گئی۔

۱۵ اکتوبر کو میری بات‌چیت ایک بڑے روسی سرمایہ‌دار استیپان گیورگیوچ لیانوزوف سے ہوئی جو ''روسی راک‌فیلر،، کہے جاتے ھیں اور سیاسی عقیدے کے اعتبار سے کادیت ھیں۔

انھوں نے کہا: ''انقلاب ایک بیماری ھے۔ جلد یا بدیر بیرونی طاقتوں کو یہاں مداخلت کرنی چاھئے جیسے آدمی بچے کا علاج کرنے کے لئے اور اسے چلنا سکھانے کےلئے مداخلت کرتا ھے۔ ظاھر ھے کہ یہ کم و بیش نامناسب ھوگا لیکن قوموں کو خود اپنے

ملکوں میں بالشویزم کے اور 'پرولتاری ڈکٹیٹرشپ، اور 'عالمی سماجی انقلاب، جیسے متعدی خیالات کے خطرے کو سمجھنا چاہئے... ایک امکان ہے کہ اس مداخلت کی ضرورت نہ پڑے۔ نقل و حمل میں بددلی ہے، کارخانے بند ہو رہے ہیں اور جرمن بڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ فاقہ زدگی اور شکست شاید روسی عوام کو ہوش میں لے آئے...''

مسٹر لیانوزوف کو اپنی اس رائے پر اصرار تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو سوداگروں اور صنعت‌کاروں کےلئے یہ ناممکن ہوگا کہ وہ مزدوروں کی ورکشاپ کمیٹیوں کے وجود کی اجازت دیں یا مزدوروں کو صنعت کے نظم و نسق میں کوئی حصہ لینے کی اجازت دیں۔

''جہاں تک بالشویکوں کا تعلق ہے تو انھیں دو میں سے کسی ایک طریقے سے ختم کر دیا جائےگا۔ حکومت پتروگراد کو چھوڑ کر کہیں اور جا سکتی ہے اور پھر محاصرے کا اعلان کردیا جائے اور ضلع کا فوجی کمانڈر کسی بھی قانونی کارروائی کے بغیر ان حضرات سے نمٹ سکتا ہے... یا اگر مثلاً آئین‌ساز اسمبلی کسی طرح کے یوٹوپیائی میلانات کا اظہار کرے تو بزور اسلحہ اسے تتربتر کیا جا سکتا ہے...''

جاڑے — بھیانک روسی جاڑے قریب آ پہنچے تھے۔ میں نے اس کا ذکر کاروباری لوگوں کو یوں کرتے سنا: ''جاڑے ہمیشہ روس کے بہترین دوست رہے ہیں۔ شاید اب وہ ہمیں انقلاب سے نجات دلا دیں‌گے۔'' ٹھٹھرتے ہوئے محاذ پر مصیبت کی ماری فوجیں بدستور فاقے کر رہی تھیں اور مر رہی تھیں، بغیر کسی جوش و خروش کے۔ ریلوے کی حالت ابتر ہوتی جا رہی تھی، غذا کی کمی تھی، کارخانے بند ہو رہے تھے۔ ہر طرف سے ناامید عوام‌الناس چلا پڑے کہ بورژوازی عوام کی زندگی کو ناکام بنا رہی ہے، محاذ پر شکست کا سبب بن رہی ہے۔ جنرل کورنیلوف نے برسرعام کہا تھا کہ ''کیا ہمیں ملک کو اپنے فرض کا احساس دلانے کےلئے ریگا کی قیمت دینی پڑے‌گی؟'' اور اس کے فوراً ہی بعد ریگا کو دشمن کے حوالے کر دیا گیا۔

امریکیوں کےلئے یہ بات ناقابل یقین ہے کہ طبقاتی جنگ اس نقطۂ عروج تک بڑھ سکتی ہے۔ لیکن شمالی محاذ کے افسروں سے

میں خود ملا ہوں جو سپاہیوں کی کمیٹیوں کے ساتھ تعاون کرنے کے مقابلے میں فوجی شکست کو علانیہ ترجیح دیتے تھے۔ کادیت پارٹی کی پتروگراد شاخ کے سکرٹری نے مجھے بتایا کہ ملک کی معاشی زندگی کی ابتری انقلاب کو بدنام کرنے کی ایک مہم کا حصہ تھی۔ ایک اتحادی ملک کے سفیر نے، جس کا نام نہ لینے کا میں نے وعدہ کیا تھا، خود اپنے علم کی بنا پر اس کی تصدیق کی۔ میں خارکوف کے پاس کوئلے کی چند کانوں کے بارے میں جانتا ہوں جن میں ان کے مالکوں نے آگ لگا دی یا انھیں غرقاب کردیا، ماسکو کی ٹیکسٹائل فیکٹریوں کے بارے میں جانتا ہوں جن کے انجینیروں نے انھیں چھوڑتے وقت ان کی مشینوں کو خراب کردیا، ریلوے کے افسروں کے بارے میں جانتا ہوں جنھیں مزدوروں نے انجنوں کو ناکارہ بناتے ہوئے پکڑا...

صاحب جائیداد طبقوں کے ایک بڑے حصے نے انقلاب پر — یہاں تک کہ عارضی حکومت پر بھی — جرمنوں کو ترجیح دی اور ایسا کہتے ہوئے وہ ذرا بھی نہ جھجکتے تھے۔ جس روسی گھرانے میں میں رہتا تھا وہاں تقریباً ہمیشہ بات‌چیت کا موضوع یہ ہوتا تھا کہ جرمن آئیں‌گے اور ''نظم و ضبط'' قائم کریں‌گے... ایک شام کو میں ماسکو کے ایک سوداگر کے گھر میں تھا۔ چائے کے دوران میں ہم نے میز کے گرد بیٹھے ہوئے گیارہ لوگوں سے سوال کیا کہ وہ کسے ترجیح دیتے ہیں ''ویلہلم کو یا بالشویکوں کو''۔ ویلہلم کے حق میں دس ووٹ تھے اور خلاف صرف ایک...

منافع خور عام بدنظمی سے فائدہ اٹھاکر دولت جمع کرتے تھے اور اسے حیرت انگیز رنگ رلیوں میں یا حکومت کے عہدیداروں کو رشوت دینے میں خرچ کرتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزیں اور ایندھن چھپاکر جمع کیا گیا یا خفیہ طریقے سے انھیں ملک کے باہر سویڈن بھیج دیا گیا۔ مثلاً انقلاب کے پہلے چار مہینوں میں غذا کی رسد کی محفوظات کو پتروگراد کے میونسپل گوداموں سے تقریباً علانیہ لوٹا گیا یہاں تک کہ اناج کی رسد جو دو سال کےلئے کافی ہوتی وہ شہر کو ایک مہینے تک کھلانے کےلئے بھی کافی نہیں رہ گئی... عارضی حکومت میں آخری وزیر رسد کی سرکاری رپورٹ کے مطابق کافی ولادیوستوک میں تھوک میں دو روبل فی پونڈ کے حساب سے خریدی جاتی تھی اور پتروگراد میں صارفین اس کےلئے ۱۳ روبل

ادا کرتے تھے۔ بڑے شہروں کی ساری دکانوں میں ٹنوں غذا اور کپڑا تھا لیکن انھیں صرف دولتمند ھی لوگ خرید سکتے تھے۔

ایک صوبائی شہر میں میں ایک سوداگر خاندان کو جانتا تھا جو منافع خور بن گیا تھا جسے روسی لوگ ''مرادیور،، (ڈاکو، بھوت) کہتے ھیں۔ تین بیٹوں نے رشوت دے کر فوجی خدمت سے بریت حاصل کرلی تھی۔ ایک کھانے پینے کی چیزوں کا سٹہ چلاتا تھا، دوسرا دریائے لینا کی سونے کی کانوں کا غیرقانونی سونا فن‌لینڈ کے پراسرار بیوپاریوں کے ھاتھ فروخت کرتا تھا اور تیسرے کا چاکلیٹ بنانے کے ایک کارخانے میں بڑا حصہ تھا۔ یہ کارخانہ مقامی کوآپریٹیو سوسائٹیوں کو اس شرط پر چاکلیٹ سپلائی کرتا تھا کہ کوآپریٹیو سوسائٹیاں اسے ضرورت کی ھر چیز دیں‌گی۔ چنانچہ عام لوگوں کو اپنے راشن کارڈ پر پاؤ پونڈ کالی روٹی ملتی تھی لیکن اس شخص کے ھاں سفید روٹی ، شکر، نبات، چائے، کیک اور مکھن کی فراوانی تھی... پھر بھی جب سپاھی محاذ پر سردی، قحط اور کمزوری کی وجہ سے ٹک نہ سکتے تھے اور پسپا ھوتے تھے تو یہ خاندان نفرت کے ساتھ چیختا ''بزدل!،، اور اسے ''روسی ھونے پر،، کس قدر ''شرم آتی تھی،،... جب بالشویکوں نے آخرکار کھانے پینے کی چیزوں کے چھپائے ھوئے بڑے بڑے ذخیروں کا پتہ چلا لیا اور انھیں ضبط کر لیا تو انھیں کس شدت سے ''لٹیرے،، کہا گیا۔

اس ساری خارجی سڑاند کے نیچے پرانے وقتوں کی سیاہ قوتیں کارفرما تھیں جو نکولائی ثانی کے زوال کے بعد سے ذرا بھی نہیں بدلی تھیں اور ابھی تک خفیہ لیکن بہت سرگرم تھیں۔ رسوائے زمانہ ''اوخرانہ،، کے کارندے زار کےلئے اور اس کے خلاف، کیرنسکی کےلئے اور اس کے خلاف، جو بھی رقم دے اس کےلئے ابھی تک کام کر رھے تھے... تاریکی میں ھر قسم کی روپوش تنظیمیں، جیسے سیاہ سیکڑے، کسی نہ کسی شکل میں رجعت‌پرستی کو بحال کرنے کی کوشش کرنے میں لگے ھوئے تھے۔

بدعنوانیوں اور بھیانک ادھوری سچائیوں کی اس فضا میں ایک واضح راگ بالشویکوں کا تیزتر ھوتا ھوا کورس روز سنائی دیتا تھا: ''سارا اقتدار سوویتوں کے ھاتھ میں دو ! سارا اقتدار کروڑوں

عام مزدوروں، سپاہیوں، کسانوں کے براہ‌راست نمائندوں کے ہاتھ میں دو۔ زمین، روٹی، بےمعنی جنگ کا خاتمہ، خفیہ سفارت کا، منافع خوری، غداری کا خاتمہ... انقلاب اور اس کے ساتھ ساری دنیا کے عوام کا مقصد خطرے میں ہے!،،

پرولتاریہ اور متوسط طبقے کے درمیان، سوویتوں اور حکومت کے درمیان جدوجہد، جو مارچ کے اولین دنوں میں شروع ہوئی تھی، نقطۂ عروج پر پہنچنے ہی والی تھی۔ روس نے ایک ہی جست میں ازمنۂ وسطی سے بیسویں صدی میں پہنچ کر ششدر دنیا کے سامنے انقلاب کے دو نظاموں — سیاسی اور سماجی — کو مہلک مقابلے میں پیش کیا۔

فاقہ‌زدگی کے اور خوش فہمیوں کے ازالے کے ان سارے مہینوں کے بعد روسی انقلاب کے جیالےپن کا کیسا انکشاف ہوا! بورژوازی کو اپنے روس کے بارے میں بہتر علم ہونا چاہئے تھا۔ روس میں انقلاب کی ''بیماری،، ایک عرصے تک اپنے انجام کو نہیں پہنچنےوالی تھی۔

پیچھے مڑ کر دیکھنے میں نومبر کی بغاوت سے پہلے کا روس کسی اور دور کا، تقریباً ناقابل یقین حد تک قدامت پرست معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے نئی اور تیزتر زندگی سے اپنے آپ کو اتنی جلد مانوس کر لیا، بالکل اسی طرح جیسے روسی سیاست نے پوری کی پوری بائیں طرف کو پینگ لی، کہ کادیتوں کو ''عوام کا دشمن،، قرار دے کر غیرقانونی بنا دیا گیا، کیرنسکی ایک ''انقلاب دشمن،، ہو گیا اور ''بیچ والے،، سوشلسٹ رہنما، تسیریتیلی، دان، لیبیر، گوتس اور اوکسنتیئف کو ان کے پیرؤں نے بےحد رجعت‌پرست سمجھا اور وکتور چیرنوف جیسے لوگ بلکہ میکسم گورکی بھی دائیں بازو سے تعلق رکھنےوالے ہو گئے...

دسمبر ۱۹۱۷ء کے وسط میں سوشلسٹ انقلابی رہنماؤں کا ایک گروہ برطانوی سفیر سر جارج بیوکانن سے نجی طور پر ملا اور اس نے ان سے منت کی کہ وہ اس حقیقت کا ذکر نہ کریں کہ وہ لوگ ان سے ملے تھے اس لئے کہ ان لوگوں کو ''بہت زیادہ دائیں بازو کا سمجھا جاتا تھا،،۔

سر جارج نے کہا ''اور ذرا سوچئے کہ سال بھر پہلے میری حکومت نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں ملیوکوف سے نہ ملوں اس لئے کہ وہ اتنے خطرناک طور پر بائیں بازو کے ہیں!''

ستمبر اور اکتوبر روسی سال کے، خاص طور سے پتروگراد کے سال کے بدترین مہینے ہوتے ہیں۔ چھوٹے ہوتے ہوئے دنوں میں مٹ میلے سرمئی آسمان تلے مسلسل زوروں کی بارش ہوتی رہی۔ زمین پر بہت زیادہ، پھسلنی اور چپکنےوالی کیچڑ تھی جو جوتوں کے ساتھ لگ کے ہر جگہ پہنچ جاتی ہے، جتنی عام طور سے ہوتی تھی اس سے بھی زیادہ اس لئے کہ میونسپل انتظامیہ پوری طرح ختم ہو چکا تھا۔ خلیج فن‌لینڈ سے تند نم ہواؤں کے جھکڑ چلتے تھے اور ٹھنڈا کہرا سڑکوں پر رینگتا رہتا تھا۔ ساری رات، کفایت شعاری کے خیال سے نیز زیپلنوں کے خوف سے، سڑکوں پر اکادکا ہی روشنیاں ہوتی تھیں، ذاتی مکانوں اور فلیٹوں میں چھہ بجے شام سے آدھی رات تک بجلی دی جاتی تھی۔ موم‌بتی چالیس سنٹ کی ایک ملتی تھی اور مٹی کا تیل کمیاب تھا۔ تین بجے سہ پہر سے لیکر دس بجے صبح تک اندھیرا رہتا تھا۔ ڈکیتیاں اور چوریاں بڑھ گئیں۔ فلیٹوں‌والی عمارتوں میں لوگ باری باری بھری رائفلیں لیکر ساری رات پہرہ دیتے تھے۔ یہ عارضی حکومت کے تحت ہو رہا تھا۔

ہفتہ بہ ہفتہ کھانے پینے کی چیزیں کمیاب تر ہوتی گئیں۔ روٹی کا روزانہ راشن ڈیڑھ پونڈ سے کم ہوکر ایک پونڈ، پھر تین چوتھائی پونڈ، آدھا اور پھر صرف پاؤ پونڈ رہ گیا۔ آخر آخر ایک ہفتہ ایسا بھی آیا جب روٹی ملی ہی نہیں۔ شکر مہینے میں دو پونڈ فی کس ملنے کا حق تھا — اگر مل سکے تو، جو کہ کبھی کبھار ہی ہوتا تھا۔ چاکلیٹ کے ایک ٹکڑے یا ایک پونڈ بےمزہ کینڈی کی قیمت سات سے دس روبل یعنی کم سے کم ایک ڈالر تک ہوتی تھی۔ شہر میں صرف کوئی آدھے بچوں کےلئے دودھ تھا۔ زیادہ‌تر ہوٹلوں اور نجی گھروں کو دودھ مہینوں تک دیکھنے کو نہ ملتا تھا۔ پھلوں کے موسم میں سیب اور ناشپاتی نکڑ پر ایک روبل سے کچھ ہی کم کی ایک کے حساب سے بکتی تھی...

دودھ اور روٹی اور شکر اور تمباکو کےلئے ٹھنڈی بارش میں گھنٹوں قطار میں کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ ایک ساری رات کی میٹنگ

فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی پتروگراد
کانفرنس۔ ۳۰ مئی تا ۳ جون ۱۹۱۷ء۔

اکتوبر ۱۹۱۷ء۔ گرینیڈیروں کی بارکوں میں سپاہیوں کا ایک جلسہ۔ بالٹک بیڑے کا ایک جہازی تقریر کر رہا ہے۔

کے بعد گھر آتے ہوئے میں نے دیکھا کہ تڑکا ہونے سے بھی پہلے دکان کے سامنے ''خووست،، (دم) بننی شروع ہو گئی تھی جس میں زیادہ‌تر عورتیں تھیں اور کچھ کی گود میں بچے بھی تھے... کارلائل نے اپنی تصنیف ''فرانسیسی انقلاب،، میں بیان کیا ہے کہ فرانسیسی عوام کو ان کی قطار میں کھڑے ہونے کی صلاحیت سب سے زیادہ ممتاز کرتی تھی۔ روس نے اپنے آپ کو اس دستور کا عادی بنا لیا تھا جو نکولائی ''بابرکت،، کے عہد حکومت میں ۱۹۱۵ء ہی میں شروع ہو گیا تھا اور پھر وقفے وقفے سے ۱۹۱۷ء کی گرمیوں تک چلتا رہا جب اسے باقاعدہ معمول کے طور پر مستقل حیثیت حاصل ہو گئی۔ پتروگراد کی لوہے جیسی منجمد برف پوش سڑکوں پر روسی جاڑوں میں ناکافی کپڑے پہنے ہوئے لوگوں کے دن دن بھر کھڑے رہنے کا تصور کیجئے! روٹی کےلئے لگی ہوئی قطاروں میں میں نے اس بےاطمینانی کے تلخ اور تند کلمات سنے ہیں جو کبھی کبھی روسی بھیڑ کی حیرت انگیز خوش طبعی میں سے پھوٹ نکلی تھی...

اس میں کوئی شک نہیں کہ سارے تھیٹر ہر رات کو چلتے تھے، اتوار کو بھی۔ مارینسکی تھیٹر میں کرساوینا ایک نئے بیلے میں نمودار ہوئیں اور رقص کا دلدادہ پورا روس انہیں دیکھنے آیا۔ شلیاپین گاتے تھے۔ الیکساندرینسکی میں الیکسئی تالستائی کے ڈرامے ''ایوان مہیب کی موت،، کا میئرھولد* کا پروڈکشن دوبارہ اسٹیج کیا گیا اور اس پیش‌کش میں مجھے یاد ہے کہ شہنشاہی اسکول برائے خدمت گزاران** کے ایک طالب‌علم کو دیکھا جو اپنی خاص موقعوں کی وردی پہنے ہوئے تھا، جو درمیانی وقفے میں خالی شہنشاہی باکس کی طرف منہ کر کے باادب کھڑا ہو جاتا تھا حالانکہ باکس پر سے عقابوں کو کھرچ کر صاف کردیا گیا تھا...

---

* میئرھولد، و۔ ی۔، (۱۸۷۴ء تا ۱۹۴۰ء)، ایک ممتاز تھیٹر ڈائرکٹر اور اداکار۔ (ایڈیٹر)

** شہنشاہی اسکول برائے خدمت گزاران — زارشاہی روس میں جنرلوں اور اعلی عہدیداروں کے بچوں کےلئے ایک خاص فوجی اسکول۔ (ایڈیٹر)

''کریوویے زیرکلا،، تھیٹر نے شنیتزلر * کے ڈرامے ''رائیگن،، کا بہت ھی شاندار پروڈکشن پیش کیا۔

اگرچہ ایرمیتاژ اور دوسرے نگارخانوں کو ماسکو منتقل کردیا گیا تھا پھر بھی ھر ھفتے تصویروں کی نمائشیں ھوتی تھیں۔ دانشور طبقے کی خواتین کے غول فن، ادب اور آسان فلسفوں پر لیکچر سننے جاتے۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی والوں کےلئے یہ خاص طور سے سرگرمی کا موسم تھا اور سالویشن آرمی، جسے روس میں پہلی مرتبہ داخلہ ملا تھا، دیواروں کو بائبل سے متعلق جلسوں کے بارے میں پوسٹروں سے بھر دیتی تھی۔ ان جاسوں سے روسی سامعین محظوظ بھی ھوتے تھے اور حیران بھی...

جیسا کہ اس طرح کے ھر زمانے میں ھوتا ھے، شہر کی معمولی روایتی زندگی جہاں تک ممکن تھا انقلاب کو نظرانداز کرتی ھوئی چلی جا رھی تھی۔ شاعر نظمیں کہہ رھے تھے — لیکن انقلاب کے بارے میں نہیں۔ حقیقت پسند فنکار ازمنۂ وسطی کے روس کے مناظر کی یعنی انقلاب کے علاوہ کسی بھی چیز کی تصویریں بنا رھے تھے۔ صوبوں سے نوجوان خواتین فرانسیسی پڑھنے کےلئے اور اپنا لہجہ و تلفظ درست کرنے کےلئے دارالحکومت آتی تھیں اور خوش باش خوبصورت نوجوان افسران اپنی سنہری گوٹ والی قرمزی ''باشلیک،، پہنے اور سجی سجائی قفقازی تلواریں لگائے ھوٹلوں کے پیش ایوانوں کے چکر لگاتے رھتے تھے۔ چھوٹے سرکاری افسروں کے گھرانوں کی خواتین ایک دوسرے کے ھاں سہ پہر کی چائے پیتیں، سب اپنے اپنے طلائی یا نقرئی یا مرصع شکردان اور آدھی ڈبل روٹی اپنے اپنے مف میں لے جاتیں، اور یہ تمنا کرتیں کہ زار واپس آجائے، یا جرمن ھی آ جائیں یا کچھ ھو جائے جس سے نوکروں کا مسئلہ حل ھو جائے... میرے ایک دوست کی لڑکی ایک سہ پہر کو نیم جنونی حالت میں گھر آئی اس لئے کہ ٹرام کی کنڈکٹر عورت نے اسے ''کامریڈ،، کہہ کر خطاب کیا تھا!

ان کے چاروں طرف عظیم روس کرب میں تھا، ایک نئی دنیا کو

---

* آرتھر شنیتزلر (۱۸۶۲ء تا ۱۹۳۱ء)، ایک آسٹریائی ادیب۔ (ایڈیٹر)

جنم دے رہا تھا۔ جن نوکروں کے ساتھ لوگ جانوروں جیسا سلوک کرتے تھے اور نہیں کے برابر تنخواہ دیتے تھے وہ آزاد ہو رہے تھے۔ ایک جوڑی جوتے کی قیمت سو روبل سے زیادہ ہو رہی تھی اور ماہانہ تنخواہ اوسطاً ۳۵ روبل تھی اس لئے نوکر قطار میں کھڑے ہونے اور اپنے جوتے گھسنے سے انکار کرتے تھے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ یہ کہ نئے روس میں ہر مرد اور عورت ووٹ دے سکتی تھی۔ مزدور طبقے کے اخبار تھے جو نئی اور چونکا دینے والی باتیں کہتے تھے۔ سوویتیں تھیں اور یونینیں تھیں۔ ''ازووشچیکی،، (گھوڑا گاڑی چلانے والوں) کی ایک یونین تھی اور پتروگراد سوویت میں بھی انھیں نمائندگی حاصل تھی۔ ویٹر اور ہوٹلوں کے ملازمین منظم تھے اور بخشش لینے سے انکار کرتے تھے۔ ریستورانوں کی دیواروں پر انھوں نے نوٹس لگا رکھے تھے جن پر لکھا ہوتا تھا ''یہاں بخشش نہیں لی جاتی،، یا ''اگر کسی شخص کو میز پر کھانے لگا کر اپنی روزی کمانی پڑتی ہے تو یہ ایسی بات نہیں ہے کہ آپ بخشش دے کر اسے ذلیل کریں!،،

محاذ پر سپاہیوں نے افسروں سے لڑائیاں لڑیں اور اپنی کمیٹیوں کے ذریعے خود حکومت کرنا سیکھا۔ کارخانوں میں فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں * کی بےمثال روسی تنظیم نے پرانے نظام سے لڑائی کر کے تجربہ اور توانائی اور اپنے تاریخی مشن کا احساس حاصل کیا۔ سارا روس پڑھنا سیکھ رہا تھا اور پڑھ رہا تھا — سیاسیات، معاشیات، تاریخ — کیونکہ لوگ جاننا چاہتے تھے... ہر شہر میں، زیادہ تر قصبوں میں، محاذ پر ہر سیاسی جتھے کا اپنا اخبار تھا — کبھی کبھی کئی کئی۔ ہزاروں تنظیمیں لاکھوں پمفلٹ تقسیم کرتی تھیں جو فوج میں، گاؤں میں، فیکٹریوں میں، سڑکوں میں بھر جاتے تھے۔ تعلیم کی تڑپ جسے اتنے دنوں تک دبایا گیا تھا، اب انقلاب کے ساتھ اظہار کے جنون میں ابل پڑی تھی۔ صرف اسمولنی

---

* ملاحظہ ہوں ''حواشی اور توضیحات،،۔
فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی پتروگراد کانفرنس ۱۶ جون کو ہوئی اور اس نے غالب (تین چوتھائی ڈیلی گیٹوں کی) اکثریت سے بالشویکوں کی حمایت کی۔ (ایڈیٹر)

انسٹی‌ٹیوٹ ہی سے پہلے چھہ مہینوں میں ہر روز موٹرگاڑیوں اور ریل‌گاڑیوں میں بھر بھر کر ٹنوں تحریریں باہر جاتی تھیں اور ملک کی پیاس بجھاتی تھیں۔ روس پڑھنے کے مسالے کو یوں جذب کر رہا تھا جیسے گرم ریت پانی کو جذب کرتی ہے اور جس کی سیری ہی نہیں ہوتی۔ اور یہ قصے کہانیاں، جھوٹی تاریخ، روکھا پھیکا مذہب اور خراب کرنےوالا سستا افسانوی ادب نہیں تھا بلکہ سماجی اور معاشی نظریات، فلسفہ، تالستائی، گوگل اور گورکی کی تخلیقات...

اور پھر تقریریں، جن کے سامنے کارلائل کا ''فرانسیسی تقریر کا سیلاب،، محض ایک تلتلی ہوتا۔ لیکچر، مباحثے، تقریریں — تھیٹروں میں، سرکسوں، اسکولوں، کلبوں، سوویتوں کے میٹنگوں کے کمروں، یونینوں کے صدر دفتروں، بارکوں میں... محاذ پر خندق میں، گاؤں کے چوکوں میں، فیکٹریوں میں میٹنگیں... کس قدر شاندار منظر ہوتا تھا یہ دیکھنا کہ پوتیلوفسکی زوود (پوتیلوف کا کارخانہ) کے ۴۰ ہزار مزدور سوشل ڈیموکریٹوں کو، سوشلسٹ انقلابیوں، نراجیت پسندوں کو، کسی کو بھی سننے کےلئے امنڈ پڑتے تھے بشرطیکہ اس کے پاس کہنے کو کچھ ہو! پتروگراد میں اور سارے روس میں مہینوں تک ہر نکڑ ایک پبلک پلیٹ‌فارم تھا۔ ریل‌گاڑیوں میں، ٹراموں میں ہر جگہ فی‌البدیہ مباحثہ چھڑ جاتا تھا...

اور پھر کل‌روس کانفرنسیں اور کانگرسیں تھیں جن میں دو براعظموں کے لوگ جمع ہوتے تھے — سوویتوں کے، کوآپریٹیو سوسائٹیوں کے، زیمستووں* کے، قومیتوں کے، پادریوں کے، کسانوں کے، سیاسی پارٹیوں کے کنونشن، ڈیموکریٹک کانفرنس، ماسکو کانفرنس، روسی جمہوریہ کی کونسل۔ پتروگراد میں ہمیشہ تین چار کنونشن ہو رہے ہوتے تھے۔ ہر میٹنگ میں مقرر کا وقت محدود کرنے کی کوشش کے خلاف ووٹ دیا جاتا تھا اور ہر شخص اپنے دل کی بات کا اظہار کرنے کےلئے آزاد تھا...

ہم ریگا کی پشت پر بارھویں فوج کے محاذ پر آئے جہاں دبلے پتلے اور ننگے پاؤں فوجی بےامید خندقوں کی کیچڑ میں بیزار پڑے

---

* ملاحظہ ہوں ''حواشی اور توضیحات،،۔

تھے لیکن جب انھوں نے ہمیں دیکھا تو چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر ٹھنڈ سے سرخ چکتے تھے، پھٹے کپڑوں سے نیلا پڑا ہوا گوشت نظر آ رہا تھا اور انھوں نے اشتیاق کے ساتھ پوچھا ''تم پڑھنے کے لئے کچھ لائے ہو؟''

تبدیلی کی خارجی اور نظر آنےوالی علامتیں چاہے بہت رہی ہوں، چاہے الیکساندرینسکی تھیٹر کے سامنے کیتھرین عظمی کے مجسمے کے ہاتھ میں ایک لال جھنڈا تھما دیا گیا ہو اور اس کے علاوہ لال جھنڈے، ذرا بدرنگ سے، ساری پبلک عمارتوں پر لہرا رہے ہوں، اور چاہے شاہی مہر اور عقاب نوچ پھینکے گئے ہوں یا ڈھک دئے گئے ہوں اور غضبناک ''گرودوویے'' (شہری پولیس) کی جگہ شہریوں کی ایک نرم لب و لہجے والی اور غیر مسلح ملیشیا سڑکوں پر گشت کرنے لگی ہو پھر بھی انمل بےجوڑ چیزیں بہت سی تھیں۔

مثلاً پیٹر اعظم کا مراتب کا جدول، جو اس نے بہجبر روس پر مسلط کر دیا تھا، اب بھی پوری طرح رائج تھا۔ اسکولی بچے سے لیکر اوپر تک ہر شخص اپنی مقررہ وردی پہنتا تھا جس کے بٹنوں اور کندھے پر کی پٹیوں پر شہنشاہ کا نشان بنا ہوتا تھا۔ سہ پہر میں کوئی ۵ بجے سڑکوں پر وردی پہنے بوڑھے شرفا کی بھیڑ ہوتی جو بارک کی طرح کی وزارتوں یا سرکاری اداروں میں کام کرنے کے بعد پورٹفولیو لئے ہوئے گھر جاتے ہوتے اور شاید حساب لگاتے ہوتے کہ ان کے افسران میں شرح اموات کتنی زیادہ ہو تو وہ کالجیٹ اسیسر یا پریوی کونسلر کے مرغوب خاطر عہدے تک پہنچیں گے اور آرامدہ وظیفہ اور شاید سینٹ این کراس* کے ساتھ پنشن پر جانے کا امکان ہوگا...

سینیٹر سکولوف کا واقعہ مشہور ہے کہ وہ انقلاب کے عروج کے دنوں میں ایک دن سینیٹ کی میٹنگ میں عام شہری لباس میں آئے اور انھیں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی اس لئے کہ وہ زار کی خدمت کی مقررہ وردی نہیں پہنے تھے۔

یہ تھا ایک پوری قوم میں ابال آنے اور انتشار کا وہ پس‌منظر جس میں بغاوت کےلئے اٹھ کھڑے ہونےوالے روسی عوام‌الناس کا جلوس آگے بڑھنا شروع ہوا...

---

* سینٹ این کراس، ایک زارشاہی تمغہ جو ایک فیتے میں ڈال کر گلے میں پہنا جاتا تھا۔ (ایڈیٹر)

باب ۲

طوفان کے آثار

ستمبر میں جنرل کورنیلوف نے خود کو روس کا ڈکٹیٹر بنانے کےلئے پتروگراد پر چڑھائی کردی۔ اس کے پیچھے اچانک بورژوازی کا آھنی مکا نمودار ھو گیا جو بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ انقلاب کو کچل دینے کی کوشش کر رھی تھی۔ بعض سوشلسٹ وزرا بھی ماخوذ ھو گئے، یہاں تک کہ کیرنسکی بھی شبہے کی نظر سے دیکھا جاتا تھا (۱)۔ ساوینکوف کو اپنی پارٹی، سوشلسٹ انقلابیوں کی مرکزی کمیٹی کے سامنے آکر وضاحت کرنے کےلئے طلب کیا گیا۔ انھوں نے انکار کیا اور انھیں پارٹی سے نکال دیا گیا۔ کورنیلوف کو سپاھیوں کی کمیٹیوں نے گرفتار کرلیا۔ جنرلوں کو برخاست کر دیا گیا، وزیروں کو ان کے کام سے معطل کر دیا گیا اور وزارت ٹوٹ گئی۔

کیرنسکی نے بورژوازی کی پارٹی یعنی کادیت کو شامل کرکے ایک نئی حکومت بنانے کی کوشش کی۔ ان کی پارٹی، سوشلسٹ انقلابیوں، نے انھیں حکم دیا کہ وہ کادیتوں کو باھر رکھیں۔ کیرنسکی نے اسے ماننے سے انکار کیا اور یہ دھمکی دی کہ اگر سوشلسٹ اس حکم پر اصرار کریں گے تو وہ (کیرنسکی) کابینہ سے استعفا دے دیں گے۔ لیکن عوامی جذبات اس قدر برانگیختہ تھے کہ وقتی طور پر کیرنسکی نے اس کی مخالفت کرنے کی ھمت نہیں کی اور پرانے وزیروں میں سے پانچ کی عارضی ڈائرکٹریٹ * نے کیرنسکی کی سربراھی میں اقتدار سنبھال لیا تاوقتیکہ یہ سوال طے ھو۔

---

* عارضی ڈائرکٹریٹ کیرنسکی، نکیتن، تیریشنکو، ویرخوفسکی اور ویردیریفسکی پر مشتمل تھی۔ (ایڈیٹر)

کورنیلوف کے واقعے نے ساری سوشلسٹ جماعتوں — ''معتدلوں،، نیز انقلابیوں — کو خود حفاظتی کے پرجوش جذبے کے تحت ایک دوسرے سے قریب تر کردیا۔ اب کورنیلوف جیسے اور نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک نئی حکومت قائم کی جانی چاہئے جو انقلاب کی حمایت کرنے والے عناصر کے سامنے جوابدہ ہو۔ چنانچہ ''تسے ای کا،، نے عوامی تنظیموں کو دعوت دی کہ وہ ایک ڈیموکریٹک کانفرنس میں اپنے ڈیلی گیٹ بھیجیں جو پتروگراد میں ستمبر میں ہونی چاہئے۔

''تسے ای کا،، میں فوراً تین جتھے پیدا ہو گئے۔ بالشویکوں نے مطالبہ کیا کہ سوویتوں کی کل روس کانگرس فوراً طلب کی جائے اور سوویتیں اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ ''وسط،، والے سوشلسٹ انقلابی چیرنوف کی رہنمائی میں یہ مطالبہ کرنے میں کہ حکومت خالص سوشلسٹ ہو بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کے ساتھ جن کے رہنما کامکوف اور اسپریدونووا تھے، مارتوف کی ماتحتی میں منشویک بین الاقوامیت پسندوں اور ''وسط،، والے منشویکوں* کے ساتھ مل گئے جن کی نمائندگی بگدانوف اور اسکوبلیف کرتے تھے۔ دائیں بازو کے منشویکوں کے سربراہ تسیریتیلی، دان اور لیبیر اور دائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی، جن کے سرگروہ اوکسنتیئف اور گوتس تھے، اس بات پر اصرار کرتے تھے کہ نئی حکومت میں صاحب جائیداد طبقوں کی نمائندگی ضرور ہونی چاہئے۔

تقریباً فوراً ہی بالشویکوں نے پتروگراد سوویت میں اکثریت حاصل کر لی اور ماسکو، کیئف، اودیسا اور دوسرے شہروں میں بھی ایسا ہی ہوا۔

اس سے پریشان ہوکر منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے جن کو ''تسے ای کا،، پر کنٹرول حاصل تھا یہ فیصلہ کیا کہ وہ لینن کے خطرے کے مقابلے میں کورنیلوف کے خطرے سے بہرحال کم ڈرتے تھے۔ انھوں نے ڈیموکریٹک کانفرنس (۲) میں نمائندگی کے منصوبے پر نظرثانی کی اور کوآپریٹیو سوسائٹیوں اور دوسرے قدامت پرست اداروں کے زیادہ ڈیلی گیٹ داخل کرلئے۔ اس خاص طور سے مرتب کردہ اجتماع نے بھی شروع میں کادیتوں کے بغیر ایک ائتلافی حکومت کے حق میں ووٹ دیا۔ محض کیرنسکی کی

---

* ملاحظہ ہوں ''حواشی اور توضیحات،،۔

استعفا دے دینے کی علانیہ دھمکی اور ''معتدل،، سوشلسٹوں کی پریشانی اور تشویش سے بھری چیخ پکار، کہ ''جمہوریہ خطرے میں ہے،،، کانفرنس کو اس بات پر راضی کر سکی کہ وہ تھوڑی سی اکثریت سے بورژوازی کے ساتھ ایتلاف کے اصول کے حق میں اعلان کرے اور ایک قسم کی مشاورتی پارلیمنٹ کے قیام کی اجازت دےدے جس کو قانون‌سازی کے اختیارات نہ ہوں اور جسے ''روسی جمہوریہ کی عارضی کونسل،، کہا جائے۔ نئی وزارت میں صاحب جائیداد طبقوں کو عملی طور پر کنٹرول حاصل تھا اور روسی جمہوریہ کی کونسل میں انھیں بےتناسب بڑی تعداد میں نشستیں حاصل تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ''تسےای‌کا،، سوویتوں کے عام اراکین کی نمائندہ نہیں رہ گئی تھی اور اس نے ایک اور سوویتوں کی کل‌روس کانگرس بلانے سے غیرقانونی طور پر انکار کردیا جو ستمبر میں ہونی چاہئے تھی۔ یہ کانگرس طلب کرنے یا اس کے طلب کئے جانے کی اجازت دینے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اس کے سرکاری ترجمان ''ازوستیا،، (''خبریں،،) نے یہ اشارہ کرنا شروع کر دیا کہ سوویتوں کا کارمنصبی تقریباً ختم ہو چکا ہے (۳) اور انھیں شاید جلد ہی توڑ دیا جائے... اسی وقت نئی حکومت نے اپنی پالیسی کے ایک جز کے طور پر ''غیرذمہ‌دار تنظیموں،، یعنی سوویتوں کو ختم کر دینے کا اعلان کیا۔

اس کے جواب میں بالشویکوں نے کل‌روس سوویتوں کو طلب کیا کہ وہ ۲ نومبر (۲۰ اکتوبر) کو پتروگراد میں اپنا اجلاس کریں اور روس کی حکومت اپنے ہاتھ میں لےلیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ روسی جمہوریہ کی کونسل سے کنارہ‌کش ہو گئے اور یہ بیان دیا کہ وہ ''عوام سے غداری کی حکومت،، میں شرکت نہیں کریں‌گے (۴)۔

لیکن بالشویکوں کے کنارہ‌کش ہو جانے سے بدبخت کونسل کو سکون نہیں ملا۔ صاحب جائیداد طبقے اب اقتدار کی حیثیت میں پہنچ کر دیدہ دلیر ہو گئے تھے۔ کادیتوں نے اعلان کیا کہ حکومت کو کوئی حق نہیں کہ روس کے جمہوریہ ہونے کا اعلان کرے۔ انھوں نے فوج اور بحریہ میں سپاہیوں اور جہازیوں کی کمیٹیوں کو ختم کرنے کےلئے سخت اقدامات کا مطالبہ کیا اور سوویتوں کی علانیہ مذمت کی۔ ایوان کے دوسرے سرے پر

منشویک بین‌الاقوامیت پسند اور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی فوری صلح کا، زمین کسانوں کو دئے جانے کا اور صنعت پر مزدوروں کے کنٹرول کا یعنی عملی طور پر بالشویک پروگرام کا مطالبہ کر رہے تھے۔

میں نے کادیتوں کے جواب میں مارتوف کی تقریر سنی۔ ٹریبون کی ڈیسک پر وہ کسی مہلک مرض میں مبتلا شخص لگ رہے تھے، جو کہ وہ تھے، اور اتنی بیٹھی ہوئی آواز میں تقریر کر رہے تھے کہ مشکل ہی سے سنی جا سکتی تھی۔ انھوں نے دائیں بازو کی بنچوں کی طرف اپنی انگلی ہلاتے ہوئے کہا:

"تم ہمیں شکست خوردہ کہتے ہو لیکن اصل شکست خوردہ وہ لوگ ہیں جو صلح کرنے کےلئے زیادہ سازگار وقت کے منتظر ہیں، جو اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ صلح بعد کےلئے ملتوی رکھی جائے، یہاں تک کہ روسی فوج میں سے کچھ بھی باقی نہ بچے، یہاں تک کہ روس مختلف سامراجی گروہوں کے درمیان سودے بازی کا موضوع بن جائے... تم لوگ روسی عوام پر ایسی پالیسی عائد کرنے کی کوشش کر رہے ہو جسے بورژوازی کے مفاد نے معین کیا ہے۔ صلح کا سوال بغیر کسی تاخیر کے اٹھانا چاہئے... تب تم دیکھوگے کہ ان لوگوں کا کام بیکار نہیں تھا جنھیں تم جرمن ایجنٹ کہتے ہو، ان زیمروالڈیوں* کا کام بیکار نہیں تھا جنھوں نے سارے ملکوں میں جمہوری عوام‌الناس کے ضمیر کو بیدار ہونے کےلئے تیار کیا ہے..."

ان دو گروہوں کے درمیان منشویک اور سوشلسٹ انقلابی پس و پیش کر رہے تھے اور عوام‌الناس کی بڑھتی ہوئی بےاطمینانی کا دباؤ انھیں ناقابل مزاحمت طور پر بائیں بازو کی طرف دھکیل رہا تھا۔

شدید دشمنی نے ایوان کو ناقابل مصالحت گروہوں میں بانٹ دیا تھا۔

---

* یورپ کے سوشلسٹوں کے انقلابی بین‌الاقوامیت پسند بازو کے اراکین۔ ان کا یہ نام بین‌الاقوامی کانفرنس میں ان کی شرکت کی بنا پر پڑا تھا جو زیمروالڈ، سوئٹزرلینڈ میں ۱۹۱۵ء میں ہوئی تھی۔

یہ تھی صورتحال جب پیرس میں ہونےوالی اتحادی کانفرنس کے اعلان نے، جس کا بہت دنوں سے انتظار تھا، خارجہ پالیسی کا فوری حل طلب سوال اٹھا دیا...

اصولی طور پر روس میں ساری سوشلسٹ پارٹیاں جمہوری شرائط پر جلد سے جلد صلح کے حق میں تھیں۔ مئی (اپریل) ۱۹۱۷ء ھی میں پتروگراد سوویت نے، جو اس وقت منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے کنٹرول میں تھی، مشہور روسی شرائط صلح کا اعلان کیا تھا۔ انھوں نے مطالبہ کیا تھا کہ جنگ کے مقاصد پر بحث کرنے کےلئے اتحادی ایک کانفرنس کریں۔ اس کانفرنس کا وعدہ اگست کےلئے کیا گیا تھا، پھر اسے ستمبر تک کےلئے، پھر اکتوبر تک کےلئے ملتوی کیا گیا اور اب ۱۰ نومبر (۲۸ اکتوبر) * کےلئے طے تھی۔

عارضی حکومت نے دو نمائندے تجویز کئے — رجعت‌پرست فوجی شخصیت جنرل الیکسیئف اور وزیر برائے امورخارجہ تیریشنکو۔ سوویتوں نے اپنی ترجمانی کےلئے اسکوبلیف کو چنا اور ایک منشور، مشہور ''نکاز،، (۵) (ھدایت نامہ) مرتب کیا۔ عارضی حکومت نے اسکوبلیف اور ان کے ھدایت نامے پر اعتراض کیا، اتحادی سفیروں نے احتجاج کیا اور آخر میں بونار لا** نے برطانوی ھاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں بڑی سرد مہری کے ساتھ کہا کہ ''جہاں تک مجھے معلوم ھے پیرس کانفرنس جنگ کے مقاصد پر نہیں بلکہ صرف اسے چلانے کے طریقوں پر بحث کرےگی...،،

اس پر قدامت‌پرست روسی اخبارات بڑے خوش ہوئے اور بالشویکوں نے آواز بلند کی: ''دیکھ لو منشویکوں اور سوشلسٹ

---

* یہ کانفرنس عارضی حکومت کے زوال کی وجہ سے ہوئی ھی نہیں۔ (ایڈیٹر)

** اینڈریو بونار لا (۱۸۵۸ء تا ۱۹۲۳ء) — برطانوی سرکاری عہدےدار، قدامت‌پرستوں کے رہنما، ۱۹۱۷ء میں لائڈ جارج کی ایتلافی حکومت میں وزیر مالیات اور ھاؤس آف کامنز کے لیڈر۔ (ایڈیٹر)

انقلابیوں کے سمجھوتے بازی کے طریقۂ کار نے انھیں کہاں پہنچا دیا ہے!،،

ہزار میل لمبے محاذ پر روس کی فوجوں میں دسیوں لاکھ لوگوں میں سمندر کے مد کی طرح ہلچل تھی، وہ دارالحکومت میں سیکڑوں وفد پر وفد بھیجے جا رہے تھے اور ''صلح! صلح!،، چلا رہے تھے۔

دریا کے پار میں ''سیرک مودیرن،، (نیا سرکس) میں ان زبردست مقبول میٹنگوں میں سے ایک میں گیا جو سارے شہر میں ہر رات کو پچھلی رات سے زیادہ تعداد میں ہو رہی تھیں۔ بےآرائش، اداس ایمفی‌تھیٹر میں ایک پتلے تار سے پانچ چھوٹی چھوٹی بتیاں لٹک رہی تھیں لیکن لوگ بیچ کے میدان سے لےکر کھڑی ڈھلان میں لگی بالکل چھت تک کی چکٹی بنچوں پر کھچاکھچ بھرے تھے — سپاہی، جہازی، مزدور، عورتیں، سب اس طرح کان لگائے تھے جیسے ان کی زندگی کا دارومدار اسی پر ہے۔ ایک سپاہی تقریر کر رہا تھا — جو ۵۴۸ ویں ڈویژن کا تھا جو پتہ نہیں کیا تھی اور کہاں تھی:

''ساتھیو!،، اس نے چلاکر کہا اور اس کے اداس چہرے اور مایوسانہ حرکات و سکنات میں حقیقی کرب تھا۔ ''اوپر کے لوگ ہم سے ہمیشہ زیادہ قربانی کرنے، زیادہ قربانی کرنے کی اپیلیں کرتے رہتے ہیں جبکہ ان لوگوں کو ہاتھ تک نہیں لگایا جاتا جن کے پاس سب کچھ ہے۔

''ہم جرمنی سے لڑ رہے ہیں۔ کیا ہم جرمن جنرلوں کو دعوت دیں‌گے کہ وہ آئیں اور ہماری فوج میں کام کریں؟ تو پھر ہم سرمایہ‌داروں سے بھی لڑ رہے ہیں لیکن انھیں ہم اپنی حکومت میں آنے کی دعوت دیتے ہیں...

''سپاہی کہتا ہے 'مجھے دکھاؤ تو کہ میں کس چیز کےلئے لڑ رہا ہوں۔ قسطنطنیہ کےلئے یا آزاد روس کےلئے؟ جمہوریت کےلئے یا سرمایہ‌دار لٹیروں کےلئے؟ اگر تم یہ ثابت کردو کہ میں انقلاب کی مدافعت کر رہا ہوں تو میں خود جاکر لڑوں‌گا اور مجھے سزائے موت سے مجبور کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ،

''جب زمین کسانوں کی ہوگی اور کارخانے مزدوروں کے ہوں‌گے

اور اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں ہوگا تب ہم سمجھیں گے کہ ہمارے پاس کچھ ہے جس کے لئے ہم لڑ رہے ہیں اور اس کے لئے ہم لڑیں گے!،،

بارکوں میں، فیکٹریوں میں، نکڑوں پر بے شمار مقرر سپاہی جنگ کو ختم کرنے کے لئے شور مچا رہے تھے اور اعلان کر رہے تھے کہ اگر حکومت نے صلح کرنے کے لئے پرزور کوشش نہ کی تو فوج خندقوں کو چھوڑ کر اپنے گھر چلی جائے گی۔

۸ ویں فوج کے ترجمان نے کہا:

''ہم کمزور ہیں، ہماری ہر کمپنی میں صرف چند لوگ رہ گئے ہیں۔ ہمیں غذا اور جوتے ملنے چاہئیں اور کمک پہنچنی چاہئے نہیں تو صرف خالی خندقیں رہ جائیں گی۔ صلح یا رسد... حکومت یا تو جنگ کو ختم کرے یا فوج کی کفالت کرے...،،

۴۶ ویں سائبیریائی توپخانے کا ترجمان:

''افسران ہماری کمیٹیوں کے ساتھ کام نہیں کرتے، وہ ہمیں دشمن کے حوالے کر دیتے ہیں، ہمارے ایجی ٹیشن کرنے والوں کو سزائے موت دیتے ہیں اور انقلاب دشمن حکومت ان کی حمایت کرتی ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ انقلاب صلح لائے گا۔ لیکن اب حکومت ایسی چیزوں کی بات کرنے کی بھی ممانعت کرتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہمیں نہ اتنی غذا دیتی ہے کہ ہم زندہ رہ سکیں اور نہ اتنے اسلحے دیتی ہے کہ ہم لڑ سکیں...،،

یورپ سے افواہیں آ رہی تھیں کہ روس کو نقصان پہنچا کر صلح کی جائے گی (۶)...

فرانس میں روسی فوجوں کے ساتھ جو ساوک کیا گیا اس کی خبروں سے بے اطمینانی اور بڑھ گئی۔ پہلے بریگیڈ نے، وطن میں اپنے ساتھیوں کی طرح، افسروں کی جگہ سپاہیوں کی کمیٹیاں قائم کرنے کی کوشش کی اور سلونیکا جانے سے انکار کردیا اور مطالبہ کیا کہ انھیں روس بھیج دیا جائے۔ انھیں گھیر کر بھوکوں مارا گیا اور پھر توپخانے نے ان پر گولے برسائے جس سے بہت سے سپاہی مارے گئے (۷)...

۲۶ (۱۳) اکتوبر کو میں مارینسکی محل کے مرمریں و قرمزی ہال میں گیا جہاں جمہوریہ کی کونسل بیٹھتی تھی تاکہ حکومت

کی خارجہ پالیسی کے بارے میں تیریشنکو کا اعلان سنوں جس کا انتظار صلح کےلئے تڑپتا ہوا تھکا ہارا ملک شدید تشویش کے ساتھ کر رہا تھا۔

ایک درازقد، انتہائی نفیس لباس پہنے ہوئے نوجوان شخص اپنی محتاط غیرقطعی تقریر پڑھ رہا تھا (۸)۔ کچھ بھی نہیں... جرمن عسکریت کو اتحادیوں کی مدد سے کچل دینے کے بارے میں، ''روس کے ریاستی مفاد،، کے بارے میں، اسکوبلیف کے ہدایت نامے کی وجہ سے ''بدمزگی ہونے،، کے بارے میں وہی گھسی پٹی باتیں۔ انھوں نے اپنی تقریر اس حاصل کلام پر ختم کی:

''روس ایک عظیم طاقت ہے۔ روس ایک عظیم طاقت رہےگا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ ہم سب کو اس کی مدافعت کرنی چاہئے۔ ہمیں دکھا دینا چاہئے کہ ہم ایک عظیم آدرش کے پاسبان اور ایک عظیم طاقت کے سپوت ہیں۔،،

کوئی بھی مطمئن نہیں ہوا۔ رجعت‌پرست ایک ''مضبوط،، سامراجی پالیسی چاہتے تھے، جمہوری پارٹیاں یقین دہانی چاہتی تھیں کہ حکومت صلح کےلئے دباؤ ڈالےگی... میں بالشویک پتروگراد سوویت کے ترجمان ''ربوچی ای سلدات،، (''مزدور اور سپاہی،،) کا ایک اداریہ نقل کرتا ہوں:

''خندقوں کو حکومت کا جواب۔

''ہمارے وزیروں میں سب سے زیادہ کم گو مسٹر تیریشنکو نے دراصل خندقوں سے کہا ہے کہ:

''۱۔ ہم اپنے اتحادیوں کے ساتھ قریبی طور پر متحد ہیں (عوام کے ساتھ نہیں بلکہ حکومتوں کے ساتھ)۔

''۲۔ جمہوریت کےلئے اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے کہ وہ جاڑوں کی مہم کے ممکن یا ناممکن ہونے کے بارے میں بحث کرے۔ اتحادی حکومتیں یہ فیصلہ کریں۔

''۳۔ یکم جولائی (۱۸ جون) کا حملہ فائدہ بخش اور بہت ہی خوشگوار معاملہ تھا۔ (انھوں نے نتائج کا ذکر نہیں کیا۔)

''۴۔ یہ سچ نہیں ہے کہ اتحادیوں کو ہماری پروا نہیں ہے۔ وزیر موصوف کے قبضے میں بہت اہم اعلانات ہیں۔ (اعلانات؟

اور اعمال کے بارے میں کیا خیال ہے؟ برطانوی بیڑے کے برتاؤ (۹) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور ملک بدر انقلاب دشمن جنرل گورکو کے ساتھ برطانوی بادشاہ کی بات‌چیت؟ وزیر موصوف نے اس سب کا ذکر نہیں کیا۔)

"۵۔ اسکوبلیف کا ہدایت نامہ برا ہے۔ یہ اتحادیوں کو ناپسند ہے اور روسی سفیروں کو بھی ناپسند ہے۔ 'اتحادی کانفرنس میں ہم سب کو ایک ہی زبان بولنی چاہئے'۔

"اور کیا یہ سب ہے؟ یہ سب کچھ ہے۔ اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ حل یہ ہے کہ اتحادیوں پر اور تیریشنکو پر اعتماد رکھا جائے۔ صلح کب نصیب ہوگی؟ جب اتحادی اجازت دیں گے۔

"یہ ہے صلح کے بارے میں خندقوں کو حکومت کا جواب!"

اب روسی سیاست کے پس منظر میں ایک بھیانک طاقت، کزاکوں کے مبہم خدوخال کی تشکیل ہونی شروع ہوئی۔ گورکی کے اخبار "نووایا ژیزن" ("نئی زندگی") نے ان کی سرگرمیوں کی طرف توجہ دلائی:

"...انقلاب کے شروع میں کزاکوں نے عوام پر گولی چلانے سے انکار کیا۔ جب کورنیلوف نے پتروگراد پر چڑھائی کی تو انھوں نے اس کا حکم ماننے سے انکار کیا۔ انقلاب کی مجہول وفاداری سے گزر کر اب کزاکوں نے (اس کے خلاف) فعال سیاسی حملہ شروع کر دیا ہے۔ وہ اچانک انقلاب کے پس منظر سے نکل کر اسٹیج کے اگلے حصے پر آ گئے ہیں..."

دون کے کزاکوں کے اتامن کالیدن کو عارضی حکومت نے کورنیلوف والے معاملے میں ملوث ہونے کی بنا پر برطرف کر دیا تھا۔ اس نے استعفا دینے سے صاف انکار کیا اور تین زبردست کزاک فوجوں کو جمع کر کے نوواچیرکاسک میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا، سازشیں کر رہا تھا اور ایک خطرہ بنا ہوا تھا۔ اس کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ حکومت اس کی حکم عدولی کو نظرانداز کرنے پر مجبور ہو گئی۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ کزاک فوجوں کی یونین کی کونسل کو تسلیم کرنے اور سوویتوں کے نو تشکیل‌شدہ کزاک شعبے کے غیر قانونی ہونے کا اعلان کرنے پر مجبور ہو گئی...

اکتوبر کے پہلے حصے میں ایک کزاک وفد کیرنسکی سے ملا اور اس نے دیدہ دلیری کے ساتھ اصرار کیا کہ کالیدن کے خلاف جو الزامات ہیں انہیں واپس لیا جائے اور وزیر صدر کو فہمائش کی کہ انھوں نے سوویتوں کی بات مان لی۔ کیرنسکی کالیدن کو ان کے حال پر چھوڑ دینے پر راضی ہو گئے اور پھر کہا جاتا ہے کہ انھوں نے کہا کہ ''سوویت کے رہنماؤں کی نظر میں میں ظالم اور آمر ہوں... جہاں تک عارضی حکومت کا تعلق ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ سوویتوں پر منحصر نہیں ہے بلکہ اس بات کو قابل افسوس سمجھتی ہے کہ ان کا وجود بھی ہے۔''

اسی زمانے میں ایک کزاک مشن برطانوی سفیر سے ملا اور ان کے ساتھ ''آزاد کزاک عوام'' کے نمائندوں کی حیثیت سے بیباکی سے پیش آیا۔

دون میں بالکل کزاک جمہوریہ جیسی ایک چیز قائم ہو گئی۔ کوبان نے اپنے ایک خودمختار کزاک ریاست ہونے کا اعلان کر دیا۔ روستوف برکنار دون اور یکاترینا سلاف کی سوویتوں کو مسلح کزاکوں نے منتشر کردیا اور خارکوف میں کوئلے کے کانکنوں کی یونین کے صدر دفتر پر حملہ کیا۔ کزاک تحریک اپنے سارے ظاہری آثار کے اعتبار سے سوشلسٹ دشمن اور عسکریت پرستانہ تھی۔ اس کے رہنما کالیدن، کورنیلوف، جنرل دوتوف، کراؤلوف اور باردیژی جیسے امرا اور بڑے زمیندار تھے اور اسے ماسکو کے طاقتور سوداگروں اور بینک مالکوں کی پشت پناہی حاصل تھی۔

پرانا روس تیزی سے ٹوٹ رہا تھا۔ یوکرین میں، فن لینڈ، پولینڈ، بیلوروس میں قوم پرست تحریکیں زور پکڑ رہی تھیں اور زیادہ بیباک ہوتی جا رہی تھیں۔ مقامی حکومتوں نے، جن پر صاحب جائیداد طبقوں کا کنٹرول تھا، خوداختیاری کا دعوی کیا اور پتروگراد کے احکامات کی تعمیل سے انکار کردیا۔ ہیلسنگفورس میں فن لینڈ کے دیئت نے عارضی حکومت کو روپیہ قرض دینے سے انکار کردیا، فن لینڈ کے خوداختیار ہونے کا اعلان کیا اور روسی فوجوں کے ہٹا لئے جانے کا مطالبہ کیا۔ کیئف میں بورژوا رادا نے یوکرین کی سرحدوں کو اتنا بڑھا دیا کہ اس میں مشرق میں کوہستان اورال تک جنوبی روس کے سارے زرخیزترین علاقے شامل ہو گئے اور اس نے ایک

قومی فوج کی تشکیل شروع کردیٔ۔ وزیراعظم وینیچنکو نے جرمنی کے ساتھ ایک علحدہ صلح کی طرف اشارہ کیا — اور عارضی حکومت کچھ بھی نہیں کرسکی۔ سائبیریا اور قفقاز نے علحدہ آئین ساز اسمبلیوں کا مطالبہ کیا اور ان سارے علاقوں میں حکام کے اور مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی مقامی سوویتوں کے درمیان شدید جدوجہد کی ابتدا ہو چکی تھی...

حالات روزبروز زیادہ ابتر ہوتے جا رہے تھے۔ لاکھوں سپاہی محاذ چھوڑ کر بھاگ رہے تھے اور پورے ملک میں زبردست بےمقصد مد کی طرح پھیلتے جا رہے تھے۔ تامبوف اور توبر کے صوبوں کے کسانوں نے زمین کےلئے انتظار کرتے کرتے تھک کر اور حکومت کے سخت اقدامات سے عاجز آکر زمینداروں کی حویلیوں کو جلانا اور زمینداروں کو قتل کرنا شروع کر دیا تھا۔ زبردست ہڑتالوں اور تالابندیوں سے ماسکو، اودیسا اور دون کی کوئلے کی کانوں پر تشنج سا طاری تھا۔ نقل و حمل مفلوج تھا، فوج بھوکوں مر رہی تھی اور بڑے شہروں میں روٹی ناپید تھی۔

حکومت جمہوری اور رجعت‌پرست جتھوں میں بٹی ہوئی تھی اور کچھ بھی نہ کر سکتی تھی۔ جب وہ عمل کرنے پر مجبور ہو جاتی تو ہمیشہ صاحب جائیداد طبقوں کے مفاد کی حمایت کرتی تھی۔ کسانوں میں نظم و ضبط قائم کرنے کےلئے اور ہڑتالیں توڑنے کےلئے کزاک بھیجے جاتے تھے۔ تاشقند میں حکومت کے عہدیداروں نے سوویت کو کچل دیا۔ پتروگراد میں معاشی کونسل، جو ملک کی برباد شدہ معاشی زندگی کو بحال کرنے کےلئے قائم کی گئی تھی، سرمایہ اور محنت کی مخالف قوتوں کے درمیان ناکارہ ہوکر رہ گئی اور کیرنسکی نے اسے توڑ دیا۔ پرانی حکمرانی کے فوجی افسروں نے کادیتوں کی حمایت سے مطالبہ کیا کہ فوج اور بحریہ میں ڈسپلن بحال کرنے کےلئے سخت اقدامات کئے جائیں۔ بزرگ وزیر جہازرانی ایڈمرل ویردیریفسکی اور وزیر جنگ ویرخوفسکی نے اس بات پر اصرار کیا کہ ایک نئی، رضاکارانہ، جمہوری ڈسپلن ہی، جس کی بنیاد سپاہیوں اور جہازیوں کی کمیٹیوں کے ساتھ افسروں کے تعاون پر ہو، فوج اور بحریہ کو بچا سکتی ہے۔ ان کی سفارشات کو نظرانداز کردیا گیا۔

رجعت پرست عوامی غصے کو مشتعل کرنے پر تلے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ کورنیلوف کا مقدمہ شروع ہونے والا تھا۔ بورژوا پریس روزبروز زیادہ علانیہ طور پر ان کی حمایت کر رہا تھا اور ان کا ذکر ''عظیم روسی محب وطن،، کی حیثیت سے کرتا تھا۔ بورتسیف* کے اخبار ''اوبشئے دیلا،، (''مشترکہ مقصد،،) نے کورنیلوف، کالیدن اور کیرنسکی کی ڈکٹیٹرشپ کا مطالبہ کیا!

میں نے ایک دن جمہوریہ کی کونسل کی پریس گیلری میں بورتسیف سے بات کی۔ وہ جھکے ہوئے کندھوں کے پستہ قامت انسان تھے، چہرہ جھریوں بھرا تھا اور بےانتہا کمزور آنکھوں پر موٹے موٹے شیشوں کی عینک لگائے تھے۔ ان کے بال الجھے پلجھے اور داڑھی کھچڑی تھی۔

''نوجوان، میری بات کو گرہ کرلو! روس کو ضرورت ہے ایک مضبوط شخص کی۔ اب ہمیں اپنا دماغ انقلاب کی طرف سے ہٹا لینا چاہئے اور ساری توجہ جرمنوں پر مرکوز کرنا چاہئے۔ دھاندلی بازوں نے، دھاندلی بازوں نے کورنیلوف کو شکست دےدی اور دھاندلی بازوں کی پشت پر جرمن ایجنٹ ہیں۔ کورنیلوف کو جیتنا چاہئے تھا...،،

دائیں بازو کے انتہائی سرے پر برائے نام ڈھکے چھپے بادشاہت پرستوں کے ترجمان، پوریشکیوچ کا ''نرودنی تریبون،، (''عوام کا ٹریبون،،)، ''نووایا روس،، (''نیا روس،،) اور ''ژیوویے سلووہ،، (''جاندار لفظ،،) انقلابی جمہوریت کو نیست و نابود کر دینے کی علانیہ وکالت کر رہے تھے...

۲۳ (۱۰) اکتوبر کو خلیج ریگا میں ایک جرمن بیڑے کے ساتھ بحری لڑائی ہوئی۔ یہ بہانہ بناکر کہ پتروگراد خطرے میں ہے عارضی حکومت نے دارالحکومت کے انخلا کا فیصلہ کیا۔ سب سے

---

* بورتسیف — ایک لبرل بورژوا پبلشر۔ ان کا اخبار ''اوبشئے دیلا،، (''مشترکہ مقصد،،) ۱۹۱۷ء میں شائع ہوتا تھا۔ اس نے بالشویکوں پر حملے کئے۔ نومبر انقلاب کے فوراً ہی بعد بورتسیف بھاگ کر پیرس چلے گئے جہاں سے انھوں نے اپنے اخبار کی اشاعت دوبارہ شروع کی جس میں بادشاہت پرست رجحان پیدا ہو گیا تھا۔ (ایڈیٹر)

پہلے زبردست اسلحہ ساز کارخانوں کو جانا تھا اور انہیں پورے روس میں وسیع پیمانے پر بکھیرا جانا تھا اور پھر خود حکومت کو ماسکو منتقل ہونا تھا۔ فوراً ہی بالشویکوں نے شور مچانا شروع کیا کہ حکومت انقلاب کو کمزور کرنے کےلئے سرخ دارالحکومت کو ترک کر رہی ہے۔ ریگا کو جرمنوں کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا ہے اور اب پتروگراد کے ساتھ دغا کی جا رہی ہے!

بورژوا پریس بڑا خوش تھا۔ کادیت اخبار ''ریچ،، (''تقریر،،) نے لکھا کہ ''ماسکو میں حکومت اپنا کام ایک پرسکون فضا میں، نراجیت پسندوں کی مداخلت کے بغیر انجام دے سکتی ہے۔،، کادیت پارٹی کے دائیں بازو کے لیڈر رودزیانکو نے ''اوترا روسیئی،، (''صبح روس،،) میں اعلان کیا کہ پتروگراد پر جرمنوں کا قبضہ ایک برکت ہوگی اس لئے کہ وہ سوویتوں کو تباہ کر دیں گے اور انقلابی بالٹک بیڑے سے نجات دلا دیں گے۔ انہوں نے لکھا:

''پتروگراد خطرے میں ہے۔ میں خود سے کہتا ہوں 'خدا پتروگراد پر رحم کرے، — انہیں ڈر ہے کہ اگر پتروگراد ہاتھ سے جاتا رہا تو مرکزی انقلابی تنظیمیں تباہ ہو جائیں گی۔ اس کا جواب میں یہ دیتا ہوں کہ اگر یہ ساری تنظیمیں تباہ ہو جائیں تو میں خوش ہوں اس لئے کہ یہ روس پر تباہی کے سوا اور کچھ نہ لائیں گی...

''پتروگراد پر قبضے کے ساتھ ہی بالٹک بیڑہ بھی تباہ ہو جائے گا... لیکن افسوس کی کوئی بات نہ ہوگی اس لئے کہ زیادہ تر جنگی جہاز پوری طرح پست ہمت ہو چکے ہیں۔،،

عام ناپسندیدگی سے مجبور ہوکر انخلا کے منصوبے کو رد کر دیا گیا۔

اس عرصے میں سوویتوں کی کانگرس روس پر ایک گرجنے والی گھٹا کی طرح منڈلا رہی تھی جس میں باربار بجلیاں کوند رہی تھیں۔ اس کی مخالفت صرف حکومت ہی نہیں بلکہ سارے ''معتدل،، سوشلسٹ بھی کر رہے تھے۔ فوج اور بحریہ کی مرکزی کمیٹیوں نے، بعض ٹریڈیونینوں کی مرکزی کمیٹیوں نے، کسانوں کی سوویتوں نے لیکن سب سے بڑھ کر خود ''تسے ای کا،، نے میٹنگ کو روکنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اخبارات ''ازوستیا،، (''خبریں،،) اور

''گولس سلداتا،، (''سپاہی کی آواز،،) نے، جن کی بنیاد پتروگراد سوویت نے رکھی تھی لیکن جو اب ''تسے ای کا،، کے ہاتھ میں تھے، سوشلسٹ انقلابی اخبارات ''دیلا نرودا،، (''عوام کا مقصد،،) اور ''وولیا نرودا،، (''عوام کی مرضی،،) کے پورے توپخانے کی طرح اس پر شدید حملے کئے۔

ملک میں ہر جگہ ڈیلی گیٹ بھیجے گئے، مقامی سوویتوں کی نگران کمیٹیوں کو اور فوجی کمیٹیوں کو تار کے ذریعے پیغامات بھیجے گئے جن میں انھیں ہدایت دی گئی کہ وہ کانگرس کے انتخابات کو روک دیں۔ کانگرس کے خلاف سنجیدہ عام قراردادیں، اعلانات کہ جمہوریت آئین‌ساز اسمبلی کی تاریخ کے اتنے قریب میٹنگ کے خلاف ہے، محاذ کے، زیمستوہ کی یونین کے، کسانوں کی یونین کے، کزاک فوجوں کی یونین کے، افسروں کی یونین، سینٹ جارج کے نائٹوں، مہلک بٹالینوں* کے نمائندے احتجاج کر رہے تھے... روسی جمہوریہ کی کونسل ایک آواز ہوکر مخالفت کر رہی تھی۔ مارچ کے روسی انقلاب کی قائم کی ہوئی پوری مشینری سوویتوں کی کانگرس کا تدارک کرنے کےلئے کام کر رہی تھی...

دوسری طرف پرولتاریہ یعنی مزدوروں، عام سپاہیوں اور غریب کسانوں کی غیرتشکیل‌شدہ مرضی تھی۔ بہت سی مقامی سوویتیں بالشویک ہو چکی تھیں، پھر صنعتی مزدوروں کی تنظیمیں، ''فابریچنوزوودسکئے،، (فیکٹری ورکشاپ) کمیٹیاں اور آمادہ بہ‌بغاوت فوج اور بحریہ کی تنظیمیں تھیں۔ بعض جگہوں پر جب عوام کو اپنے باقاعدہ سوویت ڈیلی گیٹوں کا انتخاب کرنے سے روک دیا گیا تو انھوں نے بےقاعدہ میٹنگیں کر لیں اور پتروگراد بھیجنے کےلئے اپنے میں سے ایک کا انتخاب کر لیا۔ دوسری جگہوں پر انھوں نے پرانی رکاوٹ ڈالنےوالی کمیٹیوں کو توڑ دیا اور نئی کمیٹیوں کی تشکیل کرلی۔ بغاوت کا مادہ زمین کے اندر سے پک کر ابھرا اور اس نے اس پرت میں دراڑ ڈال دی جو اتنے مہینوں سے دبی پڑی ہوئی انقلابی آگ پر رفتہ رفتہ جم گئی تھی۔ صرف ایک بیساختہ عام تحریک ہی سوویتوں کی کل‌روس کانگرس کرا سکتی تھی...

---

* ملاحظہ ہوں ''حواشی اور توضیحات،،۔

ہر روز بالشویک مقرر بارکوں اور کارخانوں کے چکر لگاتے تھے اور ''اس خانہ جنگی کی حکومت،، کی سخت علانیہ مذمت کرتے تھے۔ ایک اتوار کو ہم ایک کھچاکھچ بھری ہوئی اسٹیم ٹرام پر کیچڑ کے سمندر میں سے، سپاٹ کارخانوں اور زبردست گرجوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے ایک سرکاری اسلحہ ساز کارخانے ''اوبوخوفسکی زوود،، گئے جو شلیسلبرگ پراسپکٹ پر واقع تھا۔

میٹنگ ایک نامکمل بڑی عمارت کی اینٹوں کی تند دیواروں کے درمیان ہوئی۔ دس ہزار سیاہ پوش مرد عورت ایک پاڑ کے اردگرد کھچاکھچ بھرے ہوئے تھے جس پر سرخ کپڑا لپٹا ہوا تھا۔ لکڑی اور اینٹوں کے ڈھیروں پر لوگوں کا انبوہ تھا اور سیاہ گاڈروں تک پر لوگ چڑھے بیٹھے تھے۔ ان کے چہروں پر عزم تھا اور ان کی آواز میں گرج تھی۔ ملگجے، بادلوں سے ڈھکے آسمان سے کبھی کبھی سورج نکل پڑتا تھا اور کھڑکیوں کے ڈھانچوں میں سے سیدھے سادے چہروں پر، جو ہماری طرف متوجہ تھے، سرخی مائل دھوپ کی لہر دوڑ جاتی تھی۔

طالب‌علم جیسے دبلے پتلے ڈیل ڈول اور کسی فنکار جیسے حساس چہرےوالے لوناچارسکی بتا رہے تھے کہ کیوں سوویتوں کو اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہئے تھا۔ کوئی بھی دوسری چیز انقلاب کے دشمنوں کے خلاف اس کی ضمانت نہیں کر سکتی جو جان بوجھ کر ملک کو تباہ کر رہے ہیں، فوج کو تباہ کر رہے ہیں اور ایک نئے کورنیلوف کےلئے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔

رومانیائی محاذ سے آیا ہوا ایک دبلا پتلا، المناک صورت اور غضبناک سپاہی چلایا ''ساتھیو! ہم محاذ پر فاقے کر رہے ہیں، ہم سردی سے اکڑے جا رہے ہیں۔ ہم بےوجہ مر رہے ہیں۔ میں امریکی ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ وہ یہ خبر امریکہ پہنچا دیں کہ روسی اپنے انقلاب کو کبھی ترک نہیں کریں‌گے جب تک وہ مر نہ جائیں۔ ہم اپنی ساری طاقت سے قلعے پر جمے رہیں‌گے یہاں تک کہ ساری دنیا کے عوام اٹھ کھڑے ہوں اور ہماری مدد کریں! امریکی مزدوروں سے کہو کہ وہ اٹھیں اور سماجی انقلاب کےلئے جنگ کریں!،،

اس کے بعد پتروفسکی آئے، دبلے پتلے، رک رک کر بولنے والے، غیرمصالحت پسند:

''اب زبانی باتوں کا نہیں، کام کا وقت ہے۔ معاشی صورت حال بری ہے لیکن ہمیں اس کا عادی ہو جانا چاہئے۔ وہ لوگ ہمیں بھوکے مارنے اور سردی سے ٹھٹھرا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ہمیں مشتعل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں بتا دو کہ وہ حد سے بڑھ سکتے ہیں — کہ اگر انہوں نے پرولتاریہ کی تنظیموں پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تو ہم انہیں روئے زمین سے کوڑے کرکٹ کی طرح جھاڑ کر پھینک دیں گے!''

بالشویک پریس اچانک بہت بڑھ گیا۔ دو پارٹی اخباروں، ''ربوچی پوت'' (''مزدوروں کا راستہ'') اور ''سلدات'' (''سپاہی'') کے علاوہ کسانوں کے لئے ایک نیا اخبار ''دیریوینسکایا بیدنتا'' (''گاؤں کے غریب ترین لوگ'') نکل آیا اور روزانہ ۵ لاکھ کی تعداد میں چھپنے لگا، اور ۳۰ (۱۷) اکتوبر کو ''ربوچی ای سلدات'' (''مزدور اور سپاہی'') نکلنا شروع ہو گیا۔ اس کے پیشانی کے مضمون نے بالشویک نقطۂ نظر کا خلاصہ پیش کیا:

''چوتھے سال کی جنگی مہم کا مطلب ہوگا فوج کا اور ملک کا خاتمہ... پتروگراد کی حفاظت کے لئے خطرہ ہے... عوام کی بدنصیبیوں پر انقلاب دشمن خوشیاں منا رہے ہیں... کسان عاجز آکر علانیہ بغاوت پر کمربستہ ہو گئے ہیں۔ زمیندار اور حکومتی عہدیدار تعزیری مہم بھیج کر انہیں قتل کرتے ہیں۔ فیکٹریاں اور کانیں بند ہو رہی ہیں۔ مزدوروں کو فاقوں کی دھمکی دی جا رہی ہے... بورژوازی اور اس کے جنرل فوج میں اندھی ڈسپلن دوبارہ قائم کرنا چاہتے ہیں... بورژوازی کی حمایت سے کورنیلوف کے طرفدار آئین ساز اسمبلی کے اجلاس کو توڑنے کی علانیہ تیاری کر رہے ہیں...

''کیرنسکی کی حکومت عوام کے خلاف ہے۔ وہ ملک کو تباہ کر دے گی...

''ہمارا اخبار سخت زمانے میں چھپنے والا ہے۔ 'ربوچی ای سلدات' کو پتروگراد کے پرولتاریہ اور پتروگراد کے محافظوں کی

آواز بننا ہے۔ 'ربوچی ای سلدات، غریب‌ترین کسانوں کے مفادات کی حفاظت کریگا...

''عوام کو صرف انقلاب کی تکمیل ہی بچا سکتی ہے ... اور اس مقصد کےلئے سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے...

''یہ اخبار مندرجہ ذیل کی وکالت کرتا ہے:

''سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں — دارالحکومت میں بھی اور صوبوں میں بھی۔

''سارے محاذوں پر فوراً عارضی صلح۔ قوموں کے درمیان دیانتدارانہ اور جمہوری صلح۔

''زمینداروں کے تعلقے بغیر کسی معاوضے کے کسانوں کو دئے جائیں۔

''صنعتی پیداوار پر مزدوروں کا کنٹرول۔

''سچائی اور دیانتداری سے چنی ہوئی ایک آئین‌ساز اسمبلی...''

یہاں اسی اخبار سے ایک عبارت نقل کرنا دلچسپ ہوگا جو انہیں بالشویکوں کا ترجمان تھا جنہیں دنیا میں جرمن ایجنٹوں کی حیثیت سے اتنا مشہور کیا گیا ہے:

''جرمن قیصر دسیوں لاکھ لوگوں کے خون میں شرابور، اپنی فوج کو پتروگراد کی طرف دھکیلنا چاہتا ہے۔ ہمیں جرمن مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کو آواز دینی چاہئے، جو ہم سے کم امن کے خواہاں نہیں ہیں... 'اس لعنتی جنگ کے خلاف اٹھ کھڑے ہو!، یہ تجویز کیسے پوری کی جائے؟

''یہ صرف ایک انقلابی حکومت کر سکتی ہے جو سچ‌مچ روس کے مزدوروں اور سپاہیوں کی ترجمانی کرےگی اور سفیروں کے سروں کے اوپر سے براہ‌راست جرمن فوجیوں سے اپیل کرےگی، جرمن خندقوں کو اعلانات سے بھر دےگی جو جرمن زبان میں ہوں گے... ہمارے ہوابازان اعلانات کو سارے جرمنی میں بکھیر دیں گے...''

جمہوریہ کی کونسل میں ایوان کے دونوں سروں کے درمیان خلیج روزبروز زیادہ گہری ہوتی جا رہی تھی۔

بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی جانب سے کلریلن چلاتے تھے ''صاحب جائیداد طبقے روس کو اتحادیوں کے جنگی رتھ میں جوتنے کےلئے ریاست کی انقلابی مشینری کا استحصال کرنا چاہتے ہیں! انقلابی پارٹیاں اس پالیسی کے بالکل خلاف ہیں...''

بوڑھے نکولائی چائیکوفسکی نے، عوام دوست سوشلسٹوں کی نمائندگی کرتے ہوئے کسانوں کو زمین دئے جانے کے خلاف تقریر کی اور کادیتوں کی طرفداری کی:

''ہمیں فوج میں فوری ڈسپلن قائم کرنی چاہئے... جنگ کے شروع ہی سے میں برابر اصرار کر رہا ہوں کہ جنگ کے زمانے میں سماجی اور معاشی اصلاحات کا بیڑا اٹھانا جرم ہے۔ ہم اس جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں پھر بھی میں ان اصلاحات کا دشمن نہیں ہوں اس لئے کہ میں سوشلسٹ ہوں۔''

بائیں بازو سے بلند آوازیں ''ہم تم پر یقین نہیں کرتے!'' دائیں بازو سے پرزور تالیاں...

کادیتوں کی طرف سے اجیموف نے اعلان کیا کہ فوج کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کس چیز کےلئے لڑ رہی ہے اس لئے کہ ہر سپاہی کو یہ سمجھنا چاہئے کہ پہلا فریضہ ہے دشمن کو روسی سرزمین سے باہر نکال دینا۔

خود کیرنسکی نے دو بار تقریر کی، قومی اتحاد کی پرجوش اپیل کرنے کےلئے، اور ایک بار تو آخر میں وہ رو پڑے۔ اجلاس نے انہیں سرد مہری سے سنا، بیچ بیچ میں طنزیہ فقرے کسے جاتے رہے۔

''تسےای کا'' گا اور پتروگراد سوویت کا صدر دفتر، اسمولنی انسٹی ٹیوٹ میلوں دور شہر کے سرے پر عریض دریائے نیوا کے کنارے واقع تھا۔ میں وہاں ایک ٹرام پر گیا جو پتھروں والی، کیچڑ بھری سڑکوں پر زور زور سے کراہتی ہوئی، رینگتی ہوئی، لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی گئی۔ ٹرام لائن کے آخری سرے پر اسمولنی کانونٹ کے پروقار سرمئی نیلگوں گنبد مٹ میلے طلائی خطوط کے ساتھ بڑے خوبصورت نظر آ رہے تھے۔ اور اس کے برابر اسمولنی انسٹی ٹیوٹ کا بڑے بارکوں جیسا سامنے کا حصہ، دو سو گز لمبا اور اونچی اونچی تین منزل بلند، پتھر میں تراشا ہوا شہنشاہی نشان اس کے صدر دروازے پر اب بھی ڈھٹائی سے جما ہوا تھا...

یہ انسٹی ٹیوٹ پرانی حکمرانی میں روسی امرا کی بیٹیوں کے لئے ایک مشہور کانونٹ اسکول تھا جس کی سرپرستی خود زارینا کرتی تھی۔ اب اسے مزدوروں اور سپاہیوں کی انقلابی تنظیموں نے لے لیا تھا۔ عمارت میں سو سے زیادہ بڑے بڑے کمرے تھے، سفید اور فرنیچر سے عاری، جن کے دروازوں پر لگی ہوئی تختیاں راہرو کو اب بھی مطلع کر رہی تھیں: ''کلاس روم نمبر ۴'' یا ''ٹیچروں کا بیورو''۔ لیکن ان کے اوپر موٹے بھدے حروف میں لکھے ہوئے پرچے لگے تھے، جو نئے نظام کے جیالے پن کی علامت معلوم ہوتے تھے: ''پتروگراد سوویت کی عاملہ کمیٹی'' اور ''تسے ای کا'' اور ''امور خارجہ کا بیورو''، ''سوشلسٹ سپاہیوں کی یونین''، ''کل روس ٹریڈیونینوں کی مرکزی کمیٹی''، ''فیکٹری ورکشاپ کمیٹیاں''، ''مرکزی فوجی کمیٹی''، اور سیاسی پارٹیوں کے مرکزی دفاتر اور ان کے سرگروہوں کے کمرے...

ڈاٹ پر بنی ہوئی لمبی لمبی راہداریاں، جن میں یہاں وہاں بجلی کی روشنی تھی، جلدی میں آتے جاتے ہوئے سپاہیوں اور مزدوروں کے ہیولوں سے بھری تھیں، کچھ اخباروں، اعلانات، ہر قسم کے مطبوعہ پروپگنڈے کے بڑے بڑے بنڈلوں کے بوجھ تلے دبے جا رہے تھے۔ ان کے بھاری بوٹوں کی آواز لکڑی کے فرش پر گہری اور مسلسل گرج سی پیدا کر رہی تھی... ہر جگہ نوٹس لگے تھے ''ساتھیو! اپنی تندرستی کی خاطر، صفائی رکھو!''، ہر منزل پر سیڑھیوں کے سرے پر اور بیچ بیچ کے چوڑے زینوں پر بڑی بڑی میزیں تھیں جن پر فروخت کے لئے مختلف سیاسی پارٹیوں کے پمفلٹوں اور مطبوعات کا ڈھیر لگا تھا...

نچلی منزل پر کشادہ نیچی چھت والا طعام خانہ اب بھی ڈائننگ روم تھا۔ میں نے دو روبل کا ایک ٹکٹ خریدا جس سے میں کھانے کا حقدار ہو گیا اور ہزاروں دوسرے لوگوں کی قطار میں کھڑا ہو گیا جو کھانا دئے جانے کی لمبی لمبی میزوں تک پہنچنے کے انتظار میں تھے جہاں بیس مرد اور عورتیں کرم کلے کے شوربے کے بڑے بڑے دیگوں سے ڈوئی بھر بھر شوربہ، گوشت کے ٹکڑے، دلیا کے ڈھیر اور کالی روٹی کے بڑے بڑے ٹکڑے دے رہے تھے۔ ٹین کے ایک کپ میں چائے کے لئے ۵ کوپک دینے پڑتے تھے۔ ایک

ٹوکری سے جھپٹ کر لکڑی کا ایک چمچہ اٹھانا پڑتا... لکڑی کی میزوں کے پاس رکھی ہوئی بنچیں بھوکے پرولتاریوں سے بھری ہوئی تھیں جو اپنا کھانا ہڑپ کر رہے تھے، سازشیں کر رہے تھے اور کمرے کے آرپار چیخ چیخ کر بھونڈے مذاق سنا رہے تھے...

اوپر کی منزل پر ایک اور کھانے کا کمرہ تھا جو صرف ''تسے ای کا،، کے لئے مخصوص تھا حالانکہ وہاں سبھی جاتے تھے۔ یہاں خوب مکھن لگی ہوئی روٹی اور بیشمار گلاس چائے مل سکتی تھی...

دوسری منزل پر جنوبی حصے میں میٹنگوں کا بڑا ہال تھا جو انسٹی ٹیوٹ کا سابق ہال روم تھا۔ اونچی چھت کے اس سفید کمرے میں بلوریں سفید فانوسوں کی روشنی تھی جن میں بجلی کے سیکڑوں منقش بلب لگے تھے۔ کمرے کو موٹے موٹے ستونوں کی دو قطاروں نے بانٹ رکھا تھا۔ ایک سرے پر ڈائس تھا جس کے دونوں سروں پر بہت سی شاخوں والے روشنی کے جھاڑ تھے اور پشت پر ایک سنہری فریم تھا جس میں سے شہنشاہ کی شبیہ نکال دی گئی تھی۔ یہاں خاص موقعوں پر جگمگاتی ہوئی فوجی وردیاں اور مذہبی لباس سجے ہوتے تھے جو گرانڈ ڈچیسوں کے لئے مرصع حاشیوں کا کام دیتے تھے...

ہال کے دوسرے سرے پر باہر ہی سوویتوں کی کانگرس کی استناد کمیٹی کا دفتر تھا۔ میں وہاں کھڑا نئے ڈیلی گیٹوں کو آتے دیکھتا رہا — داڑھی والے تنومند سپاہی، سیاہ کرتیاں پہنے مزدور، چند لمبے بالوں والے کسان۔ نگراں لڑکی پلیخانوف کی ''یدنستوہ،، * جماعت کی تھی۔ وہ حقارت سے مسکرا رہی تھی۔ اس نے کہا ''یہ پہلی 'سیٹزد، (کانگرس) کے ڈیلی گیٹوں سے بالکل مختلف لوگ ہیں۔ دیکھو کیسے اجڈ اور جاہل لگ رہے ہیں! کالے لوگ...،، یہ سچ تھا۔ روس کی گہرائیاں متھ گئی تھیں اور اب تلچھٹ سب سے اوپر تھی۔ پرانی ''تسے ای کا،، کی مقرر کردہ استناد کمیٹی ہر ڈیلی گیٹ کو رد کر رہی تھی، اس بنیاد پر کہ انھیں غیرقانونی طور پر چنا گیا تھا۔ قراخان، بالشویک مرکزی کمیٹی کے ممبر، بس مسکرا

---

* ملاحظہ ہوں ''حواشی اور توضیحات،،۔

رہے تھے۔ انھوں نے کہا: ''کوئی بات نہیں، جب وقت آئے گا تو ہم اس بات کا خیال رکھیں گے کہ تمھیں تمھاری سیٹ مل جائے...''

''ربوچی ای سلدات'' نے لکھا:

''نئی کل روس کانگرس کے ڈیلی گیٹوں کی توجہ تنظیمی کمیٹی کے بعض ممبروں کی ان کوششوں کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جو وہ یہ دعوی کرکے کانگرس کو توڑنے کے لئے کر رہے ہیں کہ یہ کانگرس نہیں ہوگی اور یہ کہ ڈیلی گیٹ پتروگراد سے چلے جائیں تو اچھا ہوگا... ان جھوٹوں کی طرف کوئی توجہ نہ کیجئے... عظیم دن آرہے ہیں...''

یہ بات صاف تھی کہ ۲ نومبر (۲۰ اکتوبر) تک کورم نہیں پورا ہوگا چنانچہ کانگرس کو ۷ نومبر (۲۵ اکتوبر) تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن اب سارا ملک بیدار ہو چکا تھا اور منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے یہ محسوس کرکے کہ وہ شکست کھا چکے ہیں اپنا طریقہ کار بدل دیا اور صوبائی تنظیموں کو بوکھلا بوکھلا کر تار دینے لگے کہ جتنے زیادہ ممکن ہوں اتنے ''معتدل'' سوشلسٹ ڈیلی گیٹ چنے جائیں۔ ساتھ ہی ساتھ کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی نے کسانوں کی ایک کانگرس کے لئے ہنگامی اپیل جاری کی جو ۱۳ دسمبر (۲۰ نومبر) کو ہو اور اس اقدام کو رد کرے جو مزدور اور سپاہی شاید کریں...

بالشویک کیا کریں گے؟ شہر میں افواہ پھیل گئی کہ ایک مسلح ''مظاہرہ''، ایک ''وستوپلینیے'' ہوگا یعنی مزدور اور سپاہی باہر نکل آئیں گے۔ بورژوا اور رجعت پرست پریس نے بغاوت کی پیشین گوئی کی اور حکومت پر زور دیا کہ وہ پتروگراد سوویت کو گرفتار کرلے یا کم سے کم کانگرس کے اجلاس ہی کو روک دے۔ ''نووایا روس'' جیسے پرچوں نے بالشویکوں کے قتل عام کی وکالت کی۔

گورکی کا اخبار ''نووایا ژیزن'' بالشویکوں سے متفق تھا کہ رجعت پرست تو انقلاب کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو ان کی مزاحمت اسلحوں کی طاقت سے کی جانی چاہئے، لیکن انقلابی جمہوریت کی ساری پارٹیوں کو ایک متحدہ محاذ پیش کرنا چاہئے۔

''جب تک جمہوریت نے اپنی خاص قوتوں کو منظم نہیں کیا

ہے، جب تک اس کے اثر کی مزاحمت ہنوز مضبوط ہے، تب تک حملے کےلئے آگے بڑھنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لیکن اگر دشمن عناصر قوت کا سہارا لیتے ہیں تو انقلابی جمہوریت کو اقتدار پر قبضہ کرنے کی لڑائی میں داخل ہو جانا چاہئے اور عوام کی سب سے گہری تہیں اس کی حمایت کریں گی...،،

گورکی نے بتایا کہ رجعت‌پرست اور سرکاری دونوں اخبارات بالشویکوں کو تشدد کےلئے اکسا رہے ہیں۔ لیکن بغاوت ایک نئے کورنیلوف کےلئے راستہ ہموار کردےگی۔ انہوں نے بالشویکوں پر زور دیا کہ وہ افواہوں کی تردید کریں۔ پوتریسوف نے منشویک اخبار ''دین،، (''دن،،) میں ایک سنسنی‌خیز خبر شائع کی جس کے ساتھ ایک نقشہ بھی تھا۔ اس کا دعوی تھا کہ اس نے مہم کے بالشویک منصوبے کا راز فاش کر دیا ہے۔

جیسے جادو کے ذریعے دیواریں آگاہیوں سے پٹ گئیں (۱۰)، ''معتدل،، اور قدامت پرست جتھوں اور ''تسےای کا،، کی طرف سے اعلانات اور اپیلیں جن میں ہر طرح کے ''مظاہرے،، کی علانیہ مذمت اور مزدوروں اور سپاہیوں سے التجا ہوتی تھی کہ وہ ایجی‌ٹیشن کرنےوالوں کو کان نہ دھریں۔ مثلاً سوشلسٹ انقلابی پارٹی کے فوجی شعبے سے یہ شائع ہوا:

''اب پھر ایک 'وستوپلینیے، کے منصوبوں کی افواہیں شہر میں پھیل رہی ہیں۔ ان افواہوں کا سرچشمہ کیا ہے؟ جو ایجی‌ٹیشن کرنےوالے بغاوت کی تبلیغ کرتے ہیں انہیں کون تنظیم اس کا حق دیتی ہے؟ 'تسےای کا، میں بالشویکوں سے ایک سوال کیا گیا تو اس کے جواب میں انہوں نے انکار کیا کہ اس سے ان کا کوئی تعلق ہے...

''لیکن یہ افواہیں بجائے خود ایک بڑے خطرے کی حامل ہیں۔ یہ آسانی سے ہو سکتا ہے کہ مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی اکثریت کے ذہن کی حالت کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے انتہائی سر پھرے مزدوروں اور سپاہیوں کے ایک حصے کو سڑکوں پر بلا لیں اور انہیں بغاوت کےلئے اکسائیں...

''روس اس وقت جس خوفناک زمانے سے گزر رہا ہے اس میں کوئی بھی بغاوت آسانی سے خانہ‌جنگی بن سکتی ہے اور اس کا نتیجہ

پرولتاریہ کی ساری تنظیموں کی تباہی ہو سکتا ہے جو اتنی محنت سے تعمیر کی گئی ہیں... انقلاب دشمن انقلاب کو برباد کرنے کےلئے، ویلہام کےلئے محاذ کھول دینے کےلئے اور آئین‌ساز اسمبلی کو ختم کر دینے کےلئے اس بغاوت سے فائدہ اٹھانے کے منصوبے بنا رہے ہیں... اپنے مورچوں پر ہٹ دھرمی سے جمے رہو! باہر مت آؤ!،،

۲۸ (۱۵) اکتوبر کو اسمولنی کی راہداریوں میں میں نے کامینیف سے بات‌چیت کی جو پستہ قد، سرخی مائل نکیلی داڑھی اور جھنجلائی ہوئی حرکات سکنات‌والے آدمی تھے۔ انھیں بالکل یقین نہیں تھا کہ کافی ڈیلی گیٹ آئیں‌گے۔ انھوں نے کہا ''اگر کانگرس ہوتی ہے تو وہ عوام کے غالب جذبات کی نمائندگی کرےگی۔ اگر اکثریت بالشویک ہوتی ہے جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہوگی تو ہم یہ مطالبہ کریں گے کہ اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں دیا جائے اور عارضی حکومت کو استعفا دے دینا چاہئے...،،

ولودارسکی نے، جو درازقد زردرو شخص تھے، عینک لگائے تھے اور جن کی رنگت خراب تھی، زیادہ قطعی انداز میں کہا: ''لیبیر اور دان جیسے لوگ اور دوسرے سمجھوتے باز کانگرس کو مضرت پہنچا رہے ہیں۔ اگر وہ اس کا اجلاس روکنے میں کامیاب ہو گئے — تو پھر ہم اتنے حقیقت پسند ہیں کہ اس کی وجہ سے نہ رک جائیں!،،

۲۰ (۱۶) اکتوبر کی تاریخ میں میں اپنے روزنامچے میں مندرجہ ذیل خبر دیکھ رہا ہوں جو اسی دن کے اخباروں سے لی گئی تھی:

''موگیلیف۔ (جنرل اسٹاف ہیڈکوارٹر۔) یہاں وفادار گارڈ رجمنٹ، وحشی ڈویژن، کزاکوں اور مہلک بٹالینوں کا اجتماع ہے۔

پاولوفسکی، زارسکویے سیلو اور پیترھوف کے افسروں کے اسکولوں کے یونکروں* کو حکومت نے حکم دیا ہے کہ وہ دارالحکومت

---

* یونکر، اس فوجی اسکول کے کیڈٹ جو اشرافیہ میں سے شاہی فوج کےلئے افسروں کی تربیت کرتے تھے۔ (ایڈیٹر)

آنے کے لئے تیار رہیں۔ اورانیئن باؤم کے یونکر شہر پہنچ بھی گئے۔
''پتروگراد گیریسن کی بکتربند کار ڈویژن کا ایک حصہ سرما محل میں تعینات کر دیا گیا ہے۔
''تراتسکی کے دستخط کردہ حکم پر سیستروریتسک کی سرکاری اسلحہ ساز فیکٹری نے کئی ہزار رائفلیں پتروگراد کے مزدوروں کے ڈیلی گیٹوں کو دے دی ہیں۔
''نچلے لیتےئنی محلے کی شہر ملیشیا کے ایک جلسے میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں دیا جائے۔''

یہ ان سرسامی دنوں کے الجھے ہوئے واقعات کا محض ایک نمونہ ہے جب ہر شخص جانتا تھا کہ کچھ ہونےوالا ہے لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ آخر کیا ہونےوالا ہے۔
۳۰ (۱۷) اکتوبر کی رات کو اسمولنی میں پتروگراد سوویت کے ایک اجلاس میں تراتسکی نے، بورژوا پریس کے ان دعووں کو کہ سوویت ایک مسلح بغاوت کے بارے میں سوچ رہی ہے، ''سوویتوں کی کانگرس کو ناکام بنانے اور بدنام کرنے کےلئے رجعت پرستوں کی ایک کوشش'' قرار دیا۔ انھوں نے اعلان کیا کہ ''پتروگراد سوویت نے کسی 'وستوپلینیے' کا حکم نہیں دیا۔ اگر ضرورت ہوگی تو ہم ایسا کریں گے اور پتروگراد گیریسن ہماری حمایت کرےگا... وہ (حکومت والے) ایک رد انقلاب کی تیاری کر رہے ہیں اور ہم ایک ایسے حملے سے جواب دیں گے جو بےرحم اور فیصلہ کن ہوگا۔''
یہ سچ ہے کہ پتروگراد سوویت نے کسی مظاہرے کا حکم نہیں دیا تھا لیکن بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی بغاوت کے سوال پر غور کر رہی تھی۔ ۲۳ (۱۰) ویں اکتوبر کو ساری رات ان کی میٹنگ ہوئی۔ پارٹی کے سارے دانشور، رہنما اور پتروگراد کے مزدوروں کے اور گیریسن کے ڈیلی گیٹ موجود تھے۔ دانشوروں میں سے صرف لینن اور تراتسکی بغاوت کے حق میں تھے۔ فوج والوں نے بھی اس کی مخالفت کی۔ ووٹ شماری کی گئی۔ بغاوت کی شکست ہو گئی!
پھر ایک اکھڑ سا مزدور کھڑا ہوا جس کا چہرہ غصے سے

اینٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا: ''میں پتروگراد کے پرولتاریہ کی طرف سے بول رہا ہوں۔ ہم بغاوت کے حق میں ہیں۔ آپ کا جو جی چاہے کیجئے لیکن میں آپ کو اسی وقت بتائے دے رہا ہوں کہ اگر آپ نے سوویتوں کے تباہ کئے جانے کی اجازت دے دی تو ہمارا آپ سے کوئی واسطہ نہیں!'' کچھ سپاہیوں نے بھی اس کی حمایت کی... اور اس کے بعد پھر ووٹ شماری کی گئی — بغاوت کی جیت ہو گئی... *

بہرحال بالشویکوں کا دایاں بازو ریازانوف، کامینیف اور زینوویف کی سرکردگی میں ایک مسلح بغاوت کے خلاف مہم چلاتا رہا۔ ۳۱

---

* اکتوبر ۱۹۱۷ء میں بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے تاریخی اجلاسوں میں مسلح بغاوت پر مباحثے کی یہ رپورٹ صحیح نہیں ہے۔ ایک مسلح بغاوت منظم کرنے کا فیصلہ ۲۳ (۱۰) اکتوبر کو مرکزی کمیٹی کے ایک بند اجلاس میں منظور کیا گیا۔ شرکت کرنے والے ممبروں میں لینن، بوبنوف، دزیرژینسکی، زینوویف، کامینیف، کولونتائی، لوموف، سویردلوف، سکولنیکوف، استالین، تراتسکی اور اوریتسکی تھے۔ زینوویف اور کامینیف نے لینن کی تجویز کردہ قرارداد کے خلاف ووٹ دیا۔ چھہ دن بعد، ۲۹ (۱۶) اکتوبر کو مرکزی کمیٹی کا ایک توسیع‌شدہ اجلاس ہوا جس میں پتروگراد پارٹی کمیٹی، فوجی تنظیم، پتروگراد سوویت، ٹریڈیونینوں، فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں، ریلوے کارکنوں اور پتروگراد ضلع پارٹی کمیٹی کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس میٹنگ میں لینن نے مرکزی کمیٹی کے سابق اجلاس کی منظور کردہ قرارداد سنائی۔ اپنی تقریر میں لینن نے بتایا کہ روس اور یورپ دونوں کی معروضی سیاسی صورتحال انتہائی فیصلہ کن، انتہائی سرگرم پالیسی کی متقاضی ہے جس کا مطلب صرف مسلح بغاوت ہو سکتا ہے۔ لینن نے ایک قرارداد تجویز کی جس میں مسلح بغاوت کے بارے میں مرکزی کمیٹی کے فیصلے کا خیرمقدم اور اس کی حمایت کی گئی تھی۔ قرارداد ۱۹ ووٹ حق میں، ۲ خلاف اور ۴ کی عدم شرکت سے منظور ہوئی۔ زینوویف اور کامینیف نے پھر مرکزی کمیٹی کی قرارداد کے خلاف ووٹ دیا۔ (ایڈیٹر)

(۱۸) اکتوبر * کی صبح کو ''ربوچی پوت،، میں لینن کے ''کامریڈوں کے نام خط،، (۱۱) کی پہلی قسط شائع ہوئی جو سیاسی پروپگنڈے کی انتہائی جسارت مندانہ تحریروں میں سے ایک ہے جو دنیا میں کبھی بھی شائع ہوئی ہیں۔ اس میں لینن نے سنجیدگی سے بغاوت کے حق میں دلیلیں پیش کیں اور کامینیف اور ریازانوف کے اعتراضات کو موضوع بنایا۔

انھوں نے لکھا کہ ''ہم یا تو اپنے نعرے 'سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں دیا جائے، کو ترک کردیں یا پھر ہمیں بغاوت ضرور کرنی چاہئے۔ کوئی درمیانہ راستہ نہیں ہے...،،

اسی سہ پہر کو کادیتوں کے لیڈر ملیوکوف نے جمہوریہ کی کونسل میں ایک شاندار تلخ تقریر کی (۱۲) جس میں اسکوبلیف کے ''نکاز،، کو جرمن نواز قرار دیا اور اعلان کیا کہ ''انقلابی جمہوریت،، روس کو تباہ کر رہی ہے۔ انھوں نے تیریشنکو کا مذاق اڑایا اور علانیہ کہا کہ میں روسی سفارت پر جرمن سفارت کو ترجیح دیتا ہوں... بائیں بازو کی بنچیں سارے وقت پرزور ہنگامے میں رہیں...

اپنے طور پر حکومت بالشویک پروپگنڈے کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کر سکی۔ ۲۹ (۱۶) ویں کو حکومت اور جمہوریہ کی کونسل کے ایک مشترکہ کمیشن نے جلدی جلدی دو قوانین مرتب کئے، ایک تو کسانوں کو عارضی طور پر زمین دینے کےلئے اور دوسرا ایک توانا خارجہ پالیسی کو آگے بڑھانے کےلئے۔ اگلے دن کیرنسکی نے فوج میں سزائے موت کو معطل کردیا۔ اسی سہ پہر کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ ''جمہوریائی حکمرانی کو مضبوطتر بنانے اور نراج اور انقلاب دشمنی کے خلاف لڑنے کے کمیشن،، کا افتتاح ہوا۔ اس کے بعد تاریخ میں اس نئے کمیشن کا کوئی نام‌ونشان تک نہیں ملتا... اس کے بعدوالی صبح کو دو اور نامہ‌نگاروں کے ساتھ میں نے کیرنسکی سے انٹرویو لیا (۱۳) — یہ آخری موقع تھا جب وہ اخبار نویسوں سے ملے۔

انھوں نے تلخی کے ساتھ کہا کہ ''روسی عوام معاشی تھکن

---

* تاریخ صحیح نہیں ہے۔ شمارہ یکم نومبر (۱۹ اکتوبر) کو شائع ہوا۔ (ایڈیٹر)

میں مبتلا ہیں — اور اتحادیوں کی طرف سے خوش فہمیوں کے ازالے میں! دنیا سمجھتی ہے کہ روسی انقلاب ختم ہونےوالا ہے۔ دھوکا مت کھائیے۔ روسی انقلاب تو اب شروع ہو رہا ہے...،، یہ الفاظ جتنا شاید وہ سمجھتے تھے اس سے زیادہ پیش گویانہ تھے۔

۳۰ (۱۷) ویں اکتوبر کو پتروگراد سوویت کی ساری رات کی میٹنگ بڑی طوفانی تھی۔ میں اس میں موجود تھا۔ ''معتدل،، سوشلسٹ دانشوران، افسران، فوجی کمیٹیوں کے اراکین، ''تسےای کا،، پوری تعداد میں موجود تھے۔ ان کے خلاف مزدور، کسان اور عام سپاہی اٹھ کھڑے ہوئے، پرجوش اور سیدھے سادے۔

ایک کسان نے توپر میں ہونےوالے نسادات کے بارے میں بتایا جو اس نے کہا کہ اراضی کمیٹیوں کی گرفتاری کی وجہ سے ہوئے۔ اس نے چلاکر کہا: ''یہ کیرنسکی تو صرف 'پومیشیکی، (زمینداروں) کی ڈھال ہے، اور کچھ نہیں۔ یہ لوگ جانتے ہیں کہ آئین‌ساز اسمبلی میں ہم زمین لے لیں گے اس لئے یہ آئین‌ساز اسمبلی کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں!،،

پوتیلوف کارخانے کے ایک خرادی نے بتایا کہ ورکشاپوں کے سپرنٹنڈنٹ کس طرح ایک کے بعد دوسرے شعبے کو اس بہانے پر بند کر رہے ہیں کہ ایندھن نہیں ہے یا خام مال نہیں ہے۔ اس نے بتایا کہ فیکٹری ورکشاپ کمیٹی نے چھپائی ہوئی بہت زیادہ سپلائی دریافت کی ہے۔

اس نے کہا ''یہ 'پرووا کاتسیا، (اشتعال دلانا) ہے۔ یہ لوگ ہمیں بھوکوں مارنا چاہتے ہیں — یا ہمیں تشدد کرنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں!،،

سپاہیوں میں سے ایک نے شروع کیا: ''ساتھیو! میں آپ کےلئے اس جگہ سے سلام لایا ہوں جہاں لوگ اپنی قبریں کھود رہے ہیں اور انہیں خندقیں کہتے ہیں!،،

تب ایک لمبا، چھریرا نوجوان سپاہی کھڑا ہوا جس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس کا خیرمقدم بڑے تپاک کے ساتھ کیا گیا۔ یہ چودنوفسکی تھا جس کے بارے میں اطلاع تھی کہ جولائی کی لڑائی میں مارا گیا لیکن اب دوبارہ زندہ ہو گیا تھا۔

''عام سپاہی اب اپنے افسروں پر بھروسا نہیں کرتے۔ فوجی

کمیٹیوں نے بھی ہمارے ساتھ دغا کی، انھوں نے ہماری سوویت کی میٹنگ بلانے سے انکار کیا... عام سپاہی چاہتے ہیں کہ آئین‌ساز اسمبلی کا اجلاس اسی دن ہو جس دن کےلئے اسے طلب کیا گیا تھا اور جو لوگ اسے ملتوی کرنے کی ہمت کریں‌گے ان پر لعنت بھیجی جائےگی— اور صرف افلاطونی لعنت نہیں اس لئے کہ فوج کے پاس بندوقیں بھی ہیں...''

اس نے آئین‌ساز اسمبلی کےلئے اس انتخابی مہم کے بارے میں بتایا جو اس وقت پانچویں فوج میں ہو رہی تھی۔ ''افسران اور خاص طور سے منشویک اور سوشلسٹ انقلابی جان بوجھ‌کر بالشویکوں کو کچلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے اخباروں کو خندقوں میں نہیں پہنچنے دیا جاتا۔ ہمارے مقررین کو گرفتار کر لیا جاتا ہے...''

ایک اور سپاہی نے چلاکر کہا ''تم یہ کیوں نہیں بتاتے کہ روٹی نہیں ہے؟''

چودنوفسکی نے سختی کے ساتھ جواب دیا ''انسان صرف روٹی پر زندہ نہیں رہ سکتا...''

اس کے بعد ایک افسر نے تقریر کی جو ویتبسک سوویت کا ڈیلی‌گیٹ اور منشویک ''ابارونتس'' (مدافعت پسند) تھا۔ ''سوال یہ نہیں ہے کہ اقتدار کس کے ہاتھ میں ہے۔ گڑبڑ حکومت کی وجہ سے نہیں، جنگ کی وجہ سے ہے... اور اس سے پہلے کہ کوئی تبدیلی ہو، جنگ جیتنی چاہئے...'' اس پر جملے کسے گئے اور طنزیہ تالیاں بجائی گئیں۔ ''یہ بالشویک ایجی‌ٹیشن کرنےوالے بڑے چرب زبان ہیں!'' قہقہوں سے پورا ہال ہل گیا۔ ''ایک لمحے کےلئے طبقاتی جدوجہد کو بھول جائیے...'' لیکن وہ اس سے آگے نہیں کہہ پایا۔ کسی نے چلاکر کہا ''تم تو یہی چاہتے ہوگے!''

ان دنوں پتروگراد کا نقشہ ہی کچھ اور تھا۔ فیکٹریوں میں کمیٹیوں کے کمروں میں رائفلوں کے انبار لگے تھے، خبررساں آجا رہے تھے، سرخ گارد پریڈ کرتی تھی... بارکوں کی ساری میٹنگوں میں رات بھر اور سارے دن لامتناہی گرماگرم بحثیں ہوتی تھیں۔ سڑکوں پر اداس شام کے قریب بھیڑ بڑھ جاتی تھی جو سست اور باتیں کرتے ہوئے ریلوں کی شکل میں نیوسکی کی طرف بڑھتی اور ادھر

سے لوٹتی ہوتی تھی، اخباروں کےلئے لڑتی ہوتی تھی... لوٹ مار کے واقعات اتنے بڑھ گئے تھے کہ گلیوں میں چلنا خطرناک تھا... ایک سہ پہر کو میں نے سدووایا پر کئی سو لوگوں کی بھیڑ دیکھی جس نے ایک سپاہی کو چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا تھا اور اسے پیٹ پیٹ کر جان سے مار دیا تھا... پراسرار افراد ان عورتوں کے اردگرد چکر لگاتے رہتے تھے جو سردی میں گھنٹوں قطار میں کھڑی روٹی اور دودھ کےلئے انتظار کرتی ہوتیں، اور ان کے کانوں میں کھسر پھسر کیا کرتے کہ کھانے پینے کی چیزیں تو سب یہودیوں نے چھپا رکھی ہیں اور یہ کہ عوام تو فاقے کر رہے ہیں لیکن سوویت کے اراکین عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں...

اسمولنی میں دروازے پر اور باہری پھاٹکوں پر سخت پہرے تھے۔ ہر آدمی سے پاس مانگا جاتا تھا۔ کمیٹیوں کے کمرے سارے دن ساری رات گونجتے جھنجناتے رہتے تھے، سیکڑوں سپاہی اور مزدور فرش پر سوتے تھے، جہاں کہیں بھی جگہ مل جائے۔ اوپر بڑے ہال میں ایک ہزار لوگ پتروگراد سوویت کے پرشور اجلاسوں میں بھیڑ لگائے رہتے تھے...

شام کے دھندلکے سے صبح تڑکے تک قماربازی کے کلب سرگرمی سے کام کرتے تھے، شامپین لنڈھائی جاتی تھی اور بیس بیس ہزار روبل داؤں پر لگائے جاتے تھے۔ رات کو شہر کے قلب میں جواہرات اور قیمتی سمور میں ملبوس طوائفیں گھومتی ہوتی تھیں اور قہوہخانوں میں ان کے جمگھٹے ہوتے تھے...

بادشاہت پرستوں کی سازشیں، جرمن جاسوس، اسکیمیں بنانےوالے اسمگلر...

اور بارش میں، شدید سردی میں، سرمئی آسمان تلے عظیم دھڑکتا ہوا شہر روزبروز زیادہ تیزی سے بڑھ رہا تھا — کس چیز کی طرف؟

باب ۳
انقلاب سے عین پہلے

ایک کمزور حکومت اور ایک باغی عوام کے رشتوں میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب ارباب اقتدار کے ہر اقدام پر عوام‌الناس برافروختہ ہوتے ہیں اور اقدام کرنے سے ہر انکار کو وہ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں...

پتروگراد کو خالی کر دینے کی تجویز پر ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ کیرنسکی نے جب اس سے انکار کیا کہ حکومت کا اس قسم کا کبھی کوئی ارادہ تھا تو اس کا سواگت تمسخر کے فقروں سے کیا گیا۔

''زبوچی پوت،، نے کہا کہ ''انقلاب کے دباؤ سے جب راہچارہ مسدود کردی گئی تو 'عارضی، بورژواؤں کی حکومت جھوٹی یقین دہانیاں دے کر نکل جانا چاہتی ہے کہ اس نے پتروگراد سے بھاگنے کا کبھی ارادہ ہی نہیں کیا تھا اور یہ کہ دارالحکومت کو دشمن کے حوالے نہیں کرنا چاہتی تھی...،،

خارکوف * میں کوئلے کے تیس ہزار کانکن منظم ہو گئے اور انھوں نے ''آئی ڈبلیو ڈبلیو،، (I.W.W.) ** کے آئین کا مقدمہ اپنا

---

* جان ریڈ کا مطلب یہاں غالباً کوئلے کے دونیتسک بیسن سے ہے۔ (ایڈیٹر)

** آئی ڈبلیو ڈبلیو (I.W.W.) انڈسٹریل ورکرس آف دی ورلڈ (دنیا کے صنعتی مزدور) — ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک عوامی انقلابی ٹریڈیونین تنظیم جو ۱۹۰۵ء میں روس کے انقلابی واقعات کے زیراثر قائم ہوئی۔ چوتھی دہائی میں جب یہ ایک فرقہ‌وارانہ تنظیم رہ گئی اور عوام‌الناس سے اس کے سابق رشتے ٹوٹ گئے تو ختم ہو گئی۔ اس کے عروج کے زمانے میں جان ریڈ ''آئی ڈبلیو ڈبلیو،، کے سرگرم ممبر تھے۔ (ایڈیٹر)

لیا: ''مزدور طبقے اور مزدور رکھنےوالے طبقے میں کوئی چیز مشترک نہیں ہے،،۔ ان کانکنوں کو کزاکوں نے منتشر کر دیا۔ کچھ کانکنوں کو کان مالکوں نے برخاست کیا اور باقیوں نے عام ہڑتال کا اعلان کردیا۔ وزیر تجارت و صنعت کونووالوف نے اپنے معاون اورلوف کو کلی اختیارات دےکر اس گڑبڑ کا تصفیہ کرنے کےلئے مقرر کیا۔ کانکن اوراوف سے نفرت کرتے تھے لیکن ''تسےای کا،، نے نہ صرف یہ کہ ان کے تقرر کی حمایت کی بلکہ یہ مطالبہ کرنے سے بھی انکار کیا کہ کزاکوں کو دون بیسن سے واپس بلا لیا جائے...

اس کے بعد کالوگا کی سوویت کو منتشر کردیا گیا۔ بالشویکوں نے سوویت میں اکثریت حاصل کرکے کچھ سیاسی قیدیوں کو رہا کردیا تھا۔ حکومت کے کمیسار کی اجازت سے میونسپل دوما نے منسک سے فوجیں بلا لیں اور سوویت کے صدر دفتر پر توپوں سے گولے باری کی۔ بالشویکوں نے ہار مان لی لیکن جیسے ہی وہ عمارت سے نکلے ویسے ہی کزاکوں نے یہ چیختے ہوئے ان پر حملہ کر دیا کہ ''ہم ساری بالشویک سوویتوں کا یہی حشر کریں گے، ماسکو اور پتروگراد کی سوویتوں کا بھی!،، اس سانحے نے پورے روس میں گھبراہٹ اور غصے کی ایک لہر دوڑا دی...

پتروگراد میں شمال کی سوویتوں کی ایک علاقائی کانگرس ختم ہو رہی تھی جس کی صدارت بالشویک کری‌لینکو کر رہے تھے۔ اس نے زبردست اکثریت سے فیصلہ کیا کہ سارا اقتدار سوویتوں کی کل‌روس کانگرس کو سنبھال لینا چاہئے۔ اس نے ان بالشویکوں کو سلام بھیجا جو قید میں تھے اور ان سے خوش ہونے کو کہا اس لئے کہ ان کی آزادی کی گھڑی قریب آ گئی ہے۔ اسی وقت فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی پہلی کل‌روس کانفرنس* (۱) نے سوویتوں کے حق میں پرزور اعلان کیا اور معنی‌خیز طور پر یہ بھی کہا کہ

''مزدور طبقہ خود کو زارشاہی سے سیاسی طور پر آزاد کرانے کے بعد جمہوری حکمرانی کو اس کی پیداواری سرگرمی کے دائرے میں بھی فتح‌مند دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کا بہترین اظہار صنعتی

---

* باب ۳ کا ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

پیداوار پر مزدوروں کے کنٹرول سے ہوتا ہے جو کہ غالب طبقوں کی مجرمانہ پالیسی کی پیدا کی ہوئی معاشی انتشار کی فضا میں قدرتی طور پر پیدا ہو گیا...''

ریلوے کارکنوں کی یونین وزیر ذرائع آمد و رفت اور رسل و رسائل لیوروفسکی کے استعفے کا مطالبہ کر رہی تھی...

''تسے ای کا'' کی جانب سے اسکوبلیف نے اصرار کیا کہ ''ہدایت نامہ'' اتحادی کانفرنس میں پیش کیا جائے اور انہوں نے تیریشنکو کے پیرس بھیجے جانے پر باقاعدہ احتجاج کیا۔ تیریشنکو نے استعفا دے دینے کی پیش کش کی...

جنرل ویرخوفسکی اپنی فوج کی ازسرنو تنظیم مکمل نہیں کر پا رہے تھے۔ وہ کابینہ کی میٹنگوں میں طویل وقفوں کے بعد ہی آتے تھے...

۳ نومبر (۲۱ اکتوبر)۔ کو بورتسیف کا اخبار ''اوبشئے دیلا'' بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ نمودار ہوا:

''شہریو! وطن کو بچاؤ!

''مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ کل کمیشن برائے قومی دفاع کے ایک جلسے میں وزیر جنگ جنرل ویرخوفسکی نے، جو ان خاص لوگوں میں ہیں جنھوں نے کورنیلوف کو شکست دی، اتحادیوں سے آزادانہ طور پر ایک علحدہ صلح پر دستخط کرنے کی تجویز کی۔

''یہ روس سے غداری ہے!

''تیریشنکو نے اعلان کیا کہ عارضی حکومت نے ویرخوفسکی کی تجویز کا جائزہ بھی نہیں لیا۔

''تیریشنکو نے کہا کہ ایسا لگتا ہے جیسے ہم پاگل‌خانے میں ہوں!

''کمیشن کے اراکین جنرل ویرخوفسکی کے الفاظ پر حیران رہ گئے۔

''جنرل الیکسیئف رو پڑے۔

''نہیں! یہ پاگل‌خانہ نہیں ہے! یہ اس سے بھی بدتر ہے۔ یہ روس سے براہ‌راست غداری ہے!

''کیرنسکی، تیریشنکو اور نیکراسوف کو ویرخونسکی کے الفاظ کے سلسلے میں ہمیں فوراً جواب دینا چاہئے۔
''شہریو، اٹھو!
''روس کو فروخت کیا جا رہا ہے!
''اسے بچاؤ!''

دراصل ویرخونسکی نے صرف یہ کہا تھا کہ اتحادیوں پر صلح کی پیش کش کرنے کےلئے دباؤ ڈالنا چاہئے اس لئے کہ روسی فوجیں اب نہیں لڑ سکتیں...
روس میں بھی اور ملک سے باہر بھی زبردست سنسنی پھیلی۔ ویرخونسکی کو ''خراب صحت کی بنا پر غیرمعین مدت کےلئے رخصت'' دے دی گئی اور وہ حکومت سے علحدہ ہو گئے۔ ''اوبشئے دیلا'' کو بند کر دیا گیا...
اتوار ۴ نومبر (۲۲ اکتوبر) کو پتروگراد سوویت کا دن منانا طے کیا گیا اور سارے شہر میں زبردست جلسوں کا منصوبہ بنایا گیا بےظاہر تو تنظیم کےلئے اور اخبارات کےلئے روپیہ جمع کرنے کی غرض سے لیکن دراصل طاقت کا مظاہرہ کرنے کےلئے۔ اچانک یہ اعلان کیا گیا کہ اسی دن کزاک بھی ایک ''کریستنی خود'' (صلیب کا جلوس) ۱۸۱۲ء کی مذہبی شبیہ کے اعزاز میں نکالیں گے جس کی اعجازنما مداخلت کی بدولت نپولین کو ماسکو سے بھاگنا پڑا تھا۔ فضا برق آلود تھی، ایک چنگاری بھی خانہ‌جنگی بھڑکا سکتی تھی۔ پتروگراد سوویت نے ایک منشور جاری کیا جس کا عنوان تھا ''بھائیو — کزاکو!''

''...تم کزاکوں کو ہمارے، مزدوروں کسانوں کے، خلاف بھڑکایا جا رہا ہے۔ قابیل کے اس منصوبے کو ہمارے مشترکہ دشمن، ظالم، صاحب مراعات طبقے یعنی جنرل، بینک مالک، زمیندار، سابق افسران، زار کے سابق ملازمین عملی جامہ پنہا رہے ہیں۔ تمام سودخور، امیر اور رئیس لوگ، جنرل اور آپ کے یعنی کزاک جنرل بھی ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ پتروگراد سوویت کو تباہ کرنے اور انقلاب کو کچل دینے کےلئے ہر وقت تیار ہیں...

''۲۲ اکتوبر کو کوئی شخص ایک کزاک مذہبی جلوس منظم کر رہا ہے۔ یہ ہر فرد کے آزاد ضمیر کا سوال ہے کہ وہ اس جلوس میں حصہ لے گا یا نہیں لے گا۔ ہم اس معاملے میں مداخلت نہیں کرتے نہ ہم کسی کو روکتے ہیں... لیکن ہم تم کزاکوں کو خبردار کرتے ہیں! چوکنے رہو اور اس بات کا خیال رکھو کہ ایک 'کریستنی خود' کا بہانہ بناکر تمہارے کالیدن تمہیں مزدوروں کے خلاف، سپاہیوں کے خلاف بھڑکانے نہ پائیں...''

جلوس بڑی جلدی جلدی میں منسوخ کر دیا گیا...

بارکوں میں اور شہر میں مزدور طبقے کے محلوں میں بالشویک تبلیغ کر رہے تھے کہ ''سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں دیا جائے!'' اور سیاہ قوتوں کے کارندے عوام پر زور دے رہے تھے کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں اور یہودیوں، دکانداروں، سوشلسٹ لیڈروں کو قتل کر دیں...

ایک طرف بادشاہت پرست پریس خوں ریز سختی پر اکسا رہا تھا — دوسری طرف لینن کی عظیم آواز گونج رہی تھی ''بغاوت!.. اب ہم اور زیادہ انتظار نہیں کر سکتے!''

بورژوا پریس بھی بےچین تھا (۲)۔ ''بیرژیویئے ویدموستی'' (''تبادلہ گزٹ'') بالشویک پروپگنڈہ کو ''سماج کے انتہائی ابتدائی اصولوں یعنی شخصی سلامتی اور نجی جائیداد کےلئے احترام'' پر حملہ قرار دے رہا تھا۔

لیکن سب سے زیادہ مخاصمانہ رویہ ''معتدل'' سوشلسٹ رسالوں کا تھا (۳)۔ ''دیلا نرودا'' نے اعلان کیا کہ ''بالشویک ہی انقلاب کے سب سے خطرناک دشمن ہیں''۔ منشویک ''دین'' نے کہا کہ ''حکومت کو اپنی مدافعت کرنی چاہئے اور ہماری مدافعت کرنی چاہئے''۔ پلیخانوف کے اخبار ''یدنستوہ'' (''اتحاد'') (۴) نے حکومت کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کی کہ پتروگراد کے مزدوروں کو مسلح کیا جا رہا ہے، اور یہ مطالبہ کیا کہ بالشویکوں کے خلاف سخت اقدامات کئے جائیں۔

روز بروز حکومت زیادہ بےبس ہوتی معلوم ہو رہی تھی۔ میونسپل انتظامیہ بھی خراب ہو گیا۔ صبح کے اخباروں کے کالم

انتہائی دیدہ دلیر ڈکیتیوں اور قتل کے تذکروں سے بھرے ہوتے تھے اور مجرموں پر کوئی بھی ہاتھ نہ ڈالتا تھا۔

دوسری طرف مسلح مزدور رات کو سڑکوں پر گشت کرتے تھے، چوروں اچکوں سے لڑائیاں لڑتے تھے اور جہاں کہیں بھی انہیں اسلحے ملتے انہیں ضبط کر لیتے تھے۔

یکم نومبر (۱۹ اکتوبر) کو کرنل پلکوونیکوف، پتروگراد کے فوجی کمانڈر نے ایک اعلان جاری کیا:

''ملک جن کٹھن دنوں سے گزر رہا ہے ان کے باوجود مسلح مظاہروں اور قتل عام کی غیرذمہ‌دارانہ اپیلیں پتروگراد میں ابھی تک پھیلائی جا رہی ہیں اور ڈکیتی اور بدنظمی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

''یہ صورت‌حال شہریوں کی زندگی کو غیرمنظم کر رہی ہے اور گورنمنٹ نیز میونسپل اداروں کے باقاعدہ کام میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔

''اپنی ذمہ‌داری اور ملک کے سامنے اپنے فرض کے پورے احساس کے ساتھ میں حکم دیتا ہوں کہ:

''۱۔ ہر فوجی یونٹ خاص ہدایات کے مطابق اور اپنے گیریسن کی سرزمین کے اندر میونسپلٹی کو، کمیساروں کو اور ملیشیا کو حکومت کے اداروں کی پہریداری کرنے میں ہر طرح کی مدد دے۔

''۲۔ ضلع کمانڈر اور شہر ملیشیا کے نمائندوں کے ساتھ تعاون کرکے گشت منظم کئے جائیں اور مجرموں اور فوج سے بھاگنے‌والوں کی گرفتاری کے اقدامات کئے جائیں۔

''۳۔ بارکوں میں آنے اور مسلح بغاوت و قتل عام کےلئے بھڑکانے‌والے سارے لوگوں کو گرفتار کیا جائے اور انہیں شہر کے کمانڈر دوئم کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دیا جائے۔

''۴۔ سڑکوں پر مظاہروں، میٹنگوں اور جلوس کی اجازت نہ دی جائے۔

''۵۔ کسی بھی مسلح مظاہرے یا فساد کو شروع ہوتے ہی، ساری دستیاب مسلح فوج سے دبا دیا جائے۔

"٦ - گھروں میں بغیر وارنٹ کی تلاشی اور بغیر وارنٹ کی گرفتاریوں کو روکنے میں کمیساروں کی مدد کی جائے۔
"٧ - ضلع میں جو کچھ بھی ہو اس کی فوری اطلاع پتروگراد فوجی ضلع کے اسٹاف کو دی جائے۔
"میں تمام فوجی کمیٹیوں اور تنظیموں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کمانڈروں کو ان فرائض کے بجا لانے میں مدد دیں جس کا انھیں ذمہ‌دار قرار دیا گیا ہے۔"

جمہوریہ کی کونسل میں کیرنسکی نے اعلان کیا کہ حکومت کو بالشویکوں کی تیاریوں کا پورا علم ہے اور اس کے پاس کسی بھی مظاہرے (٥) سے نمٹنے کےلئے کافی قوت ہے۔ انھوں نے "نووایا روس" اور "ربوچی پوت" دونوں پر الزام لگایا کہ وہ ایک ہی قسم کا مضرت رساں کام کر رہے ہیں۔ لیکن انھوں نے کہا کہ "مگر پریس کی مطلق آزادی کی بنا پر حکومت مطبوعہ جھوٹ کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے..." * یہ اعلان کرتے ہوئے کہ یہ ایک ہی پروپگنڈہ کے دو پہلو ہیں جس کا مقصد انقلاب دشمنی ہے جس کی سیاہ قوتوں کو بڑی خواہش ہے، انھوں نے کہا:
"میری تو قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے، اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے کیا ہوتا ہے اور میں یہ کہنے کی جسارت رکھتا ہوں کہ دوسرا چیستانی حصہ وہ ناقابل یقین اشتعال ہے جو شہر میں بالشویک پیدا کر رہے ہیں!"
٢ نومبر (٢٠ اکتوبر) کو سوویتوں کی کانگرس کے صرف ١٥ ڈیلی گیٹ پہنچے تھے۔ دوسرے دن سو آئے اور اس کے بعدوالی صبح کو ١٧٥ آئے جن میں سے ١٠٣ بالشویک تھے... کورم ٣٠٠ سے پورا ہوتا تھا اور کانگرس کو صرف تین دن رہ گئے تھے...
میں کافی وقت اسمولنی میں گزارتا تھا۔ وہاں داخل ہونا اب آسان نہیں تھا۔ سنتریوں کی دوہری قطاریں باہری پھاٹکوں پر پہرہ دیتی تھیں اور صدر دروازے کے اندر آنے کے بعد بھی لوگوں کی

* یہ کوئی صاف گوئی نہیں تھی۔ عارضی حکومت پہلے جولائی میں بالشویک اخباروں کو بند کر چکی تھی اور پھر ایسا کرنے کے منصوبے بنا رہی تھی۔

ایک لمبی قطار داخلہ ملنے کے انتظار میں رہتی تھی۔ ایک بار میں ۴ آدمی اندر داخل کئے جاتے اور ان کی شناخت اور ان کی غرض کے بارے میں سوالات کئے جاتے۔ پاس دئے جاتے اور ہر چند گھنٹوں کے بعد پاس بدل دئے جاتے اس لئے کہ جاسوس برابر گھس جاتے تھے...

ایک دن میں باہری پھاٹک پر آیا تو میں نے اپنے بالکل آگے تراتسکی اور ان کی بیوی کو دیکھا۔ انھیں ایک سپاہی نے روکا۔ تراتسکی نے اپنی جیبوں میں بہت تلاش کیا لیکن پاس نہ مل سکا۔ انھوں نے آخر میں کہا ''کوئی بات نہیں۔ تم مجھے جانتے ہو۔ میرا نام تراتسکی ہے۔''

سپاہی نے ہٹ‌دھرمی سے جواب دیا ''تمھارے پاس پاس نہیں ہے۔ تم اندر نہیں جا سکتے۔ ناموں سے مجھے کوئی مطلب نہیں ہے۔''

''لیکن میں پتروگراد سوویت کا صدر ہوں۔''

سپاہی نے جواب دیا ''اچھا اگر آپ اتنی ہی اہم چیز ہیں تو آپ کے پاس کم سے کم ایک چھوٹا سا کاغذ تو ہونا ہی چاہئے۔''

تراتسکی نے بڑے صبر سے کام لیا۔ انھوں نے کہا ''مجھے کمانڈانٹ سے ملا دو۔'' سپاہی جھجکا اور کچھ بڑبڑایا کہ وہ ہر ایرے غیرے کےلئے کمانڈانٹ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا۔ آخرکار اس نے پہریداروں کے کماندار سپاہی کو اشارہ کیا۔ تراتسکی نے اسے ساری بات سمجھائی اور پھر سے کہا ''میرا نام تراتسکی ہے۔'' دوسرے سپاہی نے اپنی کھوپڑی کھجائی۔ ''تراتسکی؟ یہ نام تو میں نے کہیں سنا ہے۔'' آخرکار اس نے کہا ''میرے خیال میں ٹھیک ہے۔ کامریڈ آپ اندر جا سکتے ہیں...''

ایک دن راہداری میں میں قراخان سے ملا۔ انھوں نے مجھے سمجھایا کہ نئی حکومت کس طرح کی ہوگی:

''ایک ڈھیلی ڈھالی تنظیم جو عوامی مرضی کی طرف سے حساس ہوگی جس کا اظہار سوویتوں کے ذریعے ہوگا۔ اس وقت عارضی حکومت مقامی جمہوری مرضی کے اقدام کو روک دیتی ہے جیسے زار کی حکومت کرتی تھی۔ نئے سماج کی پہل نیچے سے آئےگی... حکومت کی شکل روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے آئین کے نمونے پر تیار کی جائےگی۔ نئی 'تسےای‌کا' جو سوویتوں کی کل‌روس

کانگرس کے اکثر ہونےوالے اجلاسوں کے سامنے جوابدہ ہوگی، پارلیمنٹ کی حیثیت رکھےگی۔ مختلف وزارتوں کی سرکردگی وزیروں کی بجائے 'کالیگیا' (کمیٹیاں) کریںگی اور وہ سوویتوں کے سامنے براہ‌راست جوابدہ ہوںگی...''

Военно-Революціон.
Комитетъ
при
ПЕТР. С. Р. и С. Д:
Комендантскій отдѣлъ.
16 ноября 1917 г.
№ 955
Смольный институтъ.

Комитетъ Петрогр. Сов. Р. и С. Д. Военно-Революціонный Комитетъ

Пропускъ.

Дано. сіе Ирине Ресу
Кореен. алер ону ирец
срокомъ по 1 Декабря
на право свободнаго входа въ Смольный Институтъ.

Комендантъ Ф. Дзержинскій

Дѣлопроизводитель

پاس جو جان ریڈ کو اسمولنی میں داخلے کےلئے دیا گیا تھا۔

۳۰ (۱۷) اکتوبر کو میں وقت لےکر اسمولنی کی دو چھتی میں ایک چھوٹے سے بےآرائش کمرے میں تراتسکی سے بات کرنے گیا۔ کمرے کے وسط میں وہ ایک سپاٹ میز کے پاس ایک کھری کرسی پر بیٹھے تھے۔ مجھے چند ہی سوال کرنے کی ضرورت پڑی۔ وہ تیزی سے اور مستعدی سے ایک گھنٹے سے زیادہ تک بولتے رہے۔ ان کی بات‌چیت کا خلاصہ انھیں کے الفاظ میں میں دے رہا ہوں:

''عارضی حکومت بالکل بےبس ہے۔ بورژوازی کا کنٹرول ہے لیکن اس کنٹرول پر 'مدافعت پسند' پارٹیوں کے ساتھ فرضی ایتلاف کی نقاب پڑی ہوئی ہے۔ اب انقلاب کے دوران میں کسانوں کی بغاوتیں نظر آتی ہیں جو اپنی موعودہ زمین کےلئے انتظار کرتے کرتے تھک چکے ہیں اور یہی بیزاری سارے ملک میں سارے محنت‌کش

طبقوں میں نمایاں ہے۔ بورژوازی کا یہ غلبہ صرف خانہ‌جنگی ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ کورنیلوف کا طریقہ ہی واحد طریقہ ہے جس کے ذریعے بورژوازی کنٹرول کر سکتی ہے۔ لیکن طاقت ہی کی بورژوازی کے پاس کمی ہے... فوج ہمارے ساتھ ہے۔ سمجھوتےباز اور آشتی پسند، سوشلسٹ انقلابی اور منشویک اپنا اثر گنوا چکے ہیں اس لئے کہ کسانوں اور زمینداروں کے درمیان، مزدوروں اور مالکوں کے درمیان، سپاہیوں اور افسروں کے درمیان جدوجہد پہلے سے کہیں زیادہ تلخ، زیادہ ناقابل مصالحت ہو چکی ہے۔ عوام‌الناس کا پرعزم اقدام ہی، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی فتح ہی انقلاب لا سکتی ہے اور عوام کو بچا سکتی ہے...

''سوویتیں عوام کی کامل‌ترین نمائندہ ہیں — اپنے انقلابی تجربے، اپنے خیالات اور مقاصد کے اعتبار سے کامل۔ ان کی بنیاد براہ‌راست خندقوں میں پڑی ہوئی فوج، کارخانوں کے مزدوروں اور کھیت میں کام کرنےوالے کسانوں پر ہے اس لئے وہ انقلاب کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

''سوویتوں کے بغیر اقتدار قائم کرنے کی کوشش کی گئی اور قائم ہوئی صرف بےاقتداری۔ اب روسی جمہوریہ کی کونسل کی راہداریوں میں ہر قسم کی انقلاب دشمن اسکیمیں تیار کی جا رہی ہیں۔ کادیت پارٹی انقلاب دشمن لڑاکوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ دوسری طرف سوویتیں عوام کے مقصد کی نمائندگی کرتی ہیں۔ دونوں کیمپوں کے درمیان سنجیدہ اہمیت کی کوئی جماعتیں نہیں ہیں... یہ تمت بالخیر ہے۔ بورژوا انقلاب دشمنی اپنی ساری قوتوں کو منظم کر رہی ہے اور ہم پر حملہ کرنے کےلئے وقت کا انتظار کر رہی ہے۔ ہمارا جواب فیصلہ کن ہوگا۔ ہم اس کام کو مکمل کردیں‌گے جو مارچ میں تھوڑا بہت شروع ہوا تھا اور کورنیلوف‌والے معاملے کے دوران میں آگے بڑھا تھا...''

آگے چل‌کر انھوں نے نئی حکومت کی خارجہ پالیسی کے بارے میں بتایا:

''ہمارا پہلا اقدام ہوگا سارے محاذوں پر فوری عارضی صلح کا اور صلح کی جمہوری شرطوں پر تبادلۂ خیال کرنے کےلئے قوموں

کی ایک کانفرنس کا مطالبہ کرنا۔ صلح کے تصفیے میں ہمیں کتنی جمہوریت ملےگی اس کا دارومدار اس بات پر ہوگا کہ یورپ میں انقلابی جواب کس قدر ملتا ہے۔ اگر یہاں ہم سوویتوں کی حکومت قائم کر دیتے ہیں تو یہ یورپ میں فوری امن کےلئے ایک طاقتور عنصر ہوگا اس لئے کہ یہ حکومت براہ‌راست طور پر اور فوراً ساری قوموں سے، ان کی حکومتوں کے سروں کے اوپر سے، مخاطب ہوگی اور عارضی صلح کی تجویز کرےگی۔ صلح ہونے کے موقع پر روسی انقلاب کا دباؤ 'کوئی ملک گیری نہیں، کوئی تاوان نہیں، قوموں کےلئے حق خودارادیت، اور یورپ کی وفاقی جمہوریہ کی سمت میں ہوگا...

''اس جنگ کے خاتمے پر میں یورپ کو ازسرنو قائم کردہ دیکھ رہا ہوں، سفیروں کے ہاتھوں نہیں بلکہ پرولتاریہ کے ہاتھوں۔ یورپ کی وفاقی جمہوریہ — ریاستہائے متحدہ یورپ — یہ ہے جو ہونا چاہئے۔ قومی خوداختیاری اب کافی نہیں ہے۔ معاشی ارتقا کا تقاضا ہے کہ قومی سرحدوں کو ختم کردیا جائے۔ اگر یورپ کو قومی گروہوں میں بٹے رہنا ہے تو سامراجیت اپنا کام پھر سے شروع کر دےگی۔ صرف یورپ کی وفاقی جمہوریہ ہی دنیا کو امن دے سکتی ہے،، وہ مسکرائے — وہی اپنی لطیف، خفیف سی طنزیہ مسکراہٹ۔ ''لیکن یورپی عوام‌الناس کے اقدام کے بغیر یہ مقصد نہیں حاصل کئے جا سکتے — ابھی...،،

اب جب ہر شخص یہ انتظار کر رہا تھا کہ بالشویک ایک صبح کو اچانک سڑکوں پر نمودار ہو جائیں گے اور سفید کالروالے لوگوں کو گولیاں مارنا شروع کردیں‌گے، تب حقیقی بغاوت بالکل قدرتی طور پر اور علانیہ شروع ہو گئی۔

عارضی حکومت نے پتروگراد گیریسن کو محاذ پر بھیجنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

پتروگراد گیریسن تقریباً ۶۰ ہزار فوجیوں پر مشتمل تھا جنھوں نے انقلاب میں ایک ممتاز حصہ لیا تھا۔ مارچ کے عظیم دنوں میں انھیں نے دھارے کا رخ موڑ دیا تھا، سپاہیوں کے نمائندوں کی

سوویتیں قائم کی تھیں اور کورنیلوف کو پتروگراد کے دروازے پر سے پسپا کردیا تھا۔

اب ان کا بڑا حصہ بالشویک تھا۔ جب عارضی حکومت نے شہر کو خالی کرنے کی بات کی تو پتروگراد گیریسن ہی نے جواب دیا کہ ''اگر تم دارالحکومت کی مدافعت کرنے کے لائق نہیں ہو تو صلح کرلو۔ اگر تم صلح بھی نہیں کر سکتے تو دفعان ہو جاؤ اور ایک عوامی حکومت کےلئے جگہ خالی کردو جو دونوں کر سکتی ہے...''

یہ بات صاف تھی کہ بغاوت کی کسی بھی کوشش کا دارومدار پتروگراد گیریسن کے رویے پر ہے۔ حکومت کا منصوبہ یہ تھا کہ گیریسن کی رجمنٹوں کی جگہ ''قابل اعتبار'' فوجیں یعنی کزاک اور مہلک بٹالینیں تعینات کی جائیں۔ بعض فوجی کمیٹیاں، ''معتدل'' سوشلسٹ اور ''تسےای کا'' حکومت کی تائید کرتی تھیں۔ محاذ پر اور پتروگراد میں ایک وسیع ایجی‌ٹیشن چلایا گیا جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ پتروگراد گیریسن ۸ مہینے سے دارالحکومت کی بارکوں میں مزے کی زندگی بسر کر رہا ہے جبکہ ان کے تھکے ہارے ساتھی خندقوں میں فاقے کر رہے تھے اور مر رہے تھے۔

قدرتی طور پر اس الزام میں کچھ سچائی تھی کہ گیریسن کی رجمنٹیں اپنے نسبتاً آرام کو جاڑوں کی کسی فوجی مہم کی تکلیفوں سے بدلنے کےلئے آمادہ نہ تھیں۔ لیکن محاذ پر جانے سے ان کے انکار کرنے کے اور بھی اسباب تھے۔ پتروگراد سوویت کو حکومت کے ارادوں سے خوف تھا اور محاذ سے عام سپاہیوں کے چنے ہوئے سیکڑوں ڈیلی گیٹ آرہے تھے جو چلاتے تھے کہ ''یہ سچ ہے کہ ہمیں کمک کی ضرورت ہے لیکن اس سے زیادہ اہم یہ بات ہے کہ ہمیں یہ یقین ہونا چاہئے کہ پتروگراد اور انقلاب کی اچھی پہریداری کی جارہی ہے... ساتھیو تم عقب کو سنبھالے رہو اور ہم محاذ پر جمے رہیں گے!''

۲۵ (۱۲) اکتوبر کو بند دروازوں کے اندر پتروگراد سوویت کی عاملہ کمیٹی نے پورے سوال کا فیصلہ کرنے کےلئے ایک خاص فوجی کمیٹی کی تشکیل پر بحث کی۔ اگلے دن پتروگراد سوویت کے سپاہیوں کے شعبے نے ایک کمیٹی کا انتخاب کیا جس نے فوراً

بورژوا اخباروں کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا اور سوویتوں کی کانگرس کی مخالفت کرنے پر ''تسےای کا،، کی مذمت کی - ۲۹ (۱۶) ویں کو پتروگراد سوویت کے کھلے اجلاس میں تراتسکی نے تجویز کی کہ سوویت باقاعدہ طور پر فوجی انقلابی کمیٹی کی منظوری دے دے - انھوں نے کہا ''ہمیں لڑائی میں اترنے کےلئے اور اگر ضرورت ہو تو مرنے کےلئے اپنی خاص تنظیم قائم کرنی چاہئے...،، یہ فیصلہ کیا گیا کہ دو وفد محاذ پر بھیجے جائیں، ایک سوویت کی طرف سے اور دوسرا گیریسن کی طرف سے، جو سپاہیوں کی کمیٹیوں اور جنرل اسٹاف سے تبادلۂ خیال کریں -

پسکوف میں سوویت ڈیلی گیٹوں سے شمالی محاذ کے کمانڈر جنرل چیریمیسوف نے اس کھرے اعلان کے ساتھ ملاقات کی کہ انھوں نے پتروگراد گیریسن کو خندقوں میں پہنچنے کا حکم دے دیا ہے، اور بس - گیریسن کمیٹی کو پتروگراد سے باہر جانے کی اجازت نہیں ملی...

پتروگراد سوویت کے سپاہیوں کے شعبے کے ایک وفد نے کہا کہ ایک نمائندے کو پتروگراد ضلع کے اسٹاف میں شامل کر لیا جائے - درخواست رد - پتروگراد سوویت نے مطالبہ کیا کہ سپاہیوں کے شعبے کی منظوری کے بغیر کوئی حکم نہ جاری کیا جائے - رد - ڈیلی گیٹوں سے تندی کے ساتھ کہا گیا کہ ''ہم صرف 'تسےای کا، کو تسلیم کرتے ہیں - تمھیں ہم نہیں تسلیم کرتے - اگر تم نے کسی قانون کی خلاف‌ورزی کی تو ہم تمھیں گرفتار کرلیں‌گے -،،

۳۰ (۱۷) ویں * کو پتروگراد کی ساری رجمنٹوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس نے ایک قرارداد منظور کی: ''پتروگراد گیریسن اب عارضی حکومت کو نہیں تسلیم کرتا - ہماری حکومت پتروگراد سوویت ہے - ہم صرف پتروگراد سوویت کے احکامات کی تعمیل کریں گے جو فوجی انقلابی کمیٹی کی معرفت ملیں‌گے -،، مقامی فوجی یونٹوں کو پتروگراد سوویت کے سپاہیوں کے شعبے کی ہدایات کا انتظار کرنے کو کہا گیا -

---

* یہ میٹنگ ۳۱ (۱۸) اکتوبر کو ہوئی تھی - (ایڈیٹر)

اگلے دن ''تسے ای کا'' نے خود اپنی میٹنگ طلب کی جو بڑی حد تک افسروں پر مشتمل تھی۔ اس نے اسٹاف کے ساتھ تعاون کرنے کےلئے ایک کمیٹی بنائی اور شہر کے سارے محلوں میں کمیسار تعینات کردئے۔

۳ نومبر (۲۱ اکتوبر) کو اسمولنی میں سپاہیوں کا ایک بہت بڑا جلسہ ہوا جس نے طے کیا کہ:

''فوجی انقلابی کمیٹی کے قیام کو سلام کرتے ہوئے پتروگراد گیریسن اسے اس کے سارے اقدامات میں، انقلاب کے مفادات کے مطابق محاذ اور عقب اور بھی زیادہ متحد کرنے کےلئے اپنی مکمل حمایت کا وعدہ کرتا ہے۔

''مزیدبرآں گیریسن اعلان کرتا ہے کہ وہ انقلابی پرولتاریہ کے ساتھ مل کر پتروگراد میں انقلابی نظم و ضبط برقرار رکھنے کی ضمانت کرتا ہے۔ کورنیلوفیوں یا بورژوازی کی طرف سے اشتعال انگیزی کی ہر کوشش کا جواب بیرحمانہ مزاحمت کے ساتھ دیا جائےگا۔''

فوجی انقلابی کمیٹی نے اپنی طاقت کا احساس کرکے پتروگراد ضلع کے اسٹاف کو قطعی حکم دیا کہ وہ اس کے کنٹرول کو قبول کرے۔ اس نے سارے چھاپےخانوں کو حکم دیا کہ کمیٹی کی اجازت کے بغیر کوئی اپیل یا اعلان نہ چھاپا جائے۔ مسلح کمیساروں نے کرونورک کے اسلحہخانہ میں پہنچ کر اسلحوں اور گولی بارود کی زبردست مقدار کو ضبط کرلیا اور دس ہزار سنگینوں کی روانگی کو روک دیا جو کالیدن کے ہیڈکوارٹر نوواچیرکاسک بھیجی جا رہی تھیں۔

اچانک خطرے کا یقین کرکے حکومت نے پیش کش کی کہ اگر کمیٹی اپنے آپ کو توڑ دے تو معافی دے دی جائےگی۔ وقت گزر چکا تھا۔ ۵ نومبر (۲۳ اکتوبر) کو آدھی رات کے وقت کیرنسکی نے خود مالیوسکی کو بھیجا کہ وہ پتروگراد سوویت کو اسٹاف میں نمائندگی دینے کی پیش کش کریں۔ فوجی انقلابی کمیٹی نے پیش کش کو قبول کرلیا۔ ایک گھنٹے بعد قائم مقام وزیر جنگ جنرل مانیکوفسکی نے اس پیش کش کو رد کو دیا...

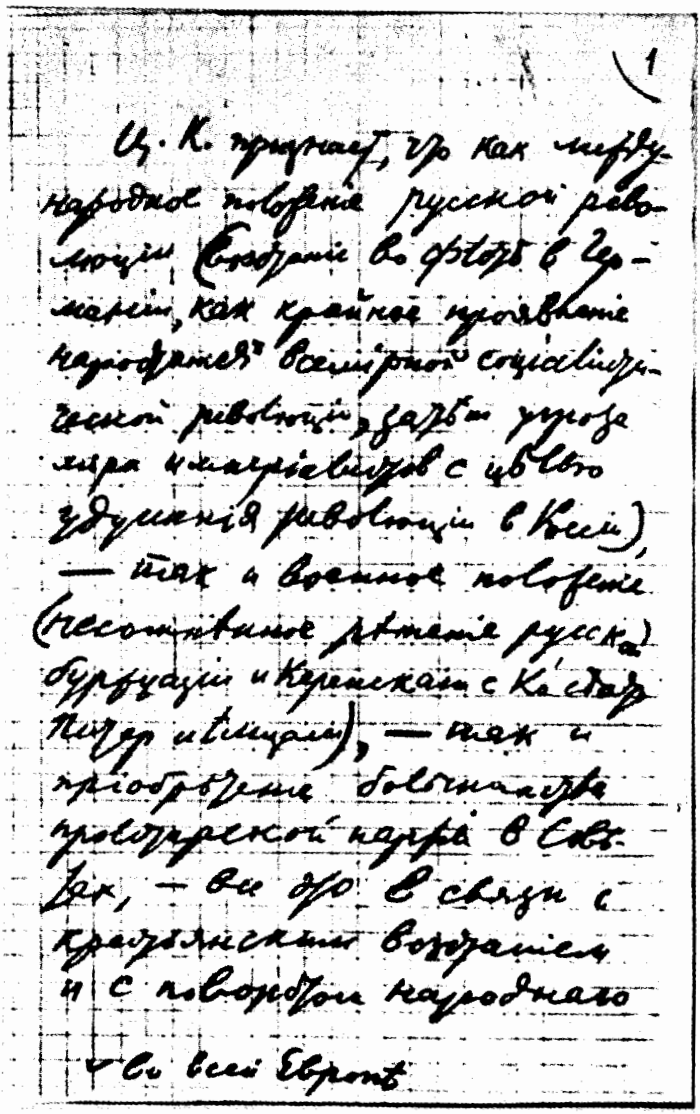

1

Ц. К. признает, что как международное положение русской революции (восстание во фронт в Германии, как крайнее проявление надвигающейся всемирной социалистической революции, запрет угрозы мира империалистов с целью удушения революции в России), — так и военное положение (несомненное желание русской буржуазии и Керенским с Калединым и пр.), — так и приобретение большинства пролетарской партией в Советах, — все это в связи с крестьянским волнением и с поворотом народного

← во всей Европе

مسلح بغاوت کے بارے میں قرارداد کا پہلا صفحہ۔ اس قرارداد کا مسودہ لینن نے لکھا تھا اور اسے مرکزی کمیٹی کی تاریخی میٹنگ میں ۱۰ (۲۳) اکتوبر ۱۹۱۷ء کو منظور کیا گیا۔

بھیس بدلے ہوئے لینن کا ایک فوٹو ۔ یہ اس شناختی کارڈ پر چسپاں کیا گیا تھا جو ایک مزدور ایوانوف کے نام سے جاری کیا گیا تھا اور جسے لینن نے جولائی ۱۹۱۷ء کے واقعات کے بعد اپنی روپوشی کے آخری دور میں استعمال کیا تھا۔

منگل، ۶ نومبر (۲۴ اکتوبر) کی صبح کو شہر میں ایک بڑے اشتہار کے نمودار ہونے پر کھلبلی مچی جس پر ''مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی پتروگراد سوویت سے وابستہ فوجی انقلابی کمیٹی،، کے دستخط تھے۔

''پتروگراد کی آبادی کے نام۔

''شہریو! انقلاب دشمنی نے اپنا مجرمانہ سر اٹھایا ہے۔ کورنیلوفی اپنی قوتوں کو مجتمع کر رہے ہیں تاکہ سوویتوں کی کل‌روس کانگرس کو کچل دیں اور آئین‌ساز اسمبلی کو توڑ دیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہو سکتا ہے قتل و غارتگری کرنےوالے پتروگراد کے لوگوں سے گڑبڑ اور خون‌ریزی کی اپیل کریں۔

''مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی پتروگراد سوویت شہر میں انقلاب دشمن اور قتل و غارتگری کی کوششوں کے خلاف انقلابی نظم و ضبط کی محافظت کرنے کا ذمہ لیتی ہے۔

''پتروگراد گیریسن کسی تشدد یا بدنظمی کو گوارا نہ کرے گا۔ آبادی کو مدعو کیا جاتا ہے کہ وہ فسادیوں اور سیاہ سیکڑے کے ایجی‌ٹیشن کرنےوالوں کو گرفتار کرلیں اور انھیں قریب‌ترین بارک میں سوویت کمیساروں کے پاس لے جائیں۔ پتروگراد کی سڑکوں پر ہنگامہ کرنے کی سیاہ قوتیں جیسے ہی پہلی کوشش کریں‌گی، چاہے وہ ڈکیتی ہو یا لڑائی، مجرموں کو نیست و نابود کردیا جائےگا!

''شہریو! ہم تم سے مکمل سکون اور ضبط قائم رکھنے کی اپیل کرتے ہیں۔ انقلاب کا مقصد مضبوط ہاتھوں میں ہے...،،

۳ نومبر (۲۱ اکتوبر) کو بالشویکوں کے لیڈروں نے بند دروازوں کے اندر ایک اور تاریخی میٹنگ کی... زالکند* نے مجھے خبر دے دی تھی اور میں راہداری میں دروازے کے باہر منتظر تھا اور ولودارسکی نے باہر نکلتے ہی مجھے بتایا کہ کیا ہو رہا ہے۔

لینن نے تقریر کی: ''۲۴ اکتوبر کو بہت جلدی ہوگی۔ ہمارے پاس بغاوت کےلئے ایک کل‌روس بنیاد ہونی چاہئے اور ۲۴ اکتوبر

---

* زالکند، ا۔ ا۔ نومبر کی بغاوت کے ایک سرگرم شریک، پتروگراد کی بالشویک تنظیم کے ممبر۔ (ایڈیٹر)

تک کانگرس کے سارے ڈیلی گیٹ نہیں پہنچیں گے... دوسری طرف ۲۶ اکتوبر کو بہت دیر ہو جائے گی۔ اس وقت تک کانگرس منظم ہو چکے گی اور لوگوں کی کسی بڑی منظم جماعت کے لئے فوری، فیصلہ کن اقدام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ہمیں ۲۵ اکتوبر کو اقدام کرنا چاہئے، جس دن کانگرس شروع ہو اسی دن، تاکہ ہم اس سے کہہ سکیں: یہ ہے اقتدار! اب تم اس کا کیا کروگے؟''

اوپری منزل کے کسی کمرے میں ایک دبلے پتلے چہرے، لمبے بالوں والا شخص بیٹھا تھا جو کسی زمانے میں زار کی فوج میں افسر رہ چکا تھا پھر انقلابی ہوا اور جلاوطن کیا گیا، اوسیئنکو نامی ایک شخص، جسے انتونوف کہا جاتا تھا، ریاضی‌داں اور شطرنج کا کھلاڑی۔ وہ دارالحکومت کی تسخیر کے لئے بڑی احتیاط سے منصوبے بنا رہا تھا۔

اپنے طور پر حکومت تیاری کر رہی تھی۔ چپکے چپکے بعض سب سے زیادہ وفادار رجمنٹوں کو، جو بالکل الگ الگ ڈویژنوں کی تھیں، پتروگراد آنے کا حکم دیا گیا۔ یونکر توپخانے کو سرما محل کے اندر لگا دیا گیا۔ کزاک گشتی سوار سڑکوں پر نمودار ہو گئے، جولائی کے دنوں کے بعد پہلی مرتبہ۔ پلکوونیکوف حکم پر حکم جاری کر رہے تھے جن میں ہر حکم عدولی کو ''انتہائی شدت'' کے ساتھ دبا دینے کی دھمکی دی جاتی تھی۔ وزیر تعلیم‌عامہ کیشکن کو، جن سے کابینہ کے اراکین میں سب سے زیادہ نفرت کی جاتی تھی، پتروگراد میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے خصوصی کمیسار مقرر کیا گیا۔ انھوں نے دو آدمیوں کو اپنا معاون بنایا جو ان سے کم بدنام نہیں تھے، روتن‌برگ اور پالچنسکی۔ پتروگراد، کرانشتات اور فن‌لینڈ کے حالت محاصرہ میں ہونے کا اعلان کردیا گیا جس پر بورژوا ''نوویے وریمیا'' (''نیا زمانہ'') نے طنزیہ انداز میں لکھا:

''حالت محاصرہ کیوں؟ گورنمنٹ اب کوئی طاقت نہیں ہے۔ اس کا کوئی اخلاقی اثر نہیں ہے اور اس کے پاس قوت استعمال کرنے کے لئے ضروری مشینری نہیں ہے... انتہائی سازگار حالات میں وہ صرف انھیں لوگوں سے بات‌چیت کر سکتی ہے جو اس پر تیار ہوں۔ اس کا اختیار اس سے زیادہ نہیں ہے...''

سوموار، ۵ نومبر (۲۳ اکتوبر) کی صبح کو میں مارینسکی محل چلا گیا یہ دیکھنے کےلئے کہ روسی جمہوریہ کی کونسل میں کیا ہو رہا ہے۔ تیریشنکو کی خارجہ پالیسی پر تلخ مباحثہ ہو رہا تھا۔ بورتسیف و ویرخوفسکی‌والے معاملے کی گونج۔ سارے سفیر موجود تھے سوائے اٹلی کے سفیر کے جن کے بارے میں ہر شخص کہہ رہا تھا کہ انھیں کارسو کی بربادی نے نڈھال کر دیا ہے...

جب میں اندر آیا تو بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی کاریلن لندن کے ''ٹائمز،، سے ایک اداریہ بہ‌آواز بلند پڑھ رہے تھے جس نے لکھا تھا کہ ''بالشویزم کا علاج ہے گولیاں!،،

کادیتوں کی طرف مڑتے ہوئے انھوں نے کہا ''تم بھی یہی سوچتے ہو!،،

دائیں بازو سے آوازیں آئیں ''ہاں! ہاں!،،

کاریلن نے غصے میں جواب دیا ''ہاں میں جانتا ہوں تم ایسا ہی سوچتے ہو لیکن تم میں ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہے!،،

اس کے بعد اسکوبلیف نے، جو اپنی نرم سنہری داڑھی اور گھنگریالے سنہرے بالوں کی وجہ سے کوئی مقبول اداکار معلوم ہوتے تھے، معذرت‌خواہی کے سے انداز میں سوویت ''ہدایت‌نامے،، کی صفائی پیش کی۔ پھر تیریشنکو نے تقریر کی جن پر بائیں بازو سے ''استعفا! استعفا!،، کے نعروں کی بوچھار ہوتی رہی۔ انھوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ پیرس جانےوالے حکومت کے اور ''تسے‌ای‌کا،، کے ڈیلی‌گیٹوں کا ایک ہی مشترکہ نقطۂ‌نظر ہونا چاہئے یعنی تیریشنکووالا۔ چند لفظ فوج میں ڈسپلن دوبارہ قائم کرنے کے بارے میں، فتح حاصل کرنے کےلئے جنگ کرنے کے بارے میں... بےانتہا شور اور پھر بائیں بازو کی شدید مخالفت کے باوجود جمہوریہ کی کونسل نے سادہ سا فرمان روز منظور کیا۔

بالشویک سیٹوں کی قطاریں دور تک چلی گئی تھیں جو اس پہلے دن سے خالی تھیں جب وہ کونسل سے چلے گئے تھے اور اپنے ساتھ اتنی زندگی لیتے چلے گئے تھے۔ جب میں سیڑھیوں سے اتر رہا تھا تو مجھے لگ رہا تھا کہ شدید زورآزمائی کے باوجود باہر کی بیہڑ دنیا کی کوئی حقیقی آواز اس بلند سرد ہال میں نہیں داخل ہو سکتی اور یہ کہ عارضی حکومت ٹوٹ چکی ہے — جنگ اور امن

کی اسی چٹان سے ٹکراکر جس نے ملیوکوف کی وزارت کو چکنا چور کردیا تھا... دربان مجھے میرا اوورکوٹ پنہاتے ہوئے بڑبڑایا ''پتہ نہیں غریب روس کا کیا ہو رہا ہے۔ یہ سارے منشویک، بالشویک اور ترودوویک... یہ یوکرین اور یہ فن‌لینڈ اور جرمن سامراجی اور انگریز سامراجی۔ میں پینتالیس سال کا ہو گیا اور میں نے ساری زندگی کبھی اتنے لفظ نہیں سنے جتنے اس جگہ سنے ہیں...''

راہداری میں میری ملاقات پروفیسر شاتسکی سے ہو گئی، چوہے جیسی صورت کے شخص، خوش وضع فراک کوٹ پہنے ہوئے۔ یہ کادیت پارٹی کی کونسلوں میں بہت بااثر تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جس بالشویک ''وستوپلینیے'' کا بڑا چرچا ہے اس کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے۔ انھوں نے مذاق اڑاتے ہوئے کندھے اچکائے اور جواب دیا:

''وہ تو مویشی ہیں — چرند۔ وہ ہمت ہی نہیں کریں‌گے اور اگر کریں‌گے تو مار بھگائے جائیں‌گے۔ ہمارے نقطۂ نظر سے تو یہ برا نہیں ہوگا اس لئے کہ تب وہ اپنے آپ کو خود ہی ختم کرلیں‌گے اور آئین‌ساز اسمبلی میں ان کی کوئی طاقت نہیں رہ جائےگی...

''لیکن جناب عالی، مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے سامنے میں حکومت کی ایک شکل کے بارے میں اپنا منصوبہ پیش کروں جو آئین‌ساز اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائےگا۔ بات یہ ہے کہ میں ایک کمیشن کا صدر ہوں جسے اس ادارے میں سے عارضی حکومت کے اشتراک سے مقرر کیا گیا ہے جس کو ایک آئینی پروجکٹ تیار کرنا ہے... ہمارے ہاں دو ایوانوں کی ایک قانون‌ساز اسمبلی ہوگی، جیسی آپ کے ہاں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہے۔ ایوان زیریں میں علاقوں کے نمائندے ہوں‌گے اور ایوان بالا میں لبرل پیشوں، زیمستووں، کوآپریٹیو سوسائٹیوں کے — اور ٹریڈیونینوں کے نمائندے ہوں گے...''

باہر مغرب سے ٹھنڈی نم ہوا آ رہی تھی اور ٹھنڈی کیچڑ میرے جوتوں میں جذب ہوکر تلووں سے لگ رہی تھی۔ یونکروں کی دو کمپنیاں ہاتھ جھلاتی ہوئی سورسکایا سڑک پر سے گزریں۔ وہ اپنے لمبے کوٹوں میں مشکل سے مارچ کر رہی تھیں اور پرانے وقتوں کا ایک مشہور کورس گا رہی تھیں جیسا زار کے تحت

سپاہی گایا کرتے تھے... پہلے چوراہے پر میں نے دیکھا کہ شہری ملیشیاوالے سوار ہیں اور ان کے جسم پر چمکتے ہوئے نئے ہولسٹروں میں ریوالور لگے ہیں۔ لوگوں کی ایک چھوٹی سی ٹولی کھڑی انھیں خاموشی سے تک رہی تھی۔ نیوسکی پراسپکٹ کے نکڑ پر میں نے لینن کا پمفلٹ خریدا، ''کیا بالشویک برسر اقتدار رہ سکیں گے؟،، اس کی قیمت میں نے ڈاک کے ایک ٹکٹ سے ادا کی جو چھوٹی ریزگاری کی جگہ کام آیا۔ معمول کے مطابق ٹرامیں رینگتی ہوئی آتی جاتی رہیں اور ان پر شہری اور سپاہی باہر کی طرف اس طرح لٹکے ہوتے تھے کہ تھیوڈور پی شونتس* بھی دیکھتا تو رشک کرتا... فٹ پاتھ پر فوج سے بھاگے ہوئے وردی پوش سپاہی سگریٹ اور سورج مکھی کے بیج بیچ رہے تھے...

نیوسکی پر اور آگے چل کر جوق جوق لوگ ترش دھندلکے میں تازہ‌ترین اخبار خریدنے کےلئے جدوجہد کر رہے تھے اور لوگوں کی ٹولیاں ان بےشمار اپیلوں (٦) اور اعلانات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں جو ہر مسطح جگہ پر چپکے ہوئے تھے — ''تسےای کا،، کی طرف سے، کسانوں کی سوویتوں کی طرف سے، ''معتدل،، سوشلسٹ پارٹیوں کی طرف سے، فوجی کمیٹیوں کی طرف سے جاری کئے ہوئے — جن میں مزدوروں اور سپاہیوں کو دھمکایا گیا تھا، ان پر لعنت بھیجی گئی تھی، ان سے منت سماجت کی گئی تھی کہ وہ گھر میں بیٹھیں، حکومت کی حمایت کریں...

ایک بکتر بند گاڑی آہستہ آہستہ چکر لگا رہی تھی، اس کا سائرن برابر چیخے جا رہا تھا۔ ہر نکڑ پر، ہر کھلی جگہ میں بےشمار ٹولیاں کھڑی ہوئی تھیں، سپاہی اور طالب‌علم بحثیں کر رہے تھے۔ جلد ہی رات ہو گئی۔ دور دور پر لگی ہوئی سڑک کی بتیاں ٹمٹمانے لگیں۔ لوگوں کے سیلاب کے ریلے آتے رہے... پتروگراد میں گڑبڑ سے پہلے ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے...

شہر اعصابی تناؤ کی حالت میں تھا اور ہر تیکھی آواز پر چونک پڑتا تھا۔ لیکن ابھی تک بالشویکوں کی طرف سے کوئی بھنک

---

* تھیوڈور پی شونتس، اس زمانے کے ایک مشہور کرتب باز۔ (ایڈیٹر)

نہیں مل رہی تھی۔ سپاہی بارکوں میں رہے، مزدور کارخانوں میں... ہم کازان کیتھڈرل کے پاس ایک سینما فلم دیکھنے گئے۔ جذبات اور سازشوں کی اطالوی فلم تھی۔ آگے کی صفوں میں کچھ سپاہی اور جہازی بیٹھے تھے جو بچوں کی سی حیرانی سے اسکرین کو دیکھ رہے تھے اور بالکل نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ اتنی پرجوش بھاگ دوڑ اور اتنے قتل و خون کی کیا ضرورت ہے...

وہاں سے میں جلدی جلدی اسمولنی گیا۔ سب سے اوپر کی منزل کے کمرہ نمبر ۱۰ میں فوجی انقلابی کمیٹی کا مسلسل اجلاس ہو رہا تھا جس کی صدارت لازیمیر نامی ۱۸ سالہ، الجھے پلجھے بالوں‌والا لڑکا کر رہا تھا۔ شرمائے ہوئے انداز میں وہ ہاتھ ملانے کےلئے آگے بڑھا تو اس نے تقریر بند کردی۔

اس نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا ''پیٹر اور پال گڑھی ابھی ابھی ہمارے ساتھ آ گئی ہے۔ ابھی ایک منٹ پہلے ہمیں ایک رجمنٹ کا پیغام ملا ہے جسے حکومت نے پتروگراد آنے کا حکم دیا تھا۔ سپاہیوں کو شبہ تھا اس لئے انھوں نے گاڑی کو گاتچینا پر روک لیا اور ہمارے پاس ایک وفد بھیجا۔ انھوں نے پوچھا، 'معاملہ کیا ہے؟ تم لوگ کیا کہتے ہو؟ ہم نے ابھی ابھی ایک قرارداد منظور کی ہے کہ سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں دیا جائے۔ '... فوجی انقلابی کمیٹی نے جواب بھیجا 'بھائیو! ہم انقلاب کے نام پر تمھیں سلام کرتے ہیں۔ جہاں ہو وہیں رہو جب تک کہ مزید ہدایات نہ ملیں!' ''.

اس نے بتایا کہ سارے ٹیلی‌فون کاٹ دئے گئے ہیں لیکن فوجی ٹیلی‌فونوگراف کے ذریعے کارخانوں اور بارکوں سے رابطہ قائم رکھا گیا ہے...

خبر رسانوں اور کمیساروں کے آنے جانے کا سلسلہ جاری تھا۔ دروازے کے باہر ایک درجن رضاکار منتظر تھے جو شہر کے دوردراز محلوں تک پیغام پہنچا سکتے تھے۔ ان میں سے ایک جپسی کی سی شکل‌والے آدمی نے جو لفٹننٹ کی وردی پہنے تھا، فرانسیسی زبان میں کہا ''ہر چیز اس طرح تیار ہے کہ بٹن دباتے ہی سب شروع ہو جائے گا...''

پاس سے پودووئسکی گزرے، دبلے پتلے، داڑھی رکھے ہوئے

غیرفوجی شخص جن کے دماغ نے بغاوت کی حکمت عملی کا تصور کیا تھا، انتونوف، جن کی داڑھی بڑھی تھی، کالر گندہ تھا اور مسلسل جاگنے کی وجہ سے آنکھیں خماریں تھیں، کریلینکو، پستہ قد چکلے جسم اور کتابی چہرےوالے سپاہی جو ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے اور زور سے باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ زور زور سے ہاتھ بھی ہلاتے جاتے، اور دیبینکو، تنومند داڑھی‌دار جہازی جن کا چہرہ بڑا پرسکون تھا۔ یہ اس گھڑی کے — اور آنےوالی دوسری گھڑیوں کے لوگ تھے۔

نیچے فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کے دفتر میں سیراتوف بیٹھے ہوئے حکومتی اسلحہ خانے کو بھیجے جانےوالے احکامات پر دستخط کر رہے تھے کہ ہر فیکٹری کو ۱۵۰ رائفلیں دی جائیں... ڈیلی گیٹوں کی قطار لگی تھی، چالیس ڈیلی گیٹ...

ہال میں میری مڈبھیڑ کچھ چھوٹے بالشویک لیڈروں سے ہو گئی۔ ایک نے مجھے ریوالور دکھایا۔ ''کھیل شروع ہو گیا،، اس نے کہا اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ ''ہم چال چلیں یا نہ چلیں دوسرا فریق جانتا ہے کہ اسے ہمیں ختم کرنا ہے یا خود ختم ہونا ہے...،،

پتروگراد سوویت کے اجلاس دن رات ہو رہے تھے۔ میں جب بڑے ہال میں داخل ہوا تو تراتسکی اپنی تقریر ختم کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ''ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا ہم 'وستوپلینیے' کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں اس سوال کا صاف جواب دے سکتا ہوں۔ پتروگراد سوویت سمجھتی ہے کہ آخرکار وہ وقت آ گیا ہے جب اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں آ جانا چاہئے۔ حکومت کی منتقلی کا کام کل‌روس کانگرس پورا کرےگی۔ کسی مسلح مظاہرے کی ضرورت ہوگی یا نہیں اس کا دارومدار... ان لوگوں پر ہے جو کل‌روس کانگرس میں مداخلت کرنا چاہتے ہیں...

''ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومت، جو عارضی کابینہ کے اراکین کے سپرد کی گئی ہے، ایک قابل رحم اور بےبس حکومت ہے جو صرف تاریخ کی جھاڑو کی بہورن کی منتظر ہے اور وہ واقعی عوامی حکومت کےلئے جگہ خالی کردےگی۔ لیکن ہم آج بھی تصادم سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں

کہ کل روس کانگرس... اس اقتدار و اختیار کو اپنے ہاتھ میں لے لےگی جو عوام کی منظم آزادی پر قائم ہے۔ لیکن اگر حکومت اس مختصر مدت کو، جس میں اسے زندہ رہنے کی توقع ہے — ۲۴، ۴۸، یا ۷۲ گھنٹے — ہم پر حملہ کرنے کےلئے استعمال کرنا چاہتی ہے تو ہم جوابی حملے سے جواب دیں گے، وار کے جواب میں وار، لوہے کے جواب میں فولاد!،،

تالیوں کی گونج میں انہوں نے اعلان کیا کہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی فوجی انقلابی کمیٹی میں نمائندے بھیجنے پر رضامند ہو گئے ہیں...

جب میں صبح کو تین بجے اسمولنی سے روانہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ تیزی سے چلنےوالی دو توپیں دروازے کے دونوں طرف لگا دی گئی ہیں اور سپاہیوں کی مضبوط ٹولیاں پھاٹکوں اور پاس کے نکڑوں پر پہرہ دے رہی ہیں۔ سیڑھیوں کو پھلانگتے ہوئے بل شاتوف * آگئے۔ انہوں نے چلا کر کہا ''بس، اب ہم چل پڑے! کیرنسکی نے ہمارے اخباروں 'سلدات، اور 'ربوچی پوت، کو بند کرنے کےلئے یونکروں کو بھیجا لیکن ہماری فوجیں گئیں اور انہوں نے حکومت کی مہروں کو توڑ دیا اور اب ہم بورژوا اخبارات کے دفتروں پر قبضہ کرنے کےلئے دستے بھیج رہے ہیں!،، مارے خوشی کے انہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور لپک کر اندر چلے گئے...

۶ نومبر (۲۴ اکتوبر) کی صبح کو مجھے سنسر سے کام تھا جس کا دفتر وزارت امور خارجہ میں تھا۔ ہر جگہ، ساری دیواروں پر لوگوں سے ''پرسکون،، رہنے کی اپیلیں تھیں۔ پلکوونیکوف حکم پر حکم جاری کر رہے تھے:

---

* شاتوف، ولادیمیر سرگیئوچ امریکی مزدور تحریک میں معروف حیثیت رکھتے تھے۔ جون ۱۹۱۷ء میں وہ امریکہ سے واپس آئے جہاں وہ آئی ڈبلیو ڈبلیو (دنیا کے صنعتی مزدور) کے ناظموں میں تھے۔ ۱۹۱۷ء میں وہ پتروگراد کی فوجی انقلابی کمیٹی کے ممبر اور فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی مرکزی کونسل کی مجلس صدارت کے رکن تھے۔ بعد کو وہ کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے۔ (ایڈیٹر)

''میں تمام فوجی یونٹوں اور دستوں کو فوجی ضلع کے اسٹاف سے مزید احکامات موصول ہونے تک اپنی بارکوں میں رہنے کا حکم دیتا ہوں...

''جو افسران اپنے حکام اعلی کے احکامات کے بغیر عمل کریں گے انھیں غدر کےلئے کورٹ مارشل کیا جائےگا۔

''میں سپاہیوں کو دوسری تنظیموں کی ہدایات پر عمل درآمد کرنے کی قطعی ممانعت کرتا ہوں...''

صبح کے اخبارات نے اعلان کیا کہ حکومت نے اخبارات ''نووایا روس''، ''ژیوویے سلووہ''، ''ربوچی پوت'' اور ''سلدات'' کو بند کردیا ہے اور پتروگراد سوویت کے لیڈروں اور فوجی انقلابی کمیٹی کے ممبروں کی گرفتاری کا فرمان جاری کر دیا ہے...

جب میں محل کا چوک پار کر رہا تھا تو یونکروں کی کئی بیٹریاں سرخ محراب سے گھوڑوں کو پوئی دوڑاتے آئیں اور انھوں نے محل کے سامنے صف باندھ لی۔ جنرل اسٹاف کی عظیم سرخ عمارت میں غیرمعمولی چہل پہل تھی، کئی بکتر بند موٹرگاڑیاں دروازے کے سامنے جمی تھیں اور افسروں سے بھری ہوئی موٹریں آ جا رہی تھیں... سنسر بہت جوش میں تھا جیسے سرکس میں کوئی چھوٹا لڑکا ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ کیرنسکی ابھی ابھی جمہوریہ کی کونسل میں اپنا استعفا دینے گئے ہیں۔ میں تیزی سے مارینسکی محل کی طرف لپکا اور کیرنسکی کی اس جذباتی اور تقریباً ناقابل فہم تقریر کے آخری حصے پر پہنچا جو اپنے کو صحیح ثابت کرنے اور اپنے دشمنوں کی تلخ علانیہ مذمت سے بھری ہوئی تھی۔

''میں یہاں ان مضامین کے ایک پورے سلسلے میں سے انتہائی مثالی عبارت پیش کروں گا جنھیں 'ربوچی پوت' میں اولیانوف لینن نے شائع کیا ہے جو ایک روپوش ریاستی مجرم ہے اور جسے پکڑنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں... اس ریاستی مجرم نے پرولتاریہ اور پتروگراد گیریسن کو مدعو کیا ہے کہ وہ ۳ تا ۵ جولائی کے تجربے کو دوہرائیں اور اس نے ایک مسلح بغاوت کی فوری ضرورت پر زور دیا ہے...

''مزیدبرآں دوسرے بالشویک لیڈروں نے میٹنگوں کے ایک سلسلے میں تقریریں کی ھیں اور فوری بغاوت کی اپیل بھی کی ھے۔ پتروگراد سوویت کے موجودہ صدر برونشتائن تراتسکی کی سرگرمی پر خاص طور سے نظر رکھنی چاھئے...

''مجھے آپ کو مطلع کرنا چاھئے کہ... 'ربوچی پوت، اور 'سلدات، میں مضامین کا ایک پورا سلسلہ 'نووایا روس، کے مضامین سے مشابہت رکھتا ھے...

''ھمیں کسی بھی سیاسی پارٹی کی حرکت سے اتنا تعلق نہیں ھے جتنا کہ آبادی کے ایک حصے کی سیاسی نادانی اور مجرمانہ جبلت کے استحصال سے، ایک قسم کی تنظیم سے ھے جس کا مقصد ھے روس میں تباھی اور غارتگری کی ایک تحریک چلا دینا چاھے اس کی قیمت کچھ بھی دینی پڑے۔

آج عوام‌الناس کے ذھن کی جو حالت ھے اس میں پتروگراد میں کسی بھی تحریک کے نتیجے میں انتہائی بھیانک قتل عام ھوں‌گے جو آزاد روس کے نام کو ھمیشہ کےلئے بٹہ لگا دیں‌گے۔

''... خود اولیانوف لینن نے اعتراف کیا ھے کہ روس میں سوشل ڈیموکریٹوں کے انتہائی بائیں بازو کی حالت بہت سازگار ھے۔''

اس مقام پر کیرنسکی نے لینن کے مضمون سے مندرجہ ذیل اقتباس پڑھا:

''ذرا سوچئے!... جرمن کامریڈوں کے پاس صرف ایک لیبکنخت ھے (وہ بھی قید بامشقت میں)، بغیر اخبارات کے، بغیر جلسوں کی آزادی کے اور بغیر ایک سوویت کے... سماج کے سارے طبقے ناقابل یقین دشمنی کے ساتھ ان کی مخالفت کرتے ھیں اور پھر بھی جرمن ساتھ عمل کرنے کی کوشش کرتے ھیں۔ جبکہ ھم، جن کے پاس درجنوں اخبارات، جلسوں کی آزادی، سوویتوں کی اکثریت ھے، جو ساری دنیا میں سب سے زیادہ مواقع رکھنےوالے پرونتاری بین‌الاقوامیت‌پسند ھیں، کیا ھم جرمن انقلابیوں اور باغی تنظیموں کی حمایت کرنے سے انکار کر سکتے ھیں؟..''

کیرنسکی نے پھر کہنا شروع کیا:

''بغاوت کے منتظمین یوں درپردہ تسلیم کرتے ھیں کہ اس وقت

کسی بھی سیاسی پارٹی کے آزاد اقدام کےلئے بہترین حالات روس میں موجود ہیں جس کا انتظام ایک عارضی حکومت چلا رہی ہے جس کا سربراہ، بالشویک پارٹی کی نظر میں، ایک غاصب اور ایک ایسا شخص ہے جس نے خود کو بورژوازی کے ہاتھ بیچ دیا ہے یعنی وزیر صدر کیرنسکی...

''...بغاوت کے منتظمین جرمن پرولتاریہ کی نہیں بلکہ جرمن حکمراں طبقوں کی مدد کر رہے ہیں اور وہ روسی محاذ کو ویلہلم اور اس کے دوستوں کے آہنی مکوں کےلئے کھولے دے رہے ہیں... عارضی حکومت کےلئے ان لوگوں کے مقاصد کی کوئی اہمیت نہیں، اس بات کی بھی کوئی اہمیت نہیں کہ یہ لوگ شعوری طور پر عمل کرتے ہیں یا لاشعوری طور پر - لیکن بہرصورت اس ٹریبون سے، اپنی ذمہ‌داری کے پورے احساس کے ساتھ، میں ایک روسی سیاسی پارٹی کے اس طرح کے اقدامات کو روس سے غداری کے اقدامات قرار دیتا ہوں!

''... میں خود کو قانون کے نقطہ' نظر پر رکھتا ہوں اور تجویز کرتا ہوں کہ فوراً تفتیش شروع کی جائے اور ضروری گرفتاریاں کی جائیں - '' (بائیں بازو سے شور -) انھوں نے بلند آواز میں چلا کر کہا ''میری بات سنو! ایسے وقت میں جب ریاست خطرے میں ہے، شعوری یا لاشعوری غداری کے سبب سے، تو عارضی حکومت کے نزدیک، اور دوسروں کے ساتھ میرے نزدیک بھی، روس کی زندگی، عزت اور آزادی کے ساتھ غداری کرنے کے مقابلے میں مارا جانا قابل ترجیح ہے...''

اس موقع پر کیرنسکی کو ایک کاغذ دیا گیا۔

''ابھی ابھی مجھے وہ اعلان ملا ہے جو یہ لوگ رجمنٹوں میں بانٹ رہے ہیں۔ اس کا مواد یہ ہے۔ '' وہ اعلان پڑھتے ہیں:

''مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی پتروگراد سوویت خطرے میں ہے۔ ہم رجمنٹوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ فوراً جنگی حالت میں مجتمع ہو جائیں اور نئے احکامات کا انتظار کریں۔ ہر تاخیر یا اس حکم کی عدم تعمیل کو انقلاب سے غداری کا اقدام سمجھا

جائے گا۔ فوجی انقلابی کمیٹی۔ برائے صدر پودووئسکی، سکرٹری انتونوف۔،،

''درحقیقت یہ عام لوگوں کو موجودہ نظام کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے کی، آئین‌ساز اسمبلی کو توڑنے کی اور آہنی مکے‌والے ویلہلم کی رجمنٹوں کےلئے محاذ کو کھول دینے کی ایک کوشش ہے...

''میں نے 'عام لوگ، جان بوجھ کر کہا ہے اس لئے کہ باشعور جمہوریت اور اس کی 'تسے‌ای‌کا، ، ساری فوجی تنظیمیں، وہ تمام چیزیں جن سے آزاد روس کی شان ہے — عظیم روسی جمہوریت کی عقل سلیم، عزت اور اس کا ضمیر ان چیزوں کے خلاف احتجاج کرتا ہے...

''میں یہاں کوئی درخواست لے کر نہیں بلکہ اپنے اس محکم یقین کا اظہار کرنے کےلئے آیا ہوں کہ عارضی حکومت کو ، جو اس وقت ہماری نئی آزادی کی مدافعت کر رہی ہے — کہ نئی روسی ریاست کو، جس کا روشن مستقبل یقینی ہے، متفقہ حمایت حاصل ہوگی، سوائے ان لوگوں کی حمایت کے جنھوں نے سچائی کا سامنا کرنے کی کبھی ہمت نہیں کی...

''...عارضی حکومت نے اپنے سیاسی حقوق استعمال کرنے کےلئے ریاست کے سارے شہریوں کی آزادی پر کبھی دست‌درازی نہیں کی...

''لیکن اب عارضی حکومت اعلان کرتی ہے کہ اس وقت روسی قوم کے ان عناصر کو ، ان جماعتوں اور پارٹیوں کو ، جنھوں نے روسی عوام کی آزاد مرضی کے خلاف اپنے ہاتھ اٹھانے کی ہمت کی اور ساتھ ہی جرمنی کےلئے محاذ کھول دینے کا خطرہ پیدا کیا ہے ، ایک فیصلہ کر کے نیست و نابود کردیا جانا چاہئے!...

''پتروگراد کی آبادی اس بات کو سمجھ لے کہ اس کا مقابلہ ایک مضبوط طاقت سے ہوگا اور شاید آخری لمحے پر ان لوگوں کے دلوں میں عقل سلیم، ضمیر اور عزت کی فتح ہو جن کے پاس اب بھی دل ہیں...،،

اس پوری تقریر کے دوران میں ہال میں زور و شور کا ہنگامہ رہا۔ جب وزیر صدر نیچے اترے، زرد رو اور پسینے میں شرابور ،

اور اپنے افسران کی جمعیت کے ساتھ باہر چلے گئے تو بائیں بازو اور وسط کے متعدد مقررین نے دائیں بازو پر حملے کئے۔ سارے کے سارے مقرر غصے سے بےقابو تھے۔ سوشلسٹ انقلابیوں تک نے گوتس کی زبانی کہا کہ:

''بالشویکوں کی پالیسی چرب زبانی‌والی اور مجرمانہ ہے اس لئے کہ وہ عوامی بے اطمینانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن بےشمار عوامی مانگیں ہیں جن کی ابھی تک تشفی نہیں کی گئی... صلح، زمین اور فوج کی جمہوریت‌بندی کے سوالات کو اس طریقے سے بیان کیا جانا چاہئے کہ کسی بھی سپاہی، کسان یا مزدور کو ذرا بھی شبہ نہ رہ جائے کہ ہماری حکومت انہیں حل کرنے کی قطعی اور یقینی کوشش کر رہی ہے...

''ہم اور منشویک کوئی وزارتی بحران نہیں پیدا کرنا چاہتے اور ہم اپنی پوری توانائی سے عارضی حکومت کی مدافعت کرنے کو تیار ہیں، اپنے خون کے آخری قطرے تک — بشرطیکہ عارضی حکومت ان سارے اہم اور فوری سوالوں پر ان واضح اور قطعی الفاظ میں بات کرے جن کا انتظار عوام کو اتنی بےصبری سے ہے...''

پھر مارتوف، غضبناک ہوکر بولے:

''وزیر صدر نے 'عام لوگ'، کہنا مناسب سمجھا جبکہ یہ سوال پرولتاریہ کے اہم حصوں اور فوج کی حرکت کا ہے — اگرچہ اس کا مقصد غلط ہے — وزیر صدر کے الفاظ خانہ‌جنگی کا اشتعال دلانے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔'' (بائیں بازو سے تالیاں۔)

بائیں بازو نے جو فرمان روز تجویز کیا وہ منظور ہو گیا۔ عملی طور پر یہ عدم اعتماد کے ووٹ کی طرح تھا:

''۱۔ جس مسلح مظاہرے کی تیاری پچھلے چند دنوں سے کی جا رہی ہے اس کا مقصد حکومت پر جبری قبضہ ہے۔ اس سے خانہ‌جنگی بھڑک اٹھنے کا خطرہ ہے۔ اس سے قتل عام اور انقلاب دشمنی کے لئے، انقلاب دشمن قوتوں جیسے کہ سیاہ سیکڑے کے مجتمع ہونے کے لئے سازگار حالات پیدا ہوتے ہیں جو لازمی طور پر آئین‌ساز اسمبلی کو ناممکن بنا دیں‌گے، ایک فوجی بلائے عظیم کا اور انقلاب کی موت کا سبب بنیں‌گے، ملک کی معاشی حالت کو مفلوج کردیں‌گے اور روس کو تباہ کردیں‌گے۔

''۲ - اس ایجی‌ٹیشن کےلئے سازگار حالات فوری اقدامات منظور کرنے میں تاخیر کا نیز جنگ اور عام بدنظمی کے پیدا کئے معروضی حالات کا نتیجہ ہیں - ہر چیز سے پہلے یہ ضروری ہے کہ فوراً ایک فرمان جاری کیا جائے جو زمین کسانوں کی اراضی کمیٹیوں کو منتقل کردے اور، اتحادیوں کو یہ تجویز کرکے کہ وہ اپنی صلح کی شرائط کا اعلان کر دیں اور صلح کی بات‌چیت شروع کردیں، بیرون ملک بھی توانا سلسلۂ اقدامات اپنایا جائے -

''۳ - نراجی مظاہروں اور قتل عام کی تحریکوں سے نمٹنے کےلئے ان تحریکوں کو کچلنے کے فوری اقدامات کرنا اور اس مقصد کےلئے پتروگراد میں ایک کمیٹی برائے حفاظت عامہ قائم کرنا اشد ضروری ہے جو میونسپلٹی کے اور انقلابی جمہوریت کے اداروں کے نمائندوں پر مشتمل ہو اور عارضی حکومت کے ساتھ رابطہ رکھتے ہوئے کام کرے...''

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے بھی اس قرارداد کی حمایت کی... لیکن جب کیرنسکی نے اسے دیکھا تو انھوں نے اوکسنتیئف کو سرما محل میں توضیح کرنے کےلئے بلایا - اگر اس کا مطلب عارضی حکومت پر عدم اعتماد تھا تو انھوں نے اوکسنتیئف سے درخواست کی کہ وہ ایک نئی کابینہ بنا لیں - دان، گوتس اور اوکسنتیئف، ''سمجھوتے بازوں'' کے سرغنوں نے اپنا آخری سمجھوتہ کیا... انھوں نے کیرنسکی کو سمجھا دیا کہ اس قرارداد کا مطلب حکومت کی تنقید نہیں ہے!

مورسکایا اور نیوسکی کے نکڑ پر سنگینیں چڑھائے ہوئے سپاہیوں کے دستے ساری نجی موٹرگاڑیوں کو روک رہے تھے اور ان میں چلنےوالوں کو اتارکر موٹروں کو سرما محل کی طرف جانے کا حکم دے رہے تھے - انھیں دیکھنے کےلئے ایک بڑی بھیڑ جمع ہو گئی تھی - کسی کو پتہ نہیں تھا کہ یہ سپاہی حکومت کے تھے یا فوجی انقلابی کمیٹی کے - آگے کازان کیتھڈرل کے سامنے بھی یہی ہو رہا تھا - موٹروں کو نیوسکی پر واپس بھیجا جا رہا تھا - پانچ چھہ جہازی رائفلیں لئے ہوئے ہنستے ہوئے جوش میں آئے اور دو سپاہیوں سے باتیں کرنے لگے - جہازیوں کی ٹوپیوں کے فیتوں پر ''اورورا'' اور ''زریا سوابودی'' یعنی بالٹک بیڑے کے دو سر برآوردہ

بالشویک جہازوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا ''کرانشتات آ رہا ہے!''... یہ ایسا ہی تھا جیسے ۱۷۹۲ء میں کسی نے پیرس کی سڑکوں پر کہا ہوتا کہ ''مارسائی والے آ رہے ہیں!'' اس لئے کہ کرانشتات میں ۲۵ ہزار جہازی تھے جو پکے بالشویک تھے اور جان دینے سے ذرا نہ ڈرتے تھے...

''ربوچی ای سلدات'' ابھی ابھی نکلا تھا اور اس کے پورے پہلے صفحے پر بڑا سا اعلان تھا:

''سپاہیو! مزدورو! شہریو!

''کل رات کو عوام کے دشمنوں نے حملہ شروع کردیا۔ اسٹاف کے کورنیلوفی مضافات سے یونکر اور رضاکار بٹالینیں بلا لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اورانیئن باؤم کے یونکروں اور زارسکویے سیلو کے رضاکاروں نے آنے سے انکار کر دیا ہے۔ پتروگراد سوویت کے خلاف شدید غداری کا وار کرنے کی سوچی جا رہی ہے... انقلاب دشمنوں کی مہم کا رخ سوویتوں کی کل روس کانگرس کے خلاف جس کا اجلاس شروع ہونے ہی والا ہے، آئین ساز اسمبلی کے خلاف، عوام کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ پتروگراد سوویت انقلاب کی پہریداری کر رہی ہے۔ فوجی انقلابی کمیٹی سازشیوں کے حملے کو پسپا کرنے کےلئے ہدایت کاری کر رہی ہے۔ پتروگراد کا پورا گیریسن اور پرولتاریہ عوام کے دشمنوں پر زبردست وار کرنے کےلئے تیار ہیں۔

''فوجی انقلابی کمیٹی حکم دیتی ہے کہ:

''۱۔ ساری رجمنٹی، ڈویژنی اور جنگی جہازی کمیٹیاں، سوویت کمیساروں کے ساتھ اور ساری انقلابی تنظیموں کے ساتھ مل کر ہمہ وقت اجلاس میں رہیں گی اور اپنے ہاتھوں میں سازشیوں کے منصوبوں کے بارے میں ساری اطلاعات جمع کریں گی۔

''۲۔ کمیٹی کی اجازت کے بغیر ایک بھی سپاہی اپنی ڈویژن سے باہر نہیں جائے گا۔

۳۔ ہر فوجی یونٹ سے دو اور ہر محلہ سوویت سے پانچ ڈیلی گیٹ فوراً اسمولنی بھیجے جائیں۔

''۴ - سازشیوں کی تمام کارروائیوں کے بارے میں اطلاعات فوراً اسمولنی پہنچائی جائیں -
''۵ - پتروگراد سوویت کے سارے اراکین اور سوویتوں کی کل روس کانگرس کے سارے ڈیلی گیٹوں کو فوراً ایک غیرمعمولی میٹنگ کےلئے اسمولنی مدعو کیا جاتا ہے -
''انقلاب دشمنی نے اپنا مجرمانہ سر اٹھایا ہے -
''سپاہیوں، مزدوروں اور کسانوں کی ساری فتوحات اور امیدوں کےلئے زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے -
''لیکن انقلاب کی قوتیں اس کے دشمنوں کی قوتوں سے کہیں زیادہ ہیں -
''عوام کا مقصد مضبوط ہاتھوں میں ہے - سازشیوں کو کچل دیا جائےگا -
''کوئی جھجک یا شک و شبہ نہیں! مضبوطی، ثابت قدمی، ڈسپلن، عزم!
''انقلاب زندہ باد!

فوجی انقلابی کمیٹی''

پتروگراد سوویت اسمولنی میں ہمہ وقت اجلاس میں تھی - یہ طوفان کا مرکز تھا - ڈیلی گیٹ فرش ہی پر سو جاتے اور جاگتے تو پھر مباحثے میں حصہ لینے لگتے - تراتسکی، کامینیف، ولودارسکی روزانہ چھہ، آٹھ، بارہ گھنٹے تقریر کرتے...

میں پہلی منزل پر کمرہ نمبر ۱۸ میں گیا جہاں بالشویک ڈیلی گیٹ مشاورتی میٹنگ کر رہے تھے - ایک کرخت آواز مسلسل گونج رہی تھی لیکن مقرر کو بھیڑ نے چھپا رکھا تھا: ''سمجھوتے باز کہتے ہیں کہ ہم سب سے کٹ گئے ہیں - ان کی طرف کوئی توجہ نہ دیجئے - ایک بار شروع ہو جائے تو وہ یا تو کھنچے ہوئے ہمارے ساتھ آئیں گے یا ان کے پیرو ان کو چھوڑ جائیں گے...''
اب اس نے اپنے ہاتھ میں کاغذ کا ایک پرچہ اٹھایا - ''ہم انہیں کھنچے لا رہے ہیں! منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے پاس سے ایک پیغام ابھی ابھی آیا ہے! وہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے اقدام کی مذمت کرتے ہیں لیکن اگر حکومت ہم پر حملہ کرے گی تو وہ پرولتاریہ کے مقصد کی مخالفت نہ کریں گے!'' پرمسرت چیخ پکار...

جب رات ہوئی تو بڑا ہال سپاہیوں اور مزدوروں سے بھر گیا، ایک عجیب الخلقت گہرے بھورے رنگ کا انبار جو دھوئیں کی نیلگوں دھند میں بھنبھنا رہا تھا۔ پرانی ''تسے ای کا'' نے آخرکار اس کانگرس میں ڈیلی گیٹوں کا خیر مقدم کرنے کا فیصلہ کیا تھا جو اس کا خاتمہ — اور شاید اس انقلابی نظام کا بھی خاتمہ کرنے والی تھی جو اس نے تعمیر کیا تھا۔ لیکن اس میٹنگ میں صرف ''تسے ای کا'' کے ممبران ہی ووٹ دے سکتے تھے...

آدھی رات ہو چکی تھی جب گوتس نے کرسی صدارت سنبھالی اور ایک تناؤ بھری خاموشی میں، جو مجھے خطرناک معلوم ہو رہی تھی، دان تقریر کرنے کھڑے ہوئے۔

انھوں نے کہا: ''جن گھڑیوں میں ہم سانس لے رہے ہیں وہ انتہائی المناک رنگوں میں نظر آتی ہیں۔ دشمن پتروگراد کے دروازے پر ہے، جمہوریت کی قوتیں اس کی مزاحمت کرنے کے لئے منظم ہونے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن پھر بھی ہم دارالحکومت کی سڑکوں پر خوں‌ریزی کے منتظر ہیں اور قحط صرف ہماری ہم جنس حکومت ہی کو نہیں بلکہ خود انقلاب کو بھی تباہ کردینے کی دھمکی دے رہا ہے...

''عوام‌الناس عاجز اور تھکے ہوئے ہیں۔ انھیں انقلاب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر بالشویکوں نے کچھ شروع کیا تو انقلاب کا خاتمہ ہو جائےگا...'' (بلند آوازیں ''یہ جھوٹ ہے!'')

''انقلاب دشمن تو فسادات اور قتل عام شروع کرنے کے لئے بالشویکوں کے اقدامات کا انتظار کر رہے ہیں... اگر کوئی 'وستوپلینیے' ہوگا تو پھر آئین‌ساز اسمبلی نہیں ہوگی...'' (بلند آوازیں ''جھوٹ! شرم کرو!'')

''اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ فوجی کارروائی کے منطقے میں پتروگراد گیریسن اسٹاف کے احکامات کی تعمیل نہ کرے... اسٹاف کے اور 'تسے ای کا' کے احکامات کی، جو تمھاری چنی ہوئی ہے، تعمیل کرنی چاہئے۔ سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں دیا جائے — اس کے معنی ہیں موت! ڈاکو اور چور لوٹنے اور جلانے کے لئے وقت کے انتظار میں ہیں... جب تمھارے سامنے اس طرح کے نعرے رکھے جاتے ہیں 'گھروں میں گھس جاؤ، بورژوازی

سے جوتے اور کپڑے چھین لو!،...،، (ہنگامہ، بلند آوازیں ''ایسا کوئی نعرہ نہیں ہے! جھوٹ! جھوٹ!،،) ''خیر، ہو سکتا ہے شروع دوسری طرح سے ہو لیکن ختم اسی طرح ہوگا!

''تیسرا ای کا، اقدام کرنے کےلئے پورا اقتدار رکھتی ہے اور اس کی اطاعت کی جانی چاہئے... ہم سنگینوں سے نہیں ڈرتے... 'تیسرا ای کا، انقلاب کی مدافعت اپنے جسم سے کرےگی...،، (بلند آوازیں ''یہ تو ایک زمانے سے مردہ جسم ہے!،،)

زبردست مسلسل شور جس میں دان کی آواز چیختی ہوئی سنائی دی اور وہ میز پیٹ رہے تھے۔ ''جو لوگ اس کی شہ دے رہے ہیں وہ جرم کر رہے ہیں!،،

آواز: ''تم نے بہت دنوں پہلے جرم کیا تھا جب تم نے اقتدار پر قبضہ کیا اور اسے بورژوازی کے حوالے کر دیا!،،

گوتس نے صدر کی گھنٹی بجاتے ہوئے کہا ''خاموش ہو جاؤ، ورنہ میں تمھیں باہر نکلوا دوں گا!،،

آواز: ''کرکے دیکھو!،، (تالیاں اور سیٹیاں۔)

دان نے سلسلۂ تقریر جاری کرتے ہوئے کہا:

''اب صلح کے سلسلے میں ہماری پالیسی کے متعلق۔،، (ہنسی۔) ''بدقسمتی سے روس جنگ کو جاری رکھنے کی کفالت نہیں کر سکتا۔ صلح ہو جائےگی لیکن مستقل صلح نہیں ہوگی— جمہوری صلح نہیں ہوگی... آج جمہوریہ کی کونسل میں، خوں‌ریزی سے بچنے کےلئے، ہم نے ایک فرمان روز منظور کیا ہے جس میں مطالبہ کیا ہے کہ زمین فوراً اراضی کمیٹیوں کے حوالے کردی جائے اور فوراً صلح کی بات شروع کی جائے...،، (ہنسی، اور بلند آوازیں ''بہت دیر کردی!،،)

تب بالشویکوں کی طرف سے تراتسکی ٹریبون پر آئے، ساتھ میں پرزور تالیوں کی لہر لئے ہوئے جو اور بھی زوردار ہو گئیں اور پورا اجلاس کھڑا ہو گیا، طوفانی تالیاں۔ ان کا دبلا پتلا لمبوترا چہرہ کینہ پرور طنز کے نقوش کی وجہ سے بالکل میفستوفلیز جیسا لگ رہا تھا۔

''دان کے طریقۂ کار سے ثابت ہوتا ہے کہ عوام‌الناس— وسیع، کم سمجھ، بےنیاز عوام‌الناس— پوری طرح ان کے ساتھ ہیں!،،

(زبردست قہقہے۔) وہ ڈرامائی انداز میں صدر کی طرف مڑے۔
''جب ہم نے زمین کسانوں کو دینے کی بات کی تو تم لوگ اس کے خلاف تھے۔ ہم نے کسانوں سے کہا 'اگر یہ تمھیں نہیں دیتے تو تم خود لےلو!'، اور کسانوں نے ہمارے مشورے پر عمل کیا۔ اور اب تم اس چیز کی وکالت کر رہے ہو جو ہم نے چھہ مہینے پہلے کہی تھی...

''میں نہیں سمجھتا کہ فوج میں سزائے موت معطل کرنے کے بارے میں کیرنسکی کا حکم ان کے آدرشوں کا نتیجہ تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کیرنسکی کو پتروگراد گیریسن نے قائل کر دیا جس نے ان کا حکم ماننے سے انکار کیا تھا۔

''آج دان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ انھوں نے جمہوریہ کی کونسل میں ایک تقریر کی تھی جو ان کو ایک خفیہ بالشویک ثابت کرتی ہے... وہ وقت بھی آسکتا ہے جب دان کہیں گے کہ انقلاب کے بہترین نمائندوں نے ۳ تا ۵ جولائی کی بغاوت میں حصہ لیا تھا... آج دان نے جمہوریہ کی کونسل میں جو قرارداد پیش کی تھی اس میں فوج میں ڈسپلن قائم کرانے کا کوئی ذکر نہ تھا حالانکہ ان کی پارٹی کے پروپگنڈے میں اس پر زور دیا جاتا ہے...

''نہیں۔ پچھلے سات مہینوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ عوام‌الناس منشویکوں کو چھوڑ چکے ہیں۔ منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے کادیتوں پر فتح حاصل کی لیکن جب اقتدار پر قبضہ کرلیا تو اسے کادیتوں کو دے دیا...

''دان آپ سے کہتے ہیں کہ آپ کو بغاوت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ بغاوت سارے انقلابیوں کا حق ہے! جب پامال عوام‌الناس بغاوت کرتے ہیں تو یہ ان کا حق ہے...''

اس کے بعد لمبوترے چہرےوالے تلخ گو لیبیر آئے جن کا سواگت آہوں اور قہقہوں سے کیا گیا۔

''اینگلس اور مارکس نے کہا تھا کہ پرولتاریہ کو اس وقت تک اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کا کوئی حق نہیں جب تک وہ اس کےلئے تیار نہ ہو۔ اس طرح کے بورژوا انقلاب میں... اقتدار پر عوام‌الناس کے قبضے کا مطلب ہوتا ہے انقلاب کا المناک خاتمہ... ایک سوشل ڈیموکریٹ نظریہ‌داں کی حیثیت سے تراتسکی خود اس چیز

کے خلاف ہیں جس کی وہ اب تبلیغ کر رہے ہیں...،، (بلند آوازیں ''بس، کافی ہے! ختم کرو اس کو!،،)

مارتوف بولے اور ان کو باربار ٹوکا جاتا رہا۔ ''بین الاقوامیت پسند اس کے خلاف نہیں ہیں کہ اقتدار جمہوریت کو منتقل کر دیا جائے لیکن وہ بالشویکوں کے طریقوں کے خلاف ہیں۔ یہ وقت اقتدار پر قبضہ کرنے کا نہیں ہے...،،

دان پھر تقریر کرنے آئے اور انہوں نے فوجی انقلابی کمیٹی کے اقدام کے خلاف سخت احتجاج کیا جس نے ''ازوستیا،، کے دفتر پر قبضہ کرنے اور اخبار کو سنسر کرنے کےلئے ایک کمیسار بھیجا ہے۔ سب سے زیادہ ہنگامہ ہوا۔ مارتوف نے بولنے کی کوشش کی لیکن کچھ سنائی نہیں دیا۔ فوج اور بالٹک بیڑے کے ڈیلی گیٹ سارے ہال میں کھڑے ہو گئے اور چلانے لگے کہ سوویت ان کی حکومت ہے...

انتہائی ہنگامے میں ایرلخ * نے ایک قرارداد پیش کی جس میں مزدوروں اور سپاہیوں سے پرسکون رہنے اور مظاہرہ کرنے کی، اشتعال انگیزیوں سے متاثر نہ ہونے کی اپیل کی گئی تھی، ایک کمیٹی برائے تحفظ عامہ قائم کرنے کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا تھا اور عارضی حکومت سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ زمین کسانوں کو منتقل کرنے کےلئے اور صلح کی بات چیت فوراً شروع کرنے کےلئے فرمان جاری کرے...

اس پر ولودارسکی اچھل کر کھڑے ہو گئے اور کرختگی کے ساتھ چلانے لگے کہ کانگرس سے عین پہلے ''تسےای کا،، کو کانگرس کے کار منصبی ہتھیا لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ عملی طور پر ''تسےای کا،، مردہ ہو چکی ہے اور یہ قرارداد اس کی گھٹتی ہوئی طاقت کو بڑھانے کی محض ایک چال ہے...

''جہاں تک ہم بالشویکوں کا تعلق ہے تو ہم اس قرارداد پر ووٹ نہیں دیں گے!،، اس پر سارے بالشویک ہال سے باہر چلے گئے اور قرارداد منظور ہو گئی...

---

* ایرلخ، ایک منشویک لیڈر۔ (ایڈیٹر)

چار بجے صبح کے قریب باہری ہال میں میری ملاقات زورین سے ہوئی۔ ان کے کندھے سے ایک رائفل لٹکی ہوئی تھی۔

انھوں نے سکون اور اطمینان کے ساتھ کہا ''ہم نے کام شروع کردیا ہے! (ے) ہم نے نائب وزیر انصاف اور وزیر مذاہب کو دھر لیا ہے۔ وہ اب نیچے تہ خانے میں ہیں۔ ایک رجمنٹ ٹیلی‌فون ایکسچینج پر قبضہ کرنے، دوسری ٹیلی‌گراف ایجنسی پر، تیسری اسٹیٹ بینک پر قبضہ کرنے جا رہی ہے۔ سرخ گارد نکل کھڑی ہوئی ہے...''

اسمولنی کے زینوں پر، ٹھنڈی تاریکی میں ہم نے پہلی مرتبہ سرخ‌گارد کو دیکھا — مزدوروں کے کپڑے پہنے ہوئے لڑکوں کی ایک سمٹی سمٹائی جماعت، جو سنگین چڑھی بندوقیں لئے تھے اور گھبرائے ہوئے سے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

مغرب کی طرف دور سے خاموش چھتوں کے اوپر سے کبھی کبھار رائفل چلنے کی آواز سنائی دیتی، جہاں یونکر نیوا کے پلوں کو کھولنے کی کوششیں کر رہے تھے تاکہ ویبورگ محلے کے مزدور اور سپاہی شہر کے قلب میں سوویت قوتوں کے ساتھ نہ مل سکیں، اور کرانشتات کے جہازی انھیں پھر بند کر رہے تھے...

ہمارے پیچھے عظیم اسمولنی، روشنیوں سے جگمگاتا ہوا، شہد کے ایک بہت بڑے چھتے کی طرح بھنبھنا رہا تھا...

باب ٤

عارضی حکومت کا خاتمہ

بدھ، ۷ نومبر (۲۵ اکتوبر) کو میں بہت دیر سے اٹھا۔ جب میں نیوسکی پر جا رہا تھا تب پیٹر اور پال گڑھی سے دو پہر کی توپ دغی۔ اس دن بڑی دھند اور ٹھنڈک تھی۔ اسٹیٹ بینک کے سامنے سنگینیں چڑھائے ہوئے کچھ سپاہی بند دروازوں پر کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا ''تم لوگ کس کی طرف ہو؟ حکومت کی؟،،
''حکومت اب نہیں رہی،، ایک نے ہنس کر جواب دیا۔ ''سلاوا بوگو!،، (الحمدللہ)۔ اس سے زیادہ میں اس سے کچھ بھی نہ قبولوا سکا۔

نیوسکی پر ٹرامیں چل رہی تھیں اور ان کے ہر باہر نکلے ہوئے حصے سے مرد، عورتیں، بچے لٹک رہے تھے۔ دکانیں کھلی تھیں اور سڑک پر لوگوں کی بھیڑ میں پرسوں سے بھی کم بےچینی معلوم ہوتی تھی۔ بغاوت کے خلاف نئی اپیلوں کی ایک پوری نئی فصل راتوں رات دیواروں پر لہک اٹھی تھی — کسانوں کے نام، محاذ پر سپاہیوں کے نام، پتروگراد کے مزدوروں کے نام۔ ایک اپیل میں لکھا تھا:

''پتروگراد میونسپل دوما کی جانب سے

''میونسپل دوما شہریوں کو مطلع کرتی ہے کہ ۲۴ اکتوبر کی غیرمعمولی میٹنگ میں دوما نے ایک کمیٹی برائے تحفظ عامہ کی تشکیل کی ہے جو مرکزی اور محلہ دوماؤں کے ممبروں اور مندرجہ ذیل انقلابی جمہوری تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل ہے: ''تسےای کا،، ، کسان نمائندوں کی کل روس عاملہ کمیٹی، فوجی تنظیمیں، ''تسنتروفلوت،، ،

مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کی پتروگراد سوویت (ا)، ٹریڈیونینوں کی کونسل اور دوسری۔

''کمیٹی برائے تحفظ عامہ کے ممبران میونسپل دوما کی عمارت میں ڈیوٹی پر رہیں گے۔ ٹیلی فون ۴۰ — ۱۵، ۷۷ — ۲۲۳ اور ۱۳۸ — ۳۶۔''

مجھے اس وقت اس کا احساس نہیں ہوا لیکن یہ بالشویکوں کے خلاف دوما کا اعلان جنگ تھا۔

میں نے ''ربوچی پوت،، کی ایک کاپی خریدی۔ لگتا تھا کہ صرف یہی اخبار فروخت ہو رہا تھا۔ کچھ دیر بعد میں نے ایک سپاہی کو ''دین،، کی پڑھی ہوئی کاپی کےلئے ۵۰ کوپک دئے۔ بالشویک اخبار ''روسکایا وولیا،، کے چھاپےخانے کے فتح کئے ہوئے دفتر میں بڑے سائز کے تاؤں پر چھپا تھا۔ اس پر بڑی بڑی سرخی تھی: ''سارا اقتدار — مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی سوویتوں کے ہاتھ میں! صلح! روٹی! زمین!،، پیشانی کے مضمون پر زینوویف کے دستخط تھے * جو روپوشی میں لینن کے ساتھ تھے۔ مضمون یوں شروع ہوتا تھا:

''ہر سپاہی، ہر مزدور، ہر حقیقی سوشلسٹ، ہر دیانتدار جمہوریت‌پسند سمجھتا ہے کہ موجودہ صورت‌حال کے صرف دو بدل ہوسکتے ہیں۔

''یا تو — اقتدار بورژوا زمیندار عملے کے ہاتھ میں رہےگا اور اس کا مطلب ہوگا کل‌روس خوں‌ریز تعزیراتی مہم، جس کی وجہ سے سارا ملک مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے خون میں غرق ہو جائےگا۔ اس کا مطلب ہوگا گھناؤنی جنگ کا جاری رہنا، ناگزیر بھوک اور موت...

''یا پھر — اقتدار انقلابی مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے

---

* یہ غلطی ہے۔ جس مضمون کا ذکر ہے وہ ''ربوچی پوت،، میں ۷ نومبر (۲۵ اکتوبر) ۱۹۱۷ء کو بغیر کسی نام کے شائع ہوا تھا۔ اس کے مصنف کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ (ایڈیٹر)

ہاتھ میں منتقل ہو جائےگا اور اس صورت میں اس کا مطلب ہوگا زمیندارانہ ظلم کا مکمل خاتمہ، سرمایہ‌داروں کی فوری روک تھام، ایک منصفانہ صلح کی فوری تجویز ۔ تب کسانوں کےلئے زمین کی ضمانت ہے، تب صنعت پر مزدوروں کے کنٹرول کی ضمانت ہے، تب بھوکوں کےلئے روٹی کی ضمانت ہے، تب اس احمقانہ جنگ کا خاتمہ ہوگا!...،،

''دین،، میں ہنگامہ‌خیز رات کی آدھی ادھوری خبریں تھیں ۔ ٹیلی‌فون ایکسچینج، ہالٹک اسٹیشن، ٹیلی‌گراف ایجنسی پر بالشویکوں کا قبضہ، پیٹرھوف کے یونکر پتروگراد نہیں پہنچ پائے، کزاک کچھ طے نہیں کر پا رہے ہیں، کچھ وزیروں کی گرفتاری، شہر ملیشیا کے چیف میئر پر گولی چلی، گرفتاریاں، جوابی گرفتاریاں، سپاہیوں، یونکروں اور سرخ‌گارد کی گشتی ٹولیوں کے درمیان جھڑپیں! (۱)

مورسکایا کے نکڑ پر میری مڈبھیڑ منشویک ''ابارونتس،، اور اپنی پارٹی کے فوجی شعبے کے سکرٹری کیپٹن گومبرگ سے ہو گئی ۔ جب میں نے ان سے پوچھا کہ کیا بغاوت واقعی ہو گئی تو انھوں نے تھکے تھکے انداز میں اپنے کندھے اچکائے اور جواب دیا ''چورت زنائت! (شیطان جانے!) خیر، بالشویک شاید اقتدار پر قبضہ تو کر سکتے ہیں لیکن وہ تین دن سے زیادہ اسے اپنے ہاتھ میں نہ رکھ سکیں‌گے ۔ ان کے پاس حکومت چلانے کےلئے آدمی کہاں ہیں ۔ شاید یہی اچھا ہے کہ انھیں کوشش کرنے دیا جائے — وہی انھیں ختم کردےگی...،،

سینٹ اسحاق چوک کے کونے پر فوجی ہوٹل تھا جس پر مسلح جہازیوں نے پہرہ بٹھا دیا تھا ۔ لابی میں بہت سے نوجوان خوش پوشاک افسران تھے جو ادھر ادھر ٹہل رہے تھے یا آپس میں باتیں کر رہے تھے ۔ جہازی انھیں باہر نہیں جانے دے رہے تھے...

اچانک باہر ایک رائفل دغنے کی کرخت آواز آئی اور اس کے بعد گولیوں کی آوازیں تھم تھم کر آنے لگیں ۔ میں بھاگ کر باہر آیا ۔ مارینسکی محل کے ارد گرد کوئی غیرمعمولی چیز ہو رہی تھی ۔ اسی محل میں روسی جمہوریہ کی کونسل کے اجلاس ہوتے تھے ۔ کشادہ چوک کے آرپار سپاہیوں کی ایک قطار صف بستہ تھی، جو رائفلیں تانے ہوئے ہوٹل کی چھت کو تک رہے تھے ۔

ایک نے چیخ کر کہا ''اشتعال! ہم پر گولی چلائی!،، اور دوسرا دروازے کی طرف بھاگا۔

محل کے مغربی کونے پر ایک بڑی بکتربند گاڑی کھڑی تھی جس پر سرخ جھنڈا لہرا رہا تھا اور گاڑی پر سرخ رنگ سے نئے حروف میں لکھا ہوا تھا ''ایس۔ ایر۔ ایس۔ دے،، (سوویت ربوچیخ سلداتسکیخ دپوتاتوف — مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویت)۔ ساری توپیں سینٹ اسحاق کے گرجے کی طرف نشانہ باندھے ہوئے تھیں۔ نووایا سڑک کے دھانے پر بکسے، پیپے، ایک پرانے پلنگ کے اسپرنگ اور ایک گاڑی ڈھیر کرکے مورچہ بندی کردی گئی تھی۔ لکڑی کی ایک ٹال موٹکا گودی کے سرے کو بند کئے ہوئے تھی۔ پاس کے ایک انبار سے لکڑی کے چھوٹے چھوٹے کندے پشتہ بنانے کےلئے عمارت کے سامنے جمع کئے جا رہے تھے...

میں نے پوچھا ''کیا لڑائی ہونےوالی ہے؟،،

''جلدی ہی، جلدی ہی،، ایک سپاہی نے گھبراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ ''کامریڈ، آپ چلے جائیے نہیں تو زخمی ہو جائیےگا۔ وہ لوگ اس سمت سے آئیں‌گے۔ ،، اس نے ایڈمرالٹی کی طرف اشارہ کیا۔

''کون آئےگا؟،،

''یہ میں آپ کو نہیں بتا سکتا، بھائی صاحب،، اس نے جواب دیا اور تھوکا۔

محل کے دروازے کے سامنے سپاہیوں اور جہازیوں کی ایک بھیڑ تھی۔ ایک جہازی روسی جمہوریہ کی کونسل کے خاتمے کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اس نے کہا ''ہم وہاں داخل ہوئے اور ہم نے سارے دروازے ساتھیوں سے بھر دئے۔ میں اس انقلاب دشمن کورنیلوفی کے پاس گیا جو صدر کی کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں بولا 'بس اب کونسل ہو چکی، چلو، بھاگو، گھر جاؤ!،،

اس پر قہقہہ پڑا۔ طرح طرح کے کاغذات ہاتھ میں اٹھائے اور انھیں ہلاتا ہوا میں کسی نہ کسی طرح پریس گیلری کے دروازے تک پہنچ گیا۔ وہاں ایک تنومند مسکراتے ہوئے جہازی نے مجھے روکا۔ اور جب میں نے اس کو اپنا پاس دکھایا تو اس نے کہا

''کامریڈ اگر آپ خود سینٹ مائیکل بھی ہوتے تو بھی یہاں سے نہیں گزر سکتے تھے!،، دروازے کے شیشے میں سے میں نے ایک فرانسیسی نامہ‌نگار کا مسخ‌شدہ چہرہ اور زوروں میں ہلتا ہوا ہاتھ دیکھا۔ وہ اندر بند تھا...

پاس ہی سامنے ایک پستہ قد کھچڑی مونچھوں‌والا آدمی جنرل کی وردی پہنے کھڑا تھا اور اس کے چاروں طرف سپاہی جمع تھے۔ اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔

اس نے چلاکر کہا ''میں جنرل الیکسیئف ہوں، تمہارے افسر اعلی اور جمہوریہ کی کونسل کے ممبر کی حیثیت سے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ مجھے جانے دیا جائے!،،

پہریدار نے اپنا سر کھجایا اور الجھن میں کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ اس نے اپنی طرف آتے ہوئے ایک افسر کو اشارہ کیا جو یہ دیکھ‌کر کہ کون ہے بہت ہی بوکھلا گیا اور سلیوٹ کیا اس سے پہلے کہ اسے یہ احساس ہو کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

اس نے رک رک‌کر پرانی حکمرانی کے سے انداز میں کہا ''واشے وسوکا پریوسخودیتلستوہ،، (عالی مرتبت جناب) ''اس محل میں رسائی سختی سے ممنوع ہے — مجھے کوئی حق نہیں ہے...،،

ایک موٹرگاڑی آئی اور میں نے دیکھا کہ اندر گوتس بیٹھے ہیں جو بہ‌ظاہر بہت محظوظ ہوکر ہنس رہے ہیں۔ چند منٹ بعد ایک اور گاڑی آئی جس کی آگے کی سیٹ پر مسلح سپاہی بیٹھے تھے۔ اس میں عارضی حکومت کے گرفتارشدہ اراکین بھرے تھے۔ فوجی انقلابی کمیٹی کے لاتویائی ممبر پیترس چوک کو تیزی سے پار کرتے ہوئے آئے۔

میں نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''میں سمجھتا تھا کہ تم نے ان سب کو رات ہی پکڑ لیا ہوگا۔،،

انھوں نے کسی ناامید اسکولی لڑکے کے انداز میں جواب دیا ''ارے، احمقوں نے ہمارے فیصلہ کرنے سے پہلے ہی ان میں سے زیادہ‌تر کو چھوڑ دیا تھا...،،

وزنیسینسکی پراسپکٹ پر جہازیوں کی زبردست تعداد صف‌بستہ کھڑی تھی اور ان کے پیچھے جہاں تک نظر جاتی تھی مارچ کرتے ہوئے سپاہی چلے آرہے تھے۔

ہم ادمیرالتیئسکی پراسپکٹ سے ہوتے ہوئے سرّما محل کی طرف گئے۔ محل کے چوک کی طرف جانےوالے سارے راستوں کو سنتریوں نے بند کر رکھا تھا اور مغربی سرے پر فوجی سپاہیوں کا ایک گھیرا بنا ہوا تھا جس کے چاروں طرف بےچین شہریوں کا ہجوم تھا۔ ہر طرف خاموشی تھی بس دور کے سپاہی معلوم تھا کہ محل کے صحن سے لکڑی لا رہے تھے اور صدر پھاٹک کے سامنے ڈھیر کر رہے تھے۔

ہم یہ نہیں سمجھ سکے کہ سنتری حکومت کے طرفدار تھے یا سوویت کے۔ لیکن ہمارے اسمولنی کے کاغذات کا کوئی اثر نہیں ہوا اس لئے ہم لائن کے دوسرے حصے پر بڑی شان سے پہنچے اور اپنے امریکی پاسپورٹ دکھا کر بولے ''سرکاری کام،، اور کندھے ترچھے کرکے نکل گئے۔ محل کے دروازے پر انھیں پرانے ''دربانوں،، نے، جو پیتل کے بٹنوں‌والی نیلی وردی پہنے ہوئے تھے جن کے کالر سرخ اور سنہری تھے، ادب سے ہمارے اوورکوٹ اور ہیٹ لئے اور ہم اوپر چلے گئے۔ اندھیری، اداس راہداری میں، جس کی ٹیپسٹری اتار دی گئی تھی، چند پرانے خدمتگار ٹہل رہے تھے اور کیرنسکی کے دروازے کے سامنے ایک نوجوان افسر اپنی مونچھیں چباتا ہوا ٹہل رہا تھا۔ ہم نے پوچھا کہ کیا ہم وزیر صدر سے انٹرویو لے سکتے ہیں۔ اس نے تعظیم کرکے اپنی ایڑیاں کھٹاک سے ملائیں۔

اس نے فرانسیسی میں جواب دیا ''نہیں، مجھے افسوس ہے، الیکساندر فیودرووچ ابھی بہت مصروف ہیں...،، اس نے ہماری طرف ایک لمحے تک دیکھا۔ ''دراصل وہ یہاں ہیں نہیں...،،

''کہاں ہیں وہ؟،،

''وہ محاذ پر گئے ہیں (۲)۔ اور پتہ ہے آپ کو، ان کی موٹرکار کےلئے کافی پٹرول نہیں تھا۔ ہمیں انگلش اسپتال کسی کو بھیج کر تھوڑا پٹرول ادھار لینا پڑا۔،،

''وزرا یہاں ہیں؟،،

''کسی کمرے میں ان کا اجلاس ہو رہا ہے — مجھے معلوم نہیں کہاں۔ ،،

''کیا بالشویک آ رہے ہیں؟،،

''ظاہر ہے۔ یقیناً وہ آ رہے ہیں۔ مجھے تو کسی بھی وقت ٹیلی‌فون ملنے کی توقع ہے کہ وہ آ رہے ہیں۔ لیکن ہم تیار ہیں۔ ہمارے پاس محل کے سامنے والے حصے میں بونکر ہیں۔ اس دروازے میں سے ادھر۔''

''کیا ہم وہاں جا سکتے ہیں؟''

''نہیں ہرگز نہیں۔ اس کی اجازت نہیں ہے۔'' اچانک اس نے سب سے ہاتھ ملایا اور چلا گیا۔ ہم ممنوع دروازے کی طرف مڑے جو ایک عارضی چوبی پردے میں لگا تھا جس سے ہال کے دو حصے کردئے گئے تھے۔ دروازے میں باہر سے تالا پڑا تھا۔ دوسری طرف سے آوازیں آرہی تھیں اور کوئی ہنس رہا تھا۔ اس کے علاوہ پرانے محل کی وسیع کشادگی میں قبر کا سا سناٹا تھا۔ ایک بوڑھا دربان بھاگا ہوا آیا۔ ''نہیں، بارین (حضور)، آپ کو اندر نہیں جانا ہے۔''

''دروازے میں تالا کیوں پڑا ہے؟''

''سپاہیوں کو اندر رکھنے کےلئے'' اس نے جواب دیا۔ چند منٹ بعد اس نے چائے کا ایک گلاس پینے کے بارے میں کچھ کہا اور ہال کے دوسرے سرے کی طرف واپس چلا گیا۔ ہم نے دروازے کا تالا توڑ دیا۔

اندر سامنے ہی دو سپاہی پہرے پر کھڑے تھے لیکن انھوں نے کچھ نہیں کہا۔ راہداری کے سرے پر ایک بڑا آرائشی کمرہ تھا جس کے کارنس ملمع‌دار تھے اور بلور کے بڑے بڑے فانوس لگے تھے۔ اس سے آگے کئی چھوٹے چھوٹے کمرے تھے جن کی دیواروں پر گہرے رنگ کی لکڑی کی ازار تھی۔ لکڑی کے فرش کے دونوں سروں پر گندے توشک اور کمبل کی قطاریں پڑی تھیں جن پر اکادکا سپاہی لیٹے تھے۔ ہر جگہ سگریٹ کے ٹرے پڑے تھے، روٹی کے ٹکڑے، کپڑے اور خالی بوتلیں جن پر قیمتی فرانسیسی لیبل لگے تھے۔ کندھوں پر یونکر اسکولوں کی پٹیاں لگائے سپاہیوں کی برابر بڑھتی ہوئی تعداد تمباکو کے دھوئیں اور بےنہائے دھوئے لوگوں کی باسی فضا میں ٹہل رہی تھی۔ ایک کے پاس سفید برگنڈی کی ایک بوتل تھی جو بظاہر محل کے تہ خانوں سے جھٹکی گئی تھی۔ جب ہم پاس سے گزرے تو

انھوں نے ھمیں ھر کمرے میں تعجب سے دیکھا یہاں تک کہ ھم بڑے بڑے شاھی سیلونوں کی قطار میں آ گئے جن کی اونچی اور گندی کھڑکیاں چوک میں کھلتی تھیں۔ دیواروں پر بھاری بھاری مطلا فریموں میں بڑی بڑی تصویریں تھیں — تاریخی لڑائیوں کے منظر... ''۱۲ اکتوبر ۱۸۱۲ء'' اور ''۶ نومبر ۱۸۱۲ء'' اور ''۱۶ تا ۲۸ اگست ۱۸۱۳ء''... ایک کے اوپری دائیں کونے میں ایک چاک تھا۔

ساری جگہ ایک زبردست بارک تھی اور فرش اور دیواروں کو دیکھ کر لگتا تھا کہ ھفتوں سے تھی۔ کھڑکیوں پر مشین گنیں نصب تھیں اور توشکوں کے بیچ بیچ رائفلوں کے ڈھیر تھے۔

ھم تصویروں کو دیکھ رھے تھے کہ مجھے اپنے بائیں کان کے آس پاس شراب میں ڈوبی ھوئی سانسوں کا احساس ھوا اور بھاری لیکن رواں فرانسیسی زبان میں ایک آواز سنائی دی: ''جس طرح آپ تصویروں کی داد دے رھے ھیں اس سے میں سمجھتا ھوں کہ آپ لوگ غیرملکی ھیں''۔ وہ ایک پستہ قد، پھولا ھوا آدمی تھا اور جب اس نے اپنی ٹوپی اتاری تو ھم نے دیکھا کہ وہ گنجا ھے۔

''امریکی؟ بےانتہا خوشی ھوئی۔ میں اشٹابس کیپٹن ولادیمیر ارتسیباشیف ھوں، ھمہ‌تن آپ کی خدمت کےلئے حاضر۔'' اسے یہ خیال بھی نہیں ھوا کہ ایک ایسی فوج کی دفاعوں میں، جو حملے کا انتظار کر رھی ھے، چار اجنبیوں کا، جن میں ایک عورت بھی ھے، گھومتے پھرنا کوئی غیرمعمولی بات ھے۔ اس نے روس کی حالت کے بارے میں شکوے کرنے شروع کئے۔

اس نے کہا ''صرف یہ بالشویک ھی نہیں، بلکہ روسی فوج کی بہترین روایتیں بھی ختم ھوتی جا رھی ھیں۔ اپنے چاروں طرف دیکھئے۔ یہ سب افسروں کے ٹریننگ اسکول کے طالب‌علم ھیں۔ لیکن کیا یہ جنٹلمین ھیں؟ کیرنسکی نے افسروں کے اسکول کے دروازے سپاھیوں کےلئے، ھر اس سپاھی کےلئے کھول دئے جو ایک امتحان پاس کرلے۔ قدرتی بات ھے کہ اب بہت سے، بہت سے ایسے ھیں جن کو انقلاب کی بیماری لگی ھوئی ھے...''

باتوں کا کوئی تسلسل رکھنے کی کسی کوشش کے بغیر اس نے موضوع بدل دیا۔ ''میں روس سے جانے کی فکر میں ھوں۔ میں نے

طے کر لیا ہے کہ میں امریکی فوج میں بھرتی ہو جاؤں گا۔ کیا آپ مہربانی کرکے اپنے قونصل کے پاس جاکر بندوبست کردیں گے؟ میں آپ کو اپنا پتہ دے دیتا ہوں۔ ،، اور ہمارے منع کرنے کے باوجود اس نے اپنا پتہ ایک کاغذ پر لکھ دیا اور ایسا لگا جیسے بس اسے اطمینان ہو گیا۔ آج بھی یہ پتہ میرے پاس ہے — ''اورانیئن باؤمسکایا شکولا پراپورشچیکوف دوئم، استاری پیترھوف۔،،

اس نے ہمیں مختلف کمرے دکھاتے اور سب کچھ سمجھاتے ہوئے کہنا شروع کیا ''آج صبح سویرے ہم نے جائزہ لیا۔ عورتوں کی بٹالین نے حکومت کی وفادار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔،،

''کیا سپاہی عورتیں محل میں ہیں؟،،

''ہاں وہ پیچھے کے کمروں میں ہیں، اگر مصیبت آئی بھی تو وہاں انھیں گزند نہ پہنچےگی۔ ،، اس نے ٹھنڈی سانس بھری اور کہا ''یہ بڑی بھاری ذمہ‌داری ہے۔ ،،

ذرا دیر ہم کھڑکی کے پاس کھڑے رہے اور نیچے محل کے سامنے کے چوک پر دیکھتے رہے جہاں لمبے لمبے کوٹ پہنے یونکروں کی تین کمپنیاں ہتھیار سنبھالے صف بستہ تھیں اور انھیں ایک لمبا اور بےظاہر پھرتیلا افسر لیکچر دے رہا تھا جسے میں نے پہچانا کہ عارضی حکومت کا خاص فوجی کمیسار استانکیوچ ہے۔ چند منٹ بعد دو کمپنیوں نے کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ ہتھیار اٹھاکر کندھوں سے لگاکر،تین بار چلاکر کچھ کہا اور ہاتھ جھلاتی ہوئی چوک کو پار کرکے چلیں اور سرخ محراب* کے نیچے سے گزرکر خاموش شہر میں گم ہو گئیں۔

کسی نے کہا ''وہ ٹیلی‌فون ایکسچینج پر قبضہ کرنے جا رہے ہیں۔،، ہمارے پاس تین یونکر کھڑے تھے اور ہم بات‌چیت کرنے لگے۔ انھوں نے بتایا کہ وہ عام سپاہیوں میں سے اسکول میں بھرتی ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنے نام بتائے — رابرت اولیف، الیکسئی واسیلینکو اور ایرنی ساکس جو ایستونیائی تھا۔ لیکن اب وہ افسر

---

* جنرل اسٹاف کی عمارت کی محراب۔ (ایڈیٹر)

نہیں بننا چاہتے اس لئے کہ افسران بہت غیرمقبول ہیں۔ دراصل بہ‌ظاہر تو ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں اور یہ بات صاف تھی کہ وہ خوش نہیں تھے۔

لیکن جلد ہی انھوں نے ڈینگیں مارنی شروع کردیں ''اگر بالشویک آئے تو ہم انھیں دکھا دیں‌گے کہ کیسے لڑنا چاہئے۔ لڑنے کی وہ ہمت نہیں کر سکتے، وہ بزدل ہیں۔ لیکن اگر مغلوب ہو گئے تو پھر ہر مرد اپنے لئے ایک گولی تو رکھتا ہی ہے...''

ٹھیک اسی وقت کہیں پاس ہی رائفلیں چلنے لگیں۔ باہر چوک میں لوگ بھاگنے لگے اور زمین پر اوندھے منہ لیٹنے لگے اور کونوں پر کھڑے ہوئے بگھی بان اپنی گاڑیوں کو ادھر ادھر بھگا لے گئے۔ اندر ہنگامہ مچ گیا۔ سپاہی ادھر ادھر دوڑنے لگے، لپک‌کر وہ بندوقیں اٹھاتے، کارتوس کی پیٹیاں اٹھاتے اور چلاتے ''آ گئے! آ گئے!''... لیکن چند ہی منٹ میں پھر سکون ہو گیا۔ بگھی بان واپس آ گئے، لیٹے ہوئے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ سرخ محراب میں سے یونکر نمودار ہوئے، جو ذرا بےقاعدگی سے مارچ کر رہے تھے اور ان میں سے ایک کو اس کے دو ساتھیوں نے سنبھال رکھا تھا۔

جب ہم محل سے نکلے تو رات بھیگ چلی تھی۔ چوک سے سنتری غائب ہو گئے تھے۔ حکومتی عمارتوں کا نیم دائرہ بالکل اجاڑ لگ رہا تھا۔ ہم کھانے کےلئے ہوٹل فرانس گئے اور ابھی ہم شوربہ ہی پی رہے تھے کہ ویٹر جس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا، آیا اور اس نے اصرار کیا کہ ہم عمارت کے پچھلے حصے میں بڑے ڈائننگ‌روم میں چلے چلیں اس لئے کہ کیفے میں بتیاں بند کی جانےوالی ہیں۔ اس نے کہا ''بڑی گولیاں چلیں‌گی''۔

جب ہم دوبارہ مورسکایا پر آئے تو بالکل اندھیرا تھا سوائے سڑک کی ایک ٹمٹماتی ہوئی روشنی کے جو نیوسکی کے نکڑ پر جل رہی تھی۔ اس بتی کے نیچے ایک بڑی سی بکتربند موٹرگاڑی کھڑی تھی جس کا انجن زوروں سے چل رہا تھا اور اس میں سے پٹرول بھرا دھواں نکل رہا تھا۔ ایک چھوٹا سا لڑکا اس کے پہلو سے اس پر چڑھ گیا تھا اور مشین گن کی نال میں جھانک رہا تھا۔ سپاہی اور جہازی اس کے چاروں طرف کھڑے تھے اور بہ‌ظاہر کسی چیز کا انتظار کر رہے تھے۔ ہم سرخ محراب تک پیدل واپس آئے جہاں

سپاہیوں کی ایک ٹولی جمع تھی اور خوب روشن سرما محل کو تکے جا رہی تھی اور زور زور سے باتیں کر رہی تھی۔

ایک کہہ رہا تھا ''نہیں، کامریڈ، ہم ان پر گولی کیسے چلا سکتے ہیں۔ وہاں عورتوں کی بٹالین ہے — لوگ کہیں گے کہ ہم نے روسی عورتوں پر گولیاں چلائیں۔''

جب ہم پھر نیوسکی پر پہنچے تو ایک اور بکتربند گاڑی نکڑ سے مڑ کر آئی اور ایک آدمی نے اس کے اوپری روشن دان سے سر نکالا۔

اس نے چلا کر کہا ''چلو، آگے بڑھتے ہیں اور حملہ کر دیتے ہیں!''

دوسری گاڑی کا ڈرائیور آیا اور اس نے گھڑگھڑاتے ہوئے انجن کے شور میں اپنی آواز سنانے کے لئے چیخ کر کہا ''کمیٹی نے انتظار کرنے کو کہا ہے۔ وہاں لکڑی کے ڈھیر کے پیچھے ان کے پاس توپخانہ ہے...''

یہاں ٹرامیں بند ہو چکی تھیں، چند ہی لوگ آ جا رہے تھے اور روشنیاں بالکل نہ تھیں لیکن چند ہی بلاک آگے ہم دیکھ سکتے تھے کہ ٹرامیں چل رہی ہیں، بھیڑ ہے، دکانوں کی کھڑکیاں روشن ہیں اور سینما کی برقی روشنیاں جل رہی ہیں — زندگی معمول کے مطابق چل رہی تھی۔ ہمارے پاس مارینسکی تھیٹر کے بیلے کے ٹکٹ تھے — سارے تھیٹر کھلے ہوئے تھے — لیکن باہر زیادہ تماشہ تھا...

اندھیرے میں ہم کندوں کے اس ڈھیر سے ٹکرا گئے جن سے پولیس پل پر مورچہ‌بندی کی گئی تھی۔ اور استروگانوف محل کے سامنے ہم نے کچھ سپاہیوں کو ایک تین انچ والی فیلڈ گن دھکیل کر مورچے پر لگاتے دیکھا۔ طرح طرح کی وردیاں پہنے ہوئے لوگ بےمقصد آ جا رہے تھے اور بہت زیادہ باتیں کر رہے تھے...

نیوسکی پر آگے چل کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پورا شہر سیر کرنے نکل آیا ہے۔ ہر نکڑ پر کسی گرماگرم بحث کے ارد گرد زبردست بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ چوراہوں پر سنگینیں چڑھائے ہوئے ایک درجن سپاہی ٹہل رہے تھے، سرخ چہروں‌والے بڈھے قیمتی فرکوٹ پہنے ہوئے انہیں مکے دکھاتے تھے، خوش پوشاک

عورتیں ان پر چیخ چیخ کر لعنتیں بھیج رہی تھیں، سپاہی بو کھلاہٹ کے ساتھ ہنستے اور ان سے یوں ہی سے بحث کرتے... ان سڑکوں پر بکتربند گاڑیاں آ جا رہی تھیں جن کے نام اولین زاروں — الیگ، ریورک، سویاتوسلاف کے نام پر رکھے گئے تھے۔ بکتر بند گاڑیوں پر بڑے بڑے لال حروف میں لکھا تھا ''ایر - ایس - دے - ایر - پے،، (رسی ایسکایا سوتسیال دیموکراتیچسکایا ربوچایا پارتیا)*۔ میخائیلوفسکی پراسپکٹ پر ایک آدمی نمودار ہوا جو دونوں ہاتھوں میں اخباروں کا ایک ڈھیر لئے تھا۔ جنونی جیسے لوگوں نے فوراً ہی اس پر دھاوا بول دیا، ایک روبل، پانچ روبل، دس روبل کی پیش کش کرنے لگے اور ایک دوسرے کو جانوروں کی طرح نوچنے لگے۔ یہ ''ربوچی ای سلدات،، تھا جس میں پرولتاری انقلاب کی فتح اور قیدی بالشویکوں کی نجات کا اعلان تھا، حمایت کےلئے فوجی محاذ اور عقب سے اپیل تھی... چھوٹے چھوٹے چار صفحوں کا ہذیانی اخبار، بڑے موٹے ٹائپ میں چھپا ہوا، جس میں کوئی خبر نہ تھی...

سدووایا کے نکڑ پر کوئی دو ہزار شہری جمع ہو گئے تھے اور ایک اونچی عمارت کی چھت کو تک رہے تھے جہاں ایک چھوٹی سی لال چنگاری جل بجھ رہی تھی۔

ایک درازقد کسان نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''دیکھو! یہ کوئی اشتعال دلانےوالا ہے۔ ابھی لوگوں پر گولیاں چلانے لگےگا...،، بظاہر کسی کو یہ خیال نہیں ہوا کہ جاکر تفتیش کرے۔

جب ہماری گاڑی اسمولنی پہنچی تو اس کا سامنے کا حصہ روشنیوں سے جگمگا رہا تھا اور ہر سڑک سے اس کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے ہیولے چلے آ رہے تھے جو اندھیرے میں دھندلے نظر آتے تھے۔ موٹرگاڑیاں اور موٹر سائیکلیں آتی تھیں اور جاتی تھیں۔ ایک بہت بڑی، ہاتھی کے سے رنگ کی بکتربند موٹرگاڑی چھت کے روشندان پر دو لال جھنڈے لہراتی اور زوروں سے سائرن بجاتی باہر نکلی۔ سردی تھی اور باہری پھاٹک پر سرخ گارد نے اپنے لئے

---

* روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی۔ (ایڈیٹر)

الاؤ بنا لیا تھا۔ اندرونی دروازے پر بھی آگ روشن تھی جس کی روشنی میں سنتریوں نے ہمارے پاسوں کو ٹٹول ٹٹول کر پڑھا اور ہمیں سر سے پیر تک دیکھا۔ دروازے کے دونوں طرف تیزی سے فائر کرنےوالی چار چار توپیں نصب تھیں جن کے کرمچ کے غلاف اتار لئے گئے تھے اور گولیوں کی پیٹیاں سانپ کی طرح ان کے کندوں سے لٹک رہی تھیں۔ بکتربند گاڑیوں کا ایک جھنڈ پیڑوں کے نیچے صحن میں کھڑا تھا اور ان کے انجن چل رہے تھے۔ لمبے، بےآرائش اور مدھم روشنیوں‌والے ہالوں میں پاؤں کی چاپ اور چیخ پکار گونج رہی تھی... ایک لاپروائی کی فضا تھی۔ سیڑھیوں پر سے ایک بھیڑ تیزی سے اتری، سیاہ کرتیاں اور سیاہ فر کی گول ٹوپیاں پہنے مزدور جن میں سے بہتوں کے کندھوں سے بندوقیں لٹک رہی تھیں، سپاہی تھے مٹیالے رنگ کے کوٹ اور سرمئی فر کی ٹوپیاں پہنے ہوئے جنھیں دباکر چپٹاکر لیا گیا تھا۔ بیچ میں ایک دو لیڈر تھے — لوناچارسکی، کامینیف — جو کسی جماعت کے بیچ میں تیز تیز جا رہے ہوتے اور دونوں بیک وقت باتیں کر رہے ہوتے تھے۔ لیڈروں کے چہرے پریشان اور تشویشناک تھے اور ان کی بغل میں موٹا پورٹ‌فولیو دبا ہوتا تھا۔ پتروگراد سوویت کا غیرمعمولی اجلاس ختم ہو چکا تھا۔ میں نے کامینیف کو روکا — جو تیز تیز چلنےوالے پستہ قد انسان تھے اور جن کے کندھوں پر گویا بغیر گردن کے کتابی، جیالا چہرہ رکھا ہوا تھا۔ بغیر کسی تمہید کے انھوں نے اس قرارداد کا، جو ابھی ابھی منظور کی گئی تھی، فرانسیسی ترجمہ تیزی سے پڑھ دیا:

''مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کی پتروگراد سوویت پتروگراد پرولتاریہ اور گیریسن کے فتح‌مند انقلاب کو سلام کرتی ہے اور اس اتحاد، تنظیم، ڈسپلن اور مکمل تعاون پر خاص طور سے زور دیتی ہے جس کا ثبوت عوام‌الناس نے اس بغاوت میں دکھایا ہے۔ شاذ و نادر ہی اس سے کم خون بہا ہوگا اور شاذ و نادر ہی کوئی بغاوت اتنی خوبی سے کامیاب ہوئی ہوگی۔

''سوویت اپنے اس محکم یقین کا اظہار کرتی ہے کہ مزدوروں اور کسانوں کی حکومت، جس کی تخلیق انقلاب سوویتوں کی حکومت

کی حیثیت سے کرے گا اور جو صنعتی پرولتاریہ کے لئے غریب کسانوں کی پوری تعداد کی حمایت کی ضمانت دے گی، مضبوطی سے سوشلزم کی طرف بڑھے گی جو واحد ذریعہ ہے جس سے ملک کو جنگ کی مصیبتوں اور ناشدنی ہولناکیوں سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔

''مزدوروں اور کسانوں کی نئی حکومت سارے برسرجنگ ملکوں کو فوراً ایک منصفانہ اور جمہوری صلح کی پیش کش کرے گی۔

''وہ بڑی زمینی جائیداد کو فوراً ختم کر دے گی اور زمین کسانوں کو منتقل کر دے گی۔ وہ پیداوار اور مصنوعات کی تقسیم پر مزدوروں کا کنٹرول قائم کرے گی اور بینکوں پر ایک عام کنٹرول قائم کرے گی جنھیں وہ فوراً ریاستی اجارہ‌داری میں بدل دے گی۔

''مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی پتروگراد سوویت روس کے مزدوروں اور کسانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنی ساری توانائی اور ساری لگن کے ساتھ پرولتاری انقلاب کی حمایت کریں۔ سوویت اپنے اس یقین کا اظہار کرتی ہے کہ غریب کسانوں کے اتحادی شہری مزدور مکمل انقلابی نظم و ضبط کو یقینی بنائیں گے جو سوشلزم کی فتح کے لئے ناگزیر ہے۔

''سوویت کو اس بات کا یقین ہے کہ مغربی یورپ کے ملکوں کا پرولتاریہ ہمیں سوشلزم کے مقصد کو ایک حقیقی اور لازوال فتح تک لے جانے میں مدد دے گا۔''

''تو آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی فتح ہو گئی؟''

انھوں نے اپنے کندھے اچکائے۔ ''ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ بے‌انتہا زیادہ۔ ابھی تو صرف شروعات ہوئی ہے۔''

زینوں کے بیچ کی کشادہ جگہ پر میری ملاقات ریازانوف سے ہوئی جو ٹریڈیونینوں کے نائب صدر تھے۔ وہ سیاہ لگ رہے تھے اور اپنی کھچڑی داڑھی کو چبا رہے تھے۔ انھوں نے چیخ کر کہا ''یہ پاگل‌پن ہے! پاگل‌پن ہے! یورپی پرولتاریہ نہیں اٹھے گا! سارا روس...'' انھوں نے اپنا ہاتھ بوکھلاہٹ میں ہلایا اور بھاگتے چلے گئے۔

ریازانوف اور کامینیف دونوں نے بغاوت کی مخالفت کی تھی اور لینن کی غضبناک زبان کے تازیانے سہے تھے...

یہ ایک عصرآفریں اجلاس تھا۔ فوجی انقلابی کمیٹی کی جانب سے تراتسکی نے اعلان کیا تھا کہ عارضی حکومت اب وجود نہیں رکھتی۔

انھوں نے کہا ''بورژوا حکومتوں کی خصوصیت ہے عوام کو دھوکا دینا۔ ہم، مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویت کو، تاریخ میں ایک بےمثال تجربہ کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم ایک ایسے اقتدار کی بنیاد رکھنے جا رہے ہیں جس کا کوئی اور مقصد نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ سپاہیوں، مزدوروں اور کسانوں کی ضرورتوں کی تشفی ہو۔''

لینن آئے تھے، ان کا خیر مقدم زوردار تالیوں سے کیا گیا اور انھوں نے عالمگیر سماجی انقلاب کی پیشین گوئی کی... اور زینوویف نے چلاکر کہا ''آج کے دن ہم نے بین‌الاقوامی پرولتاریہ کو اپنا قرض چکا دیا ہے اور جنگ پر ایک کاری وار کیا ہے، سارے سامراجیوں پر اور خاص طور سے جلاد ویلہلم پر ایک زبردست جسمانی وار...''

اس کے بعد تراتسکی نے کہا کہ محاذ کو تار بھیج دئے گئے ہیں جن میں فتح‌مند بغاوت کا اعلان کردیا گیا ہے لیکن کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ کہا جاتا تھا کہ فوجیں پتروگراد کی طرف بڑھ رہی تھیں — انھیں سچائی سے آگاہ کرنے کےلئے ایک وفد بھیجا جانا چاہئے۔

بلند آوازیں: ''تم سوویتوں کی کل‌روس کانگرس کی مرضی پہلے سے طے کئے دے رہے ہو!''

تراتسکی نے سرد مہری سے جواب دیا ''سوویتوں کی کل‌روس کانگرس کی مرضی تو پتروگراد کے مزدوروں اور سپاہیوں کی بغاوت نے طے کردی ہے!''

تو ہم دروازے پر پرشور بھیڑ میں سے دھکے کھاتے ہوئے بڑے میٹنگ ہال میں آ گئے۔ سیٹوں کی قطاروں میں، سفید فانوسوں کے نیچے، سیٹوں کے بیچ کے راستوں میں اور ہال کے حاشیوں پر ٹھسم ٹھس بھرے ہوئے، ہر کھڑکی کی سل پر بیٹھے ہوئے اور ڈائس کے سروں تک پر، سارے روس کے مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندے تشویشناک خاموشی یا بےتحاشہ جوش کے ساتھ صدر کی

گھنٹی کے بجنے کا انتظار کر رہے تھے۔ ہال میں گرمانے کا کوئی بندوبست نہ تھا سوائے بےنہائے دھوئے انسانی جسموں کی دم گھونٹ دینےوالی گرمی کے۔ بھیڑ میں سے سگریٹ کا گندہ نیلا دھواں اٹھ رہا تھا اور بوجھل ہوا میں منڈلا رہا تھا۔ کبھی کبھی کوئی ذمہدار آدمی ٹریبون پر آتا اور کامریڈوں سے سگریٹ نہ پینے کی درخواست کرتا اور تب سگریٹ پینےوالے اور نہ پینےوالے سب چلا اٹھتے ''ساتھیو، سگریٹ نہ پیوا،، اور سگریٹ پیتے رہتے۔ اوبوخوف فیکٹری کے نراجیت پسند ڈیلی گیٹ پتروفسکی نے میرے لئے اپنے برابر جگہ بنا دی۔ اس نے داڑھی نہیں بنائی تھی اور نہ ہاتھ منہ دھویا تھا۔ فوجی انقلابی کمیٹی میں مسلسل تین راتیں کام کرنے کے بعد اس سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔

ڈائس پر پرانی ''تسےای کا،، کے لیڈران بیٹھے آخری بار طوفانی سوویتوں پر چھائے ہوئے تھے جن پر انھوں نے پہلے ہی دن سے حکومت کی تھی اور جو اب ان کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ یہ روسی انقلاب کے پہلے دور کا خاتمہ تھا جسے ان لوگوں نے محتاط راستوں پر لے چلنے کی کوشش کی تھی... ان میں کے تین سب سے بڑے وہاں نہیں تھے: کیرنسکی چھوٹے شہروں سے ہوتے ہوئے، جو سب مشتبہ انداز میں کھدبدا رہے تھے، محاذ کی طرف بھاگ رہے تھے، بوڑھے عقاب چھیدزے بڑی حقارت کے ساتھ اپنے جارجیائی پہاڑوں میں گوشہ نشین ہو گئے تھے جہاں وہ تپ دق میں مبتلا ہونےوالے تھے، اور عالی حوصلہ تسیریتیلی بھی مہلک مرض میں مبتلا تھے لیکن پھر بھی واپس آنے اوز لاحاصل مقصد کےلئے اپنی حسین فصاحت کے دریا بہانےوالے تھے۔ گوتس وہاں بیٹھے تھے، دان، لیبیر، بگدانوف، بروئیدو، فلیپوفسکی — چہرے سفید، آنکھیں بےنور اور برہم۔ ان کے نیچے سوویتوں کی دوسری کلروس کانگرس ابل رہی تھی اور بھنور لے رہی تھی اور ان کے سروں پر فوجی انقلابی کمیٹی انتہائی سفید تپش کے ساتھ کام کر رہی تھی، اپنے ہاتھوں میں بغاوت کی باگ سنبھالے تھی اور ایک طویل بازو سے وار کر رہی تھی... رات کے دس بج کر ۴۰ منٹ ہوئے تھے۔

ایک نیک صورت گنجے شخص، فوجی سرجن کی ڈھیلی ڈھالی وردی پہنے ہوئے دان گھنٹی بجا رہے تھے۔ یکدم خاموشی ہو گئی،

تناؤ سے بھری ہوئی، جسے بس دروازے پر جمع لوگوں کے جھگڑے اور بحثیں توڑ رہی تھیں...

''اقتدار ہمارے ہاتھ میں ہے،، انھوں نے رنجیدہ انداز میں شروع کیا، ایک لمحے کے لئے رکے اور پھر نیچی آواز میں کہنے لگے: ''ساتھیو! سوویتوں کی کانگرس کا اجلاس ایسے غیرمعمولی حالات میں اور ایک ایسے غیرمعمولی لمحے میں ہوگا کہ آپ سمجھ جائیں گے کہ 'تسےای کا، کیوں آپ کو ایک سیاسی تقریر سے خطاب کرنا غیرضروری سمجھتی ہے۔ یہ بات آپ کےلئے اور بھی زیادہ صاف ہو جائےگی اگر آپ یاد کریں کہ میں 'تسےای کا، ممبر ہوں اور اس وقت ہمارے پارٹی کے ساتھی سرما محل میں ہیں جس پر گولےباری کی جا رہی ہے اور اس فرض کو انجام دینے کےلئے اپنی قربانی دے رہے ہیں جو ان پر 'تسےای کا، نے عاید کیا ہے۔،، (گونگووالا شور۔)

''میں مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی دوسری کانگرس کے پہلے اجلاس کے شروع ہونے کا اعلان کرتا ہوں!،،

کھلبلی اور لوگوں کے ادھر ادھر آنے جانے کے درمیان مجلس صدارت کا انتخاب ہوا۔ اوانیسوف نے اعلان کیا کہ بالشویکوں، بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویک بین‌الاقوامیت پسندوں کے درمیان معاہدے کی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مجلس صدارت کی بنیاد شرکا کے تناسب پر ہوگی۔ کئی منشویک احتجاج کرنے کےلئے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ داڑھی‌والے ایک سپاہی نے ان سے چلا کر کہا کہ ''یاد ہے تم نے ہم بالشویکوں کے ساتھ کیا کیا تھا جب ہم اقلیت میں تھے!،، نتیجہ — ۱۴ بالشویک، ۷ سوشلسٹ انقلابی، ۳ منشویک اور ایک بین‌الاقوامیت پسند (گورکی کی جماعت)۔ دائیں بازو کے اور وسط کے سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف سے ہندلمان نے کہا کہ وہ مجلس صدارت میں شرکت کرنے سے انکار کرتے ہیں، یہی منشویکوں کی طرف سے خنچوک نے کہا اور منشویک بین‌الاقوامیت پسندوں کی طرف سے کہا گیا کہ جب تک بعض حالات کی تصدیق نہیں ہو جاتی تب تک وہ بھی مجلس صدارت میں شامل نہ ہوں‌گے۔ ادھر ادھر تالیاں اور نعرے۔ ایک آواز: ''دغاباز، تم اپنے آپ کو سوشلسٹ کہتے

ہو!،، یوکرینی ڈیلی گیٹوں کے ایک نمائندے نے مطالبہ کیا اور انھیں ایک نشست مل گئی۔ تب پرانی 'تسے ای کا' نیچے اتر آئی اور ان کی جگہ تراتسکی، کامینیف، لوناچارسکی، مادام کولونتائی، نوگن نے لے لی... پورا ہال کھڑا ہو گیا اور زوردار تالیاں گونجیں۔ کتنے اوپر جا پہنچے تھے یہ بالشویک، چار مہینے بھی نہیں ہوئے جب وہ ایک ایسا فرقہ * تھے جس سے نفرت و حقارت کی جاتی تھی اور آج اس اعلی جگہ پر آ گئے جو انقلاب کے پورے مد میں عظیم روس کی کشتی ہے!

کامینیف نے کہا کہ فرمان روز ہے، سب سے پہلے اقتدار کی تنظیم، دوسرے، جنگ اور صلح، اور تیسرے، آئین‌ساز اسمبلی۔ لوزوفسکی نے اٹھ کر اعلان کیا کہ سارے جتھوں کے بیورو کے معاہدے کے مطابق یہ تجویز کی جاتی ہے کہ پتروگراد سوویت کی رپورٹ سنی اور اس پر بحث کی جائے، پھر 'تسے ای کا' کے اور مختلف پارٹیوں کے ممبروں کو تقریر کا موقع دیا جائے اور آخر میں فرمان روز منظور کیا جائے۔

لیکن اچانک ایک نئی آواز سنائی دی جو بھیڑ کے ہنگامے سے زیادہ گہری، مضر اور تشویشناک تھی — دور سے آتے ہوئے توپوں کے دھماکے۔ لوگوں نے تشویش کے ساتھ دھندلائی ہوئی کھڑکیوں کی طرف دیکھا اور ان پر ایک بخار کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ مارتوف نے تقریر کرنے کی اجازت لی اور بھرائی ہوئی آواز میں چیخنے لگے ''ساتھیو، خانہ‌جنگی شروع ہو رہی ہے! پہلا سوال ہونا چاہئے اس سوال کا پرامن تصفیہ۔ اصولی طور پر اور ایک سیاسی نقطۂ‌نظر سے ہمیں خانہ‌جنگی کو ٹالنے کے کسی وسیلے پر فوراً بحث کرنی چاہئے۔ ہمارے بھائیوں کو سڑکوں پر گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے! اس وقت، جب کانگرس کے شروع ہونے سے پہلے اقتدار کے سوال کو ایک انقلابی پارٹی کی منظم کردہ فوجی سازش کے ذریعے طے کیا جا رہا ہے...،، ذرا دیر تک ان کی آواز شور میں ڈوبی رہی ''ساری انقلابی پارٹیوں کو اس حقیقت کا سامنا کرنا چاہئے! کانگرس کے سامنے پہلا سوال اقتدار کا سوال

---

* ملاحظہ ہو صفحہ ۴۰ پر ایڈیٹر کا نوٹ۔ (ایڈیٹر)

ہے، اور یہ سوال سڑکوں پر اسلحوں کی قوت سے پہلے ہی طے کیا جا رہا ہے!... ہمیں ایک ایسے اقتدار کی تخلیق کرنی چاہئے جس کو پوری جمہوریت تسلیم کرے۔ اگر کانگرس انقلابی جمہوریت کی آواز بننا چاہتی ہے تو اسے اس بڑھتی ہوئی خانہ جنگی کے مقابلے میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہ بیٹھے رہنا چاہئے، جس کا نتیجہ انقلاب دشمنی کا ایک خطرناک دھماکا ہو سکتا ہے... پرامن نتیجے کا امکان ایک متحدہ جمہوری اقتدار کی تشکیل میں مضمر ہے... ہمیں دوسری سوشلسٹ پارٹیوں اور تنظیموں کے ساتھ بات‌چیت کرنے کےلئے ایک وفد کا انتخاب کرنا چاہئے...،،

سارے وقت کھڑکیوں میں سے باقاعدگی سے آتی ہوئی توپوں کی گھٹی گھٹی آواز اور ایک دوسرے پر چیختے ہوئے ڈیلی‌گیٹوں کا شور... یوں، توپخانے کی گرج کے ساتھ، اندھیرے میں، نفرت اور خوف اور بیباکانہ جرأت کے ساتھ نیا روس جنم لے رہا تھا۔

بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں اور متحدہ سوشل ڈیموکریٹوں نے مارتوف کی تجویز کی حمایت کی۔ تجویز منظور ہو گئی۔ ایک سپاہی نے اعلان کیا کہ کسانوں کی کل‌روس سوویتوں نے کانگرس میں ڈیلی‌گیٹ بھیجنے سے انکار کیا۔ اس نے تجویز کی کہ ایک کمیٹی باقاعدہ دعوت نامے کے ساتھ بھیجی جائے۔ اس نے کہا ''کچھ ڈیلی‌گیٹ موجود ہیں۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ انہیں ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔،، تجویز منظور کرلی گئی۔

خاراش نے، جو کیپٹن کی پٹیاں شانوں پر لگائے تھے، مطالبہ کیا کہ انہیں تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔ انہوں نے چلاکر کہا ''جو سیاسی مکار لوگ اس کانگرس کو کنٹرول کر رہے ہیں انہوں نے ہمیں بتایا کہ ہمیں پہلے اقتدار کا سوال طے کرنا چاہئے — اور وہ ہمارے پیٹھ پیچھے، کانگرس کے شروع ہونے سے پہلے ہی طے کیا جا رہا ہے! سرما محل پر وار کئے جا رہے ہیں اور اسی طرح کے واروں سے اس سیاسی پارٹی کے تابوت میں کیلیں ٹھک رہی ہیں جس نے ایسی مہم کا خطرہ مول لیا ہے!،، شور۔ ان کے بعد گارراء * نے کہا ''ہم تو یہاں صلح کی تجویزوں پر

---

* ''پراودا،، کی رپورٹ کے مطابق یہ الفاظ خاراش نے کہے تھے۔ (ایڈیٹر)

بحث کر رہے ہیں اور سڑک پر ایک لڑائی چل رہی ہے... جو کچھ ہو رہا ہے اس میں سوشلسٹ انقلابی اور منشویک حصہ لینے سے انکار کرتے ہیں اور ساری پبلک قوتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اقتدار پر قبضہ کرنے کی اس کوشش کی مزاحمت کریں...،،
کوچن، ۱۲ویں فوج کے ڈیلی گیٹ اور ترودوویکوں کے نمائندہ:
''مجھے اطلاع کےلئے یہاں بھیجا گیا تھا اور میں فوراً محاذ پر واپس جا رہا ہوں جہاں ساری فوجی کمیٹیاں سمجھتی ہیں کہ آئین‌ساز اسمبلی سے صرف تین ہفتے پہلے سوویتوں کا اقتدار پر قبضہ کرنا فوج کی پیٹھ میں چھرا گھونپنا اور عوام کے خلاف ایک جرم ہے!،، ''جھوٹ! تم جھوٹ بول رہے ہو!،، کی چیخیں... جب پھر ان کی آواز سنائی پڑی تو وہ کہہ رہے تھے ''ہمیں اس پتروگراد والی مہم‌جوئی کو ختم کرنا ہے! میں سارے ڈیلی گیٹوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ملک کو اور انقلاب کو بچانے کی خاطر اس ہال سے نکل آئیں!،، جب وہ کان پھاڑ دینےوالے شور میں سے سیٹوں کے بیچ کے راستے پر آئے تو لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور انھیں دھمکانے لگے... اس کے بعد خنچوک*، جو لمبی بھوری چکی داڑھی‌والے افسر تھے، شائستگی سے سمجھانے کے انداز میں بولے: ''میں محاذ کے ڈیلی گیٹوں کی طرف سے بول رہا ہوں۔ اس کانگرس میں فوج کی کافی نمائندگی نہیں ہے اور مزیدبرآں فوج سوویتوں کی کانگرس کو اس وقت، جبکہ آئین‌ساز اسمبلی شروع ہونے میں صرف تین ہفتے رہ گئے ہیں ضروری نہیں سمجھتی۔ ،، چیخیں اور پاؤں پٹکنے کی آوازیں تیز سے تیزتر ہوتی جاتی ہیں۔ ''فوج یہ نہیں سمجھتی کہ سوویتوں کی کانگرس کے پاس ضروری اختیار ہے...،، سپاہی پورے ہال میں کھڑے ہونے لگے۔
انھوں نے چلاکر کہا ''تم کس کی طرف سے بول رہے ہو؟ تم کس کی نمائندگی کرتے ہو؟،،

---

* جو تقریر جان ریڈ نے خنچوک سے منسوب کی ہے وہ اخبارات کی رپورٹ کے مطابق کوچن ہی کی تقریر کا تسلسل ہے۔ (ایڈیٹر)

''ہویں فوج کی سوویت کی مرکزی عاملہ کمیٹی، دوسری ایف رجمنٹ، پہلی این رجمنٹ، تیسری ایس رائفل...''

''تمھیں کب چنا گیا ہے؟ تم سپاہیوں کی نہیں افسروں کی نمائندگی کرتے ہو! اس کے بارے میں سپاہی کیا کہتے ہیں؟'' تمسخر اور فقرے۔

''ہم، محاذ کی جماعت، جو کچھ ہوا ہے اور جو ہو رہا ہے اس کے لئے ہر ذمہ‌داری سے انکار کرتے ہیں اور ضروری سمجھتے ہیں کہ انقلاب کی نجات کے لئے ساری باشعور انقلابی قوتوں کو مجتمع کیا جائے! محاذ کی جماعت کانگرس سے علحدہ ہو جائےگی... لڑنے کی جگہ باہر سڑکوں پر ہے!''

زبردست چیخ پکار کا شور۔ ''تم اسٹاف کی طرف سے بول رہے ہو — فوج کی طرف سے نہیں!''

''میں سارے معقول سپاہیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کانگرس سے نکل آئیں!''

اس پر ''کورنیلوفی! انقلاب دشمن! اشتعال انگیز!'' جیسے خطابات برسائے گئے۔

اس کے بعد منشویکوں کی طرف سے خنچوک نے اعلان کیا کہ پرامن حل کا واحد امکان یہ ہے کہ ایک ایسی نئی کابینہ کی تشکیل کےلئے عارضی حکومت سے بات‌چیت کی جائے جسے آبادی کی ساری پرتوں کی حمایت حاصل ہو۔ کئی منٹ تک انھیں آگے کچھ نہیں کہنے دیا گیا۔ چیخنے کے لئے اپنی آواز بلند کر کے انھوں نے منشویک اعلان نامہ پڑھا:

''چونکہ بالشویکوں نے دوسرے جتھوں اور پارٹیوں سے مشورہ کئے بغیر پتروگراد سوویت کی مدد سے ایک فوجی سازش کی ہے اس لئے ہمارے لئے کانگرس میں رہنا ناممکن ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہم کنارہ‌کش ہوتے ہیں اور دوسری جماعتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ آکر صورت‌حال پر غور کرنے کےلئے جمع ہوں!''

''بھگوڑا!''

وقفے وقفے سے تقریباً مسلسل گڑبڑ میں سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف سے ہندلمان کی آواز سرما محل پر گولے باری کے خلاف احتجاج کرتی سنائی دیتی تھی... ''ہم اس قسم کے نراج کے خلاف ہیں...''

ابھی وہ نیچے اترے ہی ہوں گے کہ ایک نوجوان، دبلے پتلے چہرے والا سپاہی، جس کی آنکھیں چمک رہی تھیں، اچھل کر ڈائس پر آگیا اور اس نے ڈرامائی انداز میں اپنا ہاتھ اٹھایا:

''ساتھیو!،، اس نے پکار کر کہا اور سناٹا ہو گیا۔ ''میرا خاندانی نام ہے پیترسن۔ میں دوسری لاتویائی رائفل کی طرف سے بول رہا ہوں۔ آپ نے فوجی کمیٹیوں کے دو نمائندوں کے بیانات سنے۔ ان بیانات کی کچھ وقعت ہوتی اگر انھیں پیش کرنے والے فوج کے نمائندے ہوتے...،، (پرزور تالیاں۔) ''لیکن وہ سپاہیوں کی نمائندگی نہیں کرتے!،، اپنے مکے ہلاتے ہوئے اس نے کہا ''بارھویں فوج بڑی سوویت اور فوجی کمیٹی کے نئے چناؤ کے لئے بہت دنوں سے اصرار کر رہی ہے لیکن آپ کی 'تسے ای کا' کی طرح ہماری کمیٹی بھی ستمبر کے آخر تک عام لوگوں کے نمائندوں کی میٹنگ بلانے سے انکار کرتی رہی، تاکہ اس کانگرس کے لئے رجعت پرست اپنے جھوٹے ڈیلی گیٹ چن سکیں۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لاتویائی سپاہیوں نے بار بار کہا ہے 'اب قراردادیں نہیں چاہئیں! باتیں بہت ہو چکیں! ہم کام چاہتے ہیں۔ اقتدار ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے!، ان فریبی ڈیلی گیٹوں کو کانگرس سے نکل جانے دیجئے! فوج ان کے ساتھ نہیں ہے!،،

تالیوں کے شور سے ہال کی دیواریں ہل گئیں۔ اجلاس کے اولین لمحوں میں، واقعات کی تیزرفتاری سے ششدر ہوکر، توپوں کی آواز پر چونک چونک کر، ڈیلی گیٹ جھجک رہے تھے۔ ایک گھنٹے تک اس ٹریبون سے ایک کے بعد ایک ہتھوڑے جیسی مار پڑتی رہی جو ان کو متحد تو کر رہی تھی لیکن انھیں پسپا کرتی جا رہی تھی۔ تو کیا وہ اکیلے ہیں؟ کیا روس ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے؟ کیا یہ سچ ہے کہ فوج پتروگراد کی طرف بڑھتی چلی آ رہی ہے؟ اور تب اس صاف بین نوجوان سپاہی نے تقریر کی اور پلک جھپکتے میں انھیں پتہ چل گیا کہ سچ یہ ہے... یہ آواز سپاہیوں کی ہے — دسیوں لاکھ رواں رواں وردی پوش مزدور اور کسان ان کے جیسے انسان ہیں اور ان کے خیالات و جذبات ایک ہی ہیں...

اور سپاہیوں نے تقریریں کیں... گڑیلشاک نے محاذ کے

ڈیلی گیٹوں کی طرف سے اعلان کیا کہ انھوں نے معمولی سی اکثریت سے کانگرس سے نکل جانے کا فیصلہ کیا ہے اور بالشویک ممبروں نے ووٹ شماری میں حصہ ہی نہیں لیا اس لئے کہ وہ جماعتوں نہیں بلکہ سیاسی پارٹیوں کے مطابق تقسیم کے حق میں ہیں۔ انھوں نے کہا ''محاذ سے سیکڑوں ڈیلی گیٹ سپاہیوں کی شرکت کے بغیر چنے جا رہے ہیں اس لئے کہ فوجی کمیٹیاں اب عام سپاہیوں کی نمائندہ نہیں رہ گئی ہیں...،، لوکیانوف نے چیخ کر کہا کہ خاراش اور خنچوک جیسے افسران اس کانگرس میں فوج کی نہیں بلکہ صرف ہائی کمانڈ کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ ''خندقوں کے اصل باشندے تہ دل سے چاہتے ہیں کہ اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں منتقل ہو جائے اور سوویتوں سے انہیں بڑی توقعات ہیں!،،... دھارے کا رخ بدل رہا تھا۔

اس کے بعد ''بند،، کی طرف سے، جو یہودی سوشل ڈیموکریٹوں کا ترجمان تھا، ابراموویچ آئے — موٹے شیشوں کے پیچھے ان کی آنکھیں تیزی سے جھپک رہی تھیں، وہ غصے سے کانپ رہے تھے*۔

''اس وقت پتروگراد میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک وحشیانہ بلائے عظیم ہے! 'بند، جماعت منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے اعلان میں شریک ہوتی ہے اور وہ کانگرس سے الگ ہو جائےگی!،، انھوں نے اپنی آواز بھی بلند کی اور ہاتھ بھی۔ ''روسی پرولتاریہ کے سامنے ہمارے جو فرائض ہیں وہ ہمیں یہاں رہنے کی اور ان جرائم کا ذمہ‌دار بننے کی اجازت نہیں دیتے۔ چونکہ سرما محل پر گولے باری نہیں رک رہی ہے اس لئے میونسپل دوما نے منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں اور کسان سوویتوں کی عاملہ کمیٹی کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا ہے کہ عارضی حکومت کے ساتھ وہ بھی فنا ہو جائیں‌گے اور ہم ان کے ساتھ جا رہے ہیں! نہتے ہم دہشت پسندوں کی مشین گنوں کے سامنے اپنا سینہ کھول دیں‌گے... ہم اس کانگرس کے سارے ڈیلی گیٹوں کو مدعو کرتے ہیں...،، باقی حصہ فقروں، دھمکیوں اور لعنتوں کے طوفان میں کھو گیا جو

---

* بہ‌ظاہر اس کے بعد کی تقریریں ابراموویچ اور ایرلخ کی ہیں جنھیں جان ریڈ نے ایک ہی بنا دیا ہے۔ (ایڈیٹر)

پچاس ڈیلی گیٹوں کے اٹھتے اور باہر نکلنے کی کوشش شروع کرتے ہی قیامت کا سا ہو گیا تھا...

کامینیف نے گھنٹی بجائی اور چلائے ''اپنی جگہ پر بیٹھے رہئے اور ہم اپنا کام جاری رکھیں گے!،، اور تراتسکی نے زرد اور بیرحم چہرے کے ساتھ کھڑے ہوکر اپنی پاٹ‌دار آواز میں شدید حقارت کے ساتھ کہا ''یہ سارے نام‌نہاد سوشلسٹ سمجھوتے باز، یہ ڈرے ہوئے منشویک، سوشلسٹ انقلابی، 'بند، — ان سب کو جانے دیجئے! یہ سب کوڑا کرکٹ ہے جس کو تاریخ کے گھورے پر پھینک دیا جائے گا!،،

بالشویکوں کی طرف سے ریازانوف نے کہا کہ میونسپل دوما کی درخواست پر فوجی انقلابی کمیٹی نے ایک وفد بات‌چیت کی پیش‌کش کرنے کےلئے سرمنا محل بھیجا ہے۔ ''اس طرح ہم نے خون ریزی سے بچانے کےلئے ہر ممکن چیز کردی ہے...،،

ہم اس جگہ سے تیزی سے نکلے۔ بس لمحے بھر کو اس کمرے میں رکے جہاں فوجی انقلابی کمیٹی غضبناک رفتار سے کام کر رہی تھی، ٹیلی‌فونوگراف کی گھنٹی کے شور میں خبر رسانوں کو موصول اور روانہ کر رہی تھی اور زندگی اور موت کے اختیار سے لیس کرکے کمیساروں کو شہر کے کونے کونے میں بھیج رہی تھی۔ دروازہ کھلا، باسی ہوا اور سگریٹ کے دھوئیں کا ایک جھونکا باہر آیا اور ہم نے ایک شیڈوالی برقی روشنی کے نیچے ایک نقشے پر جھکے ہوئے بالوں اور لباس کی ترتیب سے بےنیاز لوگوں کو دیکھا... ہلکے پیلے بالوں‌والے ایک مسکراتے ہوئے نوجوان کامریڈ یوزیفوف دوخوینسکی نے ہمارے لئے پاس بنائے۔

جب ہم سرد رات میں باہر آئے تو اسمولنی کا سارا سامنے‌والا حصہ آنے جانے‌والی موٹرگاڑیوں کےلئے ایک زبردست پارک بنا ہوا تھا جن کے شور کے باوجود دور سے آتی ہوئی توپوں کے مدھم دھماکے سنائی دے رہے تھے۔ وہاں ایک بڑی موٹر ٹرک کھڑی تھی جس کا انجن چل رہا تھا اور اس سے ساری ٹرک ہل رہی تھی۔ لوگ اس میں بنڈل اچھال کر پھینک رہے تھے اور دوسرے لوگ، پہلو سے بندوقیں ٹکائے ان بنڈلوں کو لے رہے تھے۔

میں نے چلاکر پوچھا ''تم لوگ کہاں جا رہے ہو؟،،

''بیچ شہر میں، سارے میں، ہر جگہ!،، ایک پستہ قد مزدور نے بڑی خوشی کے انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

ہم نے اپنے پاس دکھائے۔ ''چلو!،، ان لوگوں نے دعوت دی۔ ''لیکن غالباً گولیاں چلیں گی...،، ہم ٹرک پر چڑھ آئے۔ کلچ سخت جھٹکے سے کھسک کر اپنی جگہ پر پہنچا، بڑی سی گاڑی آگے کو بڑھی اور ہم سب لڑھک کر پیچھے کو ان لوگوں پر آ گرے جو چڑھ رہے تھے۔ پھاٹک کے پاس بہت بڑے الاؤ کے برابر سے اور پھر باہری پھاٹک پر جلتی ہوئی آگ کے برابر سے گزرے، جس سے اس کے اردگرد رائفلیں لئے بیٹھے ہوئے لوگوں کے چہرے تمتما رہے تھے، اور پوری رفتار سے اچھلتے ہوئے، جھومتے ہوئے ہم نے سوورونسکی پراسپکٹ پار کیا... ایک آدمی نے ایک بنڈل پر لپٹا ہوا کاغذ نوچا اور مٹھی بھر بھر کر پرچے ہوا میں اچھالنے لگا۔ ہم نے بھی ویسے ہی کرنا شروع کر دیا، تاریک سڑک پر آگے بڑھتے ہوئے اور اپنے پیچھے سفید کاغذوں کی دم لہراتے اور بکھراتے ہوئے۔ دیر سے آنےوالے راہ گیر انھیں اٹھانے کے لئے جھکتے۔ نکڑوں پر الاؤ کے اردگرد بیٹھے ہوئے گشتی سپاہی اسلحے سنبھال کر انھیں پکڑنے کےلئے لپکتے۔ کبھی کبھی مسلح لوگ سامنے آ جاتے اور چلاتے ''استوئی،،! (رک جاؤ!) اور اپنی بندوقیں تان لیتے لیکن ہمارا ڈرائیور چلا کر کچھ کہتا اور ہم آگے بڑھتے جاتے...

میں نے بھی ان میں ایک پرچہ لے لیا اور گزرتی ہوئی سڑک کی روشنی میں پڑھا:

''روس کے شہریوں کے نام

''عارضی حکومت کو معزول کر دیا گیا ہے۔ ریاستی اقتدار مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویت کے ترجمان یعنی فوجی انقلابی کمیٹی کے ہاتھ میں آ گیا ہے جو پتروگراد کے پرولتاریہ اور گیریسن کی سربراہ ہے۔

''جس مقصد کےلئے عوام لڑ رہے تھے یعنی ایک جمہوری صلح کی فوری تجویز، زمین‌داروں کے جائیدادی حقوق کا خاتمہ، پیداوار

پر مزدور کنٹرول، ایک سوویت حکومت کا قیام — وہ مقصد قطعی طور پر حاصل ہو گیا ہے۔

''مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کا انقلاب، زندہ باد!

مزدوروں اور سپاہیوں کے
نمائندوں کی پتروگراد سوویت
کی ماتحت فوجی انقلابی کمیٹی''

میرے برابر دنبالہ‌دار آنکھوں اور منگولیائی چہرےوالا ایک آدمی بکری کی کھال کی قفقازی ٹوپی پہنے بیٹھا تھا، اس نے جلدی سے کہا ''خبردار رہنا، یہاں اشتعال‌انگیز ہمیشہ کھڑکیوں میں سے گولی چلا دیتے ہیں!،، ہم زنامنسکی چوک پر مڑ گئے جو تاریک اور تقریباً بالکل سنسان تھی۔ پھر ہم تروبتسکوئی کے بنائے ہوئے بےہودہ مجسمے * کا چکر کاٹ کے ایک جھونک سے کشادہ نیوسکی پر آ گئے۔ ٹرک میں تین آدمی رائفلیں تانے کھڑے تھے اور کھڑکیوں پر نظریں جمائے تھے۔ ہمارے پیچھے سڑک بھاگتے اور جھکتے ہوئے لوگوں سے جیالی تھی۔ اب ہمیں توپیں نہیں سنائی دے رہی تھیں اور سرما محل سے ہم جتنا نزدیک ہوتے جاتے تھے سڑکیں اتنی ہی زیادہ خاموش اور سنسان معلوم ہوتی تھیں۔ میونسپل دوما میں خوب روشنی ہو رہی تھی۔ اس کے ادھر ہم کو لوگوں کی ایک بھیڑ اور جہازیوں کی ایک قطار نظر آئی جو رکنے کے لئے ہم پر بہت غصے سے چیخے۔ ٹرک نے رفتار سست کردی اور ہم اتر پڑے۔

یہ ایک حیرت انگیز منظر تھا۔ یکاترینا نہر کے نکڑ پر ایک آرک لائٹ کے نیچے نیوسکی کی پوری چوڑائی پر مسلح جہازیوں کی ایک صف کھڑی تھی جو چار چار کی قطار میں کھڑے ہوئے لوگوں کی ایک بھیڑ کا راستہ روکے ہوئے تھی۔ کوئی تین چار سو لوگ تھے، فراک کوٹ پہنے ہوئے مرد، خوش پوشاک عورتیں، افسران — ہر قسم کے اور ہر حالت کے لوگ۔ ان میں ہم نے کانگرس کے بہت سے ڈیلی گیٹوں، منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں

---

* روسی زار الیکساندر سوم کا مجسمہ۔ (ایڈیٹر)

کے لیڈروں کو پہچانا۔ کسانوں کی سوویت کے چھدری داڑھی والے صدر دبلے پتلے اوکسنتیف، کیرنسکی کے ترجمان سروکن، خنچوک، ابراموویچ، اور سب کے آگے پتروگراد کے میئر سفید داڑھی والے شرائدر اور عارضی حکومت میں وزیر رسد پروکوپووچ جو اسی صبح گرفتار کئے گئے تھے اور پھر چھوڑ دئے گئے تھے۔ مجھے ''رشن ڈیلی نیوز،، * کے رپورٹر مالکین نظر آ گئے جو بڑی خوشی کے ساتھ چلائے ''سرما محل میں مرنے چلے! ،، جلوس ساکت کھڑا تھا لیکن اس کے اگلے حصے میں زوروں کی بحث کی آواز آ رہی تھی۔ شرائدر اور پروکوپووچ تنومند جہازی پر چیخ رہے تھے جو لگتا تھا کہ کمانڈر ہے۔

انھوں نے چلا کر کہا ''ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں جانے دیا جائے! دیکھتے ہو کہ یہ کامریڈ کانگرس سے آ رہے ہیں! ان کے ٹکٹ دیکھ لو! ہم سرما محل جا رہے ہیں!،،

صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ جہازی حیران ہے۔ اس نے بڑے سے پنجے سے اپنا سر کھجایا اور تیوری چڑھائی۔ ''مجھے کمیٹی کا حکم ہے کہ کسی کو سرما محل میں داخل نہ ہونے دیا جائے،، وہ بڑبڑانے لگا۔ ''لیکن میں ایک کامریڈ کو اسمولنی ٹیلی‌فون کرنے بھیجتا ہوں...،،

''ہم کو اندر ضرور جانا ہے! ہم غیرمسلح ہیں! ہم تو اندر جائیں‌گے چاہے تم اجازت دو یا نہ دو!،، بوڑھے شرائدر نے بڑے جوش میں چلا کر کہا۔

''مجھے حکم ہے،، جہازی نے منہ پھلا کر دوہرایا۔

ہر طرف سے آوازیں آئیں ''چاہو تو ہم پر گولی چلا دو! ہم تو جائیں‌گے! آگے بڑھو! اگر تم روسیوں اور ساتھیوں پر گولی چلا سکتے ہو تو ہم مرنے کےلئے تیار ہیں! ہم تمھاری بندوقوں کے سامنے اپنا سینہ کھول دیتے ہیں!،،

جہازی ہٹ کا پکا دکھائی دے رہا تھا، اس نے کہا ''نہیں، ہم تمھیں جانے کی اجازت نہیں دیں‌گے۔،،

---

* انگریزی زبان کا اخبار جو پتروگراد سے ۱۹۱۷ء میں شائع ہوتا تھا۔ (ایڈیٹر)

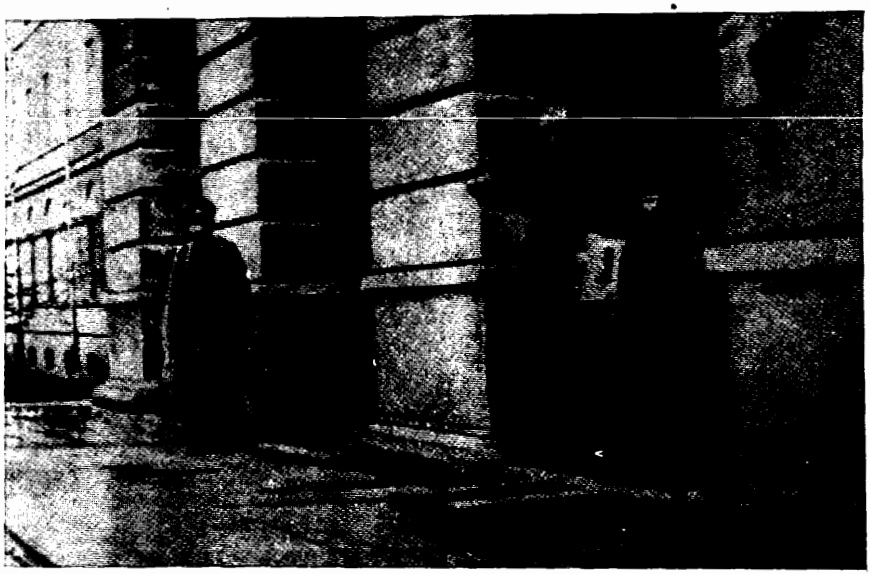

اسمولنی کا صدر دروازہ، جس پر سپاہی اور سرخ گارد والے پہرہ رکھتے تھے۔

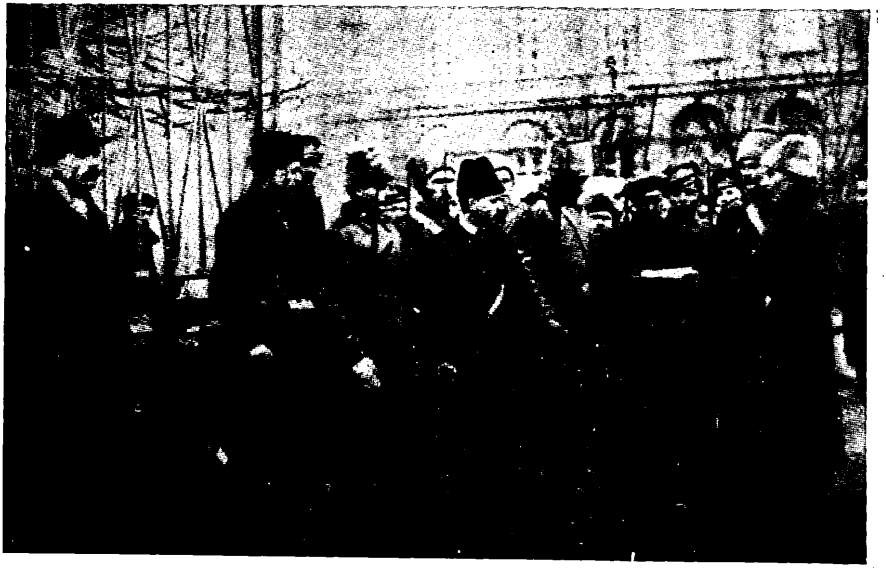

سرخ گاردوالے اسمولنی میں پاسوں کی جانچ کر رہے ھیں۔

''اگر ہم آگے بڑھیں تو تم کیا کروگے؟ گولی چلاؤگے؟''
''نہیں، میں غیرمسلح لوگوں پر گولی نہیں چلانےوالا۔ ہم نہتے روسی لوگوں پر کیسے گولی چلائیں؟..''
''تو ہم آگے بڑھیں‌گے! تم کیا کروگے؟''
''کچھ کریں‌گے'' جہازی نے کہا۔ بےظاہر اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرنا چاہئے۔ ''ہم تمھیں جانے نہیں دے سکتے۔ ہم کچھ کریں‌گے۔''
''کیا کروگے؟ تم کروگے کیا؟''
ایک اور جہازی آ گیا، بہت زیادہ جھنجلایا ہوا۔ ''تمھاری پٹائی کریں‌گے!'' اس نے زور سے چلاکر کہا۔ ''اور اگر ضرورت پڑی تو گولی بھی چلائیں‌گے۔ اب گھر چلے جاؤ اور ہمیں چین لینے دو!''
اس پر غصے اور تنفر کا سخت شور ہوا۔ پروکوپووچ کسی قسم کے بکسے پر چڑھ گئے تھے اور اپنی چھتری ہلا ہلاکر انھوں نے ایک تقریر کی:
''ساتھیو اور شہریو! ہمارے خلاف طاقت استعمال کی جا رہی ہے۔ ہم ان جاہل لوگوں کو اپنا خون بہانے نہیں دے سکتے! یہ ہماری شان کے خلاف ہے کہ ہم کو سڑکوں پر سوئچ‌مین گولیوں کا نشانہ بنائیں۔'' (مجھے بالکل نہیں پتہ چلا کہ ''سوئچ‌مین'' سے ان کا کیا مطلب تھا۔) ''چلو دوما واپس چلیں اور ملک کو اور انقلاب کو بچانے کے بہترین طریقے پر غور کریں!''
اس پر جلوس پروقار خاموشی کے ساتھ مڑا اور نیوسکی پر واپس چلا، ویسے ہی چار چار کی قطار میں اور توجہ دوسری طرف ہونے کے اس موقع سے فائدہ اٹھاکر ہم پہریداروں کے پاس سے چپکے سے اندر آ گئے اور سرما محل کی طرف روانہ ہو گئے۔
یہاں بالکل اندھیرا تھا اور کوئی چیز حرکت نہیں کر رہی تھی لیکن سپاہی اور سرخ گارد کے جوان پہرے پر سنجیدہ اور پرعزم لگ رہے تھے۔ کازان کیتھڈرل کے سامنے تین انچ والی ایک فیلڈ گن سڑک کے بیچ میں پڑی تھی اور چھتوں پر اپنے پچھلے نشانے کے بعد پیچھے کو کھسک کر ایک طرف کو لڑھک گئی

تھی۔ سپاہی ہر دروازے پر کھڑے تھے، دبی آواز میں باتیں کر رہے تھے اور پولیس پل کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے جا رہے تھے۔ میں نے ایک آواز کو کہتے سنا ''ہو سکتا ہے ہم نے غلطی کی ہو...،، نکڑوں پر گشتی سپاہی ہر راہ‌گیر کو روک رہے تھے — اور ان گشتی سپاہیوں کی تشکیل بڑی دلچسپ تھی، اس لئے کہ باقاعدہ فوجیوں کا کمانڈر ہمیشہ سرخ‌گارد کا ایک جوان ہوتا تھا... گولیاں چلنی بند ہو گئی تھیں۔

ہم جب مورسکایا پر آئے تو وہاں کوئی چلا رہا تھا: ''یونکروں نے کہلا بھیجا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم جاکر انہیں نکال لائیں!،، آوازوں نے کمانڈ دینی شروع کی اور شدید اندھیرے میں ہمیں لگا کہ ایک سیاہ بھیڑ آگے بڑھ رہی ہے، سوائے پاؤں کی چاپوں اور اسلحوں کی کھڑکھڑاہٹ کے اور کوئی آواز نہ تھی۔ ہم بھی پہلی صف میں شامل ہو گئے۔

ایک سیاہ دریا کی طرح، ساری سڑک کو بھرے ہوئے، گیت یا تالیوں کے بغیر ہم سرخ محراب میں سے امنڈتے ہوئے نکلے جہاں میرے آگے‌والے شخص نے مدھم آواز میں کہا ''ساتھیو، خبردار رہنا! ان پر بھروسہ نہ رکھنا۔ وہ لوگ ضرور گولی چلائیں‌گے!،، کھلے میں ہم نے دوڑنا شروع کر دیا، جھکے جھکے اور ایک ساتھ جھنڈ بنائے ہوئے۔ اچانک ہم نے الیکساندر ستون کے چبوترے کی آڑ میں بھیڑ لگا لی۔

میں نے پوچھا ''ان لوگوں نے تم میں سے کتنے مارے؟،،

''پتہ نہیں۔ کوئی دس...،،

وہاں چند منٹ کئی سو لوگ سٹے رہے تو لگا کہ جیسے فوج کو بھروسہ ہو گیا اور بغیر کسی حکم کے اس نے پھر آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ اب، سرما محل کی ساری کھڑکیوں سے نکلنے‌والی روشنی میں میں دیکھ سکتا تھا کہ پہلے دو تین سو لوگ تو سرخ‌گارد کے تھے، ان میں بس اکادکا سپاہی تھے۔ ہم ایندھن کی بنی ہوئی مورچہ‌بندی پر چڑھ گئے اور دوسری طرف کودے تو سب نے فتح‌مندانہ نعرہ بلند کیا اس لئے کہ وہاں رائفلیں ڈھیر تھیں جنھیں یونکر پھینک کر وہاں سے بھاگے تھے۔ صدر پھاٹک کے

دونوں طرف دروازے پاٹم پاٹ کھلے تھے، روشنی باہر آ رہی تھی اور لق ودق عمارت میں سے ایک آواز نہیں آ رہی تھی۔

پراشتیاق لوگوں کے ریلے میں ہم دائیں طرف کے دروازے میں ہوکر اندر جا پہنچے جو ڈاٹ کی چھت‌والے بڑے سے کمرے میں کھلتا تھا۔ یہ مشرقی بازو کا تہ‌خانہ تھا جہاں سے راہ‌داریوں اور سیڑھیوں کی بھول بھلیاں ادھر ادھر جاتی تھیں۔ بہت سے بڑے بڑے پیکنگ بکسے پڑے تھے جن پر سرخ‌گارد اور سپاہی ٹوٹ پڑے اور انھیں اپنی رائفلوں کے کندوں سے توڑ تاڑکر قالینیں، پردے، چادریں وغیرہ، چینی کی پلیٹیں، شیشے کے ظروف کھینچ کھینچ کر نکالنے لگے... ایک آدمی کانسے کی بڑی گھڑی اپنے کندھے پر اٹھائے گھوم رہا تھا، دوسرے کو شترمرغ کے پروں کی ایک کلغی مل گئی جسے اس نے اپنی ہیٹ میں لگا لیا۔ لوٹ شروع ہی ہوئی تھی کہ کسی نے چلا کر کہا ''ساتھیو! کسی چیز کو ہاتھ مت لگاؤ! کوئی چیز مت لو! یہ عوام کی ملکیت ہے!،، فوراً بیس آوازیں چلانے لگیں ''رک جاؤ! ہر چیز واپس رکھ دو! کوئی چیز مت لو! عوام کی ملکیت!،، بہت سے ہاتھوں نے لوٹنے‌والوں کو کھینچا۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں ڈسک اور ٹیپسٹری تھی ان سے چھین لی گئی، دو آدمیوں نے کانسے کی بڑی گھڑی واپس لےلی۔ بھونڈے‌پن سے جلدی جلدی چیزیں اپنے بکسوں میں ٹھونس دی گئیں اور کچھ لوگ خود ہی سنتری بن کر پہرے پر کھڑے ہو گئے۔ یہ سب بالکل بیساختہ ہوا۔ راہ‌داریوں میں سے اور سیڑھیوں پر سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو دور دور سے آتی ہوئی مدھم ہو جاتی تھیں ''انقلابی ڈسپلن! عوام کی ملکیت!...،،

ہم واپس آ کر مغربی بازو میں جانے کےلئے بائیں طرف کے دروازے میں آ گئے۔ وہاں بھی نظم و ضبط قائم کیا جا رہا تھا۔ سرخ‌گارد کا ایک جوان ایک اندرونی دروازے میں سے سر نکال کر چلایا ''محل سے باہر چلے جاؤ، ساتھیو! ہمیں دکھانا ہے کہ ہم چور یا لٹیرے نہیں ہیں۔ ہر شخص محل سے باہر چلا جائے سوائے کمیساروں کے، جب تک ہم سنتری نہ تعینات کر دیں۔،،

دو سرخ‌گارد، ایک سپاہی اور ایک افسر، اپنے اپنے ہاتھ میں ریوالور لئے کھڑے تھے۔ ان کے پیچھے ایک اور سپاہی میز پر

بیٹھا تھا۔ اندر سے، پاس سے اور دور سے آوازیں آ رہی تھیں ''باہر، باہر، سب لوگ باہر چلے جائیں!،، دروازے میں سے فوج نکلنی شروع ہوئی، دھکے دیتی ہوئی، سمجھاتی بجھاتی اور بحث کرتی ہوئی۔ ہر آدمی جیسے ہی باہر آتا اسے خود ساختہ کمیٹی پکڑ لیتی اور اس کی جیبوں کی تلاشی لیتی اور اس کے کوٹ کے نیچے دیکھتی۔ ہر وہ چیز جو صریحی طور پر اس کی نہ ہوتی اسے لے لیا جاتا۔ میز پر بیٹھا ہوا شخص کاغذ میں اس کا اندراج کرتا اور اسے ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جایا جاتا۔ عجیب و غریب قسم کی چیزیں اس طرح ضبط کی گئیں: مورتیاں، روشنائی کی دواتیں، پلنگ پوش جن پر شہنشاہی نشان کڑھا ہوا تھا، موم‌بتیاں، ایک چھوٹی سی روغن رنگ تصویر، میز پر رکھنےوالے جاذب، طلائی قبضےوالی تلواریں، صابن کی بٹیاں، بھانت بھانت کے کپڑے، کمبل۔ ایک سرخ‌گارد تین رائفلیں لئے تھا جن میں سے دو اس نے یونکروں سے چھینی تھیں، دوسرے کے پاس دستاویزوں سے بھرے ہوئے چار پورٹ‌فولیو تھے۔ مجرم یا تو بددلی سے چیزیں حوالے کر دیتے تھے یا بچوں کی طرح منت سماجت کرتے تھے۔ کمیٹی کے سارے لوگ ایک ساتھ بولتے ہوئے انھیں سمجھاتے کہ عوام کے علمبرداروں کو چوری کرنا زیب نہیں دیتا۔ اکثر یہ ہوتا کہ جو پکڑے جاتے وہی الٹ‌کر باقی ساتھیوں کی تلاشی لینے میں مدد کرنے لگتے (۳)۔

تین تین چار چار کی ٹولیوں میں یونکر نکلے۔ کمیٹی نے انھیں بہت زیادہ جوش کے ساتھ دھر لیا اور تلاشی لینے کے ساتھ ساتھ کہتے جاتے ''اچھا، اشتعال‌انگیز! کورنیلوفی! انقلاب دشمن! عوام کے قاتل!،، لیکن کسی طرح کی مار پیٹ نہیں کی گئی حالانکہ یونکر بہت سہمے ہوئے تھے۔ لوٹ کی چھوٹی چیزوں سے ان کی بھی جیبیں بھری ہوئی تھیں۔ کاتب نے ان سب چیزوں کا اندراج بڑی احتیاط سے کیا اور چھوٹے کمرے میں ان کا ڈھیر لگا دیا گیا... یونکروں کے اسلحے اتروا لئے گئے۔ پرجوش آوازوں نے ان سے سوال کیا ''اب پھر کبھی عوام کے خلاف ہتھیار اٹھاؤ گے؟،،

یونکروں نے ایک ایک کرکے جواب دیا ''نہیں،،۔ اس پر ان کو چھوڑ دیا گیا۔

ہم نے پوچھا کہ کیا ہم اندر جا سکتے ہیں۔ کمیٹی شبہے میں

تھی لیکن تنومند سرخ گارد نے سختی کے ساتھ جواب دیا کہ اندر جانا منع ہے۔ اس نے پوچھا ''لیکن تم لوگ ہو کون؟ مجھے کیا معلوم کہ تم سب کے سب کیرنسکی نہیں ہو؟،، (ہم لوگ پانچ تھے جن میں دو عورتیں بھی تھیں)۔

''ساتھیو، راستہ دینا، ایک طرف ہو جاؤ، ساتھیو!،، دروازے میں سے ایک سپاہی اور ایک سرخ گارد نکلے جو بھیڑ کو ادھر ادھر ہٹانے لگے۔ پھر دوسرے پہریدار آئے جن کی سنگینیں چڑھی ہوئی تھیں۔ ان کے پیچھے ایک کے پیچھے ایک نصف درجن لوگ غیرفوجی لباس میں نکلے — یہ عارضی حکومت کے اراکین تھے۔ سب سے پہلے کیشکن آئے، ان کا منہ لٹکا ہوا اور چہرہ زرد تھا، پھر روتن برگ، وہ بیدلی سے نگاہیں نیچے کئے ہوئے تھے۔ پھر تیریشنکو تھے جو تیکھی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے، انھوں نے ہمیں بھی سرد مہری سے گھورا... یہ لوگ خاموشی سے گزر گئے۔ فتح مند باغیوں نے انھیں دیکھنے کے لئے بھیڑ تو لگائی لیکن غصے میں دو ہی ایک لوگ بڑبڑائے۔ یہ ہمیں بعد کو معلوم ہوا کہ سڑک پر لوگ ان کو پیٹنا چاہتے تھے، اور گولیاں بھی چلیں — لیکن جہازیوں نے انھیں بہ حفاظت پیٹر پال گڑھی میں پہنچا دیا...

اس عرصے میں بغیر کسی کے ٹوکے ہوئے ہم محل میں داخل ہو گئے۔ ابھی تک بہت لوگ آ جا رہے تھے، لق ودق عمارت کے نو دریافت کمروں کی چھان بین کر رہے تھے اور یونکروں کے چھپے ہوئے گیریسنوں کی تلاش کر رہے تھے جن کا وجود ہی نہیں تھا۔ ہم اوپر چلے گئے اور سارے کمروں میں گھومتے پھرے۔ محل کے اس حصے میں دریائے نیوا کی طرف سے دوسرے دستے بھی داخل ہو گئے تھے۔ بڑے ریاستی کمروں کی تصویروں، مورتیوں، ٹیپسٹری اور قالینوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا لیکن دفتروں میں ہر میز اور الماری لوٹ لی گئی تھی، کاغذ فرش پر بکھرے پڑے تھے اور رہائشی کمروں میں بستروں پر سے پلنگ پوش نوچ لئے گئے تھے اور کپڑوں کی الماریوں کے تالے توڑ کر انھیں کھول لیا گیا تھا۔ لوٹ کے مال میں سب سے زیادہ قدر کپڑوں کی تھی جن کی ضرورت محنت کش عوام کو تھی۔ ایک کمرے میں فرنیچر بھرا تھا وہاں ہم نے دو سپاہیوں کو دیکھا جو کرسیوں

پر چڑھا ہوا اچھا اسپینی چمڑا نوچ رہے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ اس سے وہ جوتے بنائیں گے...

محل کے پرانے خدمتگار اپنی نیلی اور سرخ اور طلائی وردیاں پہنے حیران پریشان کھڑے تھے اور عادت سے مجبور ہوکر کہے جا رہے تھے ''حضور، آپ ادھر نہیں جا سکتے! ادھر جانا منع ہے...'' آخرکار ہم سنہرے اور بالاخیت‌والے دیوان میں جا پہنچے جس پر قرمزی زربفت کے پردے آویزاں تھے اور جہاں اس پورے دن اور رات کو وزیروں کا اجلاس ہوتا رہا تھا اور جہاں ''دربانوں'' نے انھیں سرخ‌گارد کے حوالے کر دیا تھا۔ سبز بنات سے ڈھکی ہوئی میز بالکل اسی طرح تھی جیسی انھوں نے اسے چھوڑا تھا اور گرفتار کرلئے گئے تھے۔ ہر خالی کرسی کے سامنے قلم اور دوات اور کاغذ تھا۔ کاغذوں پر عمل کے منصوبے کی ابتدا، اعلانوں اور منشوروں کے سرسری مسودے لکھے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر کو کاٹ دیا گیا تھا اس لئے کہ ان کا بیسود ہونا ظاہر ہو چکا تھا اور کاغذ کے باقی حصے پر بےخیالی میں بنائے ہوئے اقلیدسی نمونے تھے جو لکھنے‌والے نے اس وقت بنائے تھے جب وہ بددلی اور مایوسی کے ساتھ سن رہا تھا اور ایک کے بعد ایک وزیر لمحہ بہ لمحہ بدلتی جانے‌والی اسکیمیں پیش کر رہا تھا۔ میں نے اس طرح کا ایک ورق اٹھا لیا جو کونووالوف کی تحریر میں تھا اور جس پر لکھا ہوا تھا ''عارضی حکومت سارے طبقوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ عارضی حکومت کی حمایت کریں...''

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس سارے عرصے میں، اگرچہ سرما محل محاصرے میں تھا، حکومت محاذ سے اور صوبائی روس سے برابر رسل و رسائل قائم کئے ہوئے تھی۔ بالشویکوں نے صبح سویرے وزارت جنگ پر قبضہ کر لیا تھا لیکن انھیں فوجی تار دفتر کا پتہ نہیں تھا جو دوچھتی میں واقع تھا اور نہ انھیں اس خفیہ ٹیلی‌فون لائن کا پتہ تھا جو وزارت جنگ کو سرما محل سے ملائے ہوئے تھی۔ اس دوچھتی میں ایک نوجوان افسر سارا دن بیٹھا رہا اور ملک بھر میں اپیلوں اور اعلانوں کے ریلے بھیجتا رہا۔ اور جب اسے پتہ چلا کہ محل پر قبضہ ہو گیا تو اس نے اپنی ٹوپی پہنی اور بڑے سکون کے ساتھ عمارت سے باہر چلا گیا...

ہمیں اردگرد کی چیزوں سے اتنی دلچسپی تھی کہ ہم نے کافی دیر تک اپنے چاروں طرف کے سپاہیوں اور سرخ گاردوں کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھی۔ جب ہم ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چہل قدمی کر رہے تھے تو ایک چھوٹی سی ٹولی ہمارے ساتھ ساتھ تھی۔ یہاں تک کہ ہم بڑے نگارخانے میں پہنچ گئے جہاں ہم نے سہ پہر یونکروں کے ساتھ گزاری تھی۔ تب ہماری طرف کوئی ایک سو لوگ لپکے۔ ایک تنومند سپاہی نے ہمارا راستہ روک لیا۔ اس کا چہرہ غضبناک شبہے سے سیاہ تھا۔

اس نے غراکر پوچھا ''تم کون ہو؟ اور یہاں کیا کر رہے ہو؟،، دوسرے لوگوں نے آہستہ آہستہ ہمیں گھیر لیا اور ہمیں گھورتے ہوئے بڑبڑانے لگے ''اشتعال انگیز!،، میں نے کسی کو کہتے سنا ''لٹیرے!،، میں نے وہ پاس دکھائے جو ہمیں فوجی انقلابی کمیٹی سے ملے تھے۔ سپاہی نے انہیں بےرخی سے لیا، الٹا پلٹا اور کچھ سمجھے بغیر انہیں دیکھتا رہا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ پڑھ نہیں سکتا تھا۔ اس نے انہیں واپس کرتے ہوئے زمین پر تھوکا اور حقارت سے کہا ''کاغذ!،، بھیڑ نے ہمارے چاروں طرف سے حلقہ تنگ کرنا شروع کیا جیسے گلے کے رکھوالے کو بپھرے ہوئے مویشی گھیرتے ہیں۔ ان کے سروں پر سے میں نے ایک افسر کو دیکھا جو بےبس اگ رہا تھا۔ میں نے اسے پکارا۔ وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا ہماری طرف بڑھا۔

اس نے مجھ سے کہا ''میں کمیسار ہوں، تم کون ہو؟ یہ کیا ہے؟،، دوسرے لوگ ٹھہر گئے اور انتظار کرنے لگے۔ میں نے پھر کاغذات نکالے۔ اس نے تیزی سے فرانسیسی میں پوچھا ''تم لوگ غیرملکی ہو؟ یہ بڑی خطرناک حرکت ہے...،، پھر وہ ہمارے کاغذات لئے ہوئے بھیڑ کی طرف مڑا اور اس نے چلاکر کہا ''ساتھیو، یہ لوگ غیرملکی کامریڈ ہیں، امریکہ سے آئے ہیں۔ یہاں وہ آئے ہیں تاکہ اپنے عوام کو پرولتاری فوج کی انقلابی ڈسپلن اور بہادری کے بارے میں بتا سکیں!،،

بڑے سپاہی نے جواب دیا ''تمہیں کیسے معلوم؟ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہ اشتعال انگیز ہیں! کہتے ہیں کہ یہاں پرولتاری فوج کی انقلابی ڈسپلن دیکھنے آئے ہیں لیکن پورے محل میں آزادی

سے گھومتے پھر رہے ہیں اور ہمیں کیا پتہ کہ ان کی جیبیں لوٹ کے مال سے بھری ہوئی نہیں ہیں؟،،

''بالکل ٹھیک!،، دوسروں نے غرا کر کہا اور پھر آگے بڑھنے لگے۔

''ساتھیو! ساتھیو!،، افسر نے اپیل کی۔ اس کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں۔ ''میں فوجی انقلابی کمیٹی کا کمیسار ہوں۔ تم لوگوں کو مجھ پر بھروسہ ہے کہ نہیں؟ تو سنو، میں بتاتا ہوں کہ ان کے پاسوں پر وہی دستخط ہیں جو میرے پاس پر ہیں!،،

وہ ہمیں ساتھ لئے ہوئے محل میں سے گزر کر ایک دروازے سے باہر لے آیا جو نیوا کی گودی پر کھلتا تھا۔ اس دروازے کے سامنے بھی معمول کے مطابق ایک کمیٹی کھڑی تھی جو جیبوں کی تلاشیاں لے رہی تھی... وہ اپنا چہرہ پونچھتا اور بڑبڑاتا جا رہا تھا ''تم لوگ بال بال بچ گئے،،۔

ہم نے پوچھا ''عورتوں کی بٹالین کا کیا ہوا؟،،

''ارے— عورتیں!،، اس نے ہنس کر کہا۔ ''وہ سب ایک کمرے میں جمع ہو گئی تھیں۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنے میں بڑی مشکل ہوئی کہ ان کا کیا کریں— بہتوں پر دورہ سا پڑا ہوا تھا وغیرہ وغیرہ۔ پھر آخر میں ہم نے انہیں فن‌لینڈ اسٹیشن تک مارچ کروایا اور لیواشیوہ جانےوالی گاڑی میں بٹھا دیا جہاں ان کی ایک چھاؤنی ہے...،، (۴)

ہم سرد، تناؤ سے بھری ہوئی، نامعلوم فوجوں کی نقل و حرکت سے بھنبھناتی ہوئی، گشتی ٹولیوں کی آمد و رفت سے چونک چونک پڑتی ہوئی رات میں باہر نکل آئے۔ دریا پار سے، جہاں پیٹر اور پال گڑھی کا سیاہ تودہ دھندلا دھندلا نظر آ رہا تھا، ایک شدید بھرائی ہوئی چیخ اٹھی... پاؤں کے پاس ٹوٹے ہوئے پلاسٹر کا ملبہ آ پڑا جو محل کی کارنس سے گرا تھا جس پر جنگی جہاز ''اورورا،، سے دو گولے آ کر لگے تھے۔ گولے باری سے بس اتنا ہی نقصان ہوا تھا... *

---

* ''اورورا،، سے چلائے جانےوالے گولوں کا یہ حوالہ درست نہیں ہے۔ ۷ نومبر ۱۹۱۷ء کو رات کو پونے دس بجے جنگی جہاز

صبح کے تین بج چکے تھے۔ نیوسکی پر سڑک کی ساری روشنیاں پھر جل اٹھی تھیں، توپ جا چکی تھی، اور جنگ کی واحد علامت یہ تھی کہ سرخ گارد کے جوان اور فوجی آگ جلائے اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ شہر خاموش تھا — اپنی تاریخ میں شاید کبھی اتنا خاموش نہ رہا ہو۔ اس رات راستے میں روک کر لوٹنے کا یا ڈکیتی کا ایک بھی واقعہ نہیں ہوا۔

لیکن میونسپل دوما کی عمارت روشن تھی۔ ہم چڑھ کر گیلریوں والے الیکساندر ہال میں پہنچے جہاں سنہری فریموں اور سرخ لبادوں میں شہنشاہوں کی تصویریں ٹنگی ہوئی تھیں۔ پلیٹ فارم کے اردگرد کوئی سو لوگ جمع تھے اور اسکوبلیف تقریر کر رہے تھے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ کمیٹی برائے تحفظ عامہ کی توسیع کی جائے تاکہ سارے بالشویک مخالف عناصر ایک بڑی تنظیم میں متحد ہو جائیں اور اسے کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کہا جائے۔ اور ہمارے دیکھتے دیکھتے کمیٹی برائے نجات کی تشکیل ہو گئی — یہی کمیٹی بڑھ کر اگلے ہفتے میں بالشویکوں کی سب سے طاقتور دشمن بننے والی تھی جو کبھی اپنے جانبدارانہ نام سے نمودار ہوتی تھی اور کبھی کمیٹی برائے تحفظ عامہ کی بالکل غیرجانبدارانہ حیثیت سے نمودار ہونے والی تھی۔

دان، گوتس، اوکسنتیئف بھی وہاں تھے، کچھ باغی سوویت ڈیلی گیٹ، کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی کے ممبران، بوڑھے پروکوپووچ اور یہاں تک کہ جمہوریہ کی کونسل کے ممبران بھی تھے جن میں ویناویر اور دوسرے کادیت تھے۔ لیبیر نے چلا کر کہا کہ سوویتوں کا انعقاد قانونی انعقاد نہیں تھا، کہ پرانی ''تسے ای کا،، اپنے عہدے پر برقرار ہے ... ملک کے نام ایک اپیل تیار کی گئی۔

ہم نے ایک گاڑی کو روکا۔ ''کہاں جانا ہے؟،، لیکن جب ہم نے جواب دیا ''اسمولنی'' تو کوچوان نے انکار میں سر ہلایا۔ اس

''اوروراء، نے ایک خالی گولہ چلا کر سرما محل پر دھاوا بولنے کا سگنل دیا تھا۔ جس نقصان کا جان ریڈ ذکر کر رہے ہیں وہ پیٹر اور پال گڑھی سے کی جانے والی گولے باری سے ہوا تھا۔ (ایڈیٹر)

نے کہا ''نہیں، وہاں شیطان ہیں...،، گھومتے گھومتے جب ہم تھک گئے تب جا کر ہمیں ایک کوچوان ملا جو لے جانے پر راضی ہو گیا — لیکن اس نے تیس روبل لئے اور اسمولنی سے دو بلاک پہلے ہی رک گیا۔

اسمولنی کی کھڑکیاں ابھی تک روشن تھیں۔ موٹریں آ جا رہی تھیں۔ دھکتی ہوئی آگ کے گرد سنتری سٹے ہوئے بیٹھے تھے اور ہر ایک سے بڑے اشتیاق کے ساتھ تازہ‌ترین خبریں پوچھتے تھے۔ راہ‌داریاں جلدی جلدی آتے جاتے ہوئے لوگوں سے بھری تھیں جن کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں اور خود میلے کچیلے تھے۔ کمیٹیوں کے بعض کمروں میں لوگ فرش پر پڑے سو رہے تھے، ان کی بندوقیں ان کے برابر رکھی تھیں۔ الگ ہو جانے‌والے ڈیلی گیٹوں کے باوجود میٹنگوں‌والا ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا تھا جو سمندر کی طرح دھاڑ رہے تھے۔ ہم جب داخل ہوئے تو کامینیف گرفتارشدہ وزیروں کی فہرست پڑھ رہے تھے۔ تیریشنکو کے نام پر زوردار تالیاں بجیں، چیخ کر اطمینان کا اظہار کیا گیا، لوگ ہنسے۔ روتن‌برگ کے نام پر اتنا ہنگامہ نہیں ہوا لیکن پالچنسکی کا نام لیا گیا تو فقرے‌بازیوں، غصہ بھری چیخوں اور تالیوں کا شور گونج اٹھا... اعلان کیا گیا کہ چودنوفسکی کو سرما محل کا کمیسار مقرر کیا گیا ہے۔

اب ایک ڈرامائی مداخلت ہوئی۔ ایک تنومند کسان پلیٹ‌فارم پر آ گیا۔ اس کا داڑھی‌دار چہرہ غصے میں اینٹھا ہوا تھا۔ اس نے مجلس صدارت کی میز کو اپنے مکے سے پیٹتے ہوئے کہا:

''ہم سوشلسٹ انقلابی اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ سرما محل میں گرفتار کئے جانے‌والے سوشلسٹ وزیروں کو فوراً رہا کیا جائے! ساتھیو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ چار ساتھیوں کو، جنھوں نے زار کے ظلم کے خلاف لڑنے میں اپنی جان اور اپنی آزادی کو خطرے میں ڈالا تھا انہیں بھی پیٹر اور پال گڑھی میں جھونک دیا گیا ہے جو آزادی کا تاریخی مقبرہ ہے؟،، بلا کے شور میں وہ میز پر مکے مارتا رہا اور چلاتا رہا۔ ایک اور ڈیلی گیٹ چڑھ کر اس کے برابر آ گیا اور اس نے مجلس صدارت کی طرف اشارہ کیا ''کیا انقلابی عوام‌الناس کے نمائندے یہاں چین سے بیٹھے رہیں گے اور

بالشویکوں کے پہریدار وہاں ان کے لیڈروں پر ظلم اور زیادتی کرتے رہیں گے؟،،

تراتسکی خاموش رہنے کےلئے اشارہ کر رہے تھے۔ ''ان 'ساتھیوں، کو مہم باز کیرنسکی کے ساتھ سوویتوں کو کچلنے کی سازش کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے — کیا کوئی وجہ ہے کہ ان کے ساتھ نرمی برتی جائے؟ ۳ اور ۵ جولائی کے بعد وہ ہمارے ساتھ کچھ زیادہ آداب و اخلاق سے پیش نہیں آئے تھے!،، آواز میں ایک فتح مندانہ گونج کے ساتھ وہ چلائے ''اب جب مدافعت پرست اور کمزور دل لوگ جا چکے ہیں تو انقلاب کی مدافعت اور حفاظت کا سارا بار ہمارے کندھوں پر آ پڑا ہے۔ کام کرنا اب خاص طور سے ضروری ہے۔ کام — کام! ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم جان دے دیں گے لیکن ہار نہ مانیں گے!،،

ان کے بعد زارسکویے سیلو کے ایک کمیسار نے تقریر کی جو اتنی دور سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے آنے کی وجہ سے ہانپ رہا تھا اور کیچڑ کے چھینٹوں سے لت پت تھا۔ ,, زارسکویے سیلو کا گیریسن پتروگراد کے دروازے پر پہرہ دے رہا ہے، سوویتوں کی اور فوجی انقلابی کمیٹی کی مدافعت کرنے کے لئے تیار ہے!،، بے پناہ تالیاں۔ ''محاذ سے جو سائیکل سوار دستہ بھیجا گیا ہے وہ زارسکویے پہنچ چکا ہے اور فوجی اب ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ سوویتوں کے اقتدار، کسانوں کو فوراً زمین دینے کی اور مزدوروں کو صنعتی کنٹرول دینے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔ سائیکل سواروں کی پانچویں بٹالین جو زارسکویے میں مقیم ہے، ہماری ہے...،،

پھر تیسری سائیکل سوار بٹالین کا ڈیلی گیٹ آیا۔ ہذیانی جوش کے درمیان اس نے بتایا کہ کیسے سائیکل سوار دستے کو تین دن پہلے جنوب مغربی محاذ سے ''پتروگراد کی دفاع،، کےلئے پہنچنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن انہیں پہلے ہی شبہ تھا کہ اس حکم کے معنی کچھ اور ہیں اور پیریدولسک اسٹیشن پر انہیں زارسکویے سے پانچویں بٹالین کے نمائندے ملے۔ ایک مشترکہ میٹنگ ہوئی اور یہ پتہ چلا کہ ''سائیکل سواروں میں ایک آدمی بھی اپنے بھائیوں کا خون بہانے یا بورژوازی اور زمینداروں کی حکومت کی حمایت کرنے پر تیار نہیں ہے!،،

کاپیلنسکی نے بین الاقوامیت پسند منشویکوں کی طرف سے تجویز پیش کی کہ خانہ‌جنگی کا پرامن حل دریافت کرنے کےلئے ایک خاص کمیٹی چنی جائے۔ بھیڑ نے چلاکر کہا ''کوئی پرامن حل نہیں ہے! حل صرف فتح ہے!،، زبردست اکثریت نے تجویز کے خلاف ووٹ دیا اور بین‌الاقوامیت پسند منشویک تضحیک‌آمیز بدکلامیوں کے بگولے میں کانگرس سے نکل گئے۔ اب کوئی گھبراہٹ‌والا خوف نہیں تھا... پلیٹ‌فارم سے کامینیف نے چلاکر ان لوگوں کو سنایا ''بین‌الاقوامیت پسند منشویکوں کا دعوی تھا کہ 'پرامن حل' کے سوال کےلئے 'ہنگامی حالات' ہیں لیکن انھوں نے ہمیشہ فرمان روز کو ان جتھوں کے اعلانات کے حق میں ملتوی کرنے کےلئے ووٹ دیا جو کانگرس کو چھوڑنا چاہتے تھے۔،، کامینیف نے کہا ''صاف ظاہر ہے کہ ان سارے دغابازوں کی کنارہ‌کشی کا فیصلہ پہلے ہی کیا جا چکا تھا!،،

اجتماع نے جتھوں کے کنارہ‌کش ہو جانے کو نظر انداز کرنے کا اور سارے روس کے مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نام اپیل جاری کرنے کا فیصلہ کیا:

''مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نام

''مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی دوسری کل‌روس کانگرس شروع ہو چکی ہے۔ یہ سوویتوں کی زبردست اکثریت کی نمائندگی کرتی ہے۔ بہت سے کسان نمائندے بھی ہیں۔ مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی زبردست اکثریت کی مرضی کی بنیاد پر، پتروگراد کے محنت‌کشوں اور سپاہیوں کی فتح‌مند بغاوت کی بنیاد پر کانگرس اقتدار اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے۔

''عارضی حکومت کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ عارضی حکومت کے زیادہ‌تر ممبران گرفتار ہو چکے ہیں۔

''سوویت اقتدار ساری قوموں کےلئے ایک فوری جمہوری امن اور سارے محاذوں پر فوراً جنگ بند کرنے کی تجویز کرےگا۔ وہ اس بات کو یقینی بنائےگا کہ کسانوں کی، شاہی اور خانقاہوں کی زمین اراضی کمیٹیوں کو مفت منتقل کر دی جائے، وہ فوج کی مکمل جمہوریت‌بندی کرکے سپاہیوں کے حقوق کی مدافعت کرےگا،

پیداوار پر مزدوروں کا کنٹرول قائم کرے گا، مناسب تاریخ پر آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنائے گا، شہروں کو روٹی اور گاؤں کو اولین ضرورت کی چیزیں فراہم کرنے کے اقدامات کرے گا اور روس میں رہنے‌والی ساری قومیتوں کے‌لئے خودارادیت کا حقیقی حق عطا کرے گا۔

''کانگرس طے کرتی ہے: کہ سارا مقامی اقتدار مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی سوویتوں کو منتقل کر دیا جائے جنھیں انقلابی نظم و ضبط عائد کرنا چاہئے۔

''جو سپاہی خندقوں میں ہیں ان سے کانگرس اپیل کرتی ہے کہ وہ خبردار اور مستعد رہیں۔ سوویتوں کی کانگرس کو یقین ہے کہ انقلابی فوج جانتی ہے کہ اس وقت تک سامراجیت کے سارے حملوں کے خلاف انقلاب کی مدافعت کیسے کی جائے جب تک کہ نئی حکومت جمہوری صلح نہ کرلے جس کی تجویز وہ فوراً ہی ساری قوموں کے سامنے پیش کرے گی۔ نئی حکومت وصولیابی اور صاحب جائیداد طبقوں پر ٹیکس لگانے کے ذریعے انقلابی فوج کی ضرورت کی ساری چیزیں بہم پہنچانے کے‌لئے نیز سپاہیوں کے خاندانوں کی حالت کو بہتر بنانے کے‌لئے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔

''کورنیلوف کے حمایتی یعنی کیرنسکی، کالیدن اور دوسرے لوگ پتروگراد پر فوجوں سے حملہ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیرنسکی کے فریب میں مبتلا کئی رجمنٹیں باغی عوام کے ساتھ مل چکی ہیں۔

''سپاہیو! کورنیلوف کے حمایتی کیرنسکی سے سخت مزاحمت کرو! خبردار رہو!

''ریلوے کارکنو! پتروگراد پر حملہ کے‌لئے کیرنسکی کی بھیجی ہوئی ساری فوجی گاڑیوں کو روک دو!

''سپاہیو، مزدورو، دفتری ملازمو! انقلاب اور جمہوری امن کا مقدر تمھارے ہاتھوں میں ہے!

''انقلاب زندہ‌باد!

''مزدوروں اور سپاہیوں کے
نمائندوں کی سوویتوں کی کل
روس کانگرس۔
کسانوں کی سوویتوں کے
ڈیلی گیٹ۔ *''

صبح کے ٹھیک ۵ بجکر ۱۷ منٹ ہوئے تھے جب کریلینکو تھکن سے لڑکھڑاتے ہوئے، ہاتھ میں ایک تار لئے پلیٹ‌فارم پر چڑھے۔

''ساتھیو! شمالی محاذ سے۔ بارھویں فوج سوویتوں کی کانگرس کو سلام بھیجتی ہے اور ایک فوجی انقلابی کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کرتی ہے جس نے شمالی محاذ کی کمان سنبھال لی ہے!''

ہلچل مچ گئی، لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، وہ ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے۔ ''جنرل چیریمیسوف نے کمیٹی کو تسلیم کر لیا ہے — عارضی حکومت کے کمیسار ووئتنسکی نے استعفا دے دیا ہے!''

تو، لینن نے اور پتروگراد کے مزدوروں نے بغاوت کا فیصلہ کیا۔ پتروگراد سوویت نے عارضی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور سوویتوں کی کانگرس کے سامنے حکومت پر جبری قبضہ عائد کر دیا۔ اب سارے عظیم روس کو جیتنا تھا — اور پھر دنیا کو! کیا روس بھی ایسا ہی کرے‌گا اور بغاوت کر دے‌گا؟ اور دنیا — اس کا کیا ہوگا؟ کیا عوام لبیک کہیں‌گے اور بغاوت کردیں‌گے، ایک سرخ عالمگیر لہر؟

صبح کے چھہ بج چکے تھے پھر بھی ابھی تک گہرا اندھیرا تھا اور سردی تھی۔ بس ایک دھندلی سی غیرارضی زردی خاموش سڑکوں پر آہستہ آہستہ کھنڈ رہی تھی اور پہریداروں کے الاؤ کی آگ کو مدھم کر رہی تھی۔ یہ روس کے اوپر سرمئی سی امنڈتی ہوئی بھیانک سحر کی پرچھائیں تھی...

---

* دستخط میں ''کسانوں کی سوویتوں کے ڈیلی گیٹ'' کا اضافہ اس وقت کیا گیا جب کسانوں کے ایک نمائندے نے اس بات کا اعلان کیا۔ (ایڈیٹر)

باب ۵

آغاز کار

جمعرات، ۸ نومبر (۲۶ اکتوبر) — ایک ایسے شہر میں دن چڑھا جو بےپناہ جوش اور کھلبلی میں تھا، ایک پوری قوم طوفان کے طویل پھنپکارتے ہوئے ابھار کے ساتھ سانس لے رہی تھی۔ اوپر اوپر سے سب کچھ پرسکون تھا۔ پچھلے پہر ذرا دیر کے لئے لاکھوں لوگ لیٹ گئے تھے لیکن پھر جلد ہی اٹھے اور کام پر چلے گئے۔ پتروگراد میں ٹرامیں چل رہی تھیں۔ ریستوراں اور دکانیں کھلی ہوئی تھیں، تھیٹروں کے شو ہو رہے تھے، تصویروں کی ایک نمائش کے اشتہار لگے تھے... عام زندگی کا سارا پیچ در پیچ معمول — جو جنگ کے زمانے میں بھی باستور جاری تھا — ہمیشہ کی طرح چل رہا تھا۔ سماجی نظام کی قوت سے زیادہ کوئی بھی چیز حیرت انگیز نہیں ہوتی — کس طرح وہ برقرار رہتی ہے، خود کو غذا پہنچاتی ہے، ملبوس کرتی ہے، اپنی تفریح کا سامان کرتی ہے، بدترین بلاؤں کے باوجود...

کیرنسکی کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں تھیں۔ کہا جاتا تھا کہ انھوں نے محاذ کو وزغلا دیا ہے اور ایک زبردست فوج لےکر دارالحکومت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ''وولیا نرودا'' نے ایک حکمنامہ شائع کیا جو انھوں نے پسکوف میں جاری کیا تھا:

''بالشویکوں کی جنونی کوشش جن بدنظمیوں کی موجب بنی ہے انھوں نے ملک کو ایک غار کے دھانے پر پہنچا دیا ہے اور وطن جس بھیانک آزمائش سے گزر رہا ہے اس میں کامیاب ہونے کےلئے وہ ہم سے اپنے سارے عزم سے کام لینے کا، ہماری ہمت کا اور ہم میں سے ہر ایک کی لگن کا تقاضا کرتی ہیں...

''جب تک نئی حکومت کی تشکیل کا — اگر وہ بنے تو — اعلان

نہ ہو اس وقت تک ہر شخص کو اپنی جگہ پر رہنا چاہئے اور زخمی روس کی طرف اپنا فرض پورا کرنا چاہئے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ موجود فوجی تنظیموں کے ساتھ ذرا سی مداخلت بھی، دشمن کے لئے محاذ کھول کر، ناقابل تلافی مصیبت لا سکتی ہے۔ اس لئے مکمل نظم و ضبط کو یقینی بنا کر اور فوج کو نئے صدموں سے محفوظ رکھ کر اور افسروں اور ان کے ماتحتوں کے درمیان پورا اعتماد برقرار رکھ کر کسی بھی قیمت پر فوج کے حوصلے کو برقرار رکھنا لازمی ہے۔ میں ملک کی حفاظت کے نام پر سارے سربراہوں اور کمیساروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنے عہدوں پر قائم رہیں جس طرح کہ میں سپہ سالار اعلی کے عہدے پر قائم ہوں جب تک کہ جمہوریہ کی عارضی حکومت اپنی مرضی کا اعلان نہ کرے...،،

اس کے جواب میں ساری دیواروں پر یہ پوسٹر :

''سوویتوں کی کل روس کانگرس کی جانب سے

''سابق وزرا کونووالوف، کیشکن، تیریشنکو، ملیانتووچ، نکیتن وغیرہ کو فوجی انقلابی کمیٹی نے گرفتار کر لیا ہے۔ کیرنسکی بھاگ گیا ہے۔ ساری فوجی تنظیموں کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ کیرنسکی کی فوری گرفتاری اور اسے پتروگراد پہنچانے کےلئے ہر اقدام کریں۔

''کیرنسکی کو دی جانےوالی ساری امداد ریاست کے خلاف سنگین جرم کی حیثیت سے موجب سزا ہوگی۔،،

روک ہٹا لی گئی تو فوجی انقلابی کمیٹی بگولے کی طرح چل پڑی اور احکامات، اپیلیں اور فرمان ہر چار طرف چنگاریوں کی طرح اڑنے لگے (۱)... کورنیلوف کو پتروگراد لانے کا حکم دیا گیا۔ کسان اراضی کمیٹیوں کے ممبران کو رہا کر دیا گیا جنھیں عارضی حکومت نے قید کیا تھا۔ فوج میں سزائے موت ختم کر دی گئی۔ سرکاری ملازموں کو اپنا کام جاری رکھنے کا حکم دیا گیا اور انکار کرنے کی صورت میں سخت سزا کی دھمکی دی گئی۔ لوٹ مار، بدنظمی اور نفع خوری کی ممانعت کی گئی اور ان کی سزا موت قرار دی گئی۔ مختلف وزارتوں میں عارضی کمیسار مقرر کئے گئے: امور خارجہ — اوریتسکی اور تراتسکی، امور داخلہ اور عدل و انصاف —

ریکوف، امور محنت — شلیاپنیکوف، مالیات — منژینسکی، بہبود عامہ — کولونتائی، تجارت اور خدمات آمدورفت — ریازانوف ، بحریہ — جہازی کوریر ، ڈاک اور تار — اسپیرو ، تھیٹر — موراویوف ، ریاستی چھاپہ‌خانہ — دیریشیف، برائے شہر پتروگراد — لفٹننٹ نیستروف، برائے شمالی محاذ — پوزیرن ... *

فوج سے فوجی انقلابی کمیٹیاں قائم کرنے کی ، ریلوے کارکنوں سے نظم و ضبط برقرار رکھنے کی، خاص طور سے شہروں کےلئے اور محاذ کےلئے غذا کے ٹرانسپورٹ میں دیر نہ کرنے کی اپیل کی گئی... اس کے عوض میں ان کو خدمات آمدورفت کی وزارت میں نمائندگی دینے کا وعدہ کیا گیا۔ ایک اعلان میں کہا گیا :

''کزاک بھائیو! تمھیں پتروگراد پر حملہ کرنے کے لئے لایا جا رہا ہے۔ وہ لوگ تمھیں دارالحکومت کے انقلابی مزدوروں اور سپاہیوں کے خلاف لڑائی پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے مشترکہ دشمن، زمیندار اور سرمایہ‌دار جو کچھ کہتے ہیں اس کا ذرا بھی یقین نہ کرو۔

''ہماری کانگرس میں روس کے مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی ساری باشعور تنظیموں کی نمائندگی ہے۔ کانگرس اپنے درمیان کزاک مزدوروں کا بھی خیرمقدم کرنا چاہتی ہے۔ سیاہ سیکڑےوالوں کے جنرل، زمینداروں کے، نکولائی ظالم کے پٹھو ہمارے دشمن ہیں۔

''وہ تم سے کہتے ہیں کہ سوویتیں کزاکوں کی زمینوں کو ضبط کرنا چاہتی ہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ انقلاب صرف بڑے کزاک زمینداروں کی زمینیں ضبط کرےگا عوام کو دینے کےلئے۔

''کزاک نمائندوں کی سوویتیں منظم کرو! مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ!

---

* عارضی کمیساروں کا تقرر جس طرح یہاں بیان کیا گیا ہے وہ پوری طرح صحیح نہیں ہے۔ وزارت خارجہ میں صرف اوریتسکی کا تقرر ہوا تھا۔ وزارت بحریہ بحری فوجی انقلابی کمیٹی کے سپرد کی گئی تھی جس کا انتخاب سوویتوں کی کل‌روس کانگرس میں سارے بیڑوں کے نمائندوں نے کیا تھا۔ (ایڈیٹر)

''سیاہ سیکڑے کو دکھا دو کہ تم عوام کے غدار نہیں ہو اور یہ کہ تم نہیں چاہتے کہ سارا انقلابی روس تم پر لعنت بھیجے!...

''کزاک بھائیو! عوام کے دشمنوں کے کسی حکم کی تعمیل نہ کرو۔ اپنے ڈیلی گیٹوں کو ہم سے بات‌چیت کرنے کےلئے پتروگراد بھیجو...

''پتروگراد گیریسن کے کزاکوں نے اپنی ناموس کا پاس کرتے ہوئے عوام کے دشمنوں کی امید کو بر نہیں آنے دیا...

''کزاک بھائیو! سوویتوں کی کل‌روس کانگرس تمہاری طرف اخوت کا ہاتھ بڑھاتی ہے۔

''سارے روس کے سپاہیوں، مزدوروں اور کسانوں کے ساتھ کزاکوں کی اخوت، زندہ‌باد!'' *

دوسری طرف اعلانوں کا کیسا طوفان برپا تھا، ہر طرف اشتہار بکھرے تھے، اخبارات چلا رہے تھے، لعنت بھیج رہے تھے اور بدی کی پیشین‌گوئی کر رہے تھے۔ اب چھاپےخانے کی لڑائی شروع ہوئی — باقی سارے ہتھیار تو سوویتوں کے ہاتھوں میں تھے۔

سب سے پہلے کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کی اپیل روس میں اور یورپ میں پھیلائی گئی:

''روسی جمہوریہ کے شہریوں کے نام

''انقلابی عوام‌الناس کی مرضی کے برعکس ۲۵ اکتوبر کو پتروگراد کے بالشویکوں نے عارضی حکومت کے ایک حصے کو مجرمانہ طور پر گرفتار کر لیا، جمہوریہ کی عارضی کونسل کو منتشر کردیا اور ایک غیرقانونی اقتدار کا اعلان کر دیا۔ انقلابی روس کو جس وقت سب سے بڑا خارجی خطرہ لاحق ہے اس وقت اس کی حکومت کے خلاف ایسا تشدد وطن کے خلاف ایک ناقابل بیان جرم ہے۔

''بالشویکوں کی بغاوت قومی دفاع کے مقصد پر ایک مہلک

---

* اس اپیل پر مزدوروں اور سپاہیوں کی کل‌روس کانگرس کے دستخط تھے۔ (ایڈیٹر)

وار کرتی ہے اور امن کی گھڑی کو، جس کی سب کو اس قدر تمنا ہے، بےانتہا دور کر دیتی ہے۔

''خانہ‌جنگی، جو بالشویکوں نے شروع کی ہے، خطرہ پیدا کرتی ہے کہ ملک کو نراج اور انقلاب دشمنی کی ہولناکیوں میں مبتلا کردے اور آئین‌ساز اسمبلی کی ناکامی کا موجب بن جائے جسے جمہوریائی حکمرانی کی توثیق کرنی چاہئے اور عوام کو ہمیشہ کےلئے ان کا حق زمین منتقل کرنا چاہئے۔

''واحد قانونی حکومتی اقتدار کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے کل‌روس کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب ایک نئی عارضی حکومت کی تشکیل کرنے میں پہل کرتی ہے۔ یہ حکومت جمہوریت کی قوتوں کی بنیاد پر ملک کو آئین ساز اسمبلی تک لے جائےگی اور اسے نراج اور انقلاب دشمنی سے بچائےگی۔ کمیٹی برائے نجات آپ شہریوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ آپ تشدد کے اقتدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیجئے۔ اس کے احکامات کی تعمیل مت کیجئے!

''ملک اور انقلاب کی دفاع کےلئے اٹھ کھڑے ہوئیے!

''کمیٹی برائے نجات کی حمایت کیجئے!

''زیر دستخط روسی جمہوریہ کی عارضی کونسل، پتروگراد کی میونسپل دوما، 'تسےای‌کا' (پہلی کانگرس)، کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی، اور خود کانگرس میں سے محاذ کا گروہ، سوشلسٹ انقلابیوں، منشویکوں، عوام دوست سوشلسٹوں، متحدہ سوشل ڈیموکریٹوں اور گروہ 'یدنستوہ' کے جتھے۔''

پھر سوشلسٹ انقلابی پارٹی، منشویک ''اباروئتسی''، دوبارہ کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی کی طرف سے، فوجی کمیٹیوں، ''تسنتروفلوت'' کی طرف سے پوسٹر...

انھوں نے شور مچایا کہ''... قحط پتروگراد کو کچل دےگا! جرمن فوجیں ہماری آزادی کو روند ڈالیں‌گی۔ سیاہ سیکڑے کے قتل‌عام سارے روس میں پھیل جائیں‌گے، اگر ہم سب — باشعور مزدور، سپاہی، شہری — متحد نہ ہوئے تو...

''بالشویکوں کے وعدوں کا بھروسہ نہ کرو! فوری امن کا وعدہ — جھوٹا ہے! روٹی کا وعدہ — فریب ہے! زمین کا وعدہ — فرضی قصہ ہے!...''

سارے پوسٹروں کا یہی انداز تھا۔

''ساتھیو! آپ کو گھٹیا طریقے سے اور بیرحمی کے ساتھ دھوکا دیا گیا ہے! اقتدار پر قبضہ صرف بالشویکوں نے کیا ہے... انھوں نے اپنی سازش کو سوویتوں کی تشکیل کرنےوالی دوسری سوشلسٹ پارٹیوں سے راز رکھا...

''آپ سے زمین اور آزادی کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن بالشویکوں نے جو نراج پیدا کر دیا ہے اس سے انقلاب دشمنی کو فائدہ پہنچےگا اور آپ زمین اور آزادی سے محروم رہ جائیں گے...''

اخبارات بھی اتنے ہی غضبناک تھے۔

''ہمارا فرض ہے (''دیلا نرودا'' نے کہا) مزدور طبقے کے ان غداروں کو بےنقاب کرنا۔ ہمارا فرض ہے اپنی ساری قوتوں کو مجتمع کرنا اور انقلاب کے مقصد کی محافظت کا بندوبست کرنا!...''

''ازوستیا'' نے پرانی ''تسےای کا'' کی ترجمانی آخری بار کرتے ہوئے بھیانک سزا کی دھمکی دی۔

''جہاں تک سوویتوں کی کانگرس کا تعلق ہے، تو ہم توثیق کرتے ہیں کہ سوویتوں کی کوئی کانگرس نہیں ہوئی! ہم توثیق کرتے ہیں کہ بالشویک جتھے کی محض ایک نجی کانفرنس تھی! اور اس صورت میں انھیں 'تسےای کا' کے اختیارات کو منسوخ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے...''

''نووایا ژیزن'' نے ایک نئی حکومت کی وکالت کی جو ساری سوشلسٹ پارٹیوں کو متحد کرے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس نے کانگرس سے نکل آنے پر سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں کی سخت تنقید کی اور بتایا کہ بالشویک بغاوت کے ایک معنی بہت ہی صاف ہیں: بورژوازی کے ساتھ ایتلاف کے بارے میں ساری خوش‌فہمیوں کو اب بےسود ثابت کر دیا گیا...

''ربوچی پوت'' اب پھر ''پراودا'' کی حیثیت سے کھل اٹھا جو لینن کا اخبار تھا اور جسے جولائی میں بند کر دیا گیا تھا۔ اس نے جھنجلاہٹ کے ساتھ بانگ لگائی:

''مزدورو، سپاہیو، کسانو! فروری میں تم نے امرا کے گٹ کے ظلم کو ڈھا دیا۔ کل تم نے بورژوا ٹولے کے ظلم کو ڈھا دیا...

''اب پہلا فریضہ ہے پتروگراد آنےوالے راستوں کی محافظت کرنا۔
''دوسرا ہے پتروگراد کے انقلاب دشمن عناصر کو قطعی طور پر نہتا کرنا۔
''تیسرا ہے انقلابی اقتدار کو قطعی طور پر منظم کرنا اور عوامی پروگرام کی تکمیل کو یقینی بنانا...''
کادیتوں کے جو چند ترجمان شائع ہوئے انھوں نے اور بالعموم بورژوازی نے دوسری پارٹیوں کے ساتھ سارے معاملے کے بارے میں ایک بےتعلقی اور طنز کا، ایک طرح کا حقارت آمیز ''ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا'' والا رویہ اختیار کیا۔ بااثر کادیت میونسپل ڈوما کے اردگرد اور کمیٹی برائے نجات کے حاشیے پر منڈلاتے نظر آتے تھے۔ اس کے علاوہ بورژوازی دبکی پڑی تھی، اپنے وقت کا انتظار کر رہی تھی — جو زیادہ دور نہیں ہو سکتا۔ شاید لینن، تراتسکی، پتروگراد کے مزدوروں اور سیدھے سادے سپاہیوں کے علاوہ کسی اور کو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ بالشویک تین دن سے زیادہ برسر اقتدار رہیں گے...
اس سہ پہر کو اونچی چھت والے، ایمفی تھیٹر جیسے نکولائی ہال میں میں نے ڈوما کا ''مستقل'' طوفانی اجلاس دیکھا جس نے اپنے گرد بالشویک دشمن حزب مخالف کی ساری قوتوں کو گروہ بند کر لیا تھا۔ بوڑھے میئر شرائدر جو اپنے سفید بال اور داڑھی کی وجہ سے عظیم الشان لگ رہے تھے، اس سے پہلے والی رات کو میونسپل گورنمنٹ کی طرف سے احتجاج کرنے کے لئے اپنے اسمولنی جانے کا حال بیان کر رہے تھے۔ انھوں نے تراتسکی سے کہا تھا ''ڈوما شہر میں واحد موجود قانونی حکومت ہے جو مساوی، براہ راست اور خفیہ رائےدہی کے ذریعے چنی گئی ہے اور وہ نئے اقتدار کو تسلیم نہیں کرےگی''۔ اور تراتسکی نے جواب دیا تھا ''اس کے لئے ایک آئینی علاج ہے۔ ڈوما کو توڑ کر دوبارہ چنا جا سکتا ہے...''
اس رپورٹ پر بڑے غضب کا شور ہوا۔
بڑے میاں نے ڈوما کو خطاب کرتے ہوئے کہا ''اگر کوئی سنگینوں کے ذریعے حکومت کو تسلیم کرتا ہے، آخر ہمارے ہاں ایسی حکومت ہے، لیکن، میں صرف اس حکومت کو قانونی سمجھتا ہوں جسے عوام تسلیم کرتے ہوں، اکثریت تسلیم کرتی ہو، اور اس

حکومت کو نہیں جو اقلیت کے غصب کر لینے سے قائم ہو گئی ہو!،، بالشویکوں کی بنچوں کے علاوہ ساری بنچوں پر پرزور تالیاں بجیں۔ نئے ہنگامے میں میئر نے اعلان کیا کہ بالشویکوں نے بہت سے محکموں میں کمیساروں کا تقرر کر کے میونسپل خود انتظامی کی خلاف‌ورزی کرنی شروع کر دی ہے۔

بالشویک مقرر نے اپنی آواز سنانے کی کوشش میں چلا کر کہا کہ سوویتوں کی کانگرس کے فیصلے کا مطلب یہ ہے کہ سارا روس بالشویکوں کے اقدام کی تائید کرتا ہے۔

اس نے چلا کر کہا ''تم! تم پتروگراد کے عوام کے حقیقی نمائندے نہیں ہو!،، ''توہین! توہین!،، کی چیخیں۔ بوڑھے میئر نے بڑے وقار کے ساتھ اسے یاد دلایا کہ دوما کا انتخاب آزادترین عوامی ووٹ سے ہوا ہے۔ بالشویک مقرر نے جواب دیا ''ہاں، مگر اس بات کو بہت دن ہو گئے — جیسے کہ 'تسے‌ای‌کا، کو، جیسے کہ فوجی کمیٹیوں کو۔،،

اس پر سب چلا پڑے ''سوویتوں کی کوئی کانگرس نہیں ہوئی!،،

''بالشویک جتھا اب انقلاب دشمنی کے اس گھونسلے میں رہنے سے انکار کرتا ہے...،، ہنگامہ۔ ''اور ہم دوما کے دوبارہ انتخاب کا مطالبہ کرتے ہیں...،، اس پر بالشویک ایوان سے باہر چلے گئے۔ ان کے پیچھے ''جرمن ایجنٹ! غداروں کو ختم کرو!،، کا شور ہوا۔

کادیت شنگاریف نے مطالبہ کیا کہ جتنے میونسپل عہدیداروں نے فوجی انقلابی کمیٹی کے کمیسار ہونے کی رضامندی دی ہے ان سب کو ان کے عہدے سے برخاست کر دیا جائے اور ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ شرائدر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایک تجویز پیش کی کہ دوما اسے توڑ دینے کی بالشویکوں کی دھمکی کے خلاف احتجاج کرتی ہے اور عوام کے قانونی نمائندے کی حیثیت سے وہ اپنے عہدے کو چھوڑنے سے انکار کرے‌گی۔

باہر الیکساندر ہال میں کمیٹی برائے نجات کی میٹنگ کی بھیڑ تھی اور اسکوبلیف پھر تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ''انقلاب کا مقدر کبھی اس قدر خطرے میں نہیں تھا، روسی ریاست کے وجود کے سوال پر کبھی اس قدر تشویش نہیں پیدا ہوئی، تاریخ نے کبھی اس قدر سختی اور قطعیت کے ساتھ یہ سوال نہیں پیش کیا

کہ روس کا وجود رہے یا نہ رہے! انقلاب کی نجات کی عظیم گھڑی آپہنچی ہے اور اس کا شعور رکھتے ہوئے ہم انقلابی جمہوریت کی زندہ قوتوں کے قریبی اتحاد کی پابندی کرتے ہیں جس کی منظم مرضی سے ملک اور قوم کی نجات کے لئے ایک مرکز قائم ہو چکا ہے...،،
اور اسی طرح کی دوسری باتیں۔ ''ہم اپنے مورچے کو حوالے کرنے سے پہلے جان دے دیں گے!،،

اور پرزور تالیوں کی گونج میں اعلان کیا گیا کہ ریلوے کارکنوں کی یونین کمیٹی برائے نجات میں شامل ہو گئی ہے۔ چند لمحے بعد ڈاک اور تار کے محکمے کے ملازمین شامل ہو گئے۔ پھر کچھ منشویک بین‌الاقوامیت پسند ہال میں داخل ہوئے اور تالیاں بجیں۔ ریلوے کارکنوں نے کہا کہ وہ بالشویکوں کو نہیں تسلیم کرتے ہیں اور انھوں نے پوری ریلوے مشینری اپنے ہاتھوں میں لے لی ہے اور وہ اسے کسی بھی غاصب اقتدار کے سپرد کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ تاروالوں کے ڈیلی گیٹ نے اعلان کیا کہ آپریٹروں نے اس وقت تک کام کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے جب تک بالشویک کمیسار دفتر میں رہے گا... ڈاکیے اسمولنی میں ڈاک نہ پہنچائیں گے نہ وصول کریں گے... اسمولنی کے سارے ٹیلی‌فون کاٹ دئے گئے ہیں۔ بڑی خوشی کے ساتھ یہ اطلاع دی گئی کہ اوریتسکی کیسے وزارت خارجہ میں خفیہ عہدنامے مانگنے کے لئے گئے اور کیسے انھیں نیراتوف* نے نکلوا دیا۔ سارے حکومتی ملازمین کام بند کر رہے تھے...

یہ جنگ تھی — جنگ جس کا منصوبہ دانستہ طور پر روسی انداز میں بنایا گیا تھا، ہڑتالوں اور توڑ پھوڑ کے ذریعے جنگ۔ ہم وہاں بیٹھے تھے جب صدر نے ناموں اور تفویضات کی فہرست پڑھی۔ فلاں کو وزارتوں کا دورہ کرنا تھا، فلاں شخص بینکوں میں جائے گا، کوئی دس یا بارہ لوگوں کو بارکوں میں کام کرنا تھا اور سپاہیوں کو سمجھانا تھا کہ وہ غیرجانبدار رہیں — ''روسی سپاہیو، اپنے بھائیوں کا خون مت بہاؤ!،، ایک کمیٹی کو جا کر کیرنسکی

---

* نیراتوف، عارضی حکومت میں نائب وزیر برائے امور خارجہ، ایک سابق زارشاہی سفیر۔ (ایڈیٹر)

سے مشورہ کرنا تھا۔ دوسرے لوگ کمیٹی برائے نجات کی شاخیں قائم کرنے اور بالشویک دشمن عناصر کو یکجا کرنے کے لئے صوبائی شہروں کو بھیجے گئے۔

بھیڑ کے حوصلے بلند تھے۔ ''یہ بالشویک دانشوروں پر حکم چلانے کی کوشش کریں گے؟ ہم انھیں دکھادیں گے!''

اس اجتماع اور سوویتوں کی کانگرس کے درمیان جو فرق تھا اس سے زیادہ نمایاں کوئی اور چیز نہ ہو سکتی تھی۔ وہاں خستہ‌حال سپاہیوں، چکٹے مزدوروں، کسانوں کے زبردست ہجوم تھے — غریب لوگ، بقا کی وحشیانہ جدوجہد میں نزارو داغدار۔ یہاں منشویک اور سوشلسٹ انقلابی لیڈران — اوکسنتیف، دان، لیبیر جیسے لوگ، سابق سوشلسٹ وزرا — اسکوبلیف اور چیرنوف جیسے لوگ، چکنے چپڑے شاتسکی، سجل سنورے ویناویر جیسے کادیتوں کے ساتھ، صحافیوں، طالب‌علموں اور تقریباً ہر کیمپ کے دانشوروں کے ساتھ گھل مل رہے تھے۔ یہ دوما کی بھیڑ کھاتے پیتے خوش‌پوش لوگوں کی تھی۔ ان سب میں مجھے تین سے زیادہ پرولتاری نہیں نظر آئے...

خبر آئی کہ کورنیلوف کے وفادار ''تیکنتسی''* نے بیخوف میں اس کے پہریداروں کو قتل کر دیا اور وہ خود بچ نکلا۔ کالیدن شمال کی طرف کوچ کر رہا ہے... ماسکو کی سوویت نے ایک نوجی انقلابی کمیٹی قائم کر دی ہے اور اسلحہ‌خانے پر قبضے کے لئے شہر کے کمانڈانٹ سے بات‌چیت کر رہی ہے تاکہ مزدوروں کو مسلح کیا جا سکے۔

ان حقائق کے ساتھ افواہوں، توڑی مروڑی باتوں اور صاف جھوٹوں کا ایک حیرت انگیز ملغوبہ بنا دیا گیا تھا۔ مثلاً ایک ذہین نوجوان کادیت، جو پہلے ملیوکوف کا اور پھر تیریشنکو کا پرائیوٹ سکرٹری رہ چکا تھا، ہمیں ایک طرف لے گیا اور اس نے ہمیں سرما محل پر قبضے کا سارا حال بتایا۔

اس نے دعوے سے کہا کہ ''بالشویکوں کی رہنمائی جرمن اور آسٹریائی افسران کر رہے تھے۔''

---

* ملاحظہ ہوں ''حواشی اور توضیحات''۔

ہم نے اخلاقاً کہا ''واقعی؟ تمھیں کیسے معلوم ہوا؟''
''میرا ایک دوست وہاں تھا اور اس نے انھیں دیکھا۔''
''لیکن وہ کیسے یہ بتا سکتا ہے کہ وہ لوگ جرمن افسران تھے؟''
''ارے اس لئے کہ وہ جرمن وردیاں پہنے تھے!''
اس طرح کی سیکڑوں احمقانہ کہانیاں تھیں اور انھیں نہ صرف یہ کہ بالشویک دشمن اخبارات بڑے وثوق کے ساتھ شائع کرتے تھے بلکہ ایسے لوگ بھی اُن پر یقین کرتے تھے جن کے بارے میں اس کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا مثلاً سوشلسٹ انقلابی اور منشویک جو حقائق سے سنجیدہ لگن کی بنا پر ہمیشہ ممتاز رہتے تھے...
لیکن بالشویک تشدد اور دہشت پسندی کی کہانیوں کا معاملہ زیادہ سنگین تھا۔ مثلاً یہ کہا گیا اور چھاپا گیا کہ سرخ گارد نے نہ صرف یہ کہ سرما محل کو اچھی طرح سے لوٹا بلکہ یہ کہ انھوں نے یونکروں کے ہتھیار اتروا لینے کے بعد انھیں قتل کر دیا، بڑے اطمینان سے بعض وزیروں کو قتل کر دیا اور جہاں تک سپاہی عورتوں کا سوال ہے تو ان میں سے زیادہ‌تر کی عصمت‌دری کی گئی اور بہتوں نے جو مظالم برداشت کئے ان کی وجہ سے خودکشی کرلی... دوما کی بھیڑ نے ان ساری کہانیوں پر پوری طرح یقین کر لیا۔ اور اس سے بھی برا یہ ہوا کہ یونکروں کے اور عورتوں کے ماں‌باپ نے یہ خوفزدہ کرنےوالی تفصیلات پڑھیں، جن کے ساتھ اکثر ناموں کی فہرست بھی ہوتی تھی اور شام کو دوما کے گرد بوکھلائے ہوئے شہریوں کی بھیڑ لگنی شروع ہو گئی...
اس طرح کا مثالی واقعہ شہزادہ تومانوف کا ہے جن کے بارے میں بہت سے اخباروں نے اعلان کیا کہ ان کی لاش موئیکا نہر میں تیرتی ہوئی پائی گئی۔ چند گھنٹے بعد شہزادے کے خاندان نے اس کی تردید کی اور یہ کہا کہ شہزادہ قید میں ہے۔ اس پر اخبارات نے لاش کو جنرل دینیسوف کی بتایا۔ جب جنرل کے بھی زندہ ہونے کی خبر ملی تو ہم نے تفتیش کی اور ہمیں کسی بھی لاش کا کوئی پتہ ہی نہ چلا...
جب ہم دوما کی عمارت سے نکلے تو دو بوائے اسکاؤٹ اس بھیڑ کو اشتہارات (۲) تقسیم کر رہے تھے جو دروازے کے سامنے

نیوسکی پر جمع تھی۔ یہ بھیڑ تقریباً پوری کی پوری تاجروں، دکانداروں، سرکاری افسروں اور کلرکوں پر مشتمل تھی۔ ایک اشتہار کی عبارت تھی:

"میونسپل دوما کی طرف سے

"میونسپل دوما اپنی ۲۶ اکتوبر کی میٹنگ میں دن کے واقعات کے پیش‌نظر فرمان جاری کرتی ہے کہ نجی رہائشی مکانات کی حرمت کا اعلان کیا جائے۔ ہاؤس کمیٹیوں کے ذریعے پتروگراد شہر کی آبادی سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ نجی گھروں میں بہ‌جبر داخل ہونے کی ساری کوششوں کی فیصلہ‌کن مزاحمت کرے اور شہریوں کے حفظ ماتقدم کے مفادات کی خاطر اسلحوں کے استعمال سے بھی باز نہ رہیں۔"

آگے لیتےئنی کے نکڑ پر پانچ چھہ سرخ‌گاردوں اور دو جہازیوں نے ایک اخبارفروش کو گھیر رکھا تھا اور مطالبہ کر رہے تھے کہ وہ منشویک اخبار "ربوچایا گزیتا" ("مزدوروں کا اخبار") کی سب کاپیاں ان کے حوالے کر دے۔ ایک جہازی نے اس کی دکان پر سے اخبارات کو نوچ لیا تو وہ مکے ہلاہلا کر ان پر غصے سے چلایا۔ ایک بددماغ بھیڑ جمع ہو گئی تھی جو گشت کو گالیاں دے رہی تھی۔ ایک پستہ‌قد مزدور بڑی مستعدی کے‌ساتھ لوگوں کو اور اخبارفروش کو سمجھائے جا رہا تھا کہ "اس میں کیرنسکی کا اعلان ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہم نے روسی عوام کو قتل کیا ہے۔ اس سے خونریزی ہوگی..."

اسمولنی میں ہمیشہ سے زیادہ تناؤ تھا، حالانکہ تناؤ میں زیادتی شاید ممکن نہیں تھی۔ تاریک راہداریوں میں اسی طرح لوگ دوڑ رہے تھے، رائفل لئے ہوئے مزدوروں کے دستے، موٹے موٹے پورٹ‌فولیو لئے ہوئے لیڈران جو دوستوں اور معاونوں میں گھرے ہوئے تیزی سے چلتے ہوئے بحث کرتے جا رہے تھے، وضاحت کر رہے تھے، احکامات دے رہے تھے۔ لوگ جو سچ مچ اپنے آپ سے بڑھ کر تھے، جو بغیر سوئے ہوئے کام کرتے رہنے کی جیتی جاگتی مثال تھے، بغیر شیو کئے ہوئے، میلے کچیلے لوگ جن کی آنکھیں جل رہی تھیں، جو حوصلہ‌مندی کے انجنوں پر پوری رفتار سے اپنے معین مقصد کی طرف

بڑھے جا رہے تھے۔ اتنا کچھ انہیں کرنا تھا، اتنا کچھ! حکومت کو اپنے ہاتھ میں لینا، شہر کو منظم کرنا، گیریسن کو وفادار رکھنا، دوما اور کمیٹی برائے نجات سے لڑنا، جرمنوں کو اندر نہ آنے دینا، کیرنسکی سے لڑائی لڑنے کی تیاری کرنا، صوبوں کو اطلاع دینا کہ کیا ہوا ہے، ارخانگلسک سے ولادی‌وستوک تک پروپگنڈہ کرنا... سرکاری اور میونسپل ملازمین اپنے کمیساروں کا حکم ماننے سے انکار کر رہے تھے، ڈاک اور تاروالے انہیں ترسیل کی سہولت نہیں دے رہے تھے، ریلوےوالے ریل‌گاڑیوں کے لئے ان کی اپیلوں کو ہٹ‌دھرمی کے ساتھ نظرانداز کر رہے تھے، کیرنسکی آ رہا تھا، گیریسن پر بالکل بھروسہ نہ کیا جا سکتا تھا، کزاک میدان میں آنے کے لئے تیار تھے... ان کے خلاف صرف منظم بورژوازی ہی نہیں بلکہ سوائے بائیں‌بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں، چند منشویک بین‌الاقوامیت پسندوں اور سوشل ڈیموکریٹ بین‌الاقوامیت‌پسندوں کے دوسری ساری سوشلسٹ پارٹیاں بھی تھیں اور وہ بھی یہ طے نہیں کر پا رہی تھیں کہ ان کے ساتھ رہیں یا نہ رہیں۔ یہ سچ ہے کہ بالشویکوں کے ساتھ مزدور اور عام سپاہی تھے — کسانوں کا کچھ پتہ نہیں تھا — لیکن بہرحال بالشویک ایک ایسا سیاسی جتھا تھے جس میں تربیت و تعلیم‌یافتہ لوگوں کی فراوانی تو نہ تھی...

ریازانوف سامنے سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے آ رہے تھے اور ایک طرح کی مزاحیہ بوکھلاہٹ کے ساتھ وضاحت کر رہے تھے کہ وہ کمیسار برائے تجارت ہیں لیکن کاروبار کے بارے میں بالکل کچھ نہیں جانتے۔ اوپر کے کیفے میں ایک آدمی کونے میں بالکل اکیلا بیٹھا تھا جو بکری کی کھال کی پاپاخ اور ایسے کپڑے پہنے تھا جنہیں پہنے ہی پہنے وہ — میں کہنے جا رہا تھا کہ ”سویا تھا،، لیکن ظاہر ہے کہ وہ سویا بالکل نہیں تھا۔ اس کے چہرے پر تین دن کی بڑھی ہوئی داڑھی تھی۔ وہ تشویش کے ساتھ ایک گندے لفافے پر کچھ لکھ رہا تھا اور بیچ بیچ میں اپنی پنسل چبانے لگتا تھا۔ یہ منژینسکی تھے، کمیسار برائے مالیات، جن کا علم و تجربہ یہ تھا کہ وہ ایک فرانسیسی بینک میں کلرک تھے... اور یہ چاروں جو فوجی انقلابی کمیٹی کے دفتر سے نکل کر ہال میں دوڑتے چلے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کاغذ کے برزوں پر کچھ لکھتے جا

رہے ہیں، یہ کمیسار ہیں جنہیں روس کے چار کونوں میں بھیجا جا رہا ہے کہ خبر پہنچائیں، بحث کریں یا لڑیں — جو بھی دلیل یا اسلحہ ہاتھ لگے اس سے...

کانگرس کا اجلاس ایک بجے سے شروع ہونےوالا تھا اور ہال بہت پہلے سے بھر چکا تھا لیکن سات بجے تک مجلس صدارت کا کوئی پتہ نہ تھا... بالشویک اور بائیں‌بازو کے سوشلسٹ انقلابی اپنے اپنے کمرے میں اجلاس کر رہے تھے۔ ساری طویل سہ پہر بھر لینن اور تراتسکی سمجھوتے بازی کے خلاف لڑے تھے۔ بالشویکوں کا کافی بڑا حصہ اس حد تک دبنے کو تیار تھا کہ ایک مشترکہ کل سوشلسٹ حکومت بن جائے۔ وہ چلاتے تھے ''ہم ٹک نہیں سکتے۔ ہمارے خلاف بہت سی چیزیں ہیں۔ ہمارے پاس آدمی نہیں ہیں۔ ہم اکیلے رہ جائیں‌گے اور سارا کیا دھرا مٹی میں مل جائےگا۔ ،، یہ کامینیف، ریازانوف اور دوسرے لوگ کہہ رہے تھے۔

لیکن لینن اور ان کے ساتھ تراتسکی چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔ ''سمجھوتا کرنےوالے ہمارا پروگرام مان لیں تو وہ آسکتے ہیں! ہم ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں‌گے۔ اگر یہاں ایسے ساتھی ہیں جن میں ہماری طرح جرأت سے کام لینے کی ہمت اور عزم نہیں ہے تو وہ باقی بزدلوں اور مصالحت پرستوں کے ساتھ جا سکتے ہیں! مزدوروں اور سپاہیوں کی تائید سے ہم آگے بڑھیں‌گے۔ ،،

سات بج کر پانچ منٹ پر بائیں‌بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے کہلا بھیجا کہ وہ فوجی انقلابی کمیٹی میں رہیں‌گے۔

لینن نے کہا ''دیکھا! وہ پیچھے پیچھے آ رہے ہیں!،،

کچھ دیر بعد جب ہم بڑے ہال میں پریس‌والوں کی میز کے پاس بیٹھے تھے تو ایک نراجیت پرست نے، جو بورژوا اخباروں کے لئے لکھتا تھا، مجھ سے کہا کہ چلیں اور چل کر معلوم کریں کہ مجلس صدارت کا کیا ہوا۔ ''تسے‌ای کا،، کے دفتر میں کوئی بھی نہ تھا اور نہ پتروگراد سوویت کے بیورو میں۔ ہم پورے وسیع و عریض اسمولنی میں ایک کمرے سے دوسرے میں گھومتے پھرے۔ بظاہر کسی کو ذرا بھی اندازہ نہ تھا کہ کانگرس کی حکمراں جماعت کہاں ملےگی۔ اس عرصے میں میرے ساتھی نے اپنی پرانی

انقلابی سرگرمیوں کا، فرانس میں اپنی طویل اور خوشگوار جلاوطنی کا حال بیان کیا... اس نے مجھ سے رازدارانہ طور پر کہا کہ جہاں تک بالشویکوں کا تعلق ہے تو وہ عام، اکھڑ، جاہل لوگ ہیں جن میں ذرا بھی جمالیاتی حس نہیں ہے۔ وہ روسی دانشوروں کا حقیقی نمونہ ہے... چنانچہ آخرکار وہ کمرہ نمبر ۱۷ تک آ پہنچا جو فوجی انقلابی کمیٹی کا دفتر تھا۔ اور وہاں وہ شدید آمدورفت کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ دروازہ کھلا اور ایک پستہ قد گٹھے جسم کا چکلے چہرےوالا آدمی نکلا جو وردی تو پہنے تھا لیکن بلوں کے بغیر۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ مسکرا رہا ہے لیکن ذرا دیر بعد معلوم ہوا کہ جو مسکراہٹ لگتی تھی وہ دراصل انتہائی تھکن کی مستقل مسکان تھی، یہ کریلینکو تھے۔

میرے دوست نے، جو بہت خوش پوش مہذب چہرے مہرے کا نوجوان تھا، خوشی کی ایک چیخ ماری اور آگے بڑھا۔

اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ''نکولائی واسیلےوچ! کامریڈ آپ مجھے بھول گئے؟ ہم جیل میں ساتھ تھے۔''

کریلینکو نے کوشش کی اور ذہن و بینائی پر زور دیا اور بالآخر اسے بڑے دوستانہ انداز میں سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا ''ارے ہاں، آپ س۔ ہیں، کیسے ہیں!'' انھوں نے ایک دوسرے کا بوسہ لیا۔ کریلینکو نے ہاتھ سے چاروں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''اس سب میں آپ کیا کر رہے ہیں؟''

''میں بس دیکھ رہا ہوں... آپ تو بڑے کامیاب لگتے ہیں۔''

''ہاں'' کریلینکو نے ایک طرح کی ہٹ‌دھرمی سے جواب دیا۔ ''پرولتاری انقلاب ایک عظیم کامیابی ہے۔'' وہ ہنسے ''شاید... لیکن شاید جیل میں ہم پھر ملیں‌گے!''

جب ہم پھر راہ‌داری میں آ گئے تو میرے دوست نے اپنی صفائی دینی شروع کی ''دیکھئے، میں کروپوتکن کا پیرو ہوں۔ ہمارے لئے یہ انقلاب ایک زبردست ناکامی ہے۔ اس نے عوام‌الناس کی وطن‌دوستی کو بیدار نہیں کیا۔ ظاہر ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عوام انقلاب کے لئے تیار نہیں ہیں...''

ٹھیک آٹھ بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے کہ تالیوں کی ایک لہر نے مجلس صدارت کی آمد کا اعلان کیا جن میں لینن — عظیم لینن — بھی تھے۔ دبتا ہوا قد، گٹھا ہوا جسم، بڑا سا سر کندھوں میں دھنسا ہوا، گنجا اور نمایاں پیشانی‌والا۔ چھوٹی چھوٹی آنکھیں، چپٹی سی ناک، کشادہ فیاض دہانہ اور بھاری ٹھوڑی۔ ابھی تو داڑھی مونچھیں صاف تھیں لیکن ان کی ماضی و مستقبل والی معروف داڑھی کے بال دکھائی دینے لگے تھے۔ معمولی سے کپڑے پہنے تھے، ان کی پتلون ضرورت سے زیادہ لمبی تھی۔ وہ ایسے متاثر کن ہرگز نہ تھے کہ ایک جم غفیر ان کی پرستش کرے، ان سے ایسی محبت اور ان کی اتنی عزت کی جاتی تھی جتنی تاریخ میں شاید چند ہی رہنماؤں کو حاصل ہوئی ہے۔ وہ عجیب و غریب عوامی رہنما تھے — محض دانش کی بنا پر رہنما۔ بےرنگ، بےکیف، غیر مصالحت‌پسند اور بےلاگ لگاؤ، جن میں کوئی بھی عجیب و غریب ادائیں نہ تھیں، لیکن دقیق خیالات کو سادہ لفظوں میں بتانے کی، ایک ٹھوس صورت حال کا تجزیہ کرنے کی قدرت تھی۔ اور تیکھےپن کے ساتھ ساتھ عظیم‌ترین ذہنی جسارت۔

کامینیف فوجی انقلابی کمیٹی کے اقدامات کی رپورٹ پڑھ رہے تھے: فوج میں سزائے موت کا خاتمہ، پروپگنڈہ کے آزادانہ حق کی بحالی، ان افسروں اور سپاہیوں کی رہائی جو سیاسی جرائم کی پاداش میں گرفتار کئے گئے تھے، کیرنسکی کو گرفتار کرنے اور نجی گوداموں میں غذا کی رسد کی ضبطی کے احکامات... پرزور تالیاں۔

''بند،، کا نمائندہ پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ بالشویکوں کے غیر مصالحت‌پسندانہ رویے کا مطلب ہوگا انقلاب کو کچل دینا اس لئے ''بند،، کے ڈیلی گیٹوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اب اور کانگرس میں بیٹھنے سے انکار کر دیں۔ حاضرین میں شور بلند ہوا: ''ہم سمجھتے تھے کہ تم لوگ کل رات کو نکل گئے تھے! اب اور کتنی مرتبہ تم لوگ واک آؤٹ کروگے؟،،

پھر منشویک بین‌الاقوامیت پسندوں کا نمائندہ۔ شور: ''ارے، تم ابھی یہیں ہو؟،، مقرر نے وضاحت کی کہ منشویک بین‌الاقوامیت‌پسندوں کا صرف ایک حصہ کانگرس سے چلا گیا تھا، باقی لوگ ٹھہریں‌گے۔

''ہم اسے انقلاب کے لئے خطرناک اور شاید مہلک تک سمجھتے ہیں کہ اقتدار سوویتوں کو منتقل کیا جائے...'' (شور) ''لیکن ہم کانگرس میں رہنے کو اور منتقلی کے خلاف یہاں ووٹ دینے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں!''

اس کے بعد، بظاہر کسی ترتیب کے بغیر، دوسرے مقررین آئے۔ دون بیسن کے کوئلے کے کانکنوں کے ایک نمائندے نے کانگرس سے اپیل کی کہ کالیدن کے خلاف اقدامات کئے جائیں جو راجدھانی کی کوئلے اور غذا کی رسد کو کاٹ سکتا ہے۔ کئی سپاہیوں نے، جو ابھی ابھی محاذ سے آئے تھے، اپنی اپنی رجمنٹوں کے پرجوش پیام تہنیت پہنچائے...

اب لینن، لیکٹرن کی بٹ کو پکڑے ہوئے۔ وہ وہاں کھڑے ہوئے اپنی چھوٹی اور باربار جھپکتی ہوئی آنکھوں سے مجمع کا جائزہ لے رہے تھے اور انتظار میں تھے، بظاہر طویل پرزور تالیوں سے بےنیاز۔ جب تالیاں رکیں تو انھوں نے بس اتنا کہا ''اب ہم سوشلسٹ نظام کی تعمیر کرنا شروع کریں گے!''

پھر وہی زبردست انسانی شور۔

''پہلی چیز ہے امن حاصل کرنے کے لئے عملی اقدامات منظور کرنا... ہم سارے برسر جنگ ملکوں کی قوموں کو سوویت شرطوں کی بنیاد پر امن کی پیش کش کریں گے — کوئی قبضہ نہیں، کوئی تاوان نہیں اور قوموں کا حق خود ارادیت۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے وعدے کے مطابق ہم خفیہ عہدناموں کو شائع کر دیں گے اور ان کو باطل قرار دے دیں گے... جنگ اور امن کا سوال اتنا صاف ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں بغیر کسی تمہید کے سارے برسر جنگ ملکوں کی قوموں کے نام اعلان کا مسودہ پڑھ سکتا ہوں...''

جب وہ تقریر کر رہے تھے تو ان کا بڑا دہانہ، جو مسکراتا ہوا لگتا تھا، زیادہ کھل گیا۔ ان کی آواز پھٹی ہوئی تھی — ناخوشگوار طور پر نہیں بلکہ ایسا لگتا تھا جیسے برسوں تقریر کرتے رہنے کی وجہ سے وہ اسی طرح پختہ ہو گئی ہے — اور یکسانیت کے ساتھ جاری رہی جس کا اثر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہمیشہ جاری رہنے کے لائق ہے... زور دینے کے لئے وہ ذرا سا آگے کو جھک گئے۔ ہاتھوں کی کوئی حرکت نہیں۔ اور ان کے سامنے سادہ چہرے صریحی پرستاری کے ساتھ ان پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔

”ساری برسر جنگ قوموں کے عوام اور حکومتوں کے نام اعلان

”مزدوروں اور کسانوں کی حکومت، جسے ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کے انقلاب نے قائم کیا ہے اور جس کی بنیاد مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں پر ہے، ساری برسر جنگ قوموں اور ان کی حکومتوں کو ایک منصفانہ اور جمہوری امن کے لئے فوراً بات‌چیت شروع کرنے کی تجویز کرتی ہے۔

”حکومت کا مطلب ایک منصفانہ اور جمہوری امن سے، جس کی تمنا مزدوروں اور محنت‌کش طبقوں کی زبردست اکثریت کو ہے جو جنگ سے تھک اور کمزور ہو چکے ہیں — وہ امن ہے جس کا قطعی مطالبہ روسی مزدوروں اور کسانوں نے زارشاہی بادشاہت کو ختم کرنے کے بعد بند نہیں کیا ہے — فوری امن ملک‌گیری کے بغیر (یعنی بیرونی سرزمین پر قبضہ کئے بغیر، دوسری قومیتوں کو جبری طور پر محکوم بنائے بغیر)، اور بغیر تاوان کے۔

”روس کی حکومت ساری برسر جنگ قوموں کو تجویز کرتی ہے کہ وہ فوراً اس طرح کا امن کرلیں، فوراً، بغیر ذرا سی بھی تاخیر کے تمام فیصلہ‌کن اقدامات شروع کرنے کی اپنی رضامندی ظاہر کر کے، سارے ملکوں اور ساری قومیتوں کے عوام کی بااختیار اسمبلیوں کی طرف سے اس طرح کے امن کی ساری شرطوں کی قطعی توثیق سے پہلے۔

”ملک‌گیری یا بیرونی سرزمین پر قبضہ سے حکومت کا مطلب ہے — بالعموم جمہوری حقوق اور بالخصوص مزدور طبقے کے حقوق کے تصور کے مطابق — ایک بڑی اور مضبوط ریاست کے ساتھ ایک چھوٹی یا کمزور قومیت کا ہر طرح کا اتصال، اپنی رضامندی اور خواہش کے رضاکارانہ، واضح اور صحیح اظہار کے بغیر، چاہے کسی بھی وقت اس طرح کی بہ‌جبر ملک‌گیری کی تکمیل کی گئی ہو، چاہے بہ‌جبر ملک‌گیری کی ہوئی یا ریاست کی سرحدوں کے اندر محکوم رکھی ہوئی تہذیب کا درجہ کچھ بھی ہو، چاہے وہ قوم یورپ میں ہو یا سمندر پار دوردراز ملکوں میں۔

”اگر کسی قوم کو دوسری ریاست کی حدود کے اندر بہ‌جبر رکھا جاتا ہے، اگر اس کی ظاہر کی ہوئی خواہش کے باوجود (اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ خواہش اخبارات کے ذریعے

ظاہر کی گئی یا عوامی جلسوں کے ذریعے، سیاسی پارٹیوں کے فیصلوں کے ذریعے یا قومی جبر و استبداد کے خلاف بدنظمی اور فسادات کے ذریعے)، اس قوم کو آزادانہ ووٹ کے ذریعے اپنی قومی اور سیاسی تنظیم کی صورت کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں دیا جاتا — ذرا سی بھی رکاوٹ کے بغیر، جس قوم نے اس پر ملک گیری کی ہے یا کرنا چاہتی ہے یا بالعموم اس سے مضبوط ہے اس کی مسلح افواج کے مکمل انخلا کے بعد — تو اس طرح کا اتصال قبضے کے مترادف ہے یعنی قبضہ ہے اور تشدد کا اقدام۔

''یہ جنگ جاری رکھنے کو، تاکہ مضبوط اور مالدار قومیں کمزور اور مفتوح قومیتوں کو آپس میں بانٹ لیں، حکومت انسانیت کے خلاف سب سے بڑا ممکن جرم سمجھتی ہے، اور حکومت امن کے ایسے عہدنامے پر دستخط کرنے کے اپنے فیصلے کا باضابطہ اعلان کرتی ہے جو مندرجہ‌بالا شرطوں پر، جو بغیر کسی استثنا کے ساری قومیتوں کے لئے یکساں منصفانہ ہیں، اس جنگ کو ختم کردے۔

''حکومت خفیہ سفارت کو ختم کرتی ہے، ساری بات‌چیت عوام کے سامنے روز روشن میں کرنے کے لئے اپنے محکم فیصلے کا اعلان پورے ملک کے سامنے کرتی ہے، اور فوراً ہی ان سارے خفیہ عہدناموں کو پورے کا پورا شائع کر دے‌گی جو زمینداروں اور سرمایہ‌داروں کی حکومت نے فروری سے ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء تک طے کئے ہیں یا کئے ہیں۔ حکومت فوراً اور بغیر بحث کے خفیہ عہدناموں کی تمام دفعات کو فسخ کرتی ہے جو، جیسا کہ اکثر صورتوں میں ہوتا ہے، اس مقصد سے کئے گئے ہیں کہ روسی سرمایہ‌داروں کے لئے فوائد و مراعات حاصل کی جائیں، روسی سامراجیوں کی ملک گیری کو برقرار رکھا جائے یا اس میں اضافہ کیا جائے۔

''امن کے لئے پبلک بات‌چیت شروع کرنے کی تجویز ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو کرتے ہوئے، حکومت یہ بات‌چیت تار کے ذریعے، ڈاک کے ذریعے یا مختلف ملکوں کے نمائندوں کے درمیان ابتدائی بات‌چیت کے ذریعے یا ان نمائندوں کی ایک کانفرنس میں کرنے پر اپنی آمادگی کا اعلان کرتی ہے۔ ابتدائی بات‌چیت میں آسانی پیدا کرنے کے لئے حکومت غیر جانبدار ملکوں میں اپنے بااختیار نمائندے مقرر کرتی ہے۔

"حکومت سارے برسر جنگ ملکوں کی سب حکومتوں اور قوموں کو ایک فوری ہنگامی صلح کرنے کی تجویز کرتی ہے، ساتھ ہی یہ مشورہ دیتی ہے کہ ہنگامی صلح تین مہینے چلے جتنے عرصے میں بغیر استثنا کے جنگ میں شریک ہو جانےوالی یا اس میں حصہ لینے پر مجبور کی جانےوالی ساری قوموں اور قومیتوں کے نمائندوں کے درمیان نہ صرف ضروری ابتدائی بات‌چیت کرنا بلکہ صلح کی شرطوں کو قطعی طور پر قبول کرنے کے مقصد کے لئے سارے ملکوں کے عوام کی بااختیار اسمبلیاں منعقد کرنا بھی بالکل ممکن ہے۔

"سارے برسر جنگ حکومتوں اور قوموں کی حکومتوں سے امن کی اس پیش‌کش کا خطاب کرتے ہوئے روس کی عارضی مزدوروں اور کسانوں کی حکومت یکساں طور پر اور خاص طور سے انسانیت کی سب سے وفادار تین قوموں کے اور موجودہ جنگ میں حصہ لینےوالی قوموں میں سے تین اہم‌ترین قوموں یعنی انگلستان، فرانس اور جرمنی کے باشعور مزدوروں سے بھی خطاب کرتی ہے۔ ان ملکوں کے مزدوروں نے ترقی اور سوشلزم کے مقصد کی عظیم‌ترین خدمات انجام دی ہیں۔ انگلستان میں چارٹسٹ تحریک کی شاندار مثال، فرانسیسی پرولتاریہ کے کئے ہوئے انقلابات کا سلسلہ جو عالمگیر تاریخی اہمیت کے حامل تھے، اور پھر جرمنی میں ہنگامی قوانین کے خلاف تاریخی جدوجہد، جو ساری دنیا کے مزدوروں کے لئے طویل اور پامردانہ اقدام کی ایک مثال ہے، اور جرمن پرولتاریوں کی زبردست تنظیمیں — پرولتاری دلیری کے یہ سارے نمونے، تاریخ کی یہ یادگاریں ہمارے لئے اس امر کی یقینی ضمانت ہیں کہ ان ملکوں کے مزدور اس فرض کو سمجھیں‌گے جو ان پر جنگ کی ہولناکیوں اور نتائج سے انسانیت کو آزاد کرانے کے لئے عائد ہوا ہے، اور یہ کہ یہ مزدور فیصلہ‌کن، پرقوت اور مسلسل اقدام کے ذریعے امن کے مقصد کو اور ساتھ ہی ساتھ استحصال کے شکار محنت‌کش عوام‌الناس کو ساری غلامی اور سارے استحصال سے آزاد کرانے کے مقصد کو کامیاب انجام تک پہنچانے میں ہماری مدد کریں‌گے۔"

جب تالیوں کا سنجیدہ طوفان تھما تو لینن نے پھر بولنا شروع کیا:

"ہم کانگرس کو تجویز کرتے ہیں کہ وہ اس اعلان کی توثیق کر دے۔ ہمارا خطاب حکومتوں سے بھی ہے اور قوموں سے بھی، اس لئے کہ ایسا اعلان جس کا خطاب صرف برسر جنگ ملکوں کے عوام سے ہو امن حاصل کرنے میں تاخیر کا باعث ہو سکتا ہے۔ ہنگامی صلح کے دوران میں امن کی جو شرطیں مرتب کی جائیں گی ان کی توثیق آئین ساز اسمبلی کرے گی۔ ہنگامی صلح کی میعاد تین مہینے مقرر کر کے ہم قوموں کو اس خون آشامی ہلاکت کے بعد جتنا طویل آرام ممکن ہو وہ اور انہیں اپنے نمائندے منتخب کرنے کے لئے کافی وقت دینا چاہتے ہیں۔ بعض سامراجی حکومتوں کی طرف سے امن کی اس تجویز کی مزاحمت کی جائے گی۔ اس سلسلے میں ہم اپنے آپ کو بہلانا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ سارے برسر جنگ ملکوں میں جلد ہی انقلاب برپا ہو جائے گا، اسی لئے ہم خاص طور سے فرانس، انگلستان اور جرمنی کے مزدوروں سے خطاب کرتے ہیں..."

آخر میں انہوں نے کہا "۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کے انقلاب نے سماجی انقلاب کے دور کا آغاز کر دیا ہے... مزدور تحریک، امن اور سوشلزم کے نام پر فتح مند ہوگی اور اپنے مقدر کی تکمیل کرے گی..."

اس سب میں کوئی چیز بہت ہی پرسکون اور طاقتور تھی جس نے لوگوں کی روحوں میں ہلچل مچا دی۔ یہ بات سمجھ میں آتی تھی کہ جب لینن تقریر کرتے تھے تو لوگ کیوں یقین کرتے تھے...

عام ووٹ سے فوراً یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ تجویز پر صرف سیاسی جتھوں کے نمائندوں کو بولنے کی اجازت ہونی چاہئے اور یہ کہ مقررین کو صرف ۱۰ منٹ کا وقت دیا جائے۔

سب سے پہلے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف سے کاریلن: "ہمارے جتھے کو اعلان کے متن میں ترمیمات تجویز کرنے کا موقع نہیں ملا۔ یہ بالشویکوں کی نجی دستاویز ہے۔ لیکن ہم اس کے حق میں ووٹ دیں گے اس لئے کہ ہم اس کے جذبے سے متفق ہیں..."

سوشل ڈیموکریٹ بین الاقوامیت پسندوں کی طرف سے کراماروف، لمبے، جھکے ہوئے کندھے اور کمزور بینائی — انہیں حزب مخالف

کے مسخرے کی حیثیت سے خاصی شہرت ملنےوالی تھی۔ انھوں نے کہا کہ صرف وہی حکومت اس طرح کا اہم اقدام کرنے کی مجاز ہو سکتی ہے جو ساری سوشلسٹ پارٹیوں پر مشتمل ہو۔ اگر ایک سوشلسٹ ایتلاف کی تشکیل کی جائے تو ان کا جتھا پورے پروگرام کی حمایت کرےگا، اگر نہیں تو صرف جزوی طور پر۔ جہاں تک اعلان کا تعلق ہے بین‌الاقوامیت پسند اس کے خاص نکات سے پوری طرح متفق ہیں...

پھر ایک کے بعد ایک، بڑھتے ہوئے جوش کے درمیان، یوکرینی سوشل ڈیموکریٹ، حمایت؛ لتھوانیائی سوشل ڈیموکریٹ، حمایت؛ عوامی سوشلسٹ، حمایت؛ پولش سوشل ڈیموکریٹ، حمایت؛ پولش سوشلسٹ، حمایت — لیکن سوشلسٹ ایتلاف کو ترجیح دیں‌گے؛ لاتویائی سوشل ڈیموکریٹ، حمایت... ان لوگوں کے اندر کوئی چیز جیسے روشن ہو گئی تھی۔ ایک نے ''آنےوالی عالمگیر انقلاب،، کی بات کی ''ہم جس کے ہراول ہیں،،، دوسرے نے ''اخوت کے نئے دور،، کی ''جب ساری قومیں ایک عظیم خاندان بن جائیں‌گی...،، ایک انفرادی ممبر نے تقریر کرنے کی اجازت مانگی۔ اس نے کہا ''یہاں ایک تضاد ہے۔ پہلے تو آپ ملک‌گیری اور تاوان کے بغیر امن کی پیش‌کش کرتے ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ آپ امن کی ساری پیش‌کشوں پر غور کریں‌گے۔ غور کرنے کے معنی ہوتے ہیں قبول کرنا...،،

لینن اٹھ کھڑے ہوئے۔ ''ہم ایک منصفانہ امن چاہتے ہیں لیکن ہم انقلابی جنگ سے خوفزدہ نہیں ہیں... غالباً سامراجی حکومتیں ہماری اپیل کا جواب نہیں دیں‌گی — لیکن ہم کوئی الٹی‌میٹم نہیں جاری کریں‌گے جس کے جواب میں نہ کہنا آسان ہوگا... اگر جرمن پرولتاریہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم امن کی تمام پیش‌کشوں پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں تو یہ شاید وہ آخری بوند ہوگی جس سے پیالہ چھلک پڑتا ہے — جرمنی میں انقلاب ہو جائےگا...

''ہم امن کی ساری شرطوں کا جائزہ لینے پر رضامند ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم انھیں قبول کر لیں‌گے... اپنی کچھ شرطوں کے لئے ہم آخر تک لڑیں‌گے۔ لیکن شاید

دوسروں کے لئے جنگ کو جاری رکھنا ہمارے واسطے ناممکن ہوگا... سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم جنگ کو ختم کرنا چاہتے ہیں...''

ٹھیک ۱۰ بج کر ۳۵ منٹ ہوئے تھے جب کامینیف نے کہا کہ جتنے لوگ اعلان کے حق میں ہیں وہ اپنے کارڈ اوپر اٹھائیں۔ ایک ڈیلی گیٹ نے خلاف ہاتھ اٹھانے کی ہمت کی لیکن اس کے اردگرد اچانک اتنا زبردست شور مچا کہ اس نے فوراً ہاتھ نیچے کر لیا... بہ اتفاق رائے۔

اچانک، مشترکہ امنگ کے تحت، ہم سب کھڑے ہو گئے اور ایک ساتھ مل کر ''انٹرنیشنل'' کے ہموار حوصلہ افزا اتحاد میں اپنی آواز ملانے لگے۔ کھچڑی بالوں والا ایک بوڑھا سپاہی کسی بچے کی طرح سسکیاں بھر رہا تھا۔ الیکساندرا کولونتائی جلدی جلدی پلکیں جھپکا کر اپنے آنسو پی گئیں۔ زبردست آواز ہال میں گونجی اور کھڑکیوں دروازوں سے نکل کر خاموش آسمان میں گم ہو گئی۔ میرے پاس ایک نوجوان مزدور نے کہا ''جنگ ختم ہو گئی! جنگ ختم ہو گئی!'' اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔ اور جب ''انٹرنیشنل'' ختم ہو چکا اور ہم سب اس طرح خاموش کھڑے تھے جیسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ اب کیا کریں تبھی کسی نے پیچھے سے چلا کر کہا ''ساتھیو! ہمیں ان لوگوں کو بھی یاد کرنا چاہئے جنھوں نے آزادی کے لئے جان دی ہے!'' چنانچہ ہم نے ''رخصت آخر'' گانا شروع کیا، وہ مدھم، غمگین لیکن پھر بھی فتح مند گیت جو اس قدر روسی اور اس قدر اثر کرنے والا ہے۔ ''انٹرنیشنل'' بہرحال ایک غیرملکی نغمہ ہے۔ ''رخصت آخر'' ان تاریکی میں گم عوام الناس کی اصل روح معلوم ہوتا تھا جن کے نمائندے اس ہال میں جمع تھے اور اپنی موہوم بصیرت سے ایک نئے روس کی اور شاید اس سے زیادہ کی تعمیر کر رہے تھے۔

تم مہلک جنگ میں مارے گئے۔
لوگوں کی آزادی کی خاطر، لوگوں کی عزت کی خاطر...
تم نے دیں اپنی جانیں اور سب کچھ جو تمھیں تھا پیارا
اور قید بھیانک بھگتی
اور کئے گئے تم ملک بدر زنجیروں میں...

کچھ کبھی بنا زنجیریں پہنیں،
اس لئے کہ تم کر سکتے نہ تھے بند آنکھیں اپنی،
اپنے رفیقوں کے دکھ سے،
اس لئے کہ تم یہ جانتے تھے انصاف کی طاقت بڑھ کر ہے
تلواروں سے...

وہ وقت یقیناً آئے گا جب جان جو تم نے ہاری ہے گنتی میں لائی جائے گی۔ وہ وقت زیادہ دور نہیں جب ظلم فنا ہو جائے گا اور لوگ اٹھیں گے، آزادی اور عظمت میں!

رخصت تم سے، اے بھائیو، یہ راہ تمھاری روشن ہے
اس نقش قدم پر آگے بڑھیں گی جانبازوں کی فوجیں...

رخصت تم سے، اے بھائیو، یہ راہ تمھاری روشن ہے
یہ تم سے ہمارا وعدہ ہے ہم لڑتے رہیں گے آخر تک،
آزادی کی خاطر، خوشحالی کی خاطر...

اسی کے لئے وہ دفن ہوئے تھے، مارچ کے شہید، میدان مریخ میں اپنی مشترکہ قبر کے اندر۔ اسی کے لئے ہزارہا ہزار لوگوں نے قیدخانوں میں، جلاوطنی میں، سائبیریا کی کانوں میں اپنی جانیں دی تھیں۔ سب کچھ اس طرح نہیں ہوا تھا جس طرح انھیں توقع تھی، نہ اس طرح جس طرح دانشوروں کی خواہش تھی؛ لیکن ہوا تو تھا — بھونڈا، مضبوط، جسے فارمولوں کی تاب نہ تھی، جو جذباتیت کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا، حقیقی...

لینن فرمان زمین پڑھ رہے تھے:

"۱۔ زمین کی ساری نجی ملکیت فوراً بغیر معاوضے کے ختم کی جاتی ہے۔

"۲۔ زمینداروں کے سارے تعلقے اور زار کی، خانقاہوں کی ساری زمین، کلیسا کی زمین اور ان کے مویشی اور فہرست بند جائیداد، عمارات اور سارے لواحقات بستی کی اراضی کمیٹیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی ضلع سوویتوں کے تصرف میں منتقل کئے جاتے ہیں تاوقتیکہ آئین‌ساز اسمبلی کا اجلاس نہ ہو۔

"۳۔ اب سے ضبط کردہ جائیداد سارے عوام کی ہے اور اسے

کسی طرح کا نقصان دینے کو سنگین جرم سمجھا جاتا ہے جس کی پاداش میں انقلابی عدالتیں سزا دے سکتی ہیں۔ کسانوں کے نمائندوں کی ضلع سوویتیں زمینداروں کے' تعلقوں پر قبضے کے دوران میں سخت‌ترین نظم رکھنے کے لئے، قطعات کی پیمائش کے اور اس امر کے یقین کے لئے کہ ان میں سے کون سے ضبطی کے تحت آتے ہیں، ساری ضبط‌کردہ جائیداد کی فہرست تیار کرنے کے لئے اور عوام کے ہاتھوں میں آنےوالی زمین پر کاشتکاری کی ساری جائیداد نیز ساری عمارات، اوزار، مویشی، غذا کی رسد وغیرہ کی سخت‌ترین انقلابی حفاظت کے لئے سارے ضروری اقدامات کریں‌گی۔

''۴۔ جب تک آئین‌ساز اسمبلی انہیں قطعی طور پر طے نہ کرے تب تک عظیم اصلاحات اراضی پر عمل‌درآمد کے دوران میں رہنمائی کا کام مندرجہ‌ذیل کسانوں کا ہدایت نامہ (۳) دے‌گا جو کسانوں کے ۲۴۲ مقامی ہدایت‌ناموں کی بنیاد پر ''کسانوں کے نمائندوں کی کل روس سوویت کے 'ازوستیا،،' کی مجلس ادارت نے مرتب کیا ہے اور جو مذکور ''ازوستیا،، کے شمارہ ۸۸ (پتروگراد، شمارہ ۸۸، ۱۹ اگست ۱۹۱۷ء) میں شائع ہوا ہے۔

''۵۔ عام کسانوں کی اور فوج میں خدمت انجام دینےوالے عام کزاکوں کی زمینیں ضبط نہیں کی جائیں‌گی۔ ،،

لینن نے وضاحت کی کہ ''یہ سابق وزیر چیرنوف کا پروجکٹ نہیں ہے جو ایک 'ڈھانچہ کھڑا کرنے، کی باتیں کرتے تھے اور اصلاحات پر اوپر سے عمل‌درآمد کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ زمین کی تقسیم کے سوالات کا فیصلہ نیچے سے محل وقوع پر کیا جائے‌گا۔ ہر کسان کو ملنےوالی زمین کی مقدار بستی کے مطابق مختلف ہوگی...

''عارضی حکومت کے تحت تعلقہ‌داروں نے اراضی کمیٹیوں کے، انہیں اراضی کمیٹیوں کے احکامات کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا تھا جن کا منصوبہ لووف نے تیار کیا تھا، جنھیں شنکاریف معرض وجود میں لائے تھے اور جن کا نظم و نسق کیرنسکی کے ہاتھ میں تھا!،،

مباحثے شروع ہونے سے پہلے ایک شخص گذرگاہ میں سے بھیڑ کو چیرتا ہوا بڑھا اور پلیٹ‌فارم پر چڑھ گیا۔ یہ کسانوں کی سوویتوں

کی عاملہ کمیٹی کے ممبر پیانخ تھے اور وہ بالکل پاگل ہو رہے تھے۔

انھوں نے تندی کے ساتھ لوگوں کو سنایا ''کسانوں کے نمائندوں کی کل روس سوویت کی عاملہ کمیٹی ہمارے ساتھیوں، وزیروں سالازکن اور ماسلوف کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرتی ہے۔ ہم ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں! اس وقت وہ پیٹر اور پال گڑھی میں ہیں۔ ہمیں فوری اقدام چاہئے! گنوانے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے!''

ان کے بعد ایک اور آیا، ایک سپاہی جس کی داڑھی بکھری ہوئی اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ ''تم یہاں بیٹھ کر کسانوں کو زمین دینے کی باتیں کرتے ہو اور کسانوں کے چنے ہوئے نمائندوں کے خلاف ظالموں اور غاصبوں‌والے اقدامات کرتے ہو!'' اس نے اپنا مکا تان لیا۔ ''اگر ان کا بال بھی بیکا ہوا تو تمھیں بغاوت کا سامنا کرنا پڑےگا!'' مجمع میں بوکھلاہٹ والی ہلچل شروع ہو گئی۔

تب تراتسکی کھڑے ہوئے، پرسکون اور زہرافشاں، اقتدار کے احساس کے ساتھ۔ ان کا خیرمقدم پرزور تالیوں سے کیا گیا۔ ''کل فوجی انقلابی کمیٹی نے سوشلسٹ انقلابی اور منشویک وزیروں — ماسلوف، سالازکن، گووزدیف اور مالیانتووچ کو رہا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے — اصولی طور پر۔ ابھی تک وہ پیٹر اور پال گڑھی میں صرف اس لئے ہیں کہ ہمیں اتنا کچھ کرنا تھا... لیکن انھیں اپنے اپنے گھروں پر نظر بند رکھا جائےگا، حراست میں جب تک کہ ہم کورنیلوف‌والے معاملے کے دوران میں کیرنسکی کے غدارانہ اقدامات میں ان کی سازباز کی تفتیش نہ کر لیں!''

پیانخ نے چلا کر کہا ''کسی بھی انقلاب میں کبھی ایسی چیزیں نہیں دیکھی گئیں جیسی یہاں ہو رہی ہیں!''

تراتسکی نے جواب دیا ''آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ اس طرح کی چیزیں اس انقلاب میں بھی دیکھی گئی ہیں۔ جولائی کے دنوں میں ہمارے سیکڑوں ساتھیوں کو گرفتار کیا گیا... جب کامریڈ کولونتائی کو ڈاکٹر کے احکامات پر رہا کیا گیا تو اوکسنتیئف نے ان کے دروازے پر زار کی خفیہ پولیس کے دو سابق ایجنٹ تعینات

کر دئے!،، کسان بڑبڑاتے ہوئے واپس چلے گئے اور ان کا پیچھا طنزیہ فقرے‌بازیوں نے کیا۔

بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کے نمائندے نے فرمان زمین پر تقریر کی۔ اصولی طور پر اتفاق کرتے ہوئے بھی ان کا جتھا اس سوال پر جب تک بحث ختم نہ ہو جائے تب تک ووٹ نہیں دے سکتا۔ کسانوں کی سوویتوں سے مشورہ کیا جانا چاہئے...

منشویک بین‌الاقوامیت‌پسندوں نے بھی اپنی پارٹی کے سرکردہ لوگوں کی میٹنگ پر اصرار کیا۔

پھر میکسملسٹوں یعنی کسانوں کے نراجیت‌پسند بازو کے رہنما نے کہا ''ہمیں ایک ایسی سیاسی پارٹی کا اعزاز کرنا چاہئے جو پہلے ہی دن اس طرح کا ایکٹ منظور کرتی ہے، اس کے بارے میں باتیں کئے بغیر!،،

ایک مثالی کسان پلیٹ‌فارم پر آ گیا، لمبے بال، بوٹ اور پوستین کا کوٹ۔ اس نے ہال کے سارے کونوں کی طرف جھک جھک کر تعظیم کی اور کہا ''ساتھیو اور شہریو، سلام۔ باہر کچھ کادیت ٹہل رہے ہیں، تم نے ہمارے سوشلسٹ کسانوں کو گرفتار کر لیا ہے — انہیں بھی کیوں نہیں گرفتار کر لیتے؟،،

یہ پرجوش کسانوں کے لئے مباحثے کا سگنل بن گیا۔ یہ بحث بھی کل رات کی مزدوروں‌والی بحث کی طرح تھی۔ یہ تھے زمین کے اصل پرولتاری...

''ہماری عاملہ کمیٹی کے وہ ممبر، اوکسنتیئف اور باقی دوسرے، جنہیں ہم کسانوں کے محافظ سمجھتے تھے — وہ بھی محض کادیت ہیں! گرفتار کرو! انہیں گرفتار کرلو!،،

دوسرا بولا ''یہ پیانخ اور یہ اوکسنتیئف جیسے لوگ، یہ کون ہیں؟ یہ کسان تو ہرگز نہیں ہیں! یہ تو بس اپنی دمیں ہلاتے ہیں!،،

مجمع کیسے ان کا ہم‌خیال ہو گیا، سب کو وہ اپنے بھائی لگے!

بائیں‌بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے آدھ گھنٹے کا وقفہ تجویز کیا۔ ڈیلی‌گیٹ نکل کر باہر جا رہے تھے کہ لینن اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔

''ساتھیو ہمیں وقت نہیں گنوانا چاہئے! خبریں جو روس کے لئے سب سے اہم ہیں وہ کل صبح کے اخباروں میں ضرور ہونی چاہئیں۔ ذرا بھی دیر نہ ہو!''

اور گرما گرم بحث اور آنےجانےوالوں کی چاپ میں فوجی انقلابی کمیٹی کے ایک پیغام رساں کی آواز سنائی دی، جو چلا رہا تھا ''کمرہ نمبر ۱۷ میں پندرہ پرچارکوں کی فوراً ضرورت ہے! محاذ پر جانے کے لئے!''...

تقریباً ڈھائی گھنٹے بعد ڈیلی گیٹ کسی نہ کسی طرح واپس آئے، مجلس صدارت پلیٹ‌فارم پر پہنچی اور اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے ایک کے بعد ایک رجمنٹ کے تار پڑھے گئے جن میں انھوں نے فوجی انقلابی کمیٹی کے ساتھ ہونے کا اعلان کیا تھا۔

آہستہ آہستہ میٹنگ نے رفتار پکڑی۔ مقدونیائی محاذ کی روسی فوجوں کے ایک ڈیلی گیٹ نے وہاں کی صورت حال کا ذکر تلخی کے ساتھ کیا۔ اس نے کہا ''وہاں ہمیں دشمن سے کہیں زیادہ اپنے 'اتحادیوں' کی دوستی سے تکلیفیں پہنچتی ہیں۔'' دسویں اور بارھویں فوج کے نمائندے ابھی ابھی پہنچے تھے۔ انھوں نے اطلاع دی ''ہم اپنی پوری طاقت کے ساتھ تمھاری حمایت کرتے ہیں!'' ایک کسان سپاہی نے ''غدار سوشلسٹوں ماسلوف اور سالازکن'' کی رہائی کے خلاف احتجاج کیا اور کہا کہ جہاں تک کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی کا تعلق ہے تو اسے پوری کو گرفتار کر لینا چاہئے! یہ حقیقی انقلابی بات تھی... فارس میں تعینات روسی فوج کے ایک نمائندے نے اعلان کیا کہ اسے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سوویتوں کو سارا اقتدار دئے جانے کا مطالبہ کرے... ایک یوکرینی افسر نے اپنی مادری زبان میں کہا کہ ''اس بحران میں کوئی قوم پرستی نہیں ہے... سارے ملکوں کی پرولتاری ڈکٹیٹرشپ زندہ باد!'' بلند اور گرم خیالات کا ایسا سیلاب کہ روس پھر کبھی ہرگز بےزبان نہ ہو سکےگا!

کامینیف نے کہا کہ بالشویک دشمن قوتیں ہر جگہ بدنظمی پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور روس کی ساری سوویتوں کے نام کانگرس کی ایک اپیل پڑھی:

''مزدوروں اور سپاہیوں کی سوویتوں کی کل روس کانگرس، جس میں کچھ کسانوں کے نمائندے بھی شریک ہیں، مقامی سوویتوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ساری انقلاب دشمن کارروائیوں، یہودی مخالف اور سارے قتل عام کی مخالفت کرنے کے لئے، چاہے وہ کچھ بھی ہوں، فوری پرزور اقدامات کریں۔ مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کے انقلاب کی عزت کا تقاضا ہے کہ کسی بھی قتل عام کو برداشت نہ کیا جائے۔

''پتروگراد کی سرخ گارد، انقلابی گیریسن اور جہازیوں نے دارالحکومت میں مکمل نظم وضبط رکھا ہے۔

''مزدورو، سپاہیو اور کسانو، تمھیں ہر جگہ پتروگراد کے مزدوروں اور جہازیوں کی مثال کی پیروی کرنی چاہئے۔

''کامریڈ سپاہیو اور کزاکو، تم پر حقیقی انقلابی نظم وضبط کو یقینی بنانے کا فرض عائد ہوتا ہے۔ سارے انقلابی روس اور ساری دنیا کی نگاہیں تم پر ہیں...''

صبح دو بجے فرمان زمین پر ووٹ شماری کی گئی، صرف ایک خلاف اور کسان ڈیلی گیٹ خوشی سے پاگل...

یوں بالشویکوں نے آغازکار کیا، کوئی ان کی مزاحمت نہ کر سکتا تھا، ہر ہچکچاہٹ اور مخالفت کو عبور کرتے ہوئے — روس میں بس یہی لوگ تھے جن کے پاس عمل کا ایک قطعی پروگرام تھا جب کہ دوسرے آٹھ طویل مہینوں تک صرف باتیں کرتے رہے تھے۔

اب ایک سپاہی اٹھا، چھریرا، خستہ حال اور چرب زبان، ''ہدایت نامہ'' * کی اس دفعہ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے جس کے مطابق فوج سے بھاگنے والوں کو گاؤں میں زمین کے الاٹمنٹ سے محروم کیا جانا تھا۔ شروع میں اس پر لوگ چیخے اور فقرے کسے گئے لیکن اس کی پراثر تقریر سے بالآخر خاموشی ہو گئی۔ اس نے بلند آواز سے کہا ''وہ اپنی مرضی کے خلاف خندقوں کے

---

* اس ''ہدایت نامہ'' کا ذکر ہے جو کانگرس نے فرمان زمین کے ساتھ ہی منظور کیا تھا۔ (ایڈیٹر)

قتل و خون میں جھونک دیا گیا ہے جسے تم نے خود فرمان امن میں بےمعنی کہا ہے اور بھیانک بھی۔ اس نے امن اور آزادی کی امید میں انقلاب کا خیرمقدم کیا۔ امن؟ کیرنسکی کی حکومت نے اسے مجبور کیا کہ وہ گالیشیا جاکر قتل کرے اور قتل ہو۔ اس نے امن مانگا تو تیریشنکو اس پر علانیہ ہنسا... آزادی؟ اس نے دیکھا کہ کیرنسکی کے تحت اس کی کمیٹیوں کو کچل دیا گیا، اس کے اخبار بند کر دئے گئے، اس کی پارٹی کے مقرروں کو قیدخانوں میں بند کر دیا گیا... گھر میں اس کے گاؤں میں زمیندار، اس کی اراضی کمیٹیوں کا حکم نہیں مان رہے تھے، اس کے ساتھیوں کو جیل خانوں میں بھیج رہے تھے... پتروگراد میں بورژوازی جرمنوں کے ساتھ مل کر فوج کے لئے غذا اور اسلحوں کی رسد کو نقصان پہنچا رہی تھی... اس کے پاس نہ جوتے تھے نہ کپڑے... اس کو فوج سے بھاگنے پر کس نے مجبور کیا؟ کیرنسکی کی حکومت نے جس کا تم نے تختہ الٹ دیا ہے!،، آخر میں تالیاں بجیں۔

لیکن ایک اور سپاہی نے اس کی پرزور مخالفت کی: ''کیرنسکی کی حکومت کوئی ٹٹی نہیں ہے جس کی آڑ میں فوج سے بھاگنے کے سے گندے کام کو چھپایا جا سکے! فوج سے بھاگنےوالے لفنگے ہیں جو گھر بھاگ جاتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کو خندقوں میں مرنے کے لئے اکیلے چھوڑ جاتے ہیں! فوج سے بھاگنےوالا ہر شخص غدار ہے اور اسے سزا دی جانی چاہئے...،، شور، ''بس کافی ہوا! خاموش!،، کی چلاہٹ۔ کامینیف نے جلدی سے تجویز کی کہ اس معاملے کا فیصلہ حکومت پر چھوڑ دیا جائے (۴)۔

ڈھائی بجے تناؤ بھری خاموشی چھا گئی۔ کامینیف تشکیل اقتدار کا فرمان پڑھ رہے تھے:

''آئین ساز اسمبلی کا اجلاس ہونے تک کے لئے مزدوروں اور کسانوں کی ایک عارضی حکومت کی تشکیل کی جاتی ہے جس کا نام ہوگا عوامی کمیساروں کی کونسل (۵)۔

''ریاستی سرگرمی کی مختلف شاخوں کا انتظام کمیشنوں کے سپرد کیا جائےگا جن کی تشکیل اس امر کو یقینی بنانے کے لئے منضبط کی جائےگی کہ محنت کش مردوں، محنت کش عورتوں، جہازیوں،

سپاہیوں، کسانوں اور دفتری ملازموں کی عوامی تنظیموں کے ساتھ قریبی اتحاد کر کے کانگرس کے پروگرام کی تکمیل کی جائے۔ حکومتی اقتدار ایک 'کالیجیم' کو جو ان کمیشنوں کے صدروں پر مشتمل ہے، یعنی عوامی کمیساروں کی کونسل کو ودیعت کیا جاتا ہے۔

"عوامی کمیساروں کی سرگرمیوں پر کنٹرول اور انھیں بدلنے کا حق مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی کل روس کانگرس کو اور اس کی مرکزی عاملہ کمیٹی کو حاصل ہوگا۔"

بدستور خاموشی۔ جب انھوں نے کمیساروں کی فہرست پڑھنی شروع کی تو ہر نام کے بعد اور خاص طور سے لینن اور تراتسکی کے نام کے بعد تالیوں کا شور۔

"کونسل کے صدر : ولادیمیر اولیانوف (لینن)
داخلہ : ۔ ریکوف
زراعت : ۔ ملیوتین
محنت : ۔ شلیاپنیکوف
امور فوج و بحریہ : ایک کمیٹی جو اوسیئنکو (انتونوف)، کریلینکو اور دیبینکو پر مشتمل ہوگی۔
تجارت و صنعت : ۔ نوگن
عوامی تعلیم : ۔ لوناچارسکی
مالیات : ۔ اسکوورتسوف (استیپانوف)
امور خارجہ : ۔ برونشٹائن (تراتسکی)
انصاف : ۔ اوپوکوف (لومو ف)
رسد : ۔ تیودرووچ
ڈاک اور تار : ۔ آویلوف (گلیبوف)
قومیتوں کے لئے صدر : ۔ جوگاشویلی (استالین)
ریلیں : بعد کو تقرر ہوگا۔"

ہال کے کنارے کنارے سنگینیں تھیں، ڈیلی گیٹوں کے بیچ بیچ سنگینیں نمودار ہو رہی تھیں۔ فوجی انقلابی کمیٹی ہر شخص کو مسلح کر رہی تھی۔ کیرنسکی سے فیصلہ کن لڑائی کے لئے بالشویزم مسلح ہو رہا تھا۔ کیرنسکی کے بگلوں کی آواز جنوب مشرقی ہوا کے ساتھ آنی شروع ہو گئی تھی... اس عرصے میں کوئی بھی گھر نہیں گیا۔ اس کے برعکس سیکڑوں نئے لوگ اندر آ گئے اور بڑا ہال تندرو سپاہیوں اور مزدوروں سے پوری طرح بھر گیا جو گھنٹوں انتھک عزم کے ساتھ کھڑے رہے۔ ہوا سگریٹوں کے دھوئیں اور انسانی سانسوں اور موٹے کپڑوں اور پسینے کی مہک سے بوجھل تھی۔

''نووایا ژیزن،، کے عملے کے آویلوف سوشل ڈیموکریٹ بین الاقوامیت پسندوں اور منشویک بین الاقوامیت پسندوں کی طرف سے بول رہے تھے؛ آویلوف جو نوجوان ذہین چہرہ رکھتے تھے اور اپنے خوش وضع فراک کوٹ میں یہاں بےمحل معلوم ہو رہے تھے۔

''ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں... جس آسانی سے ایتلافی حکومت توڑ دی گئی اس کی وضاحت جمہوریت کے بائیں بازو کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف اس بات سے کی جا سکتی ہے کہ حکومت عوام کو امن اور روٹی دینے کی اہلیت نہیں رکھتی تھی۔ اور بایاں بازو اگر ان سوالوں کو حل نہیں کر سکتا تو وہ بھی اپنے آپ کو برسر اقتدار نہیں رکھ سکتا...

''کیا یہ عوام کو روٹی دے سکتا ہے؟ اناج کمیاب ہے۔ کسانوں کی اکثریت آپ کے ساتھ نہیں ہوگی اس لئے کہ آپ ان کی ضرورت کی مشینری انہیں نہیں دے سکتے۔ ایندھن اور دوسری ابتدائی ضروریات کا حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے...

''جہاں تک امن کا تعلق ہے، وہ اور بھی مشکل ہوگا۔ اتحادیوں نے اسکوبلیف سے بات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ تمہاری طرف سے ایک امن کانفرنس کی تجویز کبھی نہ قبول کریں گے۔ تمہیں نہ لندن اور پیرس میں تسلیم کیا جائے گا، نہ برلن میں...

''تم اتحادی ملکوں کے پرولتاریہ کی موثر امداد پر بھروسہ نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ زیادہ تر ملکوں میں انقلابی جدوجہد سے بہت دور ہے۔ یاد رکھو کہ اتحادی جمہوریت تو اسٹاک ہوم

کانفرنس بھی منعقد نہیں کر سکی تھی۔ جرمن سوشل ڈیموکریٹوں کے بارے میں میں نے ابھی ابھی کامریڈ گولڈنبرگ سے بات کی ہے جو اسٹاک‌ہوم میں ہمارے ایک ڈیلی گیٹ تھے۔ انھیں انتہائی بائیں بازو کے نمائندوں نے بتایا کہ جرمنی میں جنگ کے دوران میں انقلاب ناممکن ہے...،، یہاں باربار مداخلت ہونے لگی لیکن آویلوف نے تقریر جاری رکھی۔

''چاہے جرمنوں کے ہاتھوں روسی فوج کو شکست ہو اور آسٹریائی جرمن اتحاد اور فرانسیسی برطانوی اتحاد کے درمیان روس کو نقصان پہنچا کر، کسی نہ کسی طرح صلح ہو جائے، چاہے جرمنی کے ساتھ علحدہ صلح کرنی پڑے نتیجہ ایک ہی ہوگا یعنی روس کی مکمل علحدگی۔

''مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ اتحاد سفیران یہاں سے چلے جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور روس کے ہر شہر میں کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کی تشکیل ہو رہی ہے...

''کوئی بھی ایک پارٹی ان زبردست دشواریوں پر فتح نہیں پا سکتی۔ صرف عوام کی اکثریت ہی، جو ایک سوشلسٹ ایتلاف کی حکومت کی حمایت کرتی ہو، انقلاب کی تکمیل کر سکتی ہے...،،

اس کے بعد انھوں نے دونوں جتھوں کی قرارداد پڑھی:

''اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ انقلاب کی فتوحات کی نجات کے لئے ایک ایسی حکومت کی فوراً تشکیل کرنا لازمی ہے جس کی بنیاد مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں میں منظم انقلابی جمہوریت پر ہو، مزید برآں اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ اس حکومت کا فریضہ ہے امن کا جلدترین ممکن حصول، زراعتی کمیٹیوں کے ہاتھوں میں زمین کی منتقلی، صنعتی پیداوار پر کنٹرول کی تنظیم اور طے شدہ تاریخ پر آئین ساز اسمبلی کا انعقاد، کانگرس ایک عاملہ کمیٹی مقرر کرتی ہے کہ وہ کانگرس میں حصہ لینے‌والے انقلابی جمہوریت کے گروہوں کے ساتھ اتفاق کرنے کے بعد ایک حکومت کی تشکیل کرے۔،،

فتح‌مند مجمع کی انقلابی سرخوشی کے باوجود آویلوف کے پرسکون روادارانہ استدلال نے لوگوں کو متزلزل کر دیا۔ آخر

میں چلاھٹیں اور سیٹیاں ختم ھو گئیں اور جب انھوں نے تقریر ختم کی تو کچھ تالیاں بھی بجیں۔

اس کے بعد کاریلن نے تقریر کی۔ یہ بھی نوجوان اور بیباک تھے اور ان کے خلوص پر کسی کو بھی شبہ نہ تھا۔ انھوں نے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں، ماریا اسپریدونووا کی پارٹی کی جانب سے تقریر کی جو تقریباً واحد پارٹی تھی جس نے بالشویکوں کی پیروی کی اور جو انقلابی کسانوں* کی نمائندگی کرتی تھی۔

''ھماری پارٹی نے عوامی کمیساروں کی کونسل میں داخل ھونے سے انکار کر دیا ھے اس لئے کہ ھم اپنے آپ کو ھمیشہ کے لئے انقلابی فوج کے اس حصے سے الگ نہیں کرنا چاھتے جو کانگرس سے کنارہ کش ھو گیا ھے، اس طرح کی علحدگی بالشویکوں اور جمہوریت کی دوسری جماعتوں کے درمیان متوسل کی حیثیت سے کام کرنا ھمارے لئے ناممکن بنا دے... اور یہ اس وقت ھمارا سیاسی فرض ھے۔ سوائے سوشلسٹ ایتلاف کی حکومت کے ھم کسی بھی دوسری حکومت کی حمایت نہیں کر سکتے...

''مزید برآں، ھم بالشویکوں کے ظالمانہ طور طریق کے خلاف بھی احتجاج کرتے ھیں۔ ھمارے کمیساروں کو ان کے عہدوں سے بھگا دیا گیا ھے۔ ھمارے واحد ترجمان ''زنامیا ترودا'' (''پرچم محنت'') کو کل شائع ھونے سے روک دیا گیا...

''میونسپل دوما ایک طاقتور کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کی تشکیل کر رھی ھے، آپ سے لڑنے کے لئے۔ آپ کو الگ تھلگ کیا جا چکا ھے اور آپ کی حکومت کو کسی ایک بھی دوسری جمہوری جماعت کی حمایت حاصل نہیں ھے...''

اور اب اونچے پلیٹ‌فارم پر تراتسکی کھڑے ھوئے، پراعتماد اور مجمع پر چھائے ھوئے، ان کے دھانے کے اردگرد وہ طنزیہ انداز تھا جو تقریباً تمسخر معلوم ھوتا تھا۔ انھوں نے گونجتی ھوئی آواز میں تقریر کی اور پورا مجمع ان کا ھمخیال ھو گیا۔

''ھماری پارٹی کے الگ تھلگ رہ جانے کے خطرات کے بارے

---

* انقلابی کسانوں کا صرف ایک حصہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کا پیرو تھا۔ (ایڈیٹر)

پوتیلوف کارخانے کے سرخ گاردوالے بکتربند گاڑی پر جس کا نام
لفٹننٹ شمیت کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء۔

پتروگراد کے ویبورگ محلی میں واقع ''نووی لیسنر،، کارخانے کے
سرخ گارد والے۔

میں یہ باتیں نئی نہیں ہیں۔ بغاوت سے عین پہلے ہماری مہلک شکست کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔ ہر شخص ہمارے خلاف تھا۔ صرف بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کا حصہ ہمارے ساتھ فوجی انقلابی کمیٹی میں تھا۔ تو پھر یہ کیسے ہوا کہ ہم تقریباً خون ریزی کے بغیر حکومت کا تختہ الٹنے کے لائق ہو گئے؟... یہ حقیقت اس بات کا سب سے واضح ثبوت ہے کہ ہم الگ تھلگ نہیں رہ گئے تھے۔ درحقیقت عارضی حکومت الگ تھلگ رہ گئی تھی، وہ جمہوری پارٹیاں الگ تھلگ رہ گئی تھیں، الگ تھلگ ہیں اور ہمیشہ کے لئے پرولتاریہ سے کٹ گئی ہیں جو ہمارے خلاف چلتی ہیں!

''لوگ ایتلاف کی ضرورت کی باتیں کرتے ہیں۔ صرف ایک ہی ایتلاف ممکن ہے — مزدوروں، سپاہیوں اور غریب ترین کسانوں کا ایتلاف۔ اور یہ ہماری پارٹی کا شرف ہے کہ اس نے وہ ایتلاف قائم کر ایا ہے... آویلوف کا مطلب کس قسم کے ایتلاف سے ہے؟ ان لوگوں کے ساتھ ایتلاف جنھوں نے عوام کے ساتھ غداری کی حکومت کی حمایت کی تھی؟ ایتلاف سے ہمیشہ طاقت میں اضافہ نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر ہماری صفوں میں دان اور اوکسنتیف ہوتے تو کیا ہم بغاوت منظم کر سکتے تھے؟'' قہقہوں کا شور۔

''اوکسنتیف نے کم روٹی دی۔ کیا مدافعت پسندوں کے ساتھ ایتلاف سے زیادہ مل جائے گی؟ اوکسنتیف نے اراضی کمیٹیوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا۔ کسانوں اور اوکسنتیف کے درمیان ہم کسانوں کا انتخاب کرتے ہیں! ہمارا انقلاب تاریخ کا کلاسیکی انقلاب رہے گا...

''وہ ہم پر دوسری جمہوری پارٹیوں کے ساتھ معاہدے کو رد کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن کیا قصور ہمارا ہے؟ یا ہمیں، جیسا کہ کاریلن نے کہا ہے، اس کا الزام ایک 'غلط فہمی' کو دینا چاہئے؟ نہیں ساتھیو۔ جب ایک پارٹی انقلاب کے پورے جوش میں، بارود کے دھوئیں میں لپٹی ہوئی، آکر کہے کہ 'یہ رہا اقتدار — لے لو!'، اور جن لوگوں کو یہ پیش کش کی جائے وہ دشمن سے جا ملیں تو یہ غلط فہمی نہیں ہے... یہ بیرحمانہ جنگ کا اعلان ہے۔ اور یہ اعلان جنگ ہم نے نہیں کیا ہے...

''آویلوف ہمیں ہماری امن کی کوششوں کے ناکام ہونے کا

خوف دلاتے ہیں — اگر ہم 'الگ تھلگ' رہیں تو۔ میں پھر کہتا ہوں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسکوبلیف یا یہاں تک کہ تیریشنکو کے ساتھ ایتلاف بھی امن حاصل کرنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے! آویلوف ہمیں ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں نقصان پہنچا کر امن حاصل کئے جانے کا خطرہ ہے۔ اور میں جواب دیتا ہوں کہ اگر یورپ پر سامراجی بورژوازی کی حکمرانی قائم رہی تو انقلابی روس بہرحال ناگزیر طور پر ہاتھ سے جاتا رہے گا...

''صرف دو صورتیں ہیں: یا تو روسی انقلاب یورپ میں ایک انقلابی تحریک پیدا کرے گا یا پھر یورپی طاقتیں روسی انقلاب کو برباد کر دیں گی!''

لوگوں نے ان کی تائید زبردست مجاہدانہ تالیوں سے کیا۔ اس جرأت نے، نوع انسانی کی علمبرداری کرنے کے خیال نے مجمع کو روشن و شعلہ بار بنا دیا تھا۔ اور اس وقت سے باغی عوام‌الناس میں، ان کے سارے اقدامات میں کوئی چیز باشعور اور فیصلہ کن تھی، جو ان میں ہمیشہ رہی۔

لیکن دوسری طرف بھی لڑائی شکل‌پذیر ہو رہی تھی۔ کامینیف نے ریلوے کارکنوں کی یونین کے ڈیلی گیٹ کو پہچانا اور تقریر کرنے کا موقع دیا۔ وہ تندرو، گٹھے ہوئے جسم کا انسان تھا جس کا رویہ پکی دشمنی کا سا لگ رہا تھا۔ اس نے دھماکا کر دیا۔

''روس کی مضبوط‌ترین تنظیم کی جانب سے میں بولنے کے حق کا مطالبہ کرتا ہوں اور میں تم سے کہتا ہوں کہ 'ویکژیل'* نے میرے سپرد یہ کام کیا ہے کہ میں اقتدار کی تشکیل کے بارے میں یونین کے فیصلے سے آگاہ کروں۔ اگر بالشویک اپنے آپ کو روس کی ساری جمہوریت سے الگ تھلگ رکھنے پر اصرار کرتے ہیں تو مرکزی کمیٹی ان کی حمایت کرنے سے بالکل انکار کرتی ہے!''

ہال میں زبردست ہنگامہ۔

''۱۹۰۵ء میں اور کورنیلوف کے دنوں میں ریلوے کے مزدور

---

* ''ویکژیل''، ریلوے کارکنوں اور ملازمین کی یونین کی کل روس عاملہ کمیٹی۔ (ایڈیٹر)

انقلاب کے بہترین مدافعین تھے۔ لیکن تم نے ہمیں اپنی کانگرس میں نہیں مدعو کیا۔ ،، شور : ''تم کو پرانی 'تسےای کا' نے نہیں مدعو کیا تھا!،، مقرر نے کوئی توجہ نہیں کی۔ ''ہم اس کانگرس کے قانونی ہونے کو نہیں تسلیم کرتے۔ منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے چلے جانے کے بعد قانونی کورم نہیں ہے... یونین پرانی 'تسےای کا' کی حمایت کرتی ہے اور اعلان کرتی ہے کہ کانگرس کو ایک نئی کمیٹی کے انتخاب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے...

''اقتدار کو ایک سوشلسٹ اور انقلابی اقتدار ، پوری انقلابی جمہوریت کے بااختیار اداروں کے سامنے جوابدہ ہونا چاہئے۔ جب تک اس طرح کے اقتدار کی تشکیل نہیں ہوتی تب تک ریلوے کارکنوں کی یونین، جو انقلاب دشمن فوجوں کو پتروگراد پہنچانے سے انکار کرتی ہے، ساتھ ہی، 'ویکژیل' کی منظوری کے بغیر کسی بھی حکم کی تعمیل کی ممانعت کرتی ہے۔ 'ویکژیل' روس میں ریلوے کا پورا انتظام بھی اپنے ہاتھوں میں لیتی ہے۔،،

اس پر گالیوں کی ایسی بوچھار ہو رہی تھی کہ آخر میں اس کی آواز سنائی تک نہیں دے رہی تھی۔ لیکن یہ سخت وار تھا — جس کا اثر مجلس صدارت کے چہروں پر نظر آ رہا تھا۔ بہرحال کامینیف نے صرف اتنا جواب دیا کہ کانگرس کے قانونی ہونے پر شک نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ پرانی ''تسےای کا،، کے مقررہ کردہ کورم سے بھی زیادہ شرکا ہیں — منشویک اور سوشلسٹ انقلابیوں کے علحدہ ہو جانے کے باوجود...

پھر اقتدار کی تشکیل پر ووٹ‌شماری ہوئی جس نے عوامی کمیساروں کی کونسل کو زبردست اکثریت سے عہدے کا حامل بنا دیا...

نئی ''تسےای کا،، ، روسی جمہوریہ کی نئی پارلیمنٹ کے انتخاب میں صرف پندرہ منٹ لگے۔ تراتسکی نے اس کی تشکیل کا اعلان کیا : ۱۰۰ ممبران جن میں سے ۷۰ بالشویک... کسانوں اور کانگرس سے علحدہ ہو جانےوالے جتھوں کے لئے نشستیں محفوظ رہیں‌گی۔ تراتسکی نے آخر میں کہا ''ہم حکومت میں ان تمام پارٹیوں اور جماعتوں کا خیرمقدم کرتے ہیں جو ہمارا پروگرام منظور کر لیں۔،،

اور اس پر سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس ختم کر دی

گئی تاکہ سمبران روس کے چاروں کونوں میں اپنے اپنے گھروں کو جلد جا سکیں اور عظیم واقعات کی خبر پہنچا سکیں...

جب ہم نے ٹراموں کے سوئے ہوئے کنڈکٹروں اور ڈرائیوروں کو جگایا تو تقریباً سات بجے تھے۔ یہ ٹرامیں ٹرام کارکنوں کی یونین ہمیشہ اسمولنی پر کھڑی رکھتی تھی تاکہ سوویت ڈیلی گیٹوں کو ان کے گھر لیجا سکیں۔ مجھے لگا کہ کھچا کھچ بھری ہوئی ٹرام میں کل رات سے کم خوش دلی تھی۔ بہت سے لوگ فکرمند نظر آتے تھے۔ شاید وہ اپنے آپ سے کہہ رہے تھے ''اب ہم مالک ہیں، اب جو چاہتے تھے وہ سب کس طرح کریں؟''

اپنے فلیٹ کی عمارت میں شہریوں کے ایک مسلح گشت نے ہمیں اندھیرے میں روکا اور اچھی طرح جانچ پڑتال کی۔ دوما کا اعلان اپنا کام کر رہا تھا...

مکان مالکن نے ہمیں اندر آتے سنا اور وہ گلابی ریشمی ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے باہر نکل آئیں۔

انھوں نے کہا ''ہاؤس کمیٹی نے پھر کہا ہے کہ باقی لوگوں کے ساتھ تم بھی اپنی باری پر پہرے کی ڈیوٹی دو۔''

''پہرے کی ڈیوٹی کی ضرورت کیا ہے؟''

''گھر کی، بچوں اور عورتوں کی حفاظت کرنے کے لئے۔''

''کس سے؟''

''لٹیروں اور قاتلوں سے۔''

''لیکن فرض کیجئے فوجی انقلابی کمیٹی سے کوئی کمیسار آجائے تلاشی لینے کے لئے؟''

''ارے یہی تو وہ کہیں گے کہ ہم یہ ہیں... اور پھر دونوں میں فرق کیا ہے؟''

میں نے بڑی سنجیدگی سے یقین دلایا کہ قونصل نے سارے امریکی شہریوں کو اسلحے لے کر چلنے سے منع کیا ہے — خاص طور سے روسی دانشوروں کے پڑوس میں...

باب ٦

کمیٹی برائے نجات

جمعہ، ۹ نومبر (۲۷ اکتوبر)...

''نوواچیرکاسک، ۸ نومبر (۲۶ اکتوبر)۔

''بالشویکوں کی بغاوت اور عارضی حکومت کو معزول کرنے اور پتروگراد میں اقتدار پر قبضہ کرنے کےلئے ان کی کوشش کے پیش نظر... کزاک حکومت اعلان کرتی ہے کہ وہ ان اقدامات کو مجرمانہ اور قطعی ناروا سمجھتی ہے۔ چنانچہ کزاک اپنی پوری حمایت عارضی حکومت کو دیں گے جو ایتلاف کی حکومت ہے۔ ان حالات کی وجہ سے، اور عارضی حکومت کے دوبارہ برسر اقتدار آنے اور روس میں نظم و ضبط بحال ہونے تک کزاک فوجوں کی حکومت ۲۵ اکتوبر سے، دون کے علاقے سے متعلق سارے اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہے۔

دستخط: اتامان کالیدن

کزاک فوجوں کی حکومت کے صدر''

وزیر صدر کیرنسکی کا حکم، مورخہ بہ مقام گاتچینا:

''میں عارضی حکومت کا وزیر صدر اور روسی جمہوریہ کی مسلح افواج کا اعلی کمانڈر اعلان کرتا ہوں کہ میں محاذ سے آنے والی ان رجمنٹوں کا حاکم اعلی ہوں جو وطن کی وفادار رہی ہیں۔

''میں پتروگراد کے فوجی ضلع کی ساری فوجوں کو، جنھوں نے غلطی یا بیوقوفی سے ملک اور انقلاب کے غداروں کی اپیل پر لبیک کہا ہے، حکم دیتا ہوں کہ وہ بغیر تاخیر کے اپنی ڈیوٹی پر واپس جائیں۔

''یہ حکم ساری رجمنٹوں، بٹالینوں اور اسکواڈرنوں میں پڑھ کر سنایا جائے گا۔

دستخط: عارضی حکومت کے
وزیر صدر اور اعلی کمانڈر
ا۔ ف۔ کیرنسکی۔''

شمالی محاذ کے کمانڈر جنرل کے نام کیرنسکی کا تار :

''گاتچینا شہر پر وفادار رجمنٹوں نے بغیر خوں‌ریزی کے قبضہ کر لیا ہے۔ کرانشتات کے جہازیوں کی ٹولیوں اور سیمیونوفسکی و اسمائیلوفسکی رجمنٹوں نے بغیر مزاحمت کے ہتھیار ڈال دئے اور وہ حکومت کی فوجوں میں شامل ہو گئیں۔

''میں سارے طے شدہ دستوں کو جتنی تیزی سے ممکن ہو آگے بڑھنے کا حکم دیتا ہوں۔ فوجی انقلابی کمیٹی نے اپنی فوجوں کو پسپا ہونے کا حکم دیا ہے...''

تقریباً ۳۰ کلومیٹر جنوب مغرب میں گاتچینا پر رات کے وقت قبضہ ہو گیا تھا۔ دو مذکورہ رجمنٹوں کو — لیکن جہازیوں کو نہیں — جو پاس ہی بغیر کپتان کے بھٹک رہی تھیں، کزاکوں نے گھیر لیا تھا اور انھوں نے ہتھیار ڈال دئے تھے۔ لیکن یہ صحیح نہیں تھا کہ وہ حکومت کی فوجوں میں شامل ہو گئی تھیں۔ ٹھیک اسی وقت ان کے دل کے دل، بوکھلائے ہوئے اور شرمندہ، اسمولنی پہنچے تھے اور وضاحت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ انھیں یہ خیال نہیں تھا کہ کزاک اتنے پاس ہوں‌گے... انھوں نے کزاکوں سے بحث کرنے کی کوشش کی تھی...

غالباً انقلابی محاذ پر سب سے زیادہ گڑبڑ تھی۔ جنوب کی طرف سارے چھوٹے شہروں کے گیریسنوں میں بہت بری طرح پھوٹ پڑ گئی تھی اور وہ دو جتھوں بلکہ تین میں بٹ گئی تھیں: اعلی افسران کیرنسکی کی طرف تھے اس لئے کہ اس سے مضبوطتر کوئی اور چیز نہ تھی، عام سپاہیوں کی اکثریت سوویتوں کے ساتھ تھی، اور باقی متفکر اور متزلزل تھے۔

فوجی انقلابی کمیٹی نے پتروگراد کی دفاع کی کمان کے لئے باقاعدہ فوج کے ایک اولوالعزم کپتان موراویوف* کا تقرر کر دیا، اسی موراویوف کو جس نے گرمیوں میں سہلک بٹالینیں منظم کی تھیں اور ایک بار حکومت کو یہ مشورہ دیتا سنا گیا تھا کہ ''حکومت بالشویکوں کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آتی ہے، انھیں تو ختم کر

---

* موراویوف لفٹننٹ کرنل تھے۔ (ایڈیٹر)

دینا چاہئے،،۔ وہ فوجی ذہنیت کا آدمی تھا جو طاقت اور جسارت کی قدر کرتا تھا، شاید خلوص کے ساتھ...

جب میں صبح کو نیچے آیا تو میرے دروازے کے برابر فوجی انقلابی کمیٹی کے دو احکامات چسپاں تھے، جن میں ساری دکانوں اور اسٹوروں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ معمول کے مطابق کھلیں، اور یہ کہ خالی کمرے اور فلیٹ کمیٹی کے تصرف میں دے دئے جائیں...

اب ۳۶ گھنٹے ہو چکے تھے کہ بالشویک صوبائی روس سے اور باہری دنیا سے کٹے ہوئے تھے۔ ریلوےوالوں اور تاروالوں نے ان کے مراسلات بھیجنے سے انکار کر دیا تھا اور ڈاک‌والے ان کی ڈاک کو ہاتھ نہیں لگا رہے تھے۔ بس زارسکویے سیلو میں واقع حکومتی ریڈیو آسمان کے چاروں کونوں کو ہر آدھ گھنٹے بعد خبرنامے اور منشور نشر کر رہا تھا۔ تیزرفتار ریل‌گاڑیوں پر شہر کی دوما کے کمیساروں کے پیچھے پیچھے اسمولنی کے کمیسار آدھی روئے زمین کو ناپ رہے تھے اور پروپگنڈہ سے لدے ہوئے دو ہوائی جہاز محاذ کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے...

لیکن انقلاب کی لہریں روس میں کسی بھی انسانی عملے سے زیادہ تیزرفتاری کے ساتھ پھیلتی جا رہی تھیں۔ ہیلسنگفورس سوویت نے حمایت کی قراردادیں منظور کیں۔ کیف کے بالشویکوں نے اسلحہ خانے اور تارگھر پر قبضہ کر لیا لیکن وہیں کزاکوں کی کانگرس ہو رہی تھی جس کے ڈیلی گیٹوں نے انھیں نکال باہر کیا۔ کازان میں ایک فوجی انقلابی کمیٹی نے مقامی گیریسن کے افسران کو اور عارضی حکومت کے کمیسار کو گرفتار کر لیا۔ سائبیریا میں کراسنویارسک جیسے دوردراز مقام سے خبر آئی کہ میونسپل اداروں پر سوویتوں کا تسلط ہے۔ ماسکو میں، جہاں ایک طرف چمڑے کے کارکنوں کی ہڑتال اور دوسری طرف عام تالابندی کی دھمکی نے صورت حال کو ابتر بنا دیا تھا، سوویتوں نے اکثریت کے ساتھ ووٹ دیا تھا کہ پتروگراد کے بالشویکوں کے اقدام کی حمایت کی جائے... ایک فوجی انقلابی کمیٹی نے کام شروع کر دیا تھا۔

ہر جگہ ایک ہی چیز ہو رہی تھی۔ عام سپاہی اور صنعتی مزدور زبردست اکثریت سے سوویتوں کی حمایت کر رہے تھے۔

افسران، یونکر اور متوسط طبقہ عام طور پر عارضی حکومت کے ساتھ تھے — جیسے کہ بورژوا کادیت اور ''معتدل،، سوشلسٹ پارٹیاں تھیں۔ ان سارے شہروں میں کمیٹیاں برائے نجات ملک و انقلاب بھی وجود میں آ گئیں اور خانہ جنگی کے لئے خود کو مسلح کرنے لگیں...

وسیع و عریض روس محلول کی حالت میں تھا۔ یہ عمل ۱۹۰۵ء ھی میں شروع ھو چکا تھا، مارچ کے انقلاب نے بس اسے تیزرفتار بنا دیا اور نئے نظام کی ایک طرح کی پیشین گوئی کو جنم دے کر پرانی حکمرانی کے کھوکھلے ڈھانچے کو برقرار رکھ کر وہ ختم ھو گیا۔ لیکن اب بالشویکوں نے ایک رات میں اسے یوں محو کر دیا جیسے کوئی پھونک کر دھوئیں کو اڑا دے۔ پرانا روس ختم ھو چکا تھا۔ انسانی سماج اپنی اولین حرارت کے ساتھ لاوے کی طرح ابل رہا تھا اور شعلوں کے مواج سمندر سے طبقاتی جدوجہد ابھر رھی تھی، عریاں اور بیرحم — اور نئے سیاروں کا نازک، آھستہ آھستہ ٹھنڈا ھوتا ھوا اوپری غلاف وجود میں آ رہا تھا...

پتروگراد میں ۱۶ وزارتوں میں ھڑتال تھی جن میں وزارت محنت اور وزارت رسد پیش پیش تھیں۔ اگست کی کل سوشلسٹ * حکومت نے بس یہی دو وزارتیں قائم کی تھیں۔

اگر کبھی لوگ بےیار و مددگار ھوئے ھیں تو اس سرمئی سرد صبح کو ''مٹھی بھر بالشویک،، بظاھر بےیار و مددگار تھے اور ھر طرح کے طوفان ان پر چھائے ھوئے تھے (۱)۔ دیوار کو اپنی پشت پر لیکر فوجی انقلابی کمیٹی نے وار کیا — اپنی جان کی خاطر۔ ''ھمت، مکرر ھمت، ھمیشہ ھمت...،، ** ۵ بجے صبح کو سرخ گارد شہر کی حکومت کے چھاپے خانے میں داخل ھوئی۔ اس نے دوما کی اپیل و احتجاج کی ھزارھا کاپیاں ضبط کر لیں اور سرکاری

---

* یہ حکومت منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں پر مشتمل تھی۔ (ایڈیٹر)

** دانتوں کا مشہور فقرہ جو اس نے ۲ ستمبر ۱۷۹۲ء کو فرانسیسی قانون ساز اسمبلی میں جنگ کے خطرے اور انقلاب دشمن پروشیا آسٹریائی ایتلاف کے حملے سے انقلاب کی مدافعت کی ضرورت کے متعلق اپنی تقریر میں استعمال کیا تھا۔ (ایڈیٹر)

میونسپل ترجمان، ''میونسپل خود انتظام حکومت کا بلیٹن،، کو بند کر دیا۔ سارے بورژوا اخباروں کو پریسوں پر سے نوچ لیا گیا، یہاں تک کہ پرانی ''تسے ای کا،، کے رسالے ''گولس سلداتا،، (''سپاہی کی آواز'') کو بھی۔ لیکن وہ ''سلداتسکی گولس،، (''سپاہیانہ آواز،،) کے نام سے ایک لاکھ کے ایڈیشن میں شائع ہوا، غصے اور سرتابی میں پھنپکارتا ہوا:

''جن لوگوں نے اپنی غداری کا وار رات کو کیا ہے، جنھوں نے اخبارات کو بند کیا ہے، وہ ملک کو زیادہ دنوں تک لاعلمی کی حالت میں نہ رکھ سکیں گے۔ ملک کو سچائی معلوم ہوگی! بالشویک حضرات، وہ تمھاری اصلیت کو سمجھ لے گا! ہم دیکھیں گے!...،،

جب ہم دو پہر کے ذرا بعد نیوسکی پر چلتے ہوئے آئے تو دوما کی عمارت کے سامنے ساری سڑک پر لوگ بھرے تھے۔ یہاں وہاں سرخ گارد کے سپاہی اور جہازی، رائفلوں پر سنگینیں چڑھائے کھڑے تھے، ہر ایک کو کوئی سو مرد عورتیں، کلرک، طالب علم، دکاندار، افسر گھیرے ہوئے تھے اور ان پر مکے تان تان کر گالیاں اور دھمکیاں دے رہے تھے۔ زینوں پر بوائے اسکاؤٹ اور افسران ''سلداتسکی گولس،، کی کاپیاں بانٹ رہے تھے۔ ایک مزدور اپنے بازو پر سرخ پٹی باندھے اور ہاتھ میں ریوالور لئے زینے کے پاس معاندانہ بھیڑ کے بیچ میں کھڑا غصے اور بوکھلاہٹ سے کانپ رہا تھا اور مطالبہ کر رہا تھا کہ اخبارات اس کے حوالے کردئے جائیں... میرے خیال میں اس طرح کی چیز تاریخ میں کبھی نہیں ہوئی۔ ایک طرف مٹھی بھر مزدور اور عام سپاہی، ہاتھوں میں اسلحے لئے، ایک فتح مند بغاوت کی نمائندگی کرتے ہوئے — اور بالکل سراسیمہ؛ اور دوسری طرف ایک جنونی بھیڑ، جس میں اس طرح کے لوگ تھے جو دو پہر میں ففتھ ایونیو * کے فٹ پاتھوں پر نظر آتے ہیں، مذاق اڑاتے ہوئے، گالیاں دیتے ہوئے اور چلاتے ہوئے ''غدار! اشتعال باز، اوپریچنیکی **!،،

---

* نیویارک میں امیروں کے محلے کی ایک سڑک کا نام۔ (ایڈیٹر)
** سترھویں صدی میں ایوان مہیب کے وحشی باڈی گارڈ۔ (ایڈیٹر)

دروازوں پر طالب‌علموں اور افسروں کا پہرہ تھا جن کے بازو پر سفید پٹیاں بندھی تھیں اور ان پر سرخ حروف میں لکھا تھا ''کمیٹی برائے تحفظ عامہ کی منیشیا،، اور آدھے درجن بوائے اسکاؤٹ آجا رہے تھے۔ اوپر خاصا ہنگامہ برپا تھا۔ کپتان گومبرگ زینوں سے نیچے اتر رہے تھے۔ انھوں نے کہا ''وہ لوگ دوما کو توڑنے جا رہے ہیں۔ اس وقت بالشویک کمیسار میئر کے پاس ہے۔،، جب ہم اوپر پہنچے تو ریازانوف تیزی سے باہر نکلے۔ وہ یہ مطالبہ کرنے آئے تھے کہ دوما عوامی کمیساروں کی کونسل کو تسلیم کرے، اور میئر نے صاف انکار کر دیا تھا۔

دفتروں میں زور زور سے باتیں کرنےوالوں کی بھیڑ تھی جو تیزی سے آجا رہے تھے، چلا رہے تھے، ہاتھوں سے اشارے کر رہے تھے — سرکاری افسران، دانشور، اخبار نویس، بیرونی نامہ‌نگار، فرانسیسی اور برطانوی افسران... شہر کے انجینیر نے فتح‌مندانہ انداز میں ان کی طرف اشارہ کیا اور وضاحت کی: ''سفارت خانے دوما کو اب واحد اقتدار تسلیم کرتے ہیں۔ ان بالشویک قاتلوں اور لٹیروں کے لئے یہ صرف چند گھنٹوں کا سوال ہے۔ سارا روس ہمارے ساتھ مجتمع ہو رہا ہے...،،

الیکساندر ہال میں کمیٹی برائے نجات کی بہت بڑی میٹنگ ہو رہی تھی۔ فلیپوفسکی صدارت کر رہے تھے اور اسکوبلیف ٹریبون پر کھڑے زوردار تالیوں کی گونج میں کمیٹی مذکور سے نئے الحاقوں کی رپورٹ دے رہے تھے — کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی، پرانی ''تسے‌ای‌کا،، ، مرکزی فوجی کمیٹی، ''تسنتروفلوت،، ، سوویتوں کی کانگرس سے منشویک، سوشلسٹ انقلابی اور محاذ کی جماعتوں کے ڈیلی گیٹ، منشویک، سوشلسٹ انقلابی، عوام دوست سوشلسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں، ''یدنستوہ،، جماعت، کسانوں کی یونین، کوآپریٹیو، زیمستوہ، میونسپلٹیاں، ڈاک اور تار کی یونینیں، ''ویکژیل،، ، روسی جمہوریہ کی کونسل، یونینوں کی یونین * ، سوداگروں اور صنعت کاروں کی انجمن...

''... سوویتوں کا اقتدار کوئی جمہوری اقتدار نہیں بلکہ

---

* ملاحظہ ہوں ''حواشی اور توضیحات،،۔

ایک ڈکٹیٹرشپ ہے — اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ نہیں بلکہ پرولتاریہ کے خلاف ہے۔ ان تمام لوگوں کو جنھیں انقلابی جوش کا احساس ہے اب انقلاب کی مدافعت کے لئے یکجا ہو جانا چاہئے...

''آج کا مسئلہ صرف یہ نہیں ہے کہ لفاظی کرنےوالوں کو بےضرر بنا دیا جائے بلکہ انقلاب دشمنی کے خلاف لڑنا ہے... اگر یہ افواہیں صحیح ہیں کہ صوبوں میں بعض جنرل واقعات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ دوسرے ارادوں سے پتروگراد پر چڑھائی کریں تو یہ اس بات کا صرف ایک اور ثبوت ہے کہ جمہوری حکومت کے لئے ایک ٹھوس بنیاد قائم کرنی چاہئے۔ ورنہ تو بائیں بازو کی طرف سے مشکلات کے بعد دائیں بازو کی طرف سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑےگا...

''جب 'گولس سلداتا، خریدنےوالے شہریوں اور 'ربوچایا گزیتا، بیچنےوالے لڑکوں کو سڑکوں پر گرفتار کیا جاتا ہے تو پتروگراد کا گیریسن بےنیاز نہیں رہ سکتا...

''قراردادوں کا وقت گزر چکا ہے... جن لوگوں کو انقلاب پر یقین نہیں ہے انھیں برطرف ہو جانا چاہئے... ایک متحدہ اقتدار قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم انقلاب کے وقار کو دوبارہ بحال کریں...

''آئیے ہم حلف اٹھائیں کہ یا تو انقلاب کو بچایا جائےگا نہیں تو ہم مٹ جائیں گے!''

پورا ہال کھڑا ہو گیا، روشن آنکھوں کے ساتھ تالیاں بجاتے ہوئے۔ کہیں ایک بھی پرولتاری نظر نہیں آ رہا تھا...

پھر وائنشتائن نے تقریر کی:

''ہمیں پرسکون رہنا چاہئے اور اس وقت تک اقدام نہ کرنا چاہئے جب تک رائے عامہ کمیٹی برائے نجات کی حمایت میں محکم طریقے سے مجتمع نہ ہو جائے — تب ہم دفاعی حالت سے گزر کر اقدام کر سکتے ہیں!''

''ویکژیل'' کے نمائندے نے اعلان کیا کہ اس کی تنظیم ایک نئی حکومت کی تشکیل میں پہل کر رہی ہے اور اس کے ڈیلی گیٹ اس معاملے پر اسمولنی کے ساتھ تبادلۂ خیال کر رہے ہیں... ایک گرماگرم بحث شروع ہو گئی: بالشویکوں کو نئی حکومت میں شامل

کیا جائے یا نہیں؟ مارتوف نے انھیں شامل کرنے کی وکالت کی۔ انہوں نے کہا، آخر وہ ایک اہم سیاسی پارٹی کی نمائندگی کرتے تھے۔ اس پر رائیں بہت مختلف تھیں۔ دائیں بازو کے منشویک اور سوشلسٹ انقلابی، نیز عوام دوست سوشلسٹ، کوآپریٹیو اور بورژوا عناصر اس کے سخت خلاف تھے...

ایک مقرر نے کہا ''ان لوگوں نے روس سے دغا کی ہے۔ انھوں نے خانہ‌جنگی شروع کی اور جرمنوں کے لئے محاذ کھول دیا۔ بالشویکوں کو بیرحمی کے ساتھ کچل دیا جانا چاہئے...''

اسکوبلیف اس حق میں تھے کہ بالشویکوں اور کادیتوں دونوں کو الگ رکھا جائے۔

ہم ایک نوجوان سوشلسٹ انقلابی سے باتیں کرنے لگے جو اس رات کو، جب تسیریتیلی اور دوسرے ''سمجھوتے‌بازوں'' نے روس کی جمہوریت پر زبردستی ایتلاف مسلط کر دیا تھا، بالشویکوں کے ساتھ جمہوری کانفرنس سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔

میں نے اس سے پوچھا ''تم یہاں؟''

اس کی آنکھوں سے چنگاریاں برسنے لگیں اور اس نے چلا کر کہا ''میں بدھ کی رات کو اپنی پارٹی کے ساتھ کانگرس سے نکل آیا تھا۔ میں نے بیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ تک اپنی جان کو خطرے میں اس لئے نہیں ڈالا کہ اب بےایمان لوگوں کے ظلم کے سامنے سر جھکاؤں۔ ان کے طریقے ناقابل برداشت ہیں۔ لیکن انھوں نے کسانوں کو نظرانداز کر دیا ہے... جب کسان اقدام کرنا شروع کریں‌گے تو ان لوگوں کا خاتمہ ہونے میں بس چند منٹ لگیں‌گے۔''

''لیکن کسان — کیا وہ اقدام کریں‌گے؟ کیا فرمان زمین نے کسانوں کا معاملہ طے نہیں کر دیا؟ انھیں اور کیا چاہئے؟''

اس نے غضبناک ہوکر کہا ''ارے، فرمان زمین! ہاں، پتہ ہے تمھیں کہ وہ فرمان زمین ہے کیا؟ وہ ہمارا فرمان ہے — وہ سوشلسٹ انقلابی پروگرام ہے، پورے کا پورا! میری پارٹی نے وہ پالیسی بنائی خود کسانوں کی خواہشات کو انتہائی احتیاط کے ساتھ مرتب کرنے کے بعد۔ شرم کی بات ہے...''

''لیکن اگر یہ تمھاری ہی پالیسی ہے تو پھر تم اعتراض کیوں

کرتے ہو؟ اگر یہ کسانوں کی خواہشات ہیں تو وہ اس کی مخالفت کیوں کریں گے؟''

''تم سمجھتے نہیں! کیا تمھیں پتہ نہیں ہے کہ کسانوں کو بہت جلد احساس ہو جائےگا کہ یہ سب چال ہے — کہ ان غاصبوں نے سوشلسٹ انقلابی پروگرام چرا لیا ہے؟''

میں نے پوچھا کیا یہ سچ ہے کہ کالیدن شمال کی طرف مارچ کر رہا ہے۔

اس نے سر ہلایا اور ایک قسم کے تلخ اطمینان کے ساتھ اپنے ہاتھ ملنے لگا۔ ''ہاں، دیکھو ان بالشویکوں نے کیا کر دیا ہے۔ انھوں نے ہمارے خلاف انقلاب دشمنی کو بھڑکا دیا ہے۔ انقلاب ختم ہوگیا۔ انقلاب ختم ہو گیا۔''

''لیکن تم کیا انقلاب کی مدافعت نہیں کروگے؟''

''یقیناً ہم مدافعت کریں گے — اپنے خون کے آخری قطرے تک۔ لیکن بالشویکوں کے ساتھ کسی طرح کا بھی تعاون نہ کریں گے...''

''لیکن اگر کالیدن پتروگراد تک آجاتا ہے اور بالشویک اس شہر کی مدافعت کرتے ہیں تو کیا تم ان کے ساتھ شریک نہ ہوگے؟''

''ہرگز نہیں۔ ہم بھی شہر کی مدافعت کریں گے لیکن ہم بالشویکوں کی حمایت نہ کریں گے۔ کالیدن انقلاب کا دشمن ہے لیکن بالشویک بھی انقلاب کے دشمن ہیں۔''

''تم کس کو ترجیح دیتے ہو — کالیدن کو یا بالشویکوں کو؟''

وہ بےصبری سے برس پڑا ''یہ بحث کرنے کا سوال نہیں ہے! میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ انقلاب ختم ہو گیا۔ اور سارا قصور بالشویکوں کا ہے۔ لیکن سنو — ہم اس طرح کی چیزوں کی بات ہی کیوں کریں؟ کیرنسکی آ رہا ہے... پرسوں ہم آگے بڑھ کر حملہ کریں گے... اس وقت بھی اسمولنی نے ڈیلی گیٹ بھیجے ہیں اور ہمیں ایک نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔ لیکن اب وہ ہمارے چنگل میں ہیں — وہ بالکل بےبس ہیں... ہم تعاون نہیں کریں گے...''

باہر ایک گولی چلی۔ ہم دوڑ کر کھڑکیوں کے پاس آ گئے۔ سرخ گارد کے ایک جوان نے بھیڑ کے طعنوں سے عاجز آ کر آخرکار گولی چلا دی تھی۔ ایک نوجوان لڑکی کا بازو زخمی ہوگیا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ اسے اٹھاکر ایک گاڑی میں ڈالا گیا۔ اردگرد ایک پرجوش بھیڑ تھی جس کی آوازوں کا شور ہم تک پہنچ رہا تھا۔ ہم دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک میخائیلوفسکی پراسپکٹ کے نکڑ پر ایک بکتربند موٹرگاڑی آ گئی جس کی توپیں ادھر ادھر گھمائی جا رہی تھیں۔ بھیڑ فوراً ہی بھاگنے لگی جیسے پتروگراد میں بھیڑیں بھاگتی ہیں، گرکر سڑک پر بےحس وحرکت پڑے ہوئے، نالیوں میں ایک کے اوپر ایک دبکے ہوئے، ٹیلی‌فون کے کھمبوں کی اوٹ میں سمٹے ہوئے۔ موٹرگاڑی دوما کے زینوں تک آئی اور اس کی پھٹکی سے ایک آدمی نے سر نکالا اور مطالبہ کیا کہ ''سلداتسکی گولس،، اس کے حوالے کر دئے جائیں۔ بوائے اسکاؤٹوں نے مذاق اڑایا اور بھاگ کر عمارت کے اندر چلے گئے۔ ذرا دیر بعد موٹرگاڑی بیدلی سے سڑی اور نیوسکی پر چلی گئی۔ پھر سیکڑوں مردوں عورتوں نے اپنے آپ کو اٹھایا اور اپنے کپڑے جھاڑنے شروع کئے...

اندر لوگ ''سلداتسکی گولس،، کی ڈھیریاں اٹھائے بوکھلائے ہوئے بھاگ رہے تھے اور انھیں چھپانے کے لئے جگہیں ڈھونڈ رہے تھے...

ایک اخبارنویس ایک اخبار لہراتا ہوا کمرے میں دوڑ کر آیا۔

اس نے چلا کر کہا ''یہ کراسنوف کا ایک اعلان ہے!،، سارے لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ ''اسے چھپاؤ، اسے جلدی چھپواؤ اور فوراً بارکوں میں پہنچاؤ!،،

''اعلیٰ کمانڈر کے حکم سے مجھے پتروگراد کے تحت مجتمع فوجوں کا کمانڈر مقرر کیا جاتا ہے۔

''شہریو، سپاہیو، دون کے، کوبان کے، ماورائے بائیکال کے، آمور کے اور ینی‌سیئی کے جانباز کزاکو، تم سب سے جو اپنے حلف پر قائم رہے ہو، میں اپیل کرتا ہوں، تم لوگوں سے جنھوں

نے اپنے کزاک حلف کی حرمت کی پاسبانی کرنے کی قسم کھائی ہے — میں تم سے پتروگراد کو تراج سے، قحط سے، ظلم سے بچانے کی اور روس کو اس اسٹ شرم سے بچانے کی اپیل کرتا ہوں جس میں اسے ایک مٹھی بھر بےخبر لوگ مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جنھیں ویلہلم کے سونے سے خریدا جا چکا ہے۔

''عارضی حکومت، جس سے وفادار رہنے کا حلف تم نے مارچ کے عظیم دنوں میں اٹھایا تھا، برطرف نہیں ہوئی بلکہ تشدد کے ذریعے اس عمارت سے نکال دی گئی ہے جہاں وہ اپنی میٹنگیں کرتی تھی۔ لیکن حکومت محاذ کی ان فوجوں کے پاس آ رہی ہے جو اپنے فرض کی وفادار ہیں۔

''کزاکوں کی کونسل نے اپنی کمان کے تحت سارے کزاکوں کو متحد کر لیا ہے اور انھوں نے، اپنی صفوں کے بلند حوصلوں کی طاقت سے اور روسی عوام کی مرضی کے مطابق عمل کرتے ہوئے، ملک کی اسی طرح خدمت کرنے کا حلف اٹھایا ہے جیسی ان کے اجداد نے ۱۶۱۲ء کے کٹھن دنوں میں انجام دی تھی، جب دون کے کزاکوں نے ماسکو کو آزاد کرایا تھا جس کے لئے سویڈن، پولینڈ اور لتھوانیہ‌والوں نے خطرہ پیدا کر دیا تھا۔ تمھاری حکومت اب بھی موجود ہے...*

''باقاعدہ فوج ان مجرموں کو کراہت اور حقارت سے دیکھتی ہے۔ ان کے غارتگری اور لوٹ‌مار کے اقدامات نے، ان کے جرائم نے، مفتوح لیکن کبھی نہ جھکنے‌والے لوگوں کے ساتھ ان کی زیادتیوں نے انھیں سارے روس سے مغائر بنا دیا ہے۔

''شہریو، سپاہیو، پتروگراد کے گیریسن کے جانباز کزاکو، میرے پاس اپنے ڈیلی‌گیٹ بھیجو تاکہ میں جان سکوں کہ اپنے ملک کے غدار کون ہیں اور کون نہیں ہیں، تاکہ بےقصور لوگوں کی خوں‌ریزی سے بچا جا سکے۔''

تقریباً اسی لمحے ایک گروہ سے دوسرے کو خبر پہنچی کہ

---

* آخری جملہ اخباری رپورٹوں میں موجود نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

عمارت کو سرخ گارد نے گھیر لیا ہے۔ ایک افسر اندر آیا جس کے بازو پر سرخ پٹی تھی اور اس نے میئر سے ملنے کا مطالبہ کیا۔ چند منٹ بعد وہ چلا گیا اور بوڑھے شرائدر اپنے دفتر سے نکلے۔ وہ لال پیلے ہو رہے تھے۔

انھوں نے چلا کر کہا ''دوما کی خاص میٹنگ! فوراً!''

بڑے ہال میں کارروائی روک دی گئی۔ ''دوما کے سارے ممبران ایک خاص میٹنگ کے لئے جمع ہو جائیں!''

''بات کیا ہے؟''

بوکھلائے ہوئے تبصرے یہ ہو رہے تھے کہ ''مجھے پتہ نہیں۔ ہمیں گرفتار کرنے جا رہے ہیں... دوما کو توڑنے جا رہے ہیں... ممبروں کو دروازے پر گرفتار کر رہے ہیں...''

نکولائی ہال میں کھڑے ہونے کی بھی جگہ مشکل سے تھی۔ میئر نے اعلان کیا کہ سارے دروازوں پر فوجیں کھڑی ہیں، کسی کا بھی اندر آنا یا باہر جانا منع ہے، اور یہ کہ ایک کمیسار نے گرفتاری اور دوما کو منتشر کر دینے کی دھمکی دی ہے۔ ممبروں کی طرف سے جذباتی تقریروں کا سیلاب آ گیا اور گیلریوں نے بھی ان کی آواز میں آواز ملائی۔ آزادانہ طور پر منتخب کی ہوئی شہر کی حکومت کو کوئی بھی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ میئر کی ذات اور سارے ممبروں کی ذات قابل حرمت ہے۔ ظالموں، اشتعال پھیلانے والوں، جرمن ایجنٹوں کو کبھی نہیں تسلیم کیا جانا چاہئے۔ رہی یہ ہمیں توڑ دینے کی دھمکی، تو ذرا کوشش کرکے دیکھیں — وہ صرف ہماری لاشوں کو اس ایوان میں گرفتار کر سکیں گے جہاں ہم قدیم رومن سینیٹروں کی طرح وقار کے ساتھ گوتھوں کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں...

قرارداد کہ سارے روس کی دوماؤں اور زیمستووں کو تار سے اطلاع دی جائے۔ قرارداد کہ میئر یا دوما کے صدر کےلئے یہ ناممکن ہے کہ وہ فوجی انقلابی کمیٹی یا نام نہاد عوامی کمیساروں کی کونسل کے نمائندوں کے ساتھ کسی طرح بھی تعلق قائم کریں۔ قرارداد کہ پتروگراد کی آبادی کے نام ایک اور اپیل جاری کی جائے کہ وہ اپنے شہر کی منتخبہ حکومت کی مدافعت کےلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ قرارداد کہ مستقل اجلاس میں رہا جائے...

اس عرصے میں ایک ممبر یہ اطلاع لے کر آیا کہ اس نے اسمولنی کو ٹیلی‌فون کیا تھا اور یہ کہ فوجی انقلابی کمیٹی نے کہا کہ دوما کا محاصرہ کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا گیا، کہ فوجیں ہٹا لی جائیں‌گی...

جیسے ہی ہم نیچے گئے ویسے ہی صدر دروازے سے ریازانوف بھاگے ہوئے آئے، بہت ہی بوکھلائے ہوئے۔ میں نے پوچھا ''کیا آپ دوما کو توڑنے جا رہے ہیں؟''

انھوں نے جواب دیا ''ہرگز نہیں۔ یہ سب غلطی سے ہوگیا۔ میں نے آج ہی صبح میئر سے کہا ہے کہ دوما کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائےگا...''

باہر نیوسکی پر گھرے ہوتے ہوئے دھندلکے میں سائیکل سواروں کی طویل دھری قطار آ پہنچی۔ ان کے کندھوں سے بندوقیں لٹکی ہوئی تھیں۔ وہ رکے تو بھیڑ بالکل ان کے پاس جمع ہو گئی اور ان پر سوالات کی بوچھار کرنے لگی۔

''تم لوگ کون ہو؟ کہاں سے آ رہے ہو؟'' ایک بوڑھے موٹے آدمی نے پوچھا جس کے منہ میں سگار دبا ہوا تھا۔

''بارھویں فوج، محاذ سے۔ ہم لعنتی بورژوازی کے خلاف سوویتوں کی مدد کرنے آئے ہیں!''

غضبناک چلاہٹ ہوئی ''اچھا! بالشویک فوجدار! بالشویک کزاک!''

چمڑے کا کوٹ پہنے ہوئے ایک پستہ قد افسر زینوں سے دوڑتا ہوا اترا۔ وہ میرے کان میں بڑبڑایا ''گیریسن کا رخ بدل رہا ہے! اب بالشویکوں کا خاتمہ ہونے ہی والا ہے۔ سیل کا اتار دیکھنا چاہتے ہو؟ چلو!'' وہ پھدکتا ہوا میخائیلوفسکی پر روانہ ہو گیا اور ہم پیچھے پیچھے ہو لئے۔

''یہ کون رجمنٹ ہے؟''

''برونیویکی...'' یہاں واقعی شدید گڑبڑ تھی۔ ''برونیویکی'' یعنی بکتربند موٹر گاڑیوں کی فوجیں' صورت حال کی کنجی تھیں۔ جس کے قابو میں ''برونیویکی'' ہوں اسی کے قابو میں شہر ہوگا۔ ''کمیٹی برائے نجات اور دوما کے کمیسار ان سے بات‌چیت کر رہے تھے۔ فیصلہ کرنے کے لئے ایک میٹنگ ہو رہی ہے...''

''کیا فیصلہ کرنے کے لئے؟ وہ کس طرف سے لڑیں گے ؟''
''ارے نہیں۔ اس طریقے سے نہیں کیا جاتا۔ بالشویکوں کے خلاف وہ کبھی نہیں لڑیں گے۔ وہ غیر جانبدار رہنے کے لئے ووٹ دیں گے — اور پھر یونکر اور کزاک...''
شہسواری کے بڑے میخائیلوفسکی اسکول کے پھاٹک پاٹوں پاٹ کھلے ہوئے تھے۔ دو سنتریوں نے ہمیں روکنے کی کوشش کی لیکن ہم نے ان کے سوال جواب کو ان سنا کر دیا اور تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ اندر بس ایک آرک لائٹ مدھم مدھم جل رہی تھی، بےانتہا بڑے ہال کی چھت کے پاس اتنے اوپر کہ ہال کے دیواری ستون اور کھڑکیوں کی قطاریں اندھیرے میں گم ہو گئی تھیں۔ چاروں طرف بکتربند موٹر گاڑیوں کی دیوھیکل صورتیں بیٹھی تھیں۔ ان میں سے ایک، روشنی کے نیچے، اکیلی کھڑی تھی اور اس کے گرد کوئی دو ہزار مٹ میلے سپاہی جمع تھے جو اس شاہی عمارت کے بڑے پن میں کھو سے گئے تھے۔ ایک درجن لوگ، افسران، سپاہیوں کی کمیٹی کے صدر اور مقررین گاڑی کی چھت پر جمع تھے، اور مرکزی پھٹکی میں سے ایک فوجی تقریر کر رہا تھا۔ یہ خانژونوف تھے جو پچھلی گرمیوں میں ''برونیویکی'' کی کل روس کانگرس کے صدر تھے۔ چمڑے کے کوٹ پہنے اور کندھوں پر لفٹننٹ کی پٹیاں لگائے اپنے چھریرے وجیہہ قدوقامت کے ساتھ وہ بڑی وضاحت سے غیرجانبداری کی وکالت کر رہے تھے۔
انھوں نے کہا ''روسیوں کے لئے یہ بہت ھی خراب بات ھے کہ وہ اپنے روسی بھائیوں کو قتل کریں۔ سپاہیوں کے درمیان خانہ جنگی نہیں ہونی چاہئے جو زار کے مقابل شانہ بہ شانہ صف‌آرا ہو چکے ھیں اور بیرونی دشمنوں پر ایسی لڑائیوں میں فتحیاب ہو چکے ھیں جو تاریخ میں یادگار رھیں‌گی! ہم سپاہیوں کو سیاسی پارٹیوں کے ان جھگڑوں سے کیا واسطہ؟ میں آپ سے یہ نہیں کہوں‌گا کہ عارضی حکومت ایک جمہوری حکومت تھی۔ ہم بورژوازی کے ساتھ کوئی ایتلاف نہیں چاھتے — ہرگز نہیں۔ لیکن ہمارے ھاں متحدہ جمہوریت کی حکومت ہونی چاہئے ورنہ تو روس ختم ہو جائے‌گا۔ اس طرح کی حکومت ہوگی تو اس بات کی کوئی ضرورت نہ رہ جائے‌گی کہ خانہ جنگی ہو اور بھائی بھائی کو قتل کرے!''

بات معقول لگتی تھی — تالیوں اور آوازوں کے شور سے زبردست ہال گونج اٹھا۔

ایک سپاہی چڑھ کر اوپر آیا۔ اس کا چہرہ سفید اور تنا ہوا تھا۔ اس نے چلا کر کہا ''ساتھیو! میں رومانیائی محاذ سے آیا ہوں تاکہ فوراً آپ کو سب کچھ بتادوں: امن ہونا ضروری ہے! امن فوراً! ہمیں جو کوئی بھی امن دے سکتا ہے، چاہے وہ بالشویک ہوں یا یہ نئی حکومت، ہم اس کے ساتھ ہوں گے۔ امن! اب ہم اور زیادہ نہیں لڑ سکتے۔ ہم نہ جرمنوں سے لڑ سکتے ہیں نہ روسیوں سے...'' یہ کہہ کر وہ نیچے کو آ گیا اور اس ساری جوق درجوق بھیڑ میں ایک قسم کی پریشان درد بھری آواز ابھری جو، جیسے ہی دوسرے مقرر، ایک منشویک ''ابارونتس'' نے یہ کہنے کی کوشش کی کہ جنگ اس وقت تک جاری رہنی چاہئے جب تک اتحادی فتح‌مند نہ ہوں، ایک غصے جیسی چیز میں پھٹ پڑی۔

ایک کرخت آواز نے پکار کر کہا ''تم کیرنسکی کی سی باتیں کرتے ہو!''

دوما کے ایک ڈپٹی گیٹ نے غیرجانبداری کی اپیل کی۔ اس کی بات لوگوں نے سنی لیکن بےچینی سے بڑبڑاتے ہوئے، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہ ان میں سے نہیں ہے۔ میں نے لوگوں کو سمجھنے کی، فیصلہ کرنے کی اتنی سخت کوشش کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ہلتے تک نہ تھے، کھڑے ہوئے مقرر کو ایک قسم کی بھیانک قوت ارادی کے ساتھ تکتے رہتے تھے، فکر کی کوشش سے ان کی بھنویں سکڑی ہوئی ہوتی تھیں اور ان کی پیشانیوں پر پسینے کی بوندیں ہوتی تھیں۔ دیو جیسے ڈیل ڈول کے لوگ جن کی آنکھیں بچوں کی طرح کی صاف اور معصوم تھیں اور چہرے رزمیوں کے جری سپاہیوں کے سے تھے...

اب ایک بالشویک تقریر کر رہا تھا، ان کا اپنا آدمی، پرجوش، نفرت سے بھرا ہوا۔ اسے انھوں نے دوسروں سے زیادہ پسند نہیں کیا۔ اس وقت وہ ایسی مزاجی کیفیت میں نہ تھے۔ اس وقت وہ عام فکروں کے گھسے پٹے انداز سے بلندتر ہو گئے تھے اور روس کے پیمانے پر، سوشلزم کے، دنیا کے پیمانے پر سوچ رہے تھے جیسے اس کا دارومدار انھیں پر ہو کہ انقلاب کو زندہ رہنا ہے یا مرنا ہے...

مقرر ایک کے بعد ایک آتے رہے، تناؤ بھری خاموشی میں مباحثہ کرتے رہے، کبھی تائید کا شور بلند ہوتا کبھی غصے کا: ہمیں نکلنا چاہئے یا نہیں؟ خانژونوف نے دوبارہ تقریر کی، سمجھانے بجھانے کے، ہمدردانہ انداز میں۔ لیکن وہ چاہے جتنی بھی امن کی بات کرے، کیا وہ ایک افسر، ایک ''ابارونتس،، نہیں تھا؟ پھر واسیلی اوستروف کا ایک مزدور آیا۔ اس کا سواگت اس سوال سے کیا گیا کہ ''بھائی مزدورو، کیا تم ہمیں امن دینےوالے ہو؟،، ہمارے پاس کچھ لوگوں نے، جن میں بہت سے افسران تھے، غیر جانبداری کی تلقین کرنےوالوں کےلئے تالیاں بجانے کے واسطے ایک ٹولی سے بنالی۔ وہ چلاتے رہے ''خانژونوف! خانژونوف!،، اور جب بالشویک تقریر کرنے کی کوشش کرتے تو یہ لوگ توہین آمیز طریقے سے سیٹیاں بجاتے۔

اچانک گاڑی کی چھت پر کمیٹی‌والوں اور افسروں نے بڑی گرما گرمی سے ہاتھ چلا چلا کر کسی چیز پر بحث شروع کر دی۔ مجمع نے چلا کر جاننا چاہا کہ معاملہ کیا ہے اور پوری بھیڑ میں ہلچل مچ گئی۔ ایک سپاہی کو ایک افسر نے پکڑ رکھا تھا۔ اس نے جھٹک کر اپنے آپ کو چھڑایا اور اپنا ہاتھ اٹھایا۔

اس نے چلا کر کہا ''ساتھیو! کامریڈ کریلینکو یہاں ہیں اور ہم سے باتیں کرنا چاہتے ہیں۔،، تالیاں گونج اٹھیں، سیٹیاں، پکاریں: ''پروسم! پروسم!،، ''دولوئی!،، (''ہم ان سے درخواست کرتے ہیں! ہم ان سے درخواست کرتے ہیں! بھگا دو اسے!،،) اس شور کے بیچ میں عوامی کمیسار برائے فوجی امور آگے اور پیچھے سے ہاتھوں کے سہارے سے موٹرگاڑی پر چڑھے، نیچے سے انھیں اوپر اٹھایا گیا، اوپروالوں نے انھیں کھینچا۔ اوپر آکر وہ ذرا کی ذرا کھڑے رہے، پھر چل کر ریڈی‌ایٹر پر آ گئے، اپنے ہاتھوں کو انھوں نے کولھوں پر ٹکا لیا اور مسکراکر چاروں طرف نظر دوڑائی، پستہ‌قد، چھوٹی چھوٹی ٹانگوں‌والے آدمی، ننگے سر، وردی پر کوئی نشان نہیں۔

میرے پاس‌والی ٹولی نے زبردست شور جاری رکھا ''خانژونوف! ہم خانژونوف کو سننا چاہتے ہیں! اسے بھگاؤ! چپ رہو! غدار کا ناش ہو!،، سارے مجمع میں ہلچل اور شور تھا۔ پھر بھیڑ میں

حرکت ہوئی اور وہ برف کے تودے کی طرح ہماری طرف پھسلنی شروع ہوئی، سیاہ بھنووں والے بڑے ڈیل ڈول کے لوگ مجمع کو چیرتے ہوئے بڑھے۔

انھوں نے چلا کر کہا ''کون میٹنگ میں گڑبڑ کر رہا ہے؟ یہاں کون سیٹیاں بجا رہا ہے؟،، ٹولی تیزی سے بکھر گئی، لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے — اور پھر نہیں جمع ہوئے...

''ساتھی سپاہیو!،، کریلینکو نے تھکن سے پھٹی ہوئی آواز میں بولنا شروع کیا۔ ''میں آپ کے سامنے اچھی طرح تقریر نہیں کر سکتا۔ میں معافی چاہتا ہوں لیکن میں چار راتوں سے سو نہیں پایا ہوں...

''مجھے آپ سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں سپاہی ہوں۔ مجھے آپ سے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں امن چاہتا ہوں۔ میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بالشویک پارٹی نے، جو مزدوروں اور سپاہیوں کے انقلاب میں کامیاب ہوئی ہے، آپ اور ان سب بہادر ساتھیوں کی مدد سے جنھوں نے خون کی پیاسی بورژوازی کے اقتدار کو ہمیشہ کے لئے زمین پر پٹک دیا ہے، ساری قوموں کو امن کی پیش کش کرنے کا وعدہ کیا تھا اور وہ کی جا چکی ہے — آج!،، طوفانی تالیاں۔

''آپ سے کہا جاتا ہے کہ غیر جانبدار رہو — غیرجانبدار رہو جب کہ یونکر اور مہلک بٹالینیں جو کبھی غیرجانبدار نہیں رہتیں، ہمیں سڑکوں پر گولیوں کا نشانہ بنا رہی ہیں اور کیرنسکی کو — یا شاید اسی ٹولے میں سے کسی دوسرے کو پتروگراد واپس لا رہی ہیں۔ کالیدن دون سے مارچ کر رہا ہے، کیرنسکی محاذ سے آ رہا ہے۔ کورنیلوف 'تیکنتسی، کو اگست والی کوشش دوبارہ کرنے کے لئے بھڑکا رہا ہے۔ یہ سارے منشویک اور سوشلسٹ انقلابی جو اب آپ سے کہتے ہیں کہ خانہ جنگی کا تدارک کرو۔ انھوں نے سوائے خانہ جنگی کے اور کس طرح اقتدار کو اپنے ہاتھوں میں رکھا ہے، اس خانہ جنگی کے ذریعے جو پچھلی جولائی سے چل رہی ہے اور جس میں یہ لوگ برابر بورژوازی کے ساتھ رہے ہیں، جیسے کہ اب ہیں؟

''اگر آپ نے طے ہی کر لیا ہے تو میں آپ کو کیسے سمجھا

سکتا ہوں؟ سوال بڑا سادہ ہے۔ ایک طرف کیرنسکی، کالیدن، کورنیلوف، منشویک، سوشلسٹ انقلابی، کادیت، دومائیں، افسران ہیں... یہ آپ سے کہتے ہیں کہ ان کے مقاصد اچھے ہیں۔ دوسری طرف مزدور، سپاہی اور جہازی، غریب‌ترین کسان ہیں۔ حکومت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ مالک ہیں۔ عظیم روس آپ کا ہے۔ کیا آپ اسے پھر انہیں کو دے دیں‌گے؟''

جب کریلینکو تقریر کر رہے تھے تو محض صاف ظاہر قوت ارادی سے خود کو سنبھالے ہوئے تھے اور جیسے جیسے وہ بولتے گئے ویسے ویسے ان کے الفاظ کے پیچھے جو گہرا مخلصانہ احساس تھا وہ تھکی ہوئی آواز پر حاوی ہوتا گیا۔ آخر میں وہ لڑکھڑائے اور تقریباً گر گئے۔ انہیں سنبھال کر نیچے اتارنے کے لئے سیکڑوں ہاتھ اوپر اٹھے اور ہال کی اق‌ودق دھندلی کشادگی میں تالیوں کی وہ لہر گونجی جو ان کے‌لئے بجی تھیں۔

خانژونوف نے پھر بولنے کی کوشش کی لیکن ''ووٹ لو! ووٹ لو!'' کا شور بلند ہوا۔ آخرکار انہوں نے ہار کر قرارداد پڑھی: کہ ''برونیویکی'' اپنے نمائندے کو فوجی انقلابی کمیٹی سے واپس بلاتے ہیں اور موجودہ خانہ جنگی میں اپنی غیرجانبداری کا اعلان کرتے ہیں۔

جو لوگ حق میں ہوں وہ دائیں طرف کو چلے جائیں اور جو خلاف ہوں وہ بائیں طرف کو۔ پس و پیش کا، ساکت توقع کا ایک لمحہ گزرا اور پھر بھیڑ نے بڑھتی ہوئی تیزی سے امنڈنا شروع کیا، ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے، بائیں طرف کو، سیکڑوں تنومند سپاہی مدھم روشنی میں کچے فرش کو ایک گٹھی ہوئی بھیڑ کی صورت میں پار کر گئے... ہمارے قریب کوئی پچاس لوگ جمع رہ گئے، جو ہٹ‌دھرمی سے اس قرارداد کے حق میں تھے اور فتح‌مند چیخ پکار کے دھماکوں سے بلند چھت ابھی ہل ہی رہی تھی کہ وہ بڑے اور تیزی کے ساتھ عمارت سے باہر نکل گئے — اور ان میں سے کچھ تو انقلاب سے بھی باہر...

شہر کی، ضلع کی، پورے محاذ کی، سارے روس کی ہر بارک میں اس جدوجہد کے دوہرائے جانے کا تصور کیجئے۔ راتوں کے جاگے ہوئے کریلینکوؤں کا تصور کیجئے، جو رجمنٹوں پر نظر

رکھتے تھے، ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگے بھاگے پہنچتے تھے، بحث کرتے تھے، دھمکاتے تھے، مناتے تھے۔ اور پھر مزدوروں کی ہر یونین کی مقامی شاخ میں، کارخانوں میں، گاؤں میں، دور دور پھیلے ہوئے روسی بیڑے کے جنگی جہازوں پر بھی اسی منظر کا تصور کیجئے، لاکھوں روسی انسانوں کا تصور کیجئے جو پورے وسیع و عریض ملک میں مقرروں کو تک رہے تھے، مزدور، کسان، سپاہی، جہازی، سمجھنے اور انتخاب کرنے کی اتنی سخت کوشش کرتے ہوئے، اتنی شدت کے ساتھ غور وفکر کرتے ہوئے۔ اور آخر اس قدر متفقہ طور پر فیصلہ کرتے ہوئے — ایسا تھا روسی انقلاب...

اسمولنی میں عوامی کمیساروں کی نئی کونسل بیکار نہیں بیٹھی تھی۔ پہلا فرمان چھپنا شروع ہو چکا تھا تاکہ اس رات کو ہزاروں کی تعداد میں شہر کی سڑکوں پر بانٹا جائے اور جنوب و مشرق جانےوالی ہر ریل گاڑی سے اس کے بنڈل روانہ کئے جا سکیں:

روسی جمہوریہ کی حکومت کی جانب سے، جسے مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس نے کسان نمائندوں کی شرکت سے منتخب کیا ہے، عوامی کمیساروں کی کونسل فرمان جاری کرتی ہے کہ:

۱۔ آئین‌ساز اسمبلی کے انتخابات طے شدہ تاریخ پر یعنی ۱۲ نومبر کو ہوں‌گے۔

۲۔ سارے الیکشن کمیشنوں، مقامی سیلف گورنمنٹ کے اداروں، مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں اور محاذ پر سپاہیوں کی تنظیموں کو طے شدہ تاریخ پر آزادانہ اور باقاعدہ انتخابات یقینی بنانے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہئے۔

میونسپل عمارت میں دوما پورے زوروں پر تھی۔ جب ہم اندر پہنچے تو جمہوریہ کی کونسل کا ایک ممبر بول رہا تھا۔ اس نے کہا کہ کونسل ہرگز نہیں سمجھتی کہ اسے توڑ دیا گیا ہے بس صرف یہ کہ جب تک وہ میٹنگ کے لئے ایک نئی جگہ نہیں حاصل کر لیتی اس وقت تک وہ اپنے فرائض انجام دینے کے لائق نہیں ہے۔ اس عرصے میں بزرگوں کی کمیٹی نے من حیث الجماعت کمیٹی

برائے نجات میں شامل ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے... برسر تذکرہ میں یہ کہہ دوں کہ یہ آخری مرتبہ ہے جب تاریخ روسی جمہوریہ کی کونسل کا ذکر کر رہی ہے...

اس کے بعد دستور کے مطابق وزارتوں کے، ''ویکژیل،، کے، ڈاک اور تار کی یونین کے ڈیلی گیٹوں کی لین ڈوری آئی اور سب نے بالشویک غاصبوں کے لئے کام نہ کرنے کے عزم کو سویں مرتبہ دوہرایا۔ ایک یونکر نے، جو سرما محل میں تھا، اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بہادری کا قصہ اور سرخ گارد والوں کے شرمناک برتاؤ کا قصہ بڑی رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا — جسے پوری طرح یقین کر لیا گیا۔ کسی نے سوشلسٹ انقلابی اخبار ''نرود،، (''عوام'') میں سے ایک خبر پڑھ کر سنائی جس میں کہا گیا تھا کہ سرما محل میں ۵۰ کروڑ روبل کی مالیت کا نقصان ہوا، اور لوٹ اور توڑ پھوڑ کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا۔

وقتاً فوقتاً ٹیلی فون کے پاس سے ہرکارے خبر لے کر آتے۔ چار سوشلسٹ وزیروں کو قید سے رہا کر دیا گیا۔ کریلینکو ایڈمرل ویردیریفسکی سے یہ کہنے پیٹر اور پال گڑھی گئے تھے کہ وزارت بحریہ کو سبھوں نے چھوڑ دیا ہے اور ان سے یہ خوشامد کی کہ وہ روس کی خاطر اسے عوامی کمیساروں کی کونسل کے تحت سنبھال لیں، اور بوڑھا جہازراں راضی ہو گیا ہے... کیرنسکی کاتچینا کے شمال کی طرف بڑھ رہا ہے، اس کے سامنے بالشویک گیریسن پسپا ہو رہے ہیں۔ اسمولنی نے ایک اور فرمان جاری کیا ہے، جس کے مطابق شہر کی دوماؤں کے اختیارات بڑھا دئے گئے ہیں تاکہ وہ غذا کی رسد بھی سنبھال سکیں۔

اس آخری گستاخی پر غصہ پھٹ پڑا۔ وہ، لینن، غاصب، ظالم، جس کے کمیساروں نے میونسپل گاراج پر قبضہ کر لیا ہے، میونسپل گوداموں میں گھس پڑے ہیں، رسد کی کمیٹیوں اور غذا کی تقسیم میں مداخلت کر رہے ہیں — وہ یہ بتانے کی جرأت کرے گا کہ آزاد، خودمختار، خود انتظام شہری حکومت کے اقتدار کی حد کیا ہے! ایک ممبر نے اپنے مکے تانتے ہوئے تجویز پیش کی کہ اگر بالشویک رسد کی کمیٹیوں میں مداخلت کرنے کی ہمت کریں تو شہر کی غذا کی رسد بند کر دی جائے... ایک اور نے، جو رسد کی خاص کمیٹی

کا نمائندہ تھا، اطلاع دی کہ غذا کی صورت حال بہت نازک ہے اور یہ کہا کہ غذا کی ریل گاڑیوں کو جلدی روانہ کرانے کے لئے پیغام رساں بھیجے جائیں۔

دیدوننکو نے 'ڈرامائی' انداز میں اعلان کیا کہ گیریسن پس و پیش میں مبتلا ہے۔ سیمیونوفسکی رجمنٹ سوشلسٹ انقلابی پارٹی کے احکامات کی تعمیل کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے، دریائے نیوا پر تباہکن جہازوں کا عملہ متزلزل ہو چکا ہے۔ پروپگنڈہ جاری رکھنے کے لئے فوراً سات ممبروں کو مقرر کیا گیا...

پھر بوڑھے میئر تقریرگاہ پر آئے: ''ساتھیو اور شہریو! مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ پیٹر اور پال گڑھی میں قیدی خطرے میں ہیں۔ پاولوفسکی اسکول کے چودہ یونکروں کو بالشویک پہریداروں نے ننگا کرکے ایذائیں پہنچائی ہیں۔ ان میں سے ایک پاگل ہو گیا ہے۔ وہ لوگ وزیروں کو کوڑے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں!،، نفرت اور خوف کا ایک بگولا اٹھا جو اور بھی زیادہ زوردار ہو گیا جب ایک گٹھے جسم کی پستہ قد عورت نے، جو سرمئی لباس پہنے تھی، تقریر کرنے کی اجازت مانگی اور اپنی سخت کھنکتی ہوئی آواز بلند کی۔ یہ ویرا سلوتسکایا تھیں، پرانی انقلابی اور دوما کی بالشویک ممبر۔

Комиссаръ
Главнаго Управленія домовъ заключенія
№ 6 Нев 1917 г.
№ 217
Петроградъ Смольный
Институтъ, комн. № 56.

ПРОПУСКЪ

Представителю Американскихъ Соціалистическихъ газетъ ДЖОНУ РИДУ, во всѣ мѣста заключенія гг. Петрограда и Кронштата, для общаго ознакомленія положенія заключенныхъ и широкаго общественнаго освѣдомленія въ цѣляхъ прекращенія газетной травли противъ демократіи.-

Врио Комиссаръ
Секретарь

پاس جو جان ریڈ کو تمام جیلوں میں داخلے کےلئے دیا گیا تھا۔

انھوں نے گالیوں کے سیلاب کی پروا کئے بغیر کہا ''یہ جھوٹ ہے اور اشتعال انگیزی! مزدوروں اور کسانوں کی حکومت، جس نے سزائے موت کو ختم کر دیا ہے، اس طرح کی حرکتوں کی اجازت نہیں دے سکتی۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کہانی کی تفتیش کی جائے، فوراً۔ اگر اس میں ذرا بھی سچائی ہے تو حکومت فوراً پرزور اقدامات کرے گی!''

ساری پارٹیوں پر مشتمل ایک کمیشن فوراً مقرر کیا گیا اور تفتیش کرنے کے لئے میئر کے ساتھ پیٹر اور پال گڑھی بھیجا گیا۔ جب ہم کمیشن کے ممبروں کے ساتھ باہر نکل رہے تھے، تو دوما کیرنسکی سے ملنے کے لئے دوسرا کمیشن مقرر کر رہی تھی — تاکہ جب وہ دارالحکومت میں داخل ہوں تو کوشش کی جائی اور خوں‌ریزی نہ ہونے دی جائے...

جب ہم گڑھی کے پھاٹک پر پہریداروں کو چکمہ دے کر گزرے تو آدھی رات ہو چکی تھی۔ ہم بجلی کی خال خال بتیوں کی دھندلی روشنی میں اس کلیسا کے پہلو سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے جس میں زاروں کے مقبرے ہیں، سنہرے سبک مینار اور گھڑیال کے نیچے، جو مہینوں تک ہر دن دو پہر کو ''خدایا شاہ کو محفوظ رکھیو،،* کی دھن بجاتا رہا... یہاں ہو کا عالم تھا۔ زیادہ‌تر کھڑکیوں میں روشنی بھی نہیں تھی۔ کبھی کبھار ہماری مڈبھیڑ کسی تنومند شخص سے ہو جاتی جو اندھیرے میں بھٹکتا ہوتا اور ہر سوال کا عام جواب دیتا ''مجھے پتہ نہیں۔،،

بائیں طرف ترویتسکوئی برج کا بیٹھا ہوا سیاہ خاکہ نظر آ رہا تھا۔ یہ وہ زندہ قبر تھی جس میں آزادی کے نام پر شہید ہونے‌والے بیشمار لوگوں نے زار کے زمانے میں اپنی جان یا اپنے حواس کی قربانی دی تھی، بعد کو یہیں عارضی حکومت نے زار کے وزیروں کو قید کیا تھا اور اب بالشویکوں نے عارضی حکومت کے وزیروں کو بند کر دیا تھا۔

---

* جان ریڈ نے روسی الفاظ ''ہوژے تساریا خرانی،، لکھے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔ پیٹر اور پال گڑھی کا گھڑیال جو دھن بجاتا تھا وہ تھی ''زندہ باد اے...،، (''کول سلاوین...،،)۔ (ایڈیٹر)

ایک ملنسار جہازی ہمیں کمانڈانٹ کے دفتر میں لے گیا جو ٹکسال کے پاس ایک چھوٹی سی عمارت میں تھا۔ دھوئیں سے بھرے ہوئے گرم کمرے میں، جہاں ایک سماوار خوشگواری سے بھاپ دے رہا تھا، کوئی آدھے درجن سرخ کارد والے، جہازی اور سپاہی بیٹھے تھے۔ انھوں نے ہمارا خیرمقدم بڑے تپاک سے کیا اور چائے پیش کی۔ کمانڈانٹ دفتر میں نہیں تھے، وہ شہر کی دوما سے آنےوالے ''سبوتاژنیکی،، (توڑ پھوڑ کرنےوالوں) کے ایک کمیشن کو لیکر گئے تھے جو رٹے جا رہے تھے کہ سارے یونکروں کو قتل کیا جارہا ہے۔ ان لوگوں کو یہ بات بڑی مزیدار لگ رہی تھی۔ کمرے میں ایک طرف ایک گنجا آدمی فراک کوٹ اور قیمتی سمور کا اوورکوٹ پہنے بیٹھا تھا جو صورت سے عیاش لگتا تھا۔ وہ اپنی مونچھیں چبا رہا تھا اور ہر طرف سے گھرے ہوئے چوہے کی طرح ادھر ادھر تک رہا تھا۔ اسے ابھی ابھی گرفتار کیا گیا تھا۔ کسی نے لاپروائی سے اس پر نظر ڈالتے ہوئے کہا کہ وہ کوئی وزیر یا کچھ ہے... اس پستہقد شخص نے شاید سنا نہیں۔ بظاہر وہ ڈرا ہوا تھا حالانکہ کمرے کے لوگوں کے رویے سے کسی بھی طرح کی دشمنی نہیں ظاہر ہو رہی تھی۔

میں نے اس کے پاس جاکر اس سے فرانسیسی میں بات کی۔ اس نے تمرد کے ساتھ سر جھکا کر کہا ''کاؤنٹ تالستائی، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے کیوں گرفتار کیا گیا۔ میں تروئتسکی پل پار کر کے اپنے گھر جا رہا تھا کہ ان میں سے، انھیں میں سے، دو نے مجھے پکڑ لیا۔ میں جنرل اسٹاف سے وابستہ، عارضی حکومت کا کمیسار تھا لیکن مجھے حکومت کا رکن تو کسی طرح نہیں کہا جا سکتا...،،

ایک جہازی نے کہا ''اسے جانے دو۔ یہ بےضرر ہے...،،

''نہیں،، اس سپاہی نے کہا جو قیدی کو لایا تھا ''کمانڈانٹ سے پوچھ لینا چاہئے۔،،

جہازی نے مذاق اڑایا ''اونہہ، کمانڈانٹ! انقلاب کس لئے کیا ہے؟ افسروں کی تابعداری کرتے رہنے کے لئے؟،،

پاولوفسکی رجمنٹ کا ایک وارنٹ افسر ہمیں بتارہا تھا کہ بغاوت کیسے شروع ہوئی۔ ''۶ نومبر (۲۴ اکتوبر) کی رات کو جنرل اسٹاف

میں رجمنٹ کی ڈیوٹی تھی۔ میں اور میرے کچھ ساتھی پہرہ دے رہے تھے۔ ایوان پاولووچ اور ایک اور آدمی — اس کا نام مجھے یاد نہیں — تو وہ دونوں اس کمرے میں کھڑکیوں کے پردے کے پیچھے چھپ گئے جہاں اسٹاف کی میٹنگ ہو رہی تھی اور انھوں نے بہت کچھ سنا۔ مثلاً انھوں نے گاتچینا کے یونکروں کو راتوں رات پتروگراد لانے کا حکم سنا اور کزاکوں کے لئے حکم کہ وہ صبح کو مارچ کرنے کےلئے تیار رہیں... شہر کے خاص مقامات پر تڑکے سے پہلے قبضہ کر لیا جانا تھا۔ پھر پلوں کو کھولنے کا معاملہ تھا۔ لیکن جب ان لوگوں نے اسمولنی کا محاصرہ کرنے کی بات شروع کی تو پھر ایوان پاولووچ سے برداشت نہ ہوسکا۔ اس وقت کافی لوگ آ جا رہے تھے چنانچہ وہ بھی کھسک لئے اور پہریداروں کے کمرے میں آئے۔ دوسرے ساتھی کو انھوں نے وہیں چھوڑ دیا تھا کہ وہ جو کچھ ہو سکے اور سن لے۔

''مجھے پہلے ہی شبہہ تھا کہ کچھ کھچڑی پک رہی ہے۔ افسروں سے بھری ہوئی موٹرگاڑیاں برابر آ رہی تھیں اور سارے وزیر وہاں جمع تھے۔ ایوان پاولووچ نے جو کچھ سنا تھا وہ مجھے بتایا۔ صبح کے ڈھائی بجے تھے۔ وہاں رجمنٹ کمیٹی کے سکرٹری تھے تو ہم نے انھیں بتایا اور پوچھا کہ کیا کیا جائے۔

''انھوں نے کہا 'ہر آنے جانےوالے کو گرفتار کر لو!'، تو ہم نے گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ گھنٹے بھر میں ہم نے کچھ افسر اور دو وزیر پکڑ لئے جنھیں ہم نے سیدھے اسمولنی بھیج دیا۔ لیکن فوجی انقلابی کمیٹی تیار نہیں تھی۔ انھیں پتہ نہیں تھا کہ کیا کرنا چاہئے اور فوراً ہی یہ حکم آ گیا کہ ہر شخص کو جانے دیا جائے اور اب کسی کو بھی گرفتار نہ کیا جائے۔ تو ہم بھاگے ہوئے اسمولنی پہنچے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے گھنٹہ بھر بات کی ہوگی تب آخرکار انھوں نے مانا کہ یہ جنگ ہے۔ جب ہم واپس اسٹاف میں آئے تو ۵ بج چکے تھے اور اس وقت تک زیادہ تر تو جا چکے تھے۔ لیکن ہم نے چند کو پکڑ لیا اور پورا گیریسن مارچ کرنے کے لئے تیار ہو گیا...''

واسیلی اوستروف کے ایک سرخ گارڈ والے نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ بغاوت کے عظیم دن کو اس کے محلے میں کیا ہوا۔ اس نے

ہنستے ہوئے کہا ''وہاں ہمارے پاس مشین گنیں نہیں تھیں اور ہمیں اسمولنی سے بھی نہ مل سکیں۔ کامریڈ زالکند وارڈ دوما کے مرکزی بیورو کے ممبر تھے۔ اچانک انھیں یاد آیا کہ مرکزی بیورو کے میٹنگ روم میں ایک مشین گن پڑی تھی جو جرمنوں سے چھینی گئی تھی۔ تو وہ اور میں اور ایک اور ساتھی وہاں گئے۔ منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی ایک میٹنگ ہو رہی تھی۔ تو ہم نے دروازہ کھولا اور سیدھے ان کی طرف بڑھے — میز کے گرد بارہ پندرہ وہ رہے ہوں گے اور تین ہم۔ ہمیں دیکھتے ہوئے ان لوگوں نے باتیں بند کر دیں اور ہمیں تکنا شروع کیا۔ ہم کمرے کے دوسرے سرے پر گئے، مشین گن کو کھولا، ایک حصہ کامریڈ زالکند نے اٹھایا، دوسرا میں نے، اپنے اپنے کندھے پر لادا اور باہر نکل آئے — اور کسی ایک نے بھی ایک لفظ تک نہیں کہا!،،

ایک تیسرے آدمی نے جو جہازی تھا، پوچھا ''اور پتہ ہے سرما محل پر کیسے قبضہ ہوا؟ کوئی گیارہ بجے ہم کو پتہ چلا کہ نیوا کی طرف اب یونکر نہیں ہیں۔ تو ہم نے دروازے توڑے اور ایک ایک کرکے یا چھوٹی ٹولیوں میں مختلف سیڑھیوں سے اندر گھس آئے۔ جب ہم سیڑھیوں کے اوپر پہنچے تو یونکروں نے ہمیں روک لیا اور ہماری بندوقیں لے لیں۔ پھر بھی ہمارے لوگ اوپر آتے رہے، تھوڑے تھوڑے کرکے، یہاں تک کہ ہماری اکثریت ہوگئی۔ تب ہم مڑے اور ہم نے یونکروں کی بندوقیں رکھوا لیں...،،

ٹھیک اسی وقت کمانڈانٹ داخل ہوئے — ایک خوش مزاج نوجوان نان کمیشن افسر، جن کا ایک ہاتھ گل پٹی میں تھا اور آنکھوں کے گرد بےخوابی کے گہرے حلقے تھے۔ ان کی نظر قیدی پر پہلے پڑی جس نے فوراً وضاحت کرنی شروع کردی۔

کمانڈانٹ نے اسے ٹوک کر کہا ''ہاں ہاں، تم اس کمیٹی میں تھے جس نے بدھ کی دو پہر کو عملہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن ہمیں تمھاری تلاش نہیں ہے، معاف کرنا...،، کمانڈانٹ نے دروازہ کھولا اور کاؤنٹ تالستائی کو جانے کا اشارہ کیا۔ کئی لوگوں نے، خاص طور سے سرخ گاردوالوں نے دبی زبان سے احتجاج کیا

اور جہازی نے فتح‌مندانہ انداز میں کہا ''دیکھا! یہ رہا! میں نے پہلے ہی کہا تھا؟''

اب دو سپاہیوں نے کمانڈانٹ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ گڑھی کے گیریسن کی ایک کمیٹی نے انھیں چن کر احتجاج کرنے کےلئے بھیجا تھا۔ انھوں نے کہا کہ قیدیوں کو بھی وہی کھانا ملتا ہے جو پہریداروں کو، جب کہ اتنا بھی کھانا نہیں ہے کہ آدمی کا پیٹ بھر جائے۔ ''انقلاب دشمنوں سے اتنا اچھا برتاؤ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟''

کمانڈانٹ نے جواب دیا ''ساتھیو، ہم انقلابی ہیں، لٹیرے نہیں ہیں۔'' وہ ہماری طرف مخاطب ہوئے۔ ہم نے وضاحت کی کہ افواہ پھیل رہی ہے کہ یونکروں کو ایذا پہنچائی جا رہی ہے اور وزیروں کی جان خطرے میں ہے۔ کیا ہم قیدیوں سے مل سکتے ہیں تاکہ دنیا کو بتا سکیں کہ؟..

نوجوان سپاہی نے چڑ کر کہا ''نہیں، میں اب قیدیوں کو دوبارہ نہیں پریشان کروں‌گا۔ ابھی ابھی میں انھیں جگانے پر مجبور ہو گیا — انھیں یقین تھا کہ ہم انھیں قتل کرنے جا رہے ہیں... اور زیادہ‌تر یونکروں کو تو رہا کیا جا چکا ہے، باقی کل باہر ہو جائیں‌گے۔'' اچانک وہ دوسری طرف مڑ گئے۔

''تو پھر کیا ہم لوگ دوما کے کمیشن سے بات کر سکتے ہیں؟''

کمانڈانٹ اپنے لئے چائے انڈیل رہے تھے۔ انھوں نے رضامندی میں سر ہلایا اور لاپروائی سے کہا ''وہ ابھی باہر ہال میں ہیں''۔

واقعی کمیشن کے ممبران دروازے کے باہر ہی، مٹی کے تیل کے ایک لیمپ کی مدھم روشنی میں میئر کو گھیرے کھڑے تھے اور جوش میں باتیں کئے جا رہے تھے۔

میں نے کہا ''مسٹر میئر۔ ہم امریکی نامہ‌نگار ہیں۔ کیا آپ ہمیں اپنی تفتیش کا نتیجہ سرکاری طور پر بتا سکتے ہیں؟''

انھوں نے اپنا قابل احترام و پروقار چہرہ ہماری طرف موڑا۔

''اطلاعات میں ذرا بھی سچائی نہیں ہے'' انھوں نے آہستہ آہستہ کہا ''سوائے ان واقعات کے جو اس وقت ہوئے جب وزیروں کو یہاں لایا جا رہا تھا، ان کا پوری طرح سے احاطہ رکھا گیا ہے۔ جہاں تک

یونکروں کا سوال ہے تو ایک کو بھی کوئی معمولی سی چوٹ تک نہیں لگی...''

نیوسکی پراسپکٹ پر، آدھی رات کے بعد والی سنسان اداسی میں، سپاہیوں کی ایک لامتناہی قطار خاموشی سے گزر رہی تھی — کیرنسکی سے لڑنے کے لئے۔ دھندلی ضمنی سڑکوں پر موٹر گاڑیاں بغیر بتیاں جلائے آ جا رہی تھیں اور کسانوں کی سوویت کے صدر دفتر، ٦ فونتانکا میں، نیوسکی پر ایک بڑی عمارت کے ایک خاص فلیٹ میں اور ''انجینیروں کے اسکول،، میں ہیجانی سرگرمی تھی۔ دوماً میں روشنی ہو رہی تھی...

اسمولنی انسٹی ٹیوٹ میں فوجی انقلابی کمیٹی سرگرم عمل تھی جس سے اڑکر چاروں طرف چنگاریاں پھیل رہی تھیں، جیسے ڈائنمو سے۔

باب ۷

انقلابی محاذ

سنیچر، ۱۰ نومبر (۲۸ اکتوبر)

''شہریو!

''فوجی انقلابی کمیٹی اعلان کرتی ہے کہ وہ انقلابی نظم و ضبط کی کسی بھی خلاف ورزی کو گوارا نہ کرےگی...

''چوری، لوٹ‌مار، حملہ اور قتل کی کوششوں پر سخت سزا دی جائےگی...

''پیرس کمیون کی مثال پر عمل کرتے ہوئے کمیٹی کسی بھی لٹیرے یا بدنظمی پر اکسانےوالے کو بغیر کسی رحم کے ختم کر دےگی...''

شہر سکتے میں تھا۔ نہ ایک بھی رہزنی، نہ ڈاکا، یہاں تک کہ شراب کے نشے میں لڑائی جھگڑا بھی نہیں۔ رات کو گشت کے مسلح سپاہی خاموش سڑکوں پر گھومتے تھے اور نکڑوں پر سپاہی اور سرخ گاردوالے تھوڑی آگ جلائے بیٹھے ہوتے تھے، ہنستے تھے اور گاتے تھے۔ دن کو فٹ پاتھوں پر بڑی بھیڑ جمع ہو جاتی اور لوگ، طالب‌علموں اور سپاہیوں کے درمیان، تاجروں اور مزدوروں کے درمیان ہونےوالی لامتناہی گرماگرم بحثیں سنا کرتے۔

شہری ایک دوسرے کو سڑک پر روکتے۔

''کزاک آ رہے ہیں؟''

''نہیں...''

''تازہ خبر کیا ہے؟''

''مجھے کچھ نہیں معلوم۔ کیرنسکی کہاں ہے؟''

''لوگ کہتے ہیں کہ پتروگراد سے بس آٹھ میل کے فاصلے پر... کیا یہ سچ ہے کہ بالشویک بھاگ کر جنگی جہاز 'اورورا' پر چلے گئے ہیں؟''

''کہتے تو ہیں...''

صرف دیواریں چیخ رہی تھیں اور چند اخبار : لعنت ملامت، اپیل، فرمان...

ایک بہت بڑے پوسٹر پر کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی کا جنونی منشور چھپا تھا :

''... وہ (بالشویک) یہ کہنے کی ہمت کرتے ہیں کہ انھیں کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی حمایت حاصل ہے اور یہ کہ وہ کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی جانب سے بول رہے ہیں... پورے محنت کش روس کو جان لینا چاہئے کہ یہ جھوٹ ہے اور یہ کہ سارے محنت کش کسانوں کی ذات واحد کے طور پر کسانوں کے نمائندوں کی کل روس سوویتوں کی عاملہ کمیٹی مزدور طبقے کی مرضی کی اس مجرمانہ خلاف ورزی میں منظم کسان طبقے کی کسی طرح سے بھی شرکت کی تردید نفرت و غصے کے ساتھ کرتی ہے...''

سوشلسٹ انقلابی پارٹی کے سپاہی شعبے کی جانب سے :

''...بالشویکوں کی پاگل پن کی کوشش ناکام ہونے ہی والی ہے۔ گیریسن میں پھوٹ پڑ چکی ہے۔ وزارتیں ہڑتال کر رہی ہیں اور روٹی روزبروز زیادہ کمیاب ہوتی جا رہی ہے۔ چند میکسملسٹوں کے علاوہ سارے جتھے کانگرس کو چھوڑ چکے ہیں۔ بالشویک تنہا ہیں...

''ہم سارے ہوشمند عناصر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کے گرد خود کو مجتمع کرلیں اور سنجیدگی کے ساتھ تیاری کریں تاکہ مرکزی کمیٹی کی پہلی آواز پر کمربستہ ہو جائیں...''

ایک دستی اشتہار میں جمہوریہ کی کونسل نے اپنی شکایتیں گنائی تھیں :

''سنگینوں کی طاقت سے ہارکر جمہوریہ کی عارضی کونسل ۲۰ اکتوبر کو الگ ہونے پر اور عارضی طور پر اپنے اجلاس میں خلل ڈالنے پر مجبور ہو گئی ہے۔

''غاصبوں نے 'آزادی اور سوشلزم' کے الفاظ کو زبان سے دوہراتے ہوئے، من مانے تشدد کی حکمرانی قائم کر دی ہے۔ انھوں

نے عارضی حکومت کے ممبروں کو جن میں سوشلسٹ وزرا بھی شامل ہیں گرفتار کر لیا ہے، اخبارات بند کر دئے ہیں، چھاپے خانوں پر قبضہ کر لیا ہے...

''اس اقتدار کو عوام اور انقلاب کا دشمن سمجھا جانا چاہئے، اس سے لڑنا اور اسے گرا دینا ضروری ہے...

''جمہوریہ کی عارضی کونسل، جب تک اپنے فریضوں کو دوبارہ نہیں سنبھالتی تب تک کے لئے، روسی جمہوریہ کے شہریوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کی مقامی شاخوں کے گرد مجتمع ہو جائیں جو بالشویکوں کا تختہ الٹنے کے لئے اور ایک ایسی حکومت قائم کرنے کے لئے منظم ہو رہی ہیں جو آئین ساز اسمبلی کی طرف ملک کی رہنمائی کر سکے۔''

''ذیلا نرودا'' نے لکھا:

''انقلاب سارے عوام کی بغاوت کا نام ہے... لیکن یہاں ہم کیا دیکھتے ہیں؟ کچھ نہیں بس مٹھی بھر بیچارے بیوقوف جنھیں لینن اور تراتسکی نے بہکایا ہے... ان کے فرمان اور ان کی اپیلیں بس تاریخی عجائبات کے میوزیم میں اضافہ کریں گی...''

اور عوام‌دوست سوشلسٹ اخبار ''نرودنویے سلووہ'' (''عوام کے خیالات'') نے لکھا:

''مزدوروں اور کسانوں کی حکومت؟ یہ محض خواب پریشاں ہے! نہ ہمارے ملک میں نہ ہمارے اتحادیوں کے ملکوں میں کوئی بھی اس 'حکومت' کو تسلیم کرے گا — دشمن ملکوں میں بھی نہیں!..''

بورژوا پریس عارضی طور پر غائب ہو گیا تھا...

''پراودا'' میں نئی ''تسے‌ای‌کا'' کی، جو اب روسی سوویت جمہوریہ کی پارلیمنٹ تھی، پہلی میٹنگ کی ایک روداد چھپی۔ زراعت کے کمیسار ملیوتین نے کہا کہ کسانوں کی عاملہ کمیٹی نے ۳۰ نومبر کو ایک کل روس کسان کانگرس طلب کی ہے۔

انھوں نے کہا ''لیکن ہم انتظار نہیں کر سکتے۔ ہمیں کسانوں کی حمایت ضرور حاصل ہونی چاہئے۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ ہم کسانوں کی کانگرس طلب کریں، اور فوراً ایسا کریں...'' بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے اتفاق کیا۔ جلدی جلدی روس کے

کسانوں کے نام ایک اپیل کا مسودہ تیار کیا گیا اور اس پروجکٹ پر عمل درآمد کےلئے پانچ ممبروں کی ایک کمیٹی چنی گئی۔

زمین کو تقسیم کرنے کے مفصل منصوبوں کا سوال اور صنعت پر مزدوروں کے کنٹرول کا سوال ملتوی کر دئے گئے تاوقتیکہ ان پر کام کرنےوالے ماہرین اپنی رپورٹ نہ دے دیں۔

تین فرمان (۱) پڑھے اور منظور کئے گئے: پہلا لینن کا ''پریس کے لئے عام قواعد وضوابط،، جس کے ذریعے ان تمام اخبارات کو بند کر دینے کا حکم دیا گیا جو نئی حکومت کی مزاحمت اور نافرمان برداری پر ورغلاتے ھیں، مجرمانہ اقدامات پر ورغلاتے ھیں یا جان بوجھ کر خبروں کو توڑتے مروڑتے ھیں؛ دوسرا — مکانوں کے کرایوں کے لئے معرض التوا کا فرمان؛ اور تیسرا — ایک مزدوروں کی ملیشیا قائم کرنے کا فرمان۔ نیز احکامات: ایک میونسپل دوما کو خالی فلیٹ اور مکانات کو اپنے قبضے میں لینے کا اختیار دینے کے بارے میں، دوسرا ریلوے اسٹیشنوں پر مال‌گاڑی کے ڈبوں سے سامان اتارنے کے بارے میں، ضروریات کی تقسیم میں جلدی کرنے اور اشد ضروری ویگنوں اور انجنوں کو خالی کرنے کی ھدایت دینے کے لئے...

دو گھنٹے بعد کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی مندرجہ‌ذیل تار روس کے کونے کونے میں بھیج رھی تھی:

''بالشویکوں کی من مانی تنظیم، جسے 'کسانوں کی قومی کانگرس منظم کرنے کی تنظیم کا بیورو، کہا جاتا ھے، کسانوں کی ساری سوویتوں کو پتروگراد میں کانگرس کے لئے ڈیلی گیٹ بھیجنے کی دعوت دے رھی ھے...

''کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی اعلان کرتی ھے کہ وہ پہلے ھی کی طرح اب بھی یہ سمجھتی ھے کہ اس وقت صوبوں سے ان قوتوں کو ھٹا لینا خطرناک ھوگا جو آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کی تیاری کرنے کے لئے ضروری ھیں جبکہ آئین ساز اسمبلی ھی مزدور طبقے کےلئے اور ملک کےلئے واحد نجات ھے۔ ھم کسانوں کی کانگرس کی تاریخ کی توثیق کرتے ھیں، ۳۰ نومبر۔،،

دوما میں بڑی ھلچل تھی، افسران آجا رھے تھے، میئر کمیٹی برائے نجات کے لیڈروں کے ساتھ بات‌چیت میں مصروف تھے۔ ایک

کونسلر کیرنسکی کے اعلان کی ایک نقل لئے دوڑتے ہوئے اندر آئے جو نیوسکی کے اوپر ایک ہوائی جہاز نے بالکل نیچے اڑتے ہوئے سیکڑوں کی تعداد میں گرائے تھے۔ اعلان میں ان لوگوں کو سخت انتقام کی دھمکی دی گئی تھی جو اطاعت نہ کریں گے، اور سپاہیوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنے ہتھیار داخل کر دیں اور فوراً میدان مریخ میں جمع ہو جائیں۔

ہم سے بتایا گیا کہ وزیرصدر نے زارسکویے سیلو پر قبضہ کر لیا ہے اور پتروگراد چھاؤنی میدان میں پہنچ چکے ہیں جو صرف ۵ میل دور ہے۔ کل یعنی چند گھنٹوں میں وہ شہر میں داخل ہوں گے۔ کہا جا رہا تھا کہ ان کے کزاکوں سے جن سوویت فوجوں کا رابطہ قائم ہو گیا ہے وہ عارضی حکومت کے ساتھ ہوتی جا رہی ہیں۔ چیرنوف کہیں بین بین تھے اور ''غیر جانبدار'' فوجوں کو ایک ایسی قوت میں منظم کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو خانہ‌جنگی کو روک سکے۔

لوگ کہہ رہے تھے کہ شہر میں گیریسن کی رجمنٹیں بالشویکوں کو چھوڑ رہی تھیں۔ اسمولنی کو خالی کیا جا چکا ہے... پوری حکومتی مشینری نے کام کرنا بند کر دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے ملازمین نے اسمولنی کے بھیجے ہوئے کمیساروں کے تحت کام کرنے سے انکار کر دیا ہے، انھیں روپیہ دینے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ سارے نجی بینک بند تھے۔ وزارتیں ہڑتال پر تھیں۔ اس وقت بھی دوما کی بھیجی ہوئی ایک کمیٹی بڑے بزنس‌والوں سے مل رہی ہے اور ہڑتالیوں کی تنخواہیں ادا کرنے کےلئے فنڈ (۲) جمع کر رہی ہے...

تراتسکی وزارت خارجہ میں گئے تھے اور انھوں نے کارکنوں کو حکم دیا کہ وہ فرمان امن کا ترجمہ بیرونی زبانوں میں کریں۔ چھ سو کارکنوں نے اپنے استعفے ان کے منہ پر مار دئے... کمیسار برائے محنت شلیاپنیکوف نے اپنی وزارت کے سارے ملازمین کو حکم دیا تھا کہ وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اپنی اپنی جگہوں پر واپس آ جائیں، نہیں تو ان کو ملازمت اور پنشن کے حقوق سے محروم کر دیا جائے گا۔ صرف دربان واپس آئے... خصوصی غذائی رسد کمیٹی کی کچھ شاخوں نے بالشویکوں کی اطاعت کرنے کے مقابلے میں کام بند

کر دینے کو ترجیح دی... زیادہ اجرت اور بہتر حالات کے بڑے بڑے وعدوں کے باوجود ٹیلی‌فون ایکسچینج کے آپریٹر سوویت ہیڈکوارٹر کے تار اور لائنیں نہیں جوڑ رہے ہیں...

سوشلسٹ انقلابی پارٹی نے ان سب ممبروں کو نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے جو سوویتوں کی کانگرس میں رہ گئے تھے اور ان سب کو جو بغاوت میں حصہ لے رہے ہیں...

صوبوں سے آنےوالی خبریں۔ موگیلیف نے بالشویکوں کے خلاف ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ کیئف میں کزاکوں نے سوویتوں کو توڑ دیا ہے اور سارے باغی لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ لوگا کی سوویت اور گیریسن نے، جو ۳۰ ہزار فوج پر مشتمل ہے، عارضی حکومت سے اپنی وفاداری کی توثیق کی ہے اور پورے روس سے اس کے گرد مجتمع ہونے کی اپیل کی ہے۔ کالیدن نے دون بیسن میں ساری سوویتوں اور یونینوں کو برخاست کر دیا ہے اور اس کی فوجیں شمال کی طرف آ رہی ہیں...

ریلوے کارکنوں کے ایک نمائندے نے کہا: ''کل ہم نے پورے روس میں ایک تار بھیجا ہے جس میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ سیاسی پارٹیوں کے درمیان لڑائی فوراً بند کی جائے اور اس بات پر اصرار کیا ہے کہ ایک ایتلافی سوشلسٹ حکومت کی تشکیل کی جائے۔ نہیں تو ہم کل رات کو ہڑتال کا اعلان کر دیں‌گے... صبح کو اس سوال پر غور کرنے کے لئے سارے جتھوں کی ایک میٹنگ ہوگی۔ بالشویک تو سمجھوتہ کرنے کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں...''

''اگر وہ تب تک باقی رہ گئے تو!'' شہر کے انجینیر نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ خاصے موٹے اور ہٹے کٹے شخص تھے...

جب ہم اسمولنی آئے، جسے خالی نہیں کیا گیا تھا بلکہ وہاں ہمیشہ سے زیادہ چہل پہل تھی، مزدوروں اور سپاہیوں کی بھیڑیں آ جا رہی تھیں اور ہر جگہ دوگنے پہریدار تعینات تھے، تو ہماری ملاقات بورژوا اور ''معتدل'' سوشلسٹ اخباروں کے نامہ نگاروں سے ہوئی۔

ایک نے، جو ''ووليا نرودا'' کا نمائندہ تھا چلا کر کہا ''نکال دیا ہمیں! بونچ بروئیوچ پریس بیورو میں آئے اور انھوں نے ہم

سے باہر چلے جانے کو کہا! کہا کہ ہم جاسوس ہیں!،، ان سبھوں نے ایک ساتھ بولنا شروع کر دیا ''توہین! بےشرمی! پریس کی آزادی!،،

لابی میں بڑی بڑی میزیں تھیں جن پر اپیلوں، اعلانات اور فوجی انقلابی کمیٹی کے احکامات کے انبار لگے تھے۔ مزدور اور سپاہی انہیں لادلادکر انتظار کرتی ہوئی موٹر گاڑیوں پر لے جا رہے تھے۔ ایک میں درج تھا:

''عام تذلیل کے لئے!

''اس المناک لمحے میں، جس سے روسی عوام‌الناس گزر رہے ہیں، منشویکوں اور ان کے پیروؤں اور دائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے مزدور طبقے سے دغا کی ہے۔ وہ کورنیلوف، کیرنسکی اور ساوینکوف کی صفوں میں بھرتی ہو گئے ہیں...

''وہ غدار کیرنسکی کے احکامات چھاپ رہے ہیں اور اس غدار کی فرضی فتوحات کے بارے میں انتہائی مضحکہ‌خیز افواہیں پھیلا کر شہر میں ہراس پیدا کر رہے ہیں...

''شہریو! ان جھوٹی افواہوں پر یقین نہ کرو۔ کوئی بھی طاقت عوام کے انقلاب کو ہرا نہیں سکتی۔ وزیر اعظم کیرنسکی اور اس کے پیروؤں کے لئے فوری اور حق بجانب سزا یقینی ہے...

''ہم نے انہیں عام تذلیل کے شکنجے میں کس دیا ہے۔ ہم ان کو سارے مزدوروں، سپاہیوں، جہازیوں اور کسانوں کی دشمنی کے حوالے کر رہے ہیں جن پر وہ پرانی زنجیروں کو دوبارہ جکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ اپنے جسموں سے عوام کی نفرت و حقارت کے داغ کو کبھی نہ دھو سکیں گے...

''عوام سے غداری کرنےوالوں پر نفرین اور لعنت!...،،

فوجی انقلابی کمیٹی بڑے دفاتر میں چلی گئی تھی اور اب سب سے اوپر کی منزل پر کمرہ نمبر ۱۷ میں واقع تھی۔ اس کے دروازوں پر سرخ گارد کے سپاہی پہرا دے رہے تھے۔ اندر، ریلنگ کے سامنے کی تنگ جگہ میں خوش پوش لوگوں کی بھیڑ تھی جو اوپر سے بڑے احترام کا اظہار کر رہے تھے لیکن اندر ہی اندر قتل کر دینے

کے جذبات سے بھرے تھے... یہ بورژوا تھے جو اپنی موٹر گاڑیوں کے لئے پرمٹ یا شہر سے چلے جانے کے لئے پاسپورٹ چاہتے تھے۔ ان میں بہت سے غیرملکی بھی تھے... بل شاتوف اور پیترس ڈیوٹی پر تھے۔ انھوں نے سب کام روک کر ہمیں تازہ‌ترین خبرنامے سنائے۔

۱۷۹ ویں محفوظ رجمنٹ اپنی متفقہ حمایت پیش کرتی ہے۔ پوتیلوف گودیوں کے ۵ ہزار حمال نئی حکومت کا خیرمقدم کرتے ہیں۔ ٹریڈیونینوں کی مرکزی کمیٹی — پرجوش حمایت۔ ریویل کے گیریسن اور اسکواڈرن نے تعاون کرنے اور فوجیں بھیجنے کے لئے فوجی انقلابی کمیٹی کا انتخاب کر لیا ہے۔ پسکوف اور منسک میں فوجی انقلابی کمیٹیاں کنٹرول کر رہی ہیں۔ زاریتسن، روستوف برکناردون، پیاتی گورسک، سیواستوپول کی سوویتوں کی طرف سے پیام تہنیت... فن‌لینڈ ڈویژن، ۵ ویں اور ۱۲ ویں افواج کی نئی کمیٹیاں وفاداری کی پیش کش کرتی ہیں...

ماسکو سے خبریں غیریقینی ہیں۔ فوجی انقلابی کمیٹی کی فوجیں شہر کے اہم مقامات پر قابض ہیں۔ کریملن میں جو دو کمپنیاں تعینات تھیں وہ سوویتوں سے مل گئی ہیں لیکن اسلحہ خانہ کرنل ریابتسیف اور ان کے یونکروں کے ہاتھوں میں ہے۔ فوجی انقلابی کمیٹی نے مزدوروں کے لئے اسلحوں کا مطالبہ کیا اور ریابتسیف نے ان سے آج صبح تک بات‌چیت کی لیکن پھر اچانک کمیٹی کو ایک الٹی‌میٹم بھیج دیا جس میں سوویت فوجوں کو ہتھیار ڈال دینے کا اور کمیٹی کو توڑ دینے کا حکم دیا گیا تھا۔ لڑائی شروع ہو چکی ہے...

پتروگراد میں اسٹاف نے اسمولنی کے کمیساروں کی فوراً اطاعت قبول کرلی۔ ''تسنتروفلوت'' نے انکار کیا تو دیبینکو نے اور کرانشتات کے جہازیوں کی ایک کمپنی نے فوراً دھاوا بول دیا اور ایک نیا ''تسنتروفلوت'' قائم کر دیا، جسے بالٹک اور بحیرۂ اسود کے جنگی جہازوں کی حمایت حاصل ہے...

لیکن ساری سطحی یقین دہانی کے نیچے فضا میں دل کو بجھا دینے والی پیش خبری تھی، بےچینی کا ایک احساس تھا۔ کیرنسکی کے کزاک تیزی سے آ رہے تھے اور ان کے پاس توپخانہ تھا۔ فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کے سکرٹری اسکریپنیک نے، جن کا

چہرہ اترا ہوا اور زرد تھا، مجھے یقین دلایا کہ ان کی ایک پوری فوجی کور ہے لیکن انھوں نے غصے سے یہ بھی کہا کہ ''وہ لوگ ہمیں زندہ نہ گرفتار کر سکیں گے!،، پتروفسکی تھکے تھکے انداز میں ہنسے ''کل شاید ہم سو سکیں گے۔ ایک لمبی نیند...،، دبلے پتلے، سرخ داڑھی والے لوزوفسکی نے کہا ''ہمارے لئے کیا امید ہو سکتی ہے؟ بالکل اکیلے... تربیت یافتہ سپاہیوں کے مقابلے میں ایک بھیڑ!،،

جنوب اور جنوب مغرب میں سوویتیں کیرنسکی کے مقابلے سے بھاگ کھڑی ہوئی تھیں اور گاتچینا، پاولوفسک، زارسکویے سیلو کے گیریسن بٹ گئے تھے — آدھوں نے غیر جانبدار رہنے کے لئے ووٹ دیا تھا اور باقی، بغیر افسروں کے، بدترین بدنظمی کے ساتھ دارالحکومت پر امنڈ آئے تھے۔

ہالوں میں خبرنامے چپکائے جا رہے تھے:

''از کراسنویے سیلو، ۲۸ اکتوبر ۶ بجے صبح۔

''اعلی کمانڈر انچیف کے اسٹاف کے سربراہ کو، شمالی محاذ کے کمانڈر انچیف کو، شمالی محاذ کی جنگی نقل و حمل کے سربراہ کو — ہر جگہ اور سب کو اطلاع دی جائے، سب کو، سب کو۔

''سابق وزیر کیرنسکی نے جان بوجھ کر ہر جگہ ہر شخص کو اس مضمون کا ایک جھوٹا تار بھیجا ہے کہ انقلابی پتروگراد کی فوجوں نے رضاکارانہ طور پر اپنے ہتھیار ڈال دئے ہیں اور وہ سابق حکومت کی، غداری کی حکومت کی فوجوں میں شامل ہو گئی ہیں اور یہ کہ سپاہیوں کو فوجی انقلابی کمیٹی نے پسپا ہونے کا حکم دیا ہے۔ آزاد عوام کی فوجیں نہ کبھی پسپا ہوتی ہیں اور نہ ہتھیار ڈالتی ہیں۔ ہماری فوجوں نے اپنے اور اپنے بہکے ہوئے کزاک بھائیوں کے درمیان خوں ریزی سے بچنے کے لئے اور ایک زیادہ موزوں مورچہ قائم کرنے کے لئے گاتچینا کو چھوڑا ہے۔ یہ مورچہ اب اتنا مضبوط ہے کہ اگر کیرنسکی اور اس کے سنگتی اپنی قوتوں کو دس گنا بھی بڑھا لیں تو بھی تشویش کی کوئی وجہ نہ

ہوگی۔ ہماری فوجوں کا حوصلہ بلند ہے۔ پتروگراد میں امن و امان ہے۔

پتروگراد اور پتروگراد ضلع کی دفاع کے چیف
لفٹننٹ کرنل موراویوف۔ ''

جب ہم فوجی انقلابی کمیٹی سے نکل رہے تھے تو انتونوف، ہاتھ میں ایک کاغذ لئے ہوئے داخل ہوئے۔ وہ مردے کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

انھوں نے کہا ''اسے بھیج دو''۔

''مزدوروں کے نمائندوں کی ساری ضلع سوویتوں اور فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کے نام

حکم

''کیرنسکی کے کورنیلوفی دستے دارالحکومت پہنچنے کے راستوں کے لئے خطرہ پیدا کر رہے ہیں۔ عوام اور ان کی فتوحات کے خلاف ساری انقلاب دشمن کوششوں کو بیرحمی کے ساتھ کچل دینے کے لئے سارے ضروری احکامات دئے جا چکے ہیں۔

''انقلاب کی فوج اور سرخ گارد کو مزدوروں کی فوری حمایت کی ضرورت ہے۔

''ہم محلہ سوویتوں اور فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کو حکم دیتے ہیں کہ:

''۱۔ خندقیں کھودنے، مورچہ بندی کرنے اور تار کے جالوں کو مضبوطتر بنانے کےلئے مزدوروں کی زیادہ سے زیادہ ممکن تعداد کو باہر لایا جائے۔

''۲۔ اس مقصد کے لئے جہاں کہیں بھی کارخانوں میں کام بند کرنے کی ضرورت ہو وہاں فوراً ایسا کیا جائے۔

''۳۔ جتنا بھی معمولی اور خاردار تار دستیاب ہو اسے اور خندقیں کھودنے نیز مورچہ بندی کرنے کے سارے اوزاروں کو جمع کرلیا جانا چاہئے۔

''۴۔ سارے دستیاب اسلحے لے لئے جائیں۔

"۵۔ سخت‌ترین کسمپرسی برتی جائے اور ہر طرح سے انقلاب کی فوج کی حمایت کرنے کے لئے ہر شخص تیار رہے۔

مزدوروں اور سپاہیوں کی پتروگراد
سوویت کے صدر، عوامی کمیسار
لیون تراتسکی

فوجی انقلابی کمیٹی کے صدر،
کمانڈر انچیف پودووئسکی،"

جب ہم تاریک اور اداس دن میں باہر آئے تو سرمئی افق پر چاروں طرف کارخانوں کے بھونپو ایک پھٹی ہوئی بوکھلائی ہوئی آواز سے چیخ رہے تھے جو کسی مصیبت کا پیش خیمہ معلوم ہوتی تھی۔ دسیوں ہزار کی تعداد میں محنت‌کش عوام، مرد عورت امنڈ آئے، دسیوں ہزار کی تعداد میں جھنجھناتی ہوئی جھگی جھونپڑیوں نے اپنے میلے کچیلے اور خستہ‌حال لشکر کو انڈیل دیا۔ سرخ پتروگراد خطرے میں تھا! کزاک! جنوب اور جنوب مغرب کی طرف وہ سب گئی گزری سڑکوں پر سے ہوتے ہوئے ماسکوفسکی دروازے کی طرف چل پڑے، عورتیں، مرد اور بچے، رائفلیں، کدالیں، پھاوڑے، تار کے بنڈل، اپنے مزدوری کے کپڑوں پر کارتوسوں کی پیٹیاں... اس زبردست طریقے سے ایک پورے شہر کا یوں بیساختہ امنڈ پڑنا کبھی نہیں دیکھا گیا تھا! وہ سیلاب کی طرح امنڈتے آ رہے تھے، ان کے ساتھ سپاہیوں کی کمپنیاں تھیں، توپیں، موٹر ٹرک، گاڑیاں۔ انقلابی پرولتاریہ مزدوروں اور کسانوں کی جمہوریہ کی مدافعت میں سینہ سپر تھا!

اسمولنی کے دروازے کے سامنے ایک موٹرگاڑی تھی۔ ایک دبلا پتلا آدمی، جس کی عینک کے موٹے موٹے شیشے اس کی آنکھوں کی سرخ پلکوں کو اور نمایاں کر رہے تھے اور جو بڑی مشکل سے کوشش کرکے بول رہا تھا، ایک بدرنگ ریگلان کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مڈگارڈ سے ٹکا کھڑا تھا۔ ایک تنومند داڑھی‌دار جہازی، نوجوانوں کی سی شفاف آنکھوں‌والا، بےچینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا اور بےخیالی میں ایک بہت بڑے نیلے فولادی ریوالور سے کھیل

رہا تھا جو سارے وقت اس کے ہاتھ میں تھا۔ یہ تھے انتونوف اور دیبینکو۔

کچھ سپاہی موٹرگاڑی کے پائے‌دان پر دو فوجی بائیسکلیں باندھنا چاہتے تھے۔ ڈرائیور نے پرزور احتجاج کیا کہ پالش پر کھرونچے لگ جائیں‌گے۔ یہ سچ ہے کہ وہ پالشویک ہے اور موٹرگاڑی کو ایک بورژوا سے ضبط کیا گیا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ بائیسکلیں اردلیوں کے استعمال کے لئے ہیں۔ لیکن ڈرائیور کی پیشہ‌ورانہ شان اس بات کو نہیں گوارا کر سکتی کہ گاڑی پر کھرونچے پڑیں... اس لئے بائیسکلوں کو چھوڑ دیا گیا...

عوامی کمیسار برائے جنگ اور عوامی کمیسار برائے بحریہ انقلابی محاذ کا معائنہ کرنے جا رہے تھے — جہاں بھی وہ رہا ہو۔ کیا ہم ان کے ساتھ چل سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ موٹرگاڑی میں صرف ۵ آدمی آسکتے ہیں۔ دو کمیسار، دو اردلی اور ڈرائیور۔ لیکن میرا ایک روسی ملاقاتی، جسے میں تروشکا کہوں‌گا، بڑے اطمینان سے گھس کر بیٹھ گیا اور پھر کوئی بھی دلیل اسے کھسکا نہ سکی...

کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس سفر کے بارے میں میں تروشکا کے بیان پر شک کروں۔ وہ لوگ جب سووروفسکی پراسپکٹ پر جا رہے تھے تو کسی نے کھانے پینے کی چیزوں کا ذکر کیا۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ تین چار دن باہر رہیں، ایک ایسے علاقے میں جہاں رسد کا انتظام کوئی خاص اچھا نہ تھا۔ ان لوگوں نے گاڑی روک لی۔ روپیہ؟ کمیسار برائے جنگ نے اپنی جیبیں ٹٹولیں — ان کے پاس ایک کوپیک تک نہ تھا۔ کمیسار برائے بحریہ بھی پھکڑ تھے۔ اور یہی حال ڈرائیور کا تھا۔ تروشکا نے کھانے پینے کی چیزیں خریدیں...

جیسے ہی وہ مڑکر نیوسکی پر آئے ویسے ہی گاڑی کا ایک ٹائر برسٹ ہو گیا۔

انتونوف نے پوچھا ''اب ہم کیا کریں؟''

دیبینکو نے اپنا ریوالور ہلاتے ہوئے مشورہ دیا ''دوسری موٹر ضبط کرلو!''

انتونوف بیچ سڑک پر کھڑے ہو گئے اور ایک گزرتی ہوئی گاڑی کو ہاتھ دیا۔ اسے ایک سپاہی چلا رہا تھا۔

انتونوف نے کہا ''مجھے یہ گاڑی چاہئے۔''

سپاہی نے جواب دیا ''یہ تمہیں نہیں مل سکتی۔''

''تمہیں پتہ نہیں کہ میں کون ہوں؟'' انتونوف نے اپنی جیب سے کاغذ نکالا جس پر لکھا تھا کہ انہیں روسی جمہوریہ کی ساری افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا جاتا ہے اور ہر شخص کو بلاچون و چرا ان کا حکم ماننا چاہئے۔

سپاہی نے گرم ہوکر کہا ''تم خود شیطان بھی ہو تو بھی مجھے کوئی پروا نہیں۔ یہ موٹر پہلی مشین گن رجمنٹ کی ہے اور ہم اس میں گولے لے جارہے ہیں اور یہ تمہیں نہیں مل سکتی...''

بہرحال یہ مشکل اس طرح حل ہوئی کہ ایک پرانی کھڑبڑیا ٹیکسی آ گئی جس پر اطالوی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ (ہنگامے کے دنوں میں نجی گاڑیوں کو بیرونی قونصل خانوں کے نام پر رجسٹر کروا لیا گیا تھا تاکہ ضبطی سے محفوظ رہیں۔) اس کے اندر سے ایک موٹے شہری کو اتارا گیا جو قیمتی سمور کا کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ اور یہ ٹولی اپنے راستے پر آگے بڑھی۔

کوئی دس میل پر نارفسکایا زاستاوا پہنچ کر انتونوف نے سرخ گارد کے کمانڈانٹ کو طلب کیا۔ انہیں شہر کے سرے پر لے جایا گیا جہاں چند سو مزدوروں نے خندقیں کھودی تھیں اور کزاکوں کا انتظار کر رہے تھے۔

انتونوف نے پوچھا ''کامریڈ، یہاں سب کچھ ٹھیک ہے؟''

کمانڈانٹ نے جواب دیا ''سب کچھ ٹھیک ہے۔ فوجوں کا حوصلہ بلند ہے... بس ایک چیز — ہمارے پاس گولیاں وغیرہ نہیں ہیں...''

انتونوف نے اس سے کہا ''اسمولنی میں ۲ ارب باڑھ کے لئے گولیاں ہیں۔ میں تمہیں ایک حکم لکھ کر دیتا ہوں۔'' انہوں نے اپنی جیبوں کو ٹٹولا۔ ''کسی کے پاس کاغذ ہے؟''

دیبینکو کے پاس نہیں تھا اور اردلیوں کے پاس بھی نہیں تھا۔ تروسشکا نے اپنی نوٹ بک پیش کی...

انتونوف نے چیخ کر کہا ''حد ہو گئی! میرے پاس پنسل

بھی نہیں ہے۔ کس کے پاس ہے پنسل؟،، یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ پورے مجمع میں صرف تروسشکا ہی کے پاس پنسل تھی...

ہم لوگ، جو پیچھے رہ گئے تھے، زارسکویے سیلو کے اسٹیشن کی طرف بڑھے۔ جب ہم جا رہے تھے تو نیوسکی پر سرخ گارد کے جوان مارچ کر رہے تھے، سب مسلح تھے، کچھ کی رائفلوں پر سنگینیں تھیں، کچھ بغیر سنگین کے تھے۔ جاڑوں کا دھندلکا ہو رہا تھا جو جلد ہی چھا جاتا ہے۔ چار چار کی بےقاعدہ صف میں بغیر موسیقی، بغیر نقارے کے، وہ سر اٹھائے ہوئے ٹھنڈی کیچڑ میں مارچ کرتے جا رہے تھے۔ ان کے اوپر ایک سرخ پرچم لہرا رہا تھا جس پر بدخط سنہرے حروف میں لکھا ہوا تھا ''امن! زمین!،، سب کے سب بالکل نوجوان تھے۔ ان کے چہروں پر وہ آثار تھے جو ان لوگوں کے چہروں پر ہوتے ہیں جنھیں معلوم ہو کہ وہ مرنے جا رہے ہیں... نیم خوفزدہ، نیم حقارت آمیز، فٹ پاتھ پر کھڑی ہوئی بھیڑ نفرت بھری خاموشی کے ساتھ انھیں گزرتے دیکھتی رہی...

ریلوے اسٹیشن پر کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ کیرنسکی کہاں ہے یا محاذ کہاں پر ہے۔ لیکن ریل گاڑیاں زارسکویے سیلو سے آگے نہیں جا رہی تھیں...

ہمارے ڈبے میں کام کے لئے روزانہ شہر آنے اور واپس جانےوالے اور دیہات کے لوگ تھے جو بنڈل اور اخبارات لادے ہوئے گھر جا رہے تھے۔ باتیں صرف بالشویک بغاوت کی ہو رہی تھیں۔ لیکن اس کے علاوہ کسی کو یہ گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ خانہ جنگی زبردست روس کے دو ٹکڑے کئے دے رہی تھی اور یہ کہ یہ ریل گاڑی لڑائی کے منطقے میں جا رہی تھی۔ کھڑکی سے باہر، تیزی سے بڑھتے ہوئے اندھیرے میں ہم دیکھ سکتے تھے کہ سپاہیوں کے جم غفیر کیچڑ بھری سڑک پر شہر کی طرف جا رہے تھے اور بحث کرتے ہوئے اپنے ہاتھ جھٹک رہے تھے۔ کنارے کی ایک پٹری پر ایک مال گاڑی رکی ہوئی تھی جس میں فوجیں بھری تھیں اور اس کے پاس بڑے بڑے الاؤ جل رہے تھے۔ بس۔ سپاٹ افق پر اور آگے کو شہر کی روشنیاں دھندلا کر رات میں گم ہو گئی تھیں۔ کہیں دور ایک ٹرام کسی دورافتادہ مضافاتی بستی کے برابر برابر رینگ رہی تھی...

زارسکویے سیلو اسٹیشن پر سناٹا تھا لیکن سپاہیوں کی ٹولیاں یہاں وہاں کھڑی دبی زبان سے باتیں کر رہی تھیں اور گاتچینا کی سمت میں خالی پٹری کو بےچینی سے دیکھ رہی تھیں۔ میں نے ان میں سے ایک سے پوچھا کہ وہ کس کی طرف ہیں۔ ایک نے کہا ''اب معاملے کی سچائی کو تو ہم ٹھیک سے جانتے نہیں... اس میں کوئی شک نہیں کہ کیرنسکی اشتعال انگیز ہے لیکن ہم روسی لوگوں کے لئے یہ ٹھیک نہیں سمجھتے کہ وہ روسی لوگوں پر گولی چلائیں۔''

اسٹیشن کمانڈانٹ کے دفتر میں ایک تنومند، ہنس مکھ، دڑھیل معمولی سپاہی تھا جس کے بازو پر ایک رجمنٹ کمیٹی کی سرخ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ہمارے پاس جو اسمولنی کے کاغذات تھے ان کی بنا پر اس نے ہم سے فوراً احترام کا سلوک کیا۔ وہ پوری طرح سے سوویتوں کا طرفدار تھا لیکن بوکھلایا ہوا تھا۔

''دو گھنٹے پہلے یہاں سرخ گاردوالے آئے تھے لیکن وہ پھر چلے گئے۔ آج صبح کو ایک کیسار آیا تھا لیکن جب کزاک پہنچے تو وہ پتروگراد واپس چلا گیا۔''

''تو کزاک یہاں آ گئے؟''

اس نے اداسی سے سر ہلاکر ہامی بھری۔ ''لڑائی ہوئی تھی۔ کزاک صبح سویرے پہنچے۔ انھوں نے ہمارے دو تین سو لوگوں کو گرفتار کیا اور کوئی پچیس کو مارڈالا۔''

''کزاک اب کہاں ہیں؟''

''خیر وہ ابھی یہاں سے بہت دور ہیں۔ مجھے پتہ نہیں کہ وہ ٹھیک کس جگہ پر ہیں۔ ادھر کی طرف...'' اس نے اپنا ہاتھ غیر یقینی طور پر مغرب کی طرف اٹھایا۔

ہم نے اسٹیشن کے ریستوراں میں کھانا کھایا — جیسا پتروگراد میں ملتا اس سے اچھا اور سستا۔ پاس ہی ایک فرانسیسی افسر بیٹھا تھا جو ابھی ابھی گاتچینا سے پیدل آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہاں تو امن و امان تھا۔ شہر پر کیرنسکی کا قبضہ تھا۔ ''اف، یہ روسی'' وہ کہتا رہا ''ان کی بات ہی نرالی ہے! کیا خانہ جنگی ہے! سوائے لڑائی کے باقی سب کچھ ہو رہا ہے!''

ہم شہر میں ادھر ادھر گھومنے نکلے۔ اسٹیشن کے عین

دروازے پر دو سپاہی رائفلوں پر سنگینیں چڑھائے ہوئے کھڑے تھے۔ ان کو کوئی ایک سو تاجر، سرکاری عہدیدار اور طالب‌علم گھیرے ہوئے تھے جو ان پر پرجوش دلیلوں اور فقروں کے وار کر رہے تھے۔ سپاہی جھنجلاہٹ محسوس کر رہے تھے اور ناراض تھے جیسے بچے جنھیں بےقصور ڈانٹ دیا گیا ہو۔

اس حملے کی رہنمائی ایک لمبا نوجوان کر رہا تھا جس کے چہرے سے حقارت ٹپکتی تھی اور جو طالب‌علموں کا یونیفارم پہنے ہوئے تھا۔

اس نے گستاخانہ انداز میں کہا ''میرے خیال میں تم یہ تو سمجھتے ہوگے کہ اپنے بھائیوں کے خلاف اسلحے اٹھاکر تم اپنے آپ کو قاتلوں اور غداروں کا آلۂ کار بنا رہے ہو؟''

سپاہی نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا ''میرے بھائی تم سمجھتے نہیں ہو۔ کیا تمھیں دکھائی نہیں دیتا کہ دو طبقے ہیں، پرولتاریہ اور بورژوازی۔ ہم...''

''ہاں ہاں، مجھے یہ سب احمقانہ باتیں معلوم ہیں!'' طالب‌علم نے بدتمیزی سے قطع کلام کیا۔ ''تمھارے جیسے مٹھی بھر جاہل کسان کسی کو چند تکیہ کلام چلاتے سن لیتے ہیں۔ تم بالکل نہیں سمجھتے کہ ان کا مطلب کیا ہے۔ تم بس طوطوں کی طرح انھیں دوہرانے لگتے ہو۔'' بھیڑ نے قہقہہ لگایا۔ ''میں مارکسی طالب‌علم ہوں اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ یہ سوشلزم نہیں ہے جس کے لئے تم لڑ رہے ہو۔ یہ بالکل سیدھے سیدھے جرمن نواز نراج ہے!''

''ہاں، میں جانتا ہوں'' سپاہی نے جواب دیا، اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے آگئے۔ ''تم پڑھے لکھے آدمی ہو، یہ تو دکھائی ہی دے رہا ہے، اور میں ٹھہرا سیدھا سادہ آدمی۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ...''

''میرا خیال ہے'' طالب علم نے حقارت کے ساتھ ٹوکا ''کہ تم لینن کو پرولتاریہ کا حقیقی دوست سمجھتے ہوگے؟''

''ہاں میں سمجھتا ہوں'' سپاہی نے ضبط کرکے جواب دیا۔

''تو میرے دوست، کیا تم جانتے ہو کہ لینن کو جرمنی سے

ہوتے ہوئے ایک بند گاڑی میں یہاں بھیجا گیا ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ لینن نے جرمنوں سے روپیہ لیا ہے؟''

''خیر مجھے اس کے بارے میں تو زیادہ پتہ نہیں'' سپاہی نے اپنی بات پر اڑے رہتے ہوئے جواب دیا۔ ''لیکن مجھے یہ لگتا ہے کہ جو وہ کہتے ہیں وہ وہی ہے جو میں اور میری طرح کے سارے سیدھے سادے لوگ سننا چاہتے ہیں۔ تو اب یہ کہ دو طبقے ہیں، بورژوازی اور پرولتاریہ...''

''تم بیوقوف ہو! ارے میرے دوست میں انقلابی سرگرمی کے لئے دو سال شلیسلبرگ میں کاٹ چکا ہوں، جب تم انقلابیوں پر گولیاں چلا رہے تھے اور گایا کرتے تھے 'خدایا زار کو محفوظ رکھیو!'، میرا نام ہے واسیلی گریگوریئیوچ پانین۔ تم نے کبھی میرا نام نہیں سنا؟''

سپاہی نے انکسار سے جواب دیا ''نہیں، مجھے افسوس ہے کہ میں نے نہیں سنا لیکن میں پڑھا لکھا آدمی تو ہوں نہیں۔ آپ غالباً کوئی بڑی نامور ہستی ہیں۔''

طالب علم نے یقین کے ساتھ کہا ''میں ہوں۔ اور میں بالشویکوں کے خلاف ہوں جو روس کو، ہمارے آزاد انقلاب کو تباہ کر رہے ہیں۔ اب اس کے بارے میں تم کیا کہوگے؟''

سپاہی اپنا سر کھجانے لگا۔ اس نے دماغ پر زور دینے کے عوامل کے کرب سے منہ بناتے ہوئے کہا ''اس کے بارے میں میں کچھ بھی نہیں کہوں گا۔ مجھے یہ بالکل سیدھی سی بات لگتی ہے — لیکن بات یہ ہے کہ میں پڑھا لکھا آدمی تو ہوں نہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ بس دو ہی طبقے ہیں، پرولتاریہ اور بورژوازی...''

طالب علم چلا اٹھا ''تم پھر چالو ہو گئے وہی اپنا احمقانہ فارمولا لے کر!''

''... صرف دو طبقے'' سپاہی اپنی بات پر جما رہا۔ ''اور جو ایک کے ساتھ نہیں ہے وہ دوسرے کے...''

ہم ٹہلتے ہوئے سڑک پر آگے چلے گئے جہاں روشنیاں بس اکادکا تھیں اور لوگ کم ہی گزر رہے تھے۔ اس جگہ پر پرخطر سناٹا طاری تھا — جیسے ایک قسم کا عرفات ہو، جنت و جہنم کے درمیان۔ بے مالک زمین۔ صرف حجاموں کی دکانیں خوب روشن تھیں

اور ان میں بھیڑ لگی تھی۔ اور حمام کے دروازے پر لوگوں کی قطار لگی تھی اس لئے کہ سنیچر کی رات تھی جب سارا روس نہاتا ہے اور خوشبو لگاتا ہے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ ان جگہوں پر، جہاں یہ جشن ہوتے ہیں، سوویت فوجیں اور کزاک گھل مل جاتے ہیں۔

جیسے جیسے ہم شہنشاہی پارک کے قریب آتے گئے ویسے ویسے سڑکیں زیادہ سنسان ہوتی گئیں۔ ایک سہمے ہوئے پادری نے سوویت کے ہیڈکوارٹر کی طرف اشارہ کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ یہ دفتر گرانڈ ڈیوک کے محلوں کے ایک بازو میں تھا اور اس کے سامنے ہی پارک تھا۔ کھڑکیاں تاریک تھیں اور دروازے بند تھے۔ ایک سپاہی اپنی پتلون کی پیٹی میں ہاتھ اڑسے ٹہل رہا تھا۔ اس نے ہمیں اداس مشتبہ نظروں سے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔ اس نے بتایا ''سوویت دو دن ہوئے یہاں سے اٹھ گئی۔''
''کہاں؟'' اس نے کندھے ہلا دئے ''پتہ نہیں۔''

ذرا اور آگے چل کر ایک بڑی عمارت تھی جو خوب روشن تھی۔ اندر سے ہتھوڑے چلنے کی آواز آ رہی تھی۔ ہم ہچکچا رہے تھے کہ ایک جہازی اور ایک سپاہی ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سڑک پر آ گئے۔ ہم نے انہیں اپنے اسمولنی‌والے پاس دکھائے۔ میں نے پوچھا ''تم لوگ سوویتوں کے ساتھ ہو؟''

انھوں نے کچھ جواب نہیں دیا بلکہ ایک دوسرے کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟'' جہازی نے عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔''

ڈرتے ڈرتے سپاہی نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور دروازے کو دراڑ بھر کھولا۔ اندر ایک بڑا ہال تھا جس میں رنگین کاغذ کی پٹیاں اور سدا بہار پیڑوں کی ٹہنیاں سجائی گئی تھیں، کرسیوں کی قطاریں لگی تھیں، ایک اسٹیج بنائی جا رہی تھی۔

ایک موٹی سی عورت ہاتھ میں ایک ہتھوڑی لئے، ہونٹوں میں کیلیں دبائے باہر آئی۔ اس نے پوچھا ''کیا چاہئے؟''

جہازی نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا ''کیا آج رات کوئی شو ہوگا؟''

اس نے درشتی سے جواب دیا ''اتوار کی رات کو تھیٹر کے پرائیوٹ تماشے ہوں گے۔ تم چلو اپنا رستہ لو!''

ہم نے جہازی اور سپاہی سے بات‌چیت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ڈرے ہوئے اور رنجیدہ لگ رہے تھے اور الگ ہوکر اندھیرے میں چلے گئے۔

ہم شہنشاہی محلات کی طرف چلے گئے جو وسیع و عریض تاریک باغات کے سرے پر ہیں جن کے حیرت‌انگیز پویلین اور آرائشی پل رات میں بےیقینی کے ساتھ دھندلے دھندلے نظر آ رہے تھے اور فواروں سے پانی مدھم مدھم اچھل رہا تھا۔ ایک جگہ پر جہاں ایک مضحکہ‌خیز آہنی راج ہنس ایک مصنوعی غار میں سے پانی اگل رہا تھا، ہمیں اچانک یہ احساس ہوا کہ ہمیں کوئی دیکھ رہا ہے اور جب ہم نے نظر اٹھائی تو ہمارا سامنا بھاری ڈیل ڈول کے نصف درجن مسلح سپاہیوں کی مشتبہ نظروں سے ہوا جو سبزے سے ڈھکے ہوئے ایک لان پر ہم کو فکرمندانہ انداز میں گھور رہے تھے۔ میں چڑھ کر ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے پوچھا ''کون ہو تم لوگ؟''

''ہم پہریدار ہیں'' ایک نے جواب دیا۔ وہ سب بہت ہی بجھے بجھے لگ رہے تھے جیسے کہ بلاشبہہ وہ تھے، متعدد ہفتوں کے دن رات کے بحث مباحثوں کی وجہ سے۔

''تم لوگ کیرنسکی کے فوجی ہو یا سوویتوں کے؟''

ایک لمحے تک خاموشی رہی اور وہ سٹپٹائے سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر اس نے جواب دیا ''ہم غیرجانبدار ہیں''۔

ہم زبردست یکاترینا محل کی محراب میں ہوکر ہیڈکوارٹر کے بارے میں پوچھتے ہوئے خود محل کے احاطے میں داخل ہو گئے۔ محل کے ایک خم‌دار بازو میں ایک دروازے پر کھڑے ہوئے سنتری نے بتایا کہ کمانڈانٹ اندر ہیں۔

عہد جارج کی وضع کے ایک پروقار سفید کمرے میں، جسے ایک دو رخنے آتشدان نے دو نابرابر حصوں میں بانٹ دیا تھا، افسروں کی ایک ٹولی کھڑی تشویش کے ساتھ بات‌چیت کر رہی تھی۔ وہ

سب کے سب زرد اور کھوئے کھوئے سے تھے اور صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سوئے نہیں ہیں۔ ایک بوڑھے سے آدمی کو، جس کی داڑھی سفید تھی اور جس کی وردی پر بہت سے فوجی اعزاز ٹنگے تھے اور جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا کہ وہ کرنل ہے، ہم نے اپنے بالشویک کاغذات دکھائے۔

وہ متعجب سا ہو گیا۔ اس نے بڑے اخلاق سے پوچھا ''آپ لوگ یہاں زندہ پہنچ کیسے گئے؟ اس وقت سڑکوں پر بڑا خطرہ ہے۔ زارسکویے سیلو میں سیاسی جذبات بھڑکے ہوئے ہیں۔ آج صبح کو ایک لڑائی ہو چکی ہے اور کل صبح کو ایک اور ہوگی۔ ۸ بجے کیرنسکی کو شہر میں داخل ہونا ہے۔''

''کزاک کہاں ہیں؟''

''ادھر کی طرف کوئی میل بھر پر'' اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

''اور آپ ان کے خلاف شہر کی مدافعت کریں گے؟''

''ارے نہیں. بھئی'' وہ مسکرایا۔ ''ہم تو شہر پر کیرنسکی کے لئے قبضہ کئے ہوئے ہیں۔'' ہمارے دل بیٹھ گئے اس لئے کہ ہمارے پاسوں پر لکھا تھا کہ ہم پوری طرح سے انقلابی ہیں۔ کرنل نے اپنا حلق صاف کیا اور کہنے لگا ''اور آپ کے ان پاسوں کے بارے میں یہ ہے کہ اگر آپ پکڑے گئے تو آپ کی جان خطرے میں ہوگی۔ اس لئے اگر آپ لڑائی دیکھنا چاہتے ہیں تو میں ایک حکم لکھ دیتا ہوں کہ آپ کو افسروں کے ہوٹل میں کمرے دے دئے جائیں اور اگر آپ صبح سات بجے پھر آجائیں گے تو میں آپ کو نئے پاس دے دوں گا۔''

ہم نے کہا ''تو آپ کیرنسکی کے طرفدار ہیں؟''

کرنل نے ہچکچاتے ہوئے کہا ''نہیں، بالکل کیرنسکی کے طرفدار تو نہیں ہیں، دیکھئے بات یہ ہے کہ گیریسن میں زیادہ تر سپاہی بالشویک ہیں اور آج لڑائی کے بعد وہ سب پتروگراد کی طرف چلے گئے، اپنے ساتھ توپخانہ بھی لے گئے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ سپاہیوں میں تو کوئی بھی کیرنسکی کا طرفدار نہیں ہے البتہ ان میں سے کچھ بالکل لڑنا چاہتے ہی نہیں۔ افسران تقریباً سارے کے سارے کیرنسکی کی فوجوں سے مل گئے ہیں یا بس چلے گئے ہیں۔ ہم...

اونہم... جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں بڑی مشکل میں ہیں...،،
ہمیں یقین نہیں آیا کہ کوئی لڑائی ہوگی... کرنل نے بڑے اخلاق سے اپنا اردلی ہمارے ساتھ کر دیا کہ ہمیں ریلوے اسٹیشن تک پہنچا آئے۔ وہ جنوب کا رہنےوالا تھا، بیسارابیا میں فرانسیسی مہاجر والدین کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ باربار کہہ رہا تھا ''ارے مجھے خطرے یا تکلیف کی پروا نہیں ہے لیکن اتنے دنوں تک، تین سال، اپنی ماں سے دور رہنا...،،
سرد اندھیرے میں پتروگراد کی طرف بڑھتے ہوئے اور ٹرین کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے مجھے یہاں وہاں آگ کی روشنی میں ہاتھ چلا چلا کر باتیں کرتے ہوئے سپاہیوں کی ٹولیاں اور بکتربند گاڑیوں کے جھنڈ نظر آجاتے جو ریلوے کراسنگ پر رکی ہوتی تھیں اور ان کے ڈرائیور پھٹکیوں میں سے باہر لٹکے ہوئے ایک دوسرے پر چیخ چلا رہے تھے...
اس ساری پریشان رات سنسان میدانوں میں سپاہیوں اور سرخ گارد والوں کے بےسردار جتھے جھگڑتے اور الجھتے ہوئے گھومتے رہے، اور فوجی انقلابی کمیٹی کے کمیسار ایک گروہ سے دوسرے گروہ کی طرف بھاگتے رہے اور دفاع منظم کرنے کی کوشش کرتے رہے...

شہر میں واپس آئے تو ہم نے دیکھا کہ پرجوش بھیڑیں چڑھتی لہروں کی طرح نیوسکی پر آ جا رہی تھیں۔ کچھ ہونےوالا تھا۔ وارسا ریلوے اسٹیشن سے دور سے آتی ہوئی گولے باری کی آواز سنی جا سکتی تھی۔ یونکروں کے اسکولوں میں بڑی آوا جاہی تھی۔ دوما کے ممبران ایک بارک سے دوسری بارک میں جا رہے تھے، بحث کر رہے تھے، منتیں کر رہے تھے، بالشویک تشدد کی خوفناک کہانیاں سنا رہے تھے — سرما محل میں یونکروں کا قتل، سپاہی عورتوں کی عصمت‌دری، دوما کے سامنے لڑکی کو گولی کا نشانہ بنانے کا واقعہ، شہزادہ تومانوف کا قتل... دوما کی عمارت کے الیکساندر ہال میں کمیٹی برائے نجات کا خصوصی اجلاس ہو رہا تھا، کمیسار آجا رہے تھے، سمجھاتے بجھاتے اور قائل کرتے ہوئے... اسمولنی سے جتنے

اخبار نویس نکالے گئے تھے سب وہاں موجود تھے اور بہت خوش و خرم۔ زارسکویے سیلو کے حالات کے بارے میں ہماری رپورٹ پر انہوں نے ہرگز یقین نہیں کیا۔ ارے یہ تو ہر شخص جانتا تھا کہ زارسکویے اب کیرنسکی کے قبضے میں ہے اور کزاک اب پلکووہ پہنچ چکے ہیں۔ صبح کو ریلوے اسٹیشن پر کیرنسکی کا استقبال کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا انتخاب کیا جا رہا تھا...

ایک صحافی نے انتہائی رازداری میں مجھے بتایا کہ آدھی رات کو جوابی انقلاب شروع ہوگا۔ اس نے مجھے دو اعلان دکھائے، ایک پر گوتس اور پلکوونیکوف کے دستخط تھے جس میں یونکروں کے اسکولوں، اسپتال میں زیرعلاج سپاہیوں اور سینٹ جارج کے نائٹوں کو جنگی حالات کے طور پر مجتمع ہونے اور کمیٹی برائے نجات کے احکامات کا انتظار کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسرا اعلان خود کمیٹی برائے نجات کی طرف سے تھا جس کی عبارت یہ تھی:

"پتروگراد کے باشندوں کے نام!

"ساتھیو، مزدورو، سپاہیو اور انقلابی پتروگراد کے شہریو!

"بالشویک محاذ پر تو امن کی اپیل کرتے ہیں لیکن عقب میں خانہ جنگی بھڑکا رہے ہیں۔ ان کی اشتعال انگیز اپیلوں کو مت سنو!

"خندقیں مت کھودو!

"غدارانہ مورچوں کو ختم کر دو!

"اپنے ہتھیار رکھ دو!

"سپاہیو، اپنی بارکوں میں واپس جاؤ!

"پتروگراد میں شروع ہونے والی جنگ — انقلاب کی موت ہے!

"آزادی، زمین اور امن کے نام پر کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کے گرد متحد ہو جاؤ!"

جب ہم دوما سے نکلے تو تندرو اور بیباک سرخ گاردوالوں کی ایک کمپنی تاریک، ویران سڑک پر ایک درجن قیدیوں کے ساتھ مارچ کرتی ہوئی آئی۔ یہ قیدی کزاکوں کی کونسل کی مقامی شاخ کے ممبران تھے جنھیں ان کے ہیڈکوارٹر میں انقلاب دشمنی کی سازش کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا...

ایک سپاہی، جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا لڑکا لیٹی کی ہانڈی لئے ہوئے تھا، بڑے بڑے نمایاں نوٹس چپکا رہا تھا:

''موجودہ حالات کی بنا پر پتروگراد شہر اور اس کی مضافات کے حالت محاصرہ میں ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ سڑکوں پر اور بالعموم کھلی جگہ میں، سارے اجتماعات اور میٹنگوں کو مزید احکامات تک ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

ن۔ پودووئیسکی
فوجی انقلابی کمیٹی کے صدر۔''

جب ہم گھر جا رہے تھے تو ہوا گڈمڈ آوازوں سے بوجھل تھی — موٹرگاڑیوں کے ہارن، چیخ پکار، دور پر چلنےوالی گولیوں کی آوازیں۔ شہر تشویش کے ساتھ کروٹیں لے رہا تھا، جاگ رہا تھا۔

صبح تڑکے ٹیلی‌فون ایکسچینج پر پہرہ بدلنے کے وقت سے ذرا پہلے یونکروں کی ایک کمپنی نمودار ہو گئی جو سیمیونوفسکی رجمنٹ کے سپاہیوں کے بھیس تھے۔ انھیں بالشویکوں‌والا کلمہ‌شناخت معلوم تھا اور انھوں نے چارج لے لیا۔ کسی کو کوئی شک و شبہہ نہیں ہوا۔ چند منٹ بعد معائنے کے دورے پر انتونوف آئے۔ یونکروں نے انھیں گرفتار کر کے ایک چھوٹے سے کمرے میں بند کر دیا۔ پہرہ بدلنے کے لئے جب اصلی ٹولی آئی تو اس کا خیرمقدم رائفل کی گولیوں کی باڑھ سے کیا گیا۔ کئی لوگ مارے گئے۔ انقلاب دشمنی شروع ہو چکی تھی...

باب ۸

انقلاب دشمنی

اگلی صبح، اتوار ۱۱ نومبر (۲۹ اکتوبر) کو کزاک زارسکویے سیلو میں داخل ہو گئے، کیرنسکی خود (۱) ایک سفید گھوڑے پر سوار تھے اور سارے گرجوں کی گھنٹیاں بجائی جا رہی تھیں۔ قصبے کے باہر ایک چھوٹی پہاڑی کی چوٹی پر سے سنہرے مینار اور رنگ برنگے گنبد دکھائی دیتے تھے، بے کیف میدان پر دارالحکومت کی لق ودق سرمئی عظمت پھیلی ہوئی تھی اور اس کے پیچھے نیلگوں خلیج فن لینڈ۔

کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ لیکن کیرنسکی نے ایک مہلک غلطی کی۔ صبح کو سات بجے انھوں نے زارسکویے سیلو کی دوسری رائفل رجمنٹ کو پیغام بھیجا کہ وہ ہتھیار ڈال دے۔ سپاہیوں نے جواب دیا کہ وہ غیرجانبدار رہیں گے لیکن نہتے نہیں ہوں گے۔ کیرنسکی نے انھیں تعمیل حکم کے لئے دس منٹ کی مہلت دی۔ اس پر سپاہیوں کو غصہ آ گیا۔ آٹھ مہینے سے وہ کمیٹی کے ذریعے اپنے اوپر خود حکمرانی کر رہے تھے اور اس نئے حکم سے پرانی حکومت کی بو آ رہی تھی... چند منٹ بعد کزاک توپخانے نے بارکوں پر گولےباری شروع کر دی جس سے ۸ آدمی مارے گئے۔ اس کے بعد پھر زارسکویے سیلو میں ''غیر جانبدار'' سپاہی نہیں رہ گئے...

پتروگراد میں جب صبح ہوئی تو یہاں وہاں رائفل کی گولیاں چل رہی تھیں اور مارچ کرتے ہوئے لوگوں کی گرجتی چاپ گونج رہی تھی... بےبادل کے تاریک آسمان کے نیچے سرد ہوا میں تازہ برف کی مہک تھی۔ صبح کو یونکروں کی بڑی بڑی فوجوں نے فوجی ہوٹل اور ٹیلی گراف ایجنسی پر قبضہ کر لیا تھا اور ان پر

دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے خون آشام جنگ ہوئی تھی۔ ٹیلی‌فون اسٹیشن کو جہازیوں نے گھیر رکھا تھا جو بیچوں بیچ مورسکایا میں پیپوں، بکسوں اور ٹین کی چادروں کی مورچہ‌بندی کی اوٹ میں پڑے تھے یا گروخووایا سڑک اور چوک سینٹ اسحاق کے نکڑ پر اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھے اور ہر متحرک چیز پر گولیاں چلا رہے تھے۔ کبھی کبھار کوئی موٹرگاڑی، ریڈ کراس کا جھنڈا لہراتی ہوئی، آنکلتی۔ جہازی اس کو نکل جانے دیتے...

البرٹ ریس ولیمس* ٹیلی‌فون ایکسچینج میں تھے۔ وہ ریڈ کراس کی موٹرگاڑی کے ساتھ باہر گئے جو بہ‌ظاہر زخمیوں سے بھری تھی۔ شہر میں چکر لگانے کے بعد موٹرگاڑی چکردار راستوں سے ہوتی ہوئی میخائیلوفسکی یونکر اسکول پہنچی جو انقلاب دشمنی کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ صحن میں بہ‌ظاہر ایک فرانسیسی افسر کمانڈر معلوم ہو رہا تھا... اس ذریعے سے گولے بارود اور رسد ٹیلی‌فون ایکسچینج پہنچائے جا رہے تھے۔ اس طرح کی بیسیوں جعلی ایمبولنس گاڑیاں یونکروں کے لئے خبر رساں اور سامان جنگ پہنچانے‌والی گاڑیوں کا کام کر رہی تھیں۔

ان کے قبضے میں پانچ یا چھہ بکتربند گاڑیاں تھیں جو توڑدی جانے‌والی برطانوی بکتربند ڈویژن کی تھیں۔ لوئیز برائنٹ** جب چوک سینٹ اسحاق میں جا رہی تھیں تو ان میں سے ایک ایڈمرلٹی کی طرف سے آئی اور ٹیلی‌فون ایکسچینج کی طرف چلی گئی۔ گوگل سڑک کے نکڑ پر، لوئیز کی آنکھوں کے سامنے اس کا انجن بند ہو گیا۔ لکڑی کے انباروں کے پیچھے کچھ جہازی گھات لگائے بیٹھے تھے۔ انھوں نے گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ اس بکتر بند گاڑی کی پھٹکی پر چڑھی ہوئی مشین گن گھومی اور بغیر کسی امتیاز کے اس نے لکڑی کے انبار اور بھیڑ پر گولیاں چلانی شروع

---

* البرٹ ریس ولیمس، جان ریڈ کے دوست، امریکی ترقی‌پسند شخصیت اور صحافی، سوویت یونین میں سوشلزم کے‌لئے جدوجہد کے بارے میں متعدد کتابوں کے مصنف۔ (ایڈیٹر)

** لوئیز برائنٹ (۱۸۹۰ء تا ۱۹۳۶ء)، امریکی مصنفہ، جان ریڈ کی بیوی اور رفیقۂ کار۔ (ایڈیٹر)

کر دیں۔ جس محراب میں مس برائنٹ کھڑی تھیں اس میں سات لوگ مارے گئے جن میں دو چھوٹے بچے بھی تھے۔ اچانک ایک پکار کے ساتھ جہازی اچھل پڑے اور شعلہ بار کھلی فضا میں آ گئے اور اس دیو کو گھیر کر انھوں نے چھید میں باربار سنگینیں ماریں... ڈرائیور ایسا بن گیا جیسے زخمی ہو گیا ہو۔ جہازیوں نے اسے چھوڑ دیا — کہ وہ بھاگ کر دوما جائے اور بالشویک مظالم کی داستانوں میں ایک اور کا اضافہ کرے... مارے جانےوالوں میں ایک برطانوی افسر بھی تھا...

بعد کو اخباروں میں ایک اور فرانسیسی افسر کا بھی ذکر تھا جو یونکروں کی ایک بکتربند گاڑی میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اسے پیٹر اور پال گڑھی میں بھیج دیا گیا۔ فرانسیسی ایمبیسی نے فوراً اس سے انکار کر دیا لیکن شہر کے ایک کونسلر نے مجھے بتایا کہ اس نے قید سے اس افسر کو خود رہائی دلوائی ہے... اتحادی سفارت خانوں کا سرکاری رویہ چاہے کچھ بھی رہا ہو لیکن الگ الگ فرانسیسی اور برطانوی افسران ان دنوں کافی سرگرم تھے بلکہ کمیٹی برائے نجات کے عاملہ اجلاسوں میں مشورہ تک دیتے تھے۔

دن بھر شہر کے مختلف حصوں میں یونکروں اور سرخ گارد والوں کے درمیان جھڑپیں، بکتربند گاڑیوں کے درمیان لڑائیاں ہوتی رہیں... پاس اور دور سے باڑھ، اکادکا گولیوں اور مشین گنوں کی شدید تڑاتڑ سنائی دیتی رہی۔ دکانوں کے آہنی شٹر گرا دئے گئے تھے لیکن کاروبار پھر بھی چل رہا تھا۔ سینما گھروں کی باہر کی ساری بتیاں گل تھیں لیکن اندر فل ہاؤس کے ساتھ شو چل رہے تھے۔ ٹرامیں چل رہی تھیں۔ ٹیلی‌فون سب کام کر رہے تھے اور اگر آپ سنٹرل کا نمبر مانگیں تو فون پر گولیوں کی آوازیں بھی سنائی دیتی تھیں... اسمولنی کے ٹیلی‌فون کٹ گئے تھے لیکن دوما اور کمیٹی برائے نجات کا رابطہ یونکروں کے سارے اسکولوں کے ساتھ اور زارسکویے سیلو میں کیرنسکی کے ساتھ برابر قائم رہا۔

صبح سات بجے سپاہیوں، جہازیوں اور سرخ گارد والوں کی ایک گشت ولادیمیرسکی یونکر اسکول میں پہنچی اور انھوں نے یونکروں کو ہتھیار ڈال دینے کے لئے بیس منٹ کی مہلت دی۔ الٹی‌میٹم رد کر دیا گیا۔ ایک گھنٹے بعد یونکر مارچ کرنے کے لئے تیار

ہوئے لیکن گریبتسکایا اور بلشوئی پراسپکٹ کے نکڑ سے ایک زوردار باڑھ نے انھیں پیچھے دھکیل دیا۔ سوویت فوجوں نے عمارت کو گھیر لیا اور گولے باری شروع کی۔ دو بکتربند گاڑیاں آگے بڑھتی تھیں اور پھر پچھل آتی تھیں۔ مشین گنیں انھیں جھکجھور رہی تھیں۔ یونکروں نے مدد کے لئے ٹیلی‌فون کیا۔ کزاکوں نے جواب دیا کہ وہ آنے کی ہمت نہیں کر سکتے اس لئے کہ ان کی بارکوں پر دو توپیں لئے ہوئے جہازیوں کی ایک بڑی تعداد تعینات ہے۔ پاولوفسکی اسکول نرغے میں تھا۔ میخائیلوفسکی اسکول کے زیادہ تر یونکر سڑکوں پر لڑ رہے تھے...

ساڑھے گیارہ بجے تین توپیں اور آ گئیں۔ ہتھیار ڈالنے کے ایک اور مطالبے کے جواب میں یونکروں نے سوویت ڈیلی گیٹوں کو سفید پرچم کے نیچے ہی گولی سے اڑا دیا۔ اب حقیقی بمباری شروع ہوئی۔ اسکول کی دیواروں میں بڑے بڑے سوراخ نکلے۔ یونکروں نے جان ہار کر اپنی مدافعت کی، حملہ کرنےوالی، چیختے ہوئے سرخ‌گارد والوں کی لہریں شدید دھماکوں کے آگے ڈھیر ہو جاتی تھیں... کیرنسکی نے زارسکویے سیلو سے ٹیلی‌فون کیا کہ فوجی انقلابی کمیٹی سے کسی بھی طرح کی بات‌چیت کرنے سے انکار کر دیا جائے۔

شکست اور اپنے ساتھیوں کی لاشوں کے انبار دیکھ کر سوویت فوجوں پر جنون سا طاری ہو گیا اور انھوں نے گولوں سے چھلنی عمارت پر فولاد اور آگ کا طوفان رواں کر دیا۔ ان کے اپنے افسران بھی اس بمباری کو نہ روک سکے۔ اسمولنی کے ایک کمیسار نے، جس کا نام کیریلوف تھا، روکنے کی کوشش کی تو اسے پیٹنے کی دھمکی دی گئی۔ سرخ‌گارد کا خون کھول اٹھا تھا۔

ڈھائی بجے یونکروں نے سفید پرچم بلند کیا کہ اگر ان کی حفاظت کی ضمانت کی جائے تو وہ ہتھیار ڈال دیں‌گے۔ اس کا وعدہ کیا گیا۔ ایک جھونک اور چیخ کے ساتھ ہزارہا سپاہی اور سرخ‌گارد والے کھڑکیوں، دروازوں اور دیواروں میں پیدا ہو جانےوالے سوراخوں سے گھس پڑے۔ جب تک جب تک روکا جائے پانچ یونکروں کو پیٹ کر اور سنگین گھونپ کر مار دیا گیا۔ باقی کوئی دو سو کو حفاظتی دستے کے ساتھ نظر میں نہ آنے کے خیال

سے چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں پیٹر اور پال گڑھی پہنچا دیا گیا۔ راستے میں ایک ٹولی پر ایک بھیڑ ٹوٹ پڑی اور آٹھ اور یونکر مارے گئے... سو سے زیادہ سرخ گارد والے اور سپاہی لڑائی میں مارے گئے تھے...

دو گھنٹے بعد دوما کو ٹیلی‌فون سے خبر ملی کہ فاتح اب ''انژینیرنی زامک،، (انجینیروں کا اسکول) کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ایک درجن ممبران فوراً روانہ ہو گئے کہ ان میں کمیٹی برائے نجات کے تازہ‌ترین اعلان کے پلندے بانٹیں۔ ان میں سے کئی واپس نہیں لوٹے... دوسرے سارے اسکولوں نے بغیر مزاحمت کے ہتھیار ڈال دئے اور یونکروں کو بغیر کوئی گزند پہنچائے پیٹر اور پال گڑھی یا کرانشتات بھیج دیا گیا...

ٹیلی‌فون ایکسچینج پر سہ پہر تک قبضہ نہ ہو سکا۔ اس وقت ایک بالشویک بکتربند گاڑی آئی اور جہازیوں نے ایکسچینج پر دھاوا بول دیا۔ ٹیلی‌فون والی لڑکیاں چیختی ہوئی، سہمی ہوئی ادھر ادھر بھاگیں، یونکروں نے اپنی وردیوں سے سارے امتیازی نشانات نوچ کر پھینک دئے اور ایک نے ولیمس کو ان کے اوورکوٹ کے بدلے میں کچھ بھی دینے کی پیش کش کی۔ وہ بھیس بدلنے کے لئے اوورکوٹ مانگ رہا تھا... سب کے سب چلا رہے تھے ''وہ ہمیں قتل کر دیں گے! وہ ہمیں قتل کر دیں گے!،، اس لئے کہ ان میں سے بہتوں نے سرما محل میں وعدہ کیا تھا کہ عوام کے خلاف اسلحے نہیں اٹھائیں گے۔ ولیمس نے ثالثی کرنے کی پیش کش کی بشرطیکہ انتونوف کو رہا کر دیا جائے۔ یہ فوراً کر دیا گیا۔ انتونوف اور ولیمس نے فاتح جہازیوں کے سامنے تقریریں کیں جو اپنے بہت سے ساتھی مارے جانے کی وجہ سے غضبناک تھے — اور ایک بار پھر یونکر بچ نکلے... سب کے سب سوائے ان چند کے جنھوں نے بوکھلاہٹ میں چھتوں کے اوپر ہوکر بھاگنے یا دو چھتی میں چھپنے کی کوشش کی، پکڑے گئے اور وہیں سے سڑک پر پھینک دئے گئے۔

تھکے ہوئے، خون میں لت‌پت، فتح‌مند جہازی اور مزدور سوئچ بورڈوالے کمرے میں گھس پڑے اور وہاں اتنی بہت ساری خوبصورت لڑکیوں کو دیکھ کر ٹھٹک گئے اور اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے

کسمسانے لگے۔ ایک لڑکی بھی زخمی نہیں ہوئی، کسی کی بھی توہین نہیں کی گئی۔ ڈرکر وہ سب کونوں میں دبکی ہوئی تھیں لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ وہ محفوظ ہیں تو انھوں نے اپنے دل کا غبار نکالنا شروع کیا۔ ''ہونہہ! گندے جاہل لوگ! بیوقوف!،، ... جہازیوں اور سرخ گارد والوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔ لڑکیاں چیخ رہی تھیں ''جنگلی! سور!،، اور نفرت کے ساتھ اپنے کوٹ اور ٹوپیاں پہن رہی تھیں۔ اپنے سجیلے نوجوان مدافعین یونکروں کو، جن میں بہت سے روسی امیر خاندانوں کے تھے، کارتوس تھمانے اور ان کے زخموں کی مرہم پٹی کرنے کا ان کا تجربہ رومانی تھا۔ وہ لوگ اپنے محبوب زار کو بحال کرنے کے لئے لڑ رہے تھے! یہ تو بس عام مزدور، کسان، ''نیچ لوگ،، تھے...

فوجی انقلابی کمیٹی کے کمیسار، چھوٹے سے وشنیاک، نے لڑکیوں کو سمجھانے بجھانے کی کوشش کی کہ وہ نہ جائیں۔ وہ بہت زیادہ اخلاق سے باتیں کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا ''آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ ٹیلی‌فون کے نظام پر میونسپل دوما کا کنٹرول ہے۔ آپ کو ساٹھ روبل مہینہ دیا جاتا ہے اور دس گھنٹے روزانہ اور اس سے بھی زیادہ کام کرنا پڑتا ہے... اب یہ سب کچھ بدل دیا جائےگا۔ حکومت ٹیلی‌فون کے نظام کو تار اور ڈاک کی وزارت کے کنٹرول میں کر دینا چاہتی ہے۔ آپ کی تنخواہیں بڑھا کر فوراً ایک سو پچاس روبل کر دی جائیں‌گی اور کام کے گھنٹے کم کر دئے جائیں‌گے۔ آپ کو مزدور طبقے کے لوگ ہونے کی حیثیت سے خوش ہونا چاہئے کہ...،،

''مزدور طبقے کے لوگ، کیوں نہیں! کیا وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان — ان جالوروں — میں اور ہم میں کوئی چیز مشترک ہے؟ نہ جائیں؟ اگر ہزار روبل دینے کہیں تب بھی نہیں!...،، حقارت اور کینے سے بھری ہوئی لڑکیاں وہاں سے چلی گئیں...

عمارت کے ملازمین، لائن مین اور مزدور — وہ رکے رہے۔ لیکن سوئچ بورڈ تو چلانا چاہئے — ٹیلی‌فون اشد ضروری ہیں۔ صرف آدھی درجن تربیت یافتہ لڑکیاں رہ گئی تھیں۔ رضاکاروں کے لئے اپیل کی گئی۔ ایک سو لوگ آگے آئے، جہازی، سپاہی، مزدور۔ چھہ

لڑکیاں ادھر ادھر بھاگ رہی تھیں، ہدایتیں دے رہی تھیں، مدد کر رہی تھیں، ڈانٹ رہی تھیں... چنانچہ، مجہول، رکے رکے، لیکن کام کرتے ہوئے، تاروں نے آہستہ آہستہ جھنجھنانا شروع کیا۔ پہلی چیز یہ تھی کہ اسمولنی کا رابطہ بارکوں اور کارخانوں کے ساتھ قائم کرنا تھا، دوسری یہ کہ دوما اور یونکروں کے اسکولوں کے رابطوں کو کاٹنا تھا... شام کے قریب اس کی خبر شہر میں پھیل گئی اور ہزاروں بورژوا ٹیلی‌فون پر چیخنے لگے: ''بیوقوفو! شیطانو! تم کیا سمجھتے ہو کتنی دیر تم ٹکوگے؟ ٹھیر جاؤ ذرا کزاک آجائیں!''

دھندلکا ہونا شروع ہو گیا تھا۔ تقریباً سنسان نیوسکی پر جہاں تند ہوا کے جھونکے چل رہے تھے، کازان جامع کلیسا کے سامنے ایک بھیڑ جمع ہو گئی تھی اور لامتناہی مباحثہ چل رہا تھا۔ چند مزدور، کچھ سپاہی اور باقی دکاندار، کلرک اور اسی طرح کے دوسرے لوگ۔

ایک نے چلا کر کہا ''لیکن جرمنی لینن کی بات ہی نہ مانےگا کہ صلح کرلے!''

ایک غضبناک نوجوان سپاہی نے جواب دیا ''اور قصور کس کا ہے؟ تمہارے لعنتی کیرنسکی کا، گندہ بورژوا! بھاڑ میں جائے کیرنسکی! وہ ہمیں نہیں چاہئے! ہمیں لینن چاہئے...''

دوما کے باہر بازو پر سفید پٹی باندھے ہوئے ایک افسر دیوار پر سے پوسٹر پھاڑ رہا تھا اور زور زور سے گالیاں بک رہا تھا۔ ایک پوسٹر کی عبارت تھی:

''پتروگراد کی آبادی کے نام!

''اس خطرناک گھڑی میں جب میونسپل دوما کو چاہئے کہ آبادی کے چین اطمینان کے لئے ہر ذریعہ استعمال کرے، اس کے لئے روٹی اور دوسری ضروریات کی یقینی فراہمی کا بندوبست کرے، تو دائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں اور کادیتوں نے، اپنے فرض کو فراموش کرکے، دوما کو ایک انقلاب دشمن میٹنگ بنا دیا ہے اور آبادی کے ایک حصے کو باقیوں کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ کورنیلوف اور کیرنسکی کی فتح کو آسان بنا سکیں۔

اپنا فرض انجام دینے کی بجائے دائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں اور کادیتوں نے دوما کو مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں پر، امن، روٹی اور آزادی کی انقلابی حکومت پر سیاسی حملے کا اکھاڑا بنا دیا ہے۔

''پتروگراد کے شہریو، ہم، آپ کے منتخب کئے ہوئے بالشویک کونسلر — ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ دائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی اور کادیت انقلاب دشمنی کا اقدام کر رہے ہیں، اپنا فرض بھول گئے ہیں اور آبادی کو قحط اور خانہ جنگی کی طرف لے جا رہے ہیں، ہم ایک لاکھ ۸۳ ہزار ووٹوں کے منتخب کردہ کونسلر اپنے ووٹروں کو یہ بتانا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ دوما میں کیا ہو رہا ہے اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ اس سے جو بھیانک لیکن ناگزیر نتائج نکلیں گے ان کے لئے ہم ذمہ‌دار نہیں ہوں گے...''

کہیں دور سے اب بھی کبھی کبھار گولیوں کی آواز آ جاتی تھی لیکن شہر خاموش تھا، سرد، جیسے ان شدید تشنجوں سے تھک کر چور ہو گیا ہو جنھوں نے اسے بےحال کر دیا تھا۔

نکولائی ہال میں دوما کا اجلاس ختم ہو رہا تھا۔ طوفانی دوما بھی معلوم ہوتا تھا کہ کچھ سکتے میں آ گئی ہے۔ کمیسار ایک کے بعد ایک خبر لا رہے تھے — ٹیلی‌فون ایکسچینج پر قبضہ، سڑکوں پر لڑائی، ولادیمیرسکی اسکول پر قبضہ... تروپ نے کہا ''من مانے تشدد کے خلاف اس کی جدوجہد میں دوما جمہوریت کے ساتھ ہے، لیکن بہرحال چاہے کوئی بھی فریق جیتے، دوما ماربیٹ اور ایذا رسانی کے ہمیشہ خلاف رہے گی...''

کونوفسکی، کادیت، لمبے قد اور بیرحم چہرے‌والا بوڑھا آدمی: ''جب قانونی حکومت کی فوجیں پتروگراد پہنچیں گی تو وہ ان باغیوں کو گولیوں سے اڑا دیں گی، اور وہ ماربیٹ نہیں ہوگی!'' پورے ہال میں، خود اس کی پارٹی کی طرف سے بھی احتجاج۔

یہاں شک و شبہہ اور مایوسی تھی۔ انقلاب دشمنی کو فرو کیا جا رہا تھا۔ سوشلسٹ انقلابی پارٹی نے اپنے عہدیداروں کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا تھا۔ بائیں بازو کا کنٹرول ہو گیا تھا۔ اوکسنتیئف نے استعفا دے دیا تھا۔ ایک خبر رساں یہ

خبر لایا کہ کیرنسکی سے ریلوے اسٹیشن پر ملنے کے لئے جو خیرمقدمی کمیٹی بھیجی گئی تھی اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سڑکوں پر کہیں دور جنوب اور جنوب مغرب میں گولے باری کی ہلکی ہلکی گرج سنائی دے رہی تھی۔ پھر بھی کیرنسکی نہ آیا...

صرف تین اخبار شائع ہوئے تھے — ''پراودا،،، ''دیلا نرودا،، اور ''نووایا ژیزن،،۔ ان سب نے نئی ''ایتلافی،، حکومت کو کافی جگہ دی تھی۔ سوشلسٹ انقلابی اخبار نے ایک ایسی کابینہ کا مطالبہ کیا تھا جس میں نہ کادیت ہوں نہ بالشویک۔ گورکی پرامید تھے اس لئے کہ اسمولنی نے رعایتیں کی تھیں۔ ایک خالص سوشلسٹ حکومت شکل پذیر ہو رہی تھی جس میں سوائے بورژوازی کے سارے عناصر تھے۔ جہاں تک ''پراودا،، کا تعلق ہے، اس نے مذاق اڑایا تھا:

''ہم سیاسی پارٹیوں کے ساتھ ان ایتلافوں کو مضحکہ خیز سمجھتے ہیں جن کے ممتازترین ممبران مشتبہ شہرت رکھنےوالے ٹٹ پونجئے اخبار نویس ہیں۔ ہمارا 'ایتلاف، پرولتاریہ اور انقلابی فوج کا ایتلاف ہے غریب کسانوں کے ساتھ...،،

دیواروں پر ''ویکژیل،، کا ایک بڑے طمطراق‌والا اعلان تھا جس میں یہ دھمکی دی گئی تھی کہ اگر دونوں فریقوں نے سمجھوتا نہ کیا تو ہڑتال ہوگی:

''ان فسادات کے فاتح، ہمارے ملک کی خستہ حالی کے نجات دہندہ نہ تو بالشویک ہوں گے، نہ کمیٹی برائے نجات، نہ کیرنسکی کی فوجیں — بلکہ ہم، ریلوے کارکنوں کی یونین...،،

''سرخ گاردوالے ریلوے جیسے پیچیدہ معاملے کو سنبھالنے کی اہلیت نہیں رکھتے اور جہاں تک عارضی حکومت کا تعلق ہے تو وہ خود کو اقتدار اپنے ہاتھ میں رکھنے کی نااہل ثابت کر چکی ہے...،،

''ہم کسی بھی ایسی پارٹی کے لئے اپنی خدمات فراہم کرنے سے انکار کرتے ہیں جو ایک ایسی حکومت... کا اختیار رکھتی ہوئی عمل نہ کرے جس کی بنیاد ساری جمہوریت کے اعتماد پر ہو...،،

اسمولنی سرگرم عمل اتھاہ انسانیت کی بےپناہ توانائی سے حرکت و جوش میں تھی۔

ٹریڈیونینوں کے صدر دفاتر میں لوزوفسکی نے مجھے نکولائی لائن کے ریلوے کارکنوں کے ایک ڈیلی گیٹ سے ملایا۔ اس نے بتایا کہ لوگ بڑے بڑے عام جلسے کر رہے ہیں اور اپنے لیڈروں کے عمل کی مذمت کر رہے ہیں۔ اس نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا ''سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں! مرکزی کمیٹی میں 'ابارونتسی، (مدافعت پرست) کورنیلوف کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ انھوں نے ایک مشن جنرل اسٹاف بھیجنے کی کوشش کی لیکن ہم نے ان لوگوں کو منسک میں گرفتار کر لیا... ہماری شاخ نے ایک کل روس کنونشن کا مطالبہ کیا ہے لیکن وہ لوگ بلانے سے انکار کر رہے ہیں...''

ویسی ہی صورت حال جیسی کہ سوویتوں میں اور فوجی کمیٹیوں میں تھی۔ پورے روس میں مختلف جمہوری تنظیموں میں ایک کے بعد ایک دراڑیں پڑ رہی تھیں اور وہ بدل رہی تھیں۔ اندرونی جھگڑوں نے کوآپریٹیو انجمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے، کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی کے اجلاس طوفانی جھگڑوں میں تتربتر ہو جاتے تھے، یہاں تک کہ گزاکوں میں بھی گڑبڑ تھی...

سب سے اوپر کی منزل پر فوجی انقلابی کمیٹی زوروں پر تھی، وار کر رہی تھی اور ذرا بھی ڈھیل نہ دے رہی تھی۔ لوگ اندر جا رہے تھے، تازہ دم اور توانا۔ دن رات اور دن رات وہ اس بھیانک مشین میں اپنے آپ کو جھونک رہے تھے۔ اور جب باہر نکلتے تھے تو ڈھیلے ڈھالے، تھکن سے چور، آواز بیٹھی ہوئی اور گندے، فرش پر گرتے اور سو جاتے... کمیٹی برائے نجات کو غیرقانونی قرار دے دیا گیا تھا۔ فرش پر نئے نئے اعلانات(۲) کے زبردست انبار لگے تھے:

''... سازشیوں کو گیریسن میں یا مزدور طبقے میں کوئی حمایت حاصل نہ تھی اور وہ سب سے زیادہ اپنے حملے کے اچانک پن پر تکیہ کئے ہوئے تھے۔ ان کا منصوبہ، سرخ گارد کے ایک سپاہی کے چوکنے پن کی بدولت، جس کے نام کا اعلان کیا جائے گا، سب لفٹننٹ بلاگونراووف کو بروقت معلوم ہو گیا۔ سازش کے مرکز میں

کمیٹی برائے نجات تھی۔ ان کی فوجوں کی کمان کرنل پلکوونیکوف کے ہاتھ میں تھی اور احکامات پر عارضی حکومت کے سابق ممبر گوتس کے دستخط تھے جس کو اپنا قول صادق دینے پر رہا کیا گیا تھا...

''ان حقائق کی طرف پتروگراد کی آبادی کی توجہ مبذول کراتے ہوئے فوجی انقلابی کمیٹی ان تمام لوگوں کی گرفتاری کا حکم دیتی ہے جن کا تعلق سازش سے تھا۔ ان لوگوں پر انقلابی ٹریبونل میں مقدمہ چلایا جائے گا...''

ماسکو سے خبر آئی کہ یونکروں اور کزاکوں نے کریملن کو گھیر لیا اور سوویت فوجوں کو حکم دیا کہ ہتھیار ڈال دیں۔ سوویت فوجوں نے اس کی تعمیل کی لیکن جب وہ کریملن سے نہتی نکل رہی تھیں تو ان پر محاصرین ٹوٹ پڑے اور گولیوں کی بوچھار کر دی گئی۔ بالشویکوں کی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں کو ٹیلی‌فون اور تار گھروں سے نکال دیا گیا ہے۔ اب شہر کے قلب پر یونکروں کا قبضہ ہے... لیکن ان کے چاروں طرف سوویت فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ سڑکوں پر لڑائی رفتہ رفتہ بڑھ رہی ہے۔ سمجھوتے کی ساری کوششیں ناکام ہو چکی ہیں... سوویتوں کی طرف گیریسن کے دس ہزار سپاہی اور چند سرخ گارد، حکومت کی طرف چھہ ہزار یونکر، ڈھائی ہزار کزاک اور دو ہزار سفید گارد۔

پتروگراد سوویت کا اجلاس ہو رہا تھا اور برابر کے کمرے میں نئی ''تسے‌ای‌کا'' ان فرمانوں اور احکامات (۳) پر عمل کر رہی تھی جو عوامی کمیساروں کی کونسل سے، جس کا اجلاس اوپر ہو رہا تھا، ایک مسلسل دھارے کی طرح چلے آ رہے تھے: ترتیب کے متعلق جس کے مطابق قوانین کی توثیق و اشاعت ہونی چاہئے، مزدوروں کے لئے آٹھ گھنٹے روزانہ کام کا دن مقرر کرنے کے متعلق، اور لوناچارسکی کے ''عوامی تعلیم کے نظام کے بنیادی اصولوں'' کے متعلق۔ دونوں اجلاسوں میں صرف چند سو لوگ موجود تھے۔ ان میں سے زیادہ‌تر مسلح تھے۔ اسمولنی میں تقریباً کوئی بھی نہیں تھا سوائے پہریداروں کے جو ہال کی کھڑکیوں پر مصروف تھے، عمارت

کے پہلوؤں کو محفوظ کرنے کے لئے مشین گنیں نصب کر رہے تھے۔

''تسے ای کا،، میں ''ویکژیل،، کا ایک نمائندہ تقریر کر رہا تھا:

''ہم کسی بھی فریق کی فوجوں کو لانے لیجانے سے انکار کرتے ہیں... ہم نے کیرنسکی کے پاس یہ کہنے کے لئے ایک وفد بھیجا ہے کہ اگر وہ پتروگراد کی طرف بڑھنا جاری رکھیں گے تو ہم ان کی رسل و رسائل کی لائن کاٹ دیں گے...،،

اس نے بھی وہی عام اپیل کی کہ ایک نئی حکومت بنانے کے لئے ساری سوشلسٹ پارٹیوں کی ایک کانفرنس کی جائے...

کامینیف نے بڑے تحمل کے ساتھ جواب دیا۔ بالشویک بڑی خوشی سے ایسی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ لیکن مرکز کشش ایسی حکومت کی تشکیل میں نہیں بلکہ اس امر میں ہے کہ سوویتوں کی کانگرس کے پروگرام کو قبول کر لیا جائے... ''تسے ای کا،، نے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں اور سوشل ڈیموکریٹ بین الاقوامیت پسندوں کے اعلانات پر غور کیا ہے اور کانفرنس میں تناسبی نمائندگی کی تجویز کو مان لیا ہے، فوجی کمیٹیوں اور کسانوں کی سوویتوں کے ڈیلی گیٹوں کو شامل کرکے بھی...

بڑے ہال میں تراتسکی نے دن کے واقعات بیان کئے۔

انھوں نے بتایا ''ہم نے ولادیمیرسکی اسکول کے یونکروں کو ہتھیار ڈالنے کا ایک موقع دیا۔ ہم معاملات کو خونریزی کے بغیر طے کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اب جب خونریزی شروع ہو چکی ہے تو ایک ہی راستہ رہ گیا ہے — بلارورعایت جدوجہد۔ یہ سوچنا بچکانہ پن ہوگا کہ ہم کسی اور ذریعے سے جیت سکتے ہیں... یہ لمحہ فیصلہ کن ہے۔ ہر شخص کو فوجی انقلابی کمیٹی کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے، جہاں کہیں بھی خاردار تار، پٹرول اور بندوقوں کے ذخیرے ہوں ان کی اطلاع دینی چاہئے... ہم نے اقتدار جیتا ہے، ہمیں اب اسے اپنے ہاتھ میں رکھنا ہے!،،

منشویک یوفے نے اپنی پارٹی کا اعلان پڑھنے کی کوشش کی لیکن تراتسکی نے ''اصول کے بارے میں کسی مباحثے،، کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

انھوں نے چلاکر کہا ''ھمارے مباحثے اب سڑکوں پر ھو رھے ھیں۔ فیصلہ کن قدم اٹھایا جا چکا ھے۔ ھم سب اور خاص طور سے میں اس کی ذمہ‌داری لیتے ھیں جو ھو رھا ھے...''

محاذ سے، کاتچینا سے آنےوالے سپاھیوں نے اپنے حالات سنائے۔ ۴۸۱ ویں توپخانے کی مہلک بٹالین کے ایک سپاھی نے کہا ''جب خندقوں تک اس کی خبر پہنچےگی تو سپاھی چلا اٹھیںگے 'یہ عماری حکومت ھے!'' پیترھوف کے ایک یونکر نے کہا کہ اس نے اور دو دوسروں نے سوویتوں کے خلاف مارچ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور جب اس کے ساتھی سرما محل کی دفاع سے واپس آئے تو انھوں نے اس کو اپنا کمیسار مقرر کیا تاکہ وہ اسمولنی جائے اور حقیقی انقلاب کو ان کی خدمات پیش کرے...

اس کے بعد پھر تراتسکی، شعلہ‌بار، انتھک، احکامات جاری کرتے ھوئے، سوالوں کے جوابات دیتے ھوئے۔

انھوں نے ایک بار کہا ''پٹی بورژوا تو مزدوروں، سپاھیوں اور کسانوں کو شکست دینے کے لئے خود شیطان سے بھی سازباز کرلےگا!'' پچھلے دو دنوں میں شراب کے نشے میں دھت ھونے کے کئی واقعات کی اطلاع ملی تھی۔ ''ساتھیو، شراب نوشی بالکل نہیں! شام کو آٹھ بجے کے بعد سوائے باقاعدہ پہریداروں کے اور کوئی بھی سڑکوں پر نہ رھے۔ جن جگھوں پر شراب کے ذخیرے ھونے کا شبھہ ھو ان سب کی تلاشی لی جانی چاھئے اور شراب کو تلف کر دینا چاھئے (۴)۔ شراب بیچنےوالوں پر ذرا بھی رحم نہ کیا جائے (۵)...''

فوجی انقلابی کمیٹی نے ویبورگ سیکشن سے آنےوالے وفد کو طلب کیا، پھر پوتیلوف کارخانے سے آنےوالے ممبروں کو۔ وہ ایک دم جمع ھو گئے۔

تراتسکی نے کہا ''ھر ایک انقلابی کے قتل کے جواب میں ھم پانچ انقلاب دشمنوں کو قتل کریں گے!''

پھر شہر کے قلب میں۔ دوما کی عمارت میں خوب روشنیاں تھیں اور جوق در جوق لوگ اندر داخل ھو رھے تھے۔ نچلے ھال میں رونا دھونا اور المناک چیخیں۔ بھیڑ ایک ریلے کی طرح آگے پیچھے ھوکر ایک بلیٹن بورڈ تک پہنچ رھی تھی جہاں ان یونکروں کی فہرست چسپاں تھی جو دن کی لڑائی میں مارے

گئے تھے — یا یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ مارے گئے، اس لئے کہ ان میں سے زیادہ تر بعد کو صحیح وسالم آ پہنچے... اوپر الیکساندر ہال میں کمیٹی برائے نجات جمی ہوئی تھی۔ افسروں کے شانوں پر لگے ہوئے سنہرے اور سرخ جھبے نمایاں تھے، منشویک اور سوشلسٹ انقلابی دانشوروں کے جانے پہچانے چہرے، بینک کاروں اور سفارتی نمائندوں کی تند آنکھیں اور بھاری ڈیل ڈول والی عظمت و شوکت ، پرانی حکومت کے عہدیداران اور خوش پوشاک عورتیں...

ٹیلی فون والی لڑکیاں گواہی دے رہی تھیں۔ ایک کے بعد ایک ساری لڑکیاں ٹریبون پر آئیں — ضرورت سے زیادہ شوخ طریقے سے ملبوس، فیشن کی نقل کرنے والی معمولی لڑکیاں جن کے گال سرخ اور جوتے چھیددار تھے۔ ایک ایک لڑکی خوشی سے گلابی ہوئی جا رہی تھی کہ پتروگراد کے ''اچھے،، لوگ، افسران، مالدار لوگ، سیاست کے بڑے نام تالیاں بجا رہے تھے — ایک ایک لڑکی نے آکر پرولتاریہ کے ہاتھوں اپنی مصیبتوں کی داستان سنائی اور اس سب سے اپنی وفاداری کا اعلان کیا جو پرانا، مسلمہ اور طاقتور تھا...

نکولائی ہال میں دوما کا اجلاس پھر شروع ہو گیا تھا۔ میئر نے پرامید انداز میں کہا کہ پتروگراد کی رجمنٹوں کو اپنی حرکتوں پر شرمندگی ہے، پروپگنڈہ کامیاب ہو رہا ہے... خبر رساں آ جا رہے تھے، بالشویکوں کی خوفناک حرکتوں کی اطلاع دے رہے تھے، یونکروں کو بچانے کی درخواست کر رہے تھے، بڑی تندہی کے ساتھ تفتیش کر رہے تھے۔ تروپ نے کہا ''بالشویکوں پر اخلاقی قوت سے فتح حاصل ہوگی، سنگینوں سے نہیں...،،

اس اثنا میں انقلابی محاذ پر سب کچھ ٹھیک ٹھاک نہیں تھا۔ دشمن بکتر بند ریل گاڑیاں لایا تھا جن پر توپیں نصب تھیں۔ سوویت فوجیں، زیادہ تر ناتجربہ کار سرخ گاردوالے، بغیر افسروں کے اور بغیر کسی معین منصوبے کے تھے۔ صرف ۵ ہزار باقاعدہ سپاہی ان کے ساتھ آئے تھے۔ باقی گیریسن یا تو یونکروں کی بغاوت کو کچلنے اور شہر کی پہریداری کرنے میں مصروف تھا یا یہ فیصلہ ہی نہ کر پایا تھا کہ کیا کرے۔ شام کو دس بجے لینن نے شہر کی رجمنٹوں کے ڈیلی گیٹوں کی ایک میٹنگ سے خطاب کیا

جنھوں نے غالب اکثریت کے ساتھ لڑنے کے حق میں ووٹ دیا۔ جنرل اسٹاف کی حیثیت سے کام کرنے کےلئے پانچ سپاھیوں کی ایک کمیٹی چنی گئی اور پچھلے پہر کو رجمنٹیں پوری جنگی صف‌بندی کے ساتھ اپنی بارکوں سے روانہ ھوئیں... جب میں گھر جا رھا تھا تو میں نے انھیں آزمودہ‌کار سپاھیوں کی باقاعدہ چاپ کے ساتھ ھاتھ جھلاتے ھوئے، سنگینیں ایک سیدھ میں، فتح کئے ھوئے شہر کی سنسان سڑکوں پر سے گزرتے دیکھا...

اسی وقت، سدووایا پر ''ویکژیل،، کے صدر دفاتر میں ساری سوشلسٹ پارٹیوں کی ایک کانفرنس ایک نئی حکومت بنانے کے لئے ھو رھی تھی۔ وسط کے منشویکوں کی جانب سے ابراموویچ نے کہا کہ نہ مفتوح ھونے چاھئیں نہ فاتح — کہ گزشتہ کو خیرباد کہنا چاھئے... اس پر بائیں بازو کی ساری پارٹیاں متفق تھیں۔ دان نے دائیں بازو کے منشویکوں کی جانب سے تقریر کرتے ھوئے بالشویکوں کے سامنے عارضی صلح کی مندرجہ‌ذیل شرطیں رکھیں: سرخ گارد کو نہتا کر دیا جائے اور پتروگراد گیریسن کو دوما کے احکامات کا تابع بنا دیا جائے، کیرنسکی کی فوجیں نہ ایک بھی گولی چلائیں نہ ایک شخص کو بھی گرفتار کریں۔ بالشویکوں کے علاوہ ساری سوشلسٹ پارٹیوں کی ایک وزارت قائم کی جائے۔ اسمولنی کی طرف سے ریازانوف اور کامینیف نے اعلان کیا کہ ساری سوشلسٹ پارٹیوں کی ایتلافی حکومت تو قابل قبول ھے لیکن دان کی تجویزوں پر انھوں نے احتجاج کیا۔ سوشلسٹ انقلابیوں میں پھوٹ تھی، لیکن کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی نے اور عوام دوست سوشلسٹوں نے بالشویکوں کو شریک کرنے سے صاف انکار کر دیا... شدید جھگڑوں کے بعد ایک قابل عمل منصوبہ تیار کرنے کےلئے ایک کمیشن چنا گیا...

اس رات ساری رات، پورے اگلے دن اور اگلی رات کمیشن جوجھتا رھا۔ ایک بار پہلے بھی، ۹ نومبر (۲۷ اکتوبر) کو مصالحت کے لئے اس طرح کی ایک کوشش کی گئی تھی جس کے رھنما مارتوف اور گورکی تھے، لیکن کیرنسکی کے قریب پہنچ آنے اور کمیٹی برائے نجات کی سرگرمیوں کی وجہ سے منشویکوں کا دایاں بازو، سوشلسٹ انقلابی اور عوام دوست سوشلسٹ اچانک کنارہ کش ھو گئے۔ اب

وہ یونکروں کی بغاوت کے کچلے جانے سے پھر مرعوب ہوگئے تھے...

پیر ۱۲ ویں نومبر (۳۰ ویں اکتوبر) کا دن امید و بیم کا دن تھا۔ پورے روس کی آنکھیں پتروگراد کے دروازوں کے باہروالے سرمئی میدان پر لگی تھیں جہاں پرانے نظام کی ساری دستیاب طاقت کا مقابلہ نئے اور انجان کی غیرمنظم طاقت سے تھا۔ ماسکو میں عارضی صلح کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ دونوں فریق بات‌چیت کر رہے تھے اور دارالحکومت کے نتیجے کا انتظار کر رہے تھے۔ اب سوویتوں کی کانگرس میں شریک ہونےوالے ڈیلی گیٹ تیزرفتار ریل‌گاڑیوں پر ایشیا کے سب سے دور دراز حصوں کی طرف بڑھ رہے تھے، آتشیں صلیب کو اٹھائے ہوئے اپنے گھر آ رہے تھے۔ بڑے سے بڑے حلقے میں پھیلنےوالی لہروں کی طرح معجزے کی خبر پورے ملک میں پھیل رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی قصبے، شہر اور دور افتادہ گاؤں چونکے اور بیدار ہوئے۔ دوماؤں، زیمستووں اور حکومتی کمیساروں کے خلاف سوویتیں اور فوجی انقلابی کمیٹیاں... سفیدگارد کے خلاف سرخ گارد... سڑکوں پر لڑائیاں اور پرجوش تقریریں... نتیجے کا دارومدار پتروگراد سے آنےوالی خبر پر تھا...

اسمولنی تقریباً بالکل خالی تھی لیکن دوما میں ہجوم تھا اور بڑا شور۔ بوڑھے میئر اپنے پروقار انداز میں بالشویک کونسلروں کی اپیل کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔

انھوں نے جوش کے ساتھ کہا ''دوما انقلاب دشمنی کا مرکز نہیں ہے۔ دوما پارٹیوں کے مابین موجودہ جدوجہد میں کسی کی بھی طرفداری نہیں کرتی۔ لیکن ایک ایسے وقت میں جب ملک میں کوئی قانونی اقتدار نہیں ہے، میونسپل سیلف گورنمنٹ ہی نظم و ضبط کا واحد مرکز ہے۔ پرامن آبادی اس حقیقت کو سمجھتی ہے، بیرونی سفارتخانے صرف انھیں دستاویزوں کو تسلیم کرتے ہیں جن پر شہر کے میئر کے دستخط ہوتے ہیں۔ ایک یوروپین کا دماغ کسی اور صورت‌حال کا تصور ہی نہیں کرتا اس لئے کہ میونسپل سیلف گورنمنٹ ہی وہ واحد ادارہ ہے جو شہریوں کے مفادات کی حفاظت کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ شہر پر ان تمام تنظیموں کی میزبانی واجب ہے جو اس طرح کی میزبانی کی خواہش کریں اور اس لئے دوما عمارت کے اندر کسی بھی قسم کے اخبارات کی تقسیم کو

نہیں روک سکتی۔ ہمارے کام کا دائرہ بڑھ رہا ہے اور ہمیں عمل کی پوری آزادی دی جانی چاہئے اور دونوں فریقوں کو ہمارے حقوق کا احترام کرنا چاہئے...

''ہم بالکل غیر جانبدار ہیں۔ جب یونکروں نے ٹیلی‌فون ایکسچینج پر قبضہ کر لیا تو کرنل پلکوونیکوف نے حکم دیا کہ اسمولنی کے ٹیلی‌فون کاٹ دئے جائیں لیکن میں نے احتجاج کیا اور ٹیلی‌فون چالو رہے...''

اس پر بالشویک بنچوں سے طنزیہ قہقہے بلند ہوئے اور دائیں طرف سے لعنت ملامت۔

شرائدر نے اپنی بات جاری رکھی ''پھر بھی وہ لوگ ہمیں انقلاب دشمن سمجھتے ہیں اور آبادی سے ہماری چغلی کھاتے ہیں۔ وہ ہماری آخری موٹرکاریں تک ضبط کر کے ہمیں نقل و حمل کے ہمارے ذرائع سے محروم کرتے ہیں۔ اگر شہر میں قحط پڑ جائے تو ہمارا قصور نہ ہوگا۔ احتجاجوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا...''

ٹاؤن بورڈ کے بالشویک ممبر کوبوزیف کو اس بات پر شک تھا کہ فوجی انقلابی کمیٹی نے میونسپل موٹرگاڑیاں ضبط کی ہیں۔ اگر ایسا ہوا بھی ہے تو غالباً یہ کسی غیرمستند شخص نے ہنگامی حالات میں کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ''میئر ہم سے کہتے ہیں کہ دوما کو ہمیں سیاسی میٹنگوں میں نہ تبدیل کر دینا چاہئے۔ لیکن ہر منشویک اور سوشلسٹ انقلابی یہاں سوائے پارٹی پروپگنڈے کے اور کوئی بات ہی نہیں کرتا، اور دروازے پر وہ اپنے غیرقانونی اخبار ''اسکرا'' (''چنگاری'')، ''سلداتسکی گولس'' اور ''ربوچایا گزیتا'' تقسیم کرتے ہیں جو بغاوت پر اکساتے ہیں۔ ہم بالشویک بھی اگر اپنے اخبار تقسیم کرنا شروع کر دیں تو کیا ہوگا؟ لیکن ایسا نہیں ہوگا اس لئے کہ ہم دوما کا احترام کرتے ہیں۔ ہم نے میونسپل سیلف گورنمنٹ پر حملہ نہیں کیا اور ہم ایسا نہیں کریں گے۔ لیکن تم لوگوں نے آبادی کے نام ایک اپیل جاری کی ہے اور ہمیں بھی ایسا کرنے کا حق ہے...''

ان کے بعد کادیت شنگاریف نے تقریر کی جنھوں نے کہا کہ ان لوگوں کے ساتھ کوئی مشترکہ زبان نہیں ہو سکتی جو سزا کےلئے ایٹرنی جنرل کے سامنے لائے جانے کے سزاوار ہیں اور جن پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جانا چاہئے... انھوں نے پھر تجویز کی کہ سارے بالشویک ممبروں کو دوما سے نکال دیا جانا چاہئے۔ لیکن یہ تجویز داخل دفتر کردی گئی اس لئے کہ بالشویک ممبروں کے خلاف کوئی شخصی الزام نہ تھے اور میونسپل انتظام میں وہ سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔

پھر دو منشویک بین‌الاقوامیت‌پسندوں نے تقریر کی اور اعلان کیا کہ بالشویک کونسلروں کی اپیل قتل عام کےلئے براہ‌راست ورغلانا ہے۔ پنکیوچ نے کہا کہ ''اگر ہر چیز جو بالشویکوں کے خلاف ہے وہ انقلاب دشمن ہے تو مجھے نہیں معلوم کہ انقلاب اور نراج میں کیا فرق ہے... بالشویک عوام‌الناس کے بےلگام جذبات پر تکیہ کر رہے ہیں؛ ہمارے پاس سوائے اخلاقی قوت کے اور کچھ نہیں ہے۔ ہم دونوں فریقوں کی طرف سے ہونےوالے قتل عام اور تشدد کے خلاف احتجاج کریں‌گے۔ اس لئے کہ ہمارا فریضہ ہے ایک پرامن چارۂ تدبیر دریافت کرنا۔''

نزاریئف نے کہا کہ ''عام تذلیل کے لئے، کی سرخی کے ساتھ جو نوٹس سڑکوں پر چپکایا گیا ہے، جس میں عوام کو آواز دی گئی ہے کہ وہ منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کو تباہ کر دیں، ایسا جرم ہے جسے تم بالشویک کبھی دھو نہ سکوگے۔ کل کی ہولناکیاں تو اس چیز کا محض مقدمہ ہیں جس کی تیاری ہی تم اس طرح کے اعلان سے کر رہے ہو... میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ دوسری پارٹیوں سے تمھاری مصالحت کراؤں لیکن اب میرے دل میں تمھارے لئے سوائے حقارت کے اور کچھ نہیں ہے!''

بالشویک کونسلر کھڑے ہوگئے اور غصے میں چلانے لگے اور اس پر پھٹی ہوئی، نفرت‌انگیز آوازوں اور لہراتے ہوئے بازؤں نے ان کی مخالفت کی...

ہال کے باہر میری مڈبھیڑ شہر کے انجینیر منشویک گومبرگ اور تین چار نامہ نگاروں سے ہو گئی۔ وہ سب کے سب بڑے خوش تھے۔

وہ بولے ''دیکھا! بزدل ہم سے ڈرتے ہیں۔ وہ دوما کو گرفتار کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے! ان کی فوجی انقلابی کمیٹی اس عمارت میں کوئی کمیسار بھیجنے کے بارے میں سوچتی تک نہیں۔ ارے آج ہی سدووایا کے نکڑ پر میں نے سرخ گارد کے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک لڑکے کو ''سلداتسکی گولس،، بیچنے سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا... لڑکا اس پر ہنستا رہا اور لوگوں کی ایک بھیڑ اس ڈاکو کی پٹائی کرنا چاہتی تھی۔ اب بس چند گھنٹوں کی بات ہے۔ اگر کیرنسکی نہیں بھی آئے تو بھی ان کے پاس حکومت چلانے کےلئے آدمی ہی نہیں ہیں۔ احمق! میں نے تو سنا ہے کہ اسمولنی میں وہ آپس ہی میں لڑ رہے ہیں!،،

میرے ایک سوشلسٹ انقلابی دوست مجھے ایک طرف لے گئے۔ انھوں نے کہا ''میں جانتا ہوں کہ کمیٹی برائے نجات کہاں چھپی ہے۔ کیا تم وہاں چلنا اور ان سے بات کرنا چاہتے ہو؟،،

اب دھندلکا ہو چکا تھا۔ شہر پھر اپنے معمول پر آ گیا تھا — دوکانوں کے شٹر اٹھا دئے گئے تھے، بتیاں جگمگا رہی تھیں اور سڑکوں پر لوگوں کے بڑے بڑے مجمع آہستہ آہستہ آ جا رہے تھے اور بحث کر رہے تھے...

نیوسکی پر عمارت نمبر ۸۶ میں ہم ایک گزرگاہ سے نکل کر صحن میں داخل ہوئے جس کے چاروں طرف فلیٹوں‌والی اونچی عمارتیں تھیں۔ فلیٹ نمبر ۲۲۹ کے دروازے پر میرے دوست نے ایک خاص طریقے سے دستک دی۔ کچھ چلنے پھرنے کی آہٹ آئی، اندر کوئی دروازہ دھڑام سے بند ہوا، پھر صدر دروازہ ایک شگاف بھر کھلا اور ایک عورت کا چہرہ نمودار ہوا۔ ایک منٹ دیکھتے رہنے کے بعد اس نے ہمیں اندر آنے دیا — ادھیڑ عمر کی پرسکون سی خاتون تھیں جنھوں نے فوراً چیخ کر کہا ''کیریل، سب ٹھیک ہے!،، کھانے کے کمرے میں میز پر رکھے ہوئے سماوار میں سے بھاپ نکل رہی تھی اور روٹی اور ہیرنگ مچھلی سے بھری ہوئی کئی پلیٹیں رکھی تھیں۔ کھڑکی کے پردوں کی آڑ سے ایک شخص نکلا جو وردی پہنے ہوئے تھا اور دوسرا کپڑوں کی الماری میں سے نکلا جس کا لباس مزدوروں کا سا تھا۔ انھیں ایک امریکی رپورٹر سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ قدرے شان دلیری کے ساتھ دونوں نے بتایا کہ اگر بالشویک

انھیں پکڑ لیں تو یقیناً گولی مار دیں گے۔ انھوں نے مجھے اپنے نام نہیں بتائے لیکن دونوں سوشلسٹ انقلابی تھے...

میں نے پوچھا ''آپ اپنے اخباروں میں ایسے جھوٹ کیوں شائع کرتے ھیں؟''

افسر نے برا مانے بغیر جواب دیا ''ھاں، میں جانتا ھوں لیکن ھم کریں تو کیا کریں؟'' اس نے کندھے اچکائے۔ ''اتنا تو آپ کو ماننا ھی پڑےگا کہ عوام میں ایک خاص ذھنی حالت پیدا کرنا ھمارے لئے ضروری ھے...''

دوسرا آدمی بیچ میں بول پڑا۔ ''یہ تو بالشویکوں کی محض مہم جوئی ھے۔ ان کے پاس دانشور ھیں ھی نہیں... وزارتیں کام نہیں کریں گی... روس ایک شہر نہیں بلکہ پورا ملک ھے... یہ محسوس کرکے کہ وہ تو بس چند دن چل سکتے ھیں، ھم نے ان کی مخالفت کرنےوالی سب سے مضبوط قوت یعنی کیرنسکی کی مدد کرنے کا اور نظم و ضبط بحال کرنے کا فیصلہ کیا۔''

میں نے کہا ''یہ سب تو ٹھیک ھے لیکن آپ کادیتوں کا ساتھ کیوں دیتے ھیں؟''

مزدور نما شخص بڑی صاف دلی سے مسکرایا۔ ''سچ بات تو یہ ھے کہ اس وقت عوام‌الناس بالشویکوں کی پیروی کر رھے ھیں۔ ھمارے ساتھ کوئی نہیں ھے۔ اب ھم مٹھی بھر سپاھی بھی نہیں مجتمع کر سکتے۔ اسلحے بالکل دستیاب نہیں ھیں... بالشویک ایک حد تک ٹھیک کہتے ھیں۔ اس وقت روس میں صرف دو پارٹیاں ھیں — بالشویک اور رجعت‌پرست جو سب کے سب کادیتوں کے کوٹوں کی دموں کے نیچے چھپے ھوئے ھیں۔ کادیت یہ سمجھتے ھیں کہ وہ ھمیں استعمال کر رھے ھیں لیکن درحقیقت ھم کادیتوں کو استعمال کر رھے ھیں۔ جب ھم بالشویکوں کو کچل چکیں گے تب پھر کادیتوں کی خبر لیں گے...''

''کیا بالشویکوں کو نئی حکومت میں شریک کیا جائےگا؟''

اس نے اپنا سر کھجایا۔ ''یہ ایک مسئلہ ھے'' اس نے اعتراف کیا۔ ''ظاھر ھے کہ اگر انھیں نہیں شریک کیا جاتا تو وہ یہی سب دوبارہ شروع کر دیں گے۔ اور بہرحال ان کو آئین‌ساز اسمبلی

میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے کا موقع ملے گا — یعنی اگر کوئی آئین ساز اسمبلی ہوئی تو۔''

''اور پھر'' افسر بولا ''اس سے نئی حکومت میں کادیتوں کو شریک کرنے کا بھی سوال پیدا ہوتا ہے — اور انھیں اسباب کی بنا پر۔ پتہ ہے آپ کو کہ کادیت درحقیقت آئین‌ساز اسمبلی نہیں چاہتے — بشرطیکہ بالشویکوں کو ابھی ختم کیا جا سکے۔'' اس نے اپنا سر ہلایا۔ ''یہ سیاست ہم روسیوں کےلئے آسان نہیں ہے۔ آپ امریکی تو پیدائشی سیاست‌داں ہوتے ہیں، آپ نے ساری زندگی سیاست دیکھی ہے۔ لیکن ہمارے لئے تو ابھی صرف ایک سال ہوا ہے، معلوم ہی ہے آپ کو!''

میں نے پوچھا ''کیرنسکی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟''

دوسرے آدمی نے جواب دیا ''ارے کیرنسکی، عارضی حکومت کے سارے گناہوں کا ذمہ‌دار وہی ہے۔ کیرنسکی نے خود ہی بورژوازی کے ساتھ ایتلاف منظور کرنے پر ہمیں مجبور کیا۔ اگر اس نے جیسے دھمکی دی تھی استعفا دے دیا ہوتا تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ آئین‌ساز اسمبلی سے صرف ۱۶ ہفتے پہلے ایک نیا وزارتی بحران ہو جاتا اور اس سے ہم بچنا چاہتے تھے۔''

''لیکن آخر کو تو وہی ہو گیا؟''

''ہاں، لیکن ہم کیسے جان سکتے تھے؟ ان لوگوں — کیرنسکیوں اور اوکسنتیئفوں — نے ہمارے ساتھ چال کی۔ گوتس ذرا زیادہ ریڈیکل ہے۔ میں تو چیرنوف کے ساتھ ہوں جو حقیقی انقلاب پسند ہے... ارے، آج ہی تو لینن نے کہلا بھیجا ہے کہ چیرنوف کے حکومت میں شریک ہونے پر وہ کوئی اعتراض نہ کریں‌گے۔

''کیرنسکی کی حکومت سے ہم بھی جان چھڑانا چاہتے تھے لیکن ہم نے آئین‌ساز اسمبلی کا انتظار کرنے کو بہتر سمجھا... اس معاملے کی شروعات کے وقت میں بالشویکوں کے ساتھ تھا لیکن میری پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اس کے خلاف ووٹ کیا — تو میں کیا کر سکتا تھا؟ یہ پارٹی ڈسپلن کا معاملہ تھا...

''ایک ہفتے میں بالشویک حکومت کے پرزے پرزے ہو جائیں‌گے، اگر سوشلسٹ انقلابی صرف ایک طرف ہوکر انتظار کر

سکیں تو حکومت ان کے ہاتھوں آپ سے آپ آجائےگی۔ لیکن اگر ہم نے ایک ہفتہ انتظار کیا تو ملک میں اتنی بد نظمی ہو جائےگی کہ جرمن سامراجی فتح‌مند ہو جائیں‌گے۔ اسی لئے صرف سپاہیوں کی دو رجمنٹوں نے ہماری حمایت کرنے کا وعدہ کیا اور ہم نے بغاوت کر دی — اور وہ ہمارے خلاف ہو گئے... اس کے بعد صرف یونکر رہ گئے ہیں...''

''اور کزاکوں کا کیا ہوا؟''

افسر نے ٹھنڈی سانس لی۔ ''وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔ پہلے تو انھوں نے کہا کہ وہ اس وقت نکلیں‌گے جب انھیں پیدل فوج کا سہارا حاصل ہو۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے لوگ کیرنسکی کے ساتھ ہیں اور وہ اپنا کام کر رہے ہیں... پھر یہ بھی کہ کزاکوں کو ہمیشہ جمہوریت کا آبائی دشمن ہونے کا الزام دیا جاتا ہے... اور سب سے آخر میں یہ کہ 'بالشویک یہ وعدہ کر رہے ہیں کہ وہ ہماری زمین کو ہاتھ نہ لگائیں‌گے۔ ہمارے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم غیرجانبدار ہیں۔'''

اس بات‌چیت کے دوران میں لوگ برابر آ جا رہے تھے — زیادہ تر افسران، جنھوں نے اپنے کندھوں پر سے جھبے نوچ لئے تھے۔ ہم انھیں ہال میں دیکھ سکتے تھے اور ان کی مدھم، پرشدت آوازیں سن سکتے تھے۔ کبھی کبھی ادھ کھلے پردے میں سے ہمیں ایک دروازے کی جھلک نظر آ جاتی تھی جو ایک باتھ روم میں کھلتا تھا جہاں ایک بھاری جسم کا افسر کرنل کی وردی پہنے ٹوائلٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور اپنے زانو پر ایک پیڈ رکھے ہوئے اس میں کچھ لکھ رہا تھا۔ میں نے کرنل پلکوونیکوف کو پہچان لیا جو پتروگراد کے سابق کمانڈانٹ تھے اور جن کی گرفتاری کے صلے میں فوجی انقلابی کمیٹی پورا خزانہ دے سکتی تھی۔

افسر نے کہا ''ہمارا پروگرام؟ یہ ہے کہ زمین تو اراضی کمیٹیوں کے حوالے کر دی جائے۔ مزدوروں کو صنعت کو کنٹرول کرنے میں پوری نمائندگی ملے۔ امن کا ایک توانا پروگرام لیکن دنیا کو اس طرح کا الٹی‌میٹم نہیں جیسا کہ بالشویکوں نے جاری کیا ہے۔ بالشویکوں نے عوام‌الناس سے جو وعدے کئے ہیں وہ ملک کے اندر بھی نہیں پورے کر سکتے۔ ہم انھیں کرنے ہی

نہ دیں گے... انھوں نے زمین کے بارے میں ہمارا پروگرام چرا لیا ہے تاکہ کسانوں کی حمایت حاصل کر سکیں۔ یہ بےایمانی ہے۔ اگر انھوں نے آئین‌ساز اسمبلی کا انتظار کیا ہوتا...''

دوسرا آدمی بول پڑا ''آئین‌ساز اسمبلی کی کوئی بات نہیں! اگر بالشویک یہاں ایک سوشلسٹ ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہم کسی بھی صورت میں ان کے ساتھ کام نہیں کر سکتے! کیرنسکی یہ زبردست غلطی کر چکا ہے۔ اس نے جمہوریہ کی کونسل میں اعلان کر کے کہ وہ بالشویکوں کو گرفتار کرنے جا رہا ہے انہیں پتہ لگ جانے دیا کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے...''

میں نے کہا ''لیکن اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟''

دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ''یہ آپ چند دنوں میں دیکھ لیں گے۔ اگر محاذ سے کافی فوجیں ہماری طرف آگئیں تو ہم بالشویکوں کے ساتھ سمجھوتا نہ کریں گے۔ اگر نہیں، تو ہم شاید مجبور ہوں گے کہ...''

نیوسکی پر دوبارہ آ کر ہم اچک کر ایک ٹرام کے زینے پر آ گئے جو لوگوں سے کھچا کھچ بھری تھی، اس کے پلیٹ‌فارم وزن سے جھکے ہوئے تھے اور زمین سے رگڑتے ہوئے چل رہے تھے۔ ٹرام نے اسمولنی تک کا لمبا راستہ کربناک سست رفتاری سے رینگ رینگ کر طے کیا۔

مشکوفسکی، سجل چھوٹا سا دبلا پتلا آدمی، ہال میں ہماری طرف آ رہا تھا اور صورت سے پریشان لگ رہا تھا۔ اس نے ہمیں بتایا کہ وزارتوں کی ہڑتالوں کا اثر معلوم ہونے لگا ہے۔ مثلاً عوامی کمیساروں کی کونسل نے خفیہ عہد ناموں کو شائع کر دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن نیراتوف، جو اس معاملے کا انچارج تھا، غائب ہو گیا ہے اور اپنے ساتھ دستاویزات بھی لے گیا ہے۔ غالباً دستاویزات برطانوی سفارتخانے میں چھپا دی گئی ہیں...

لیکن بدترین چیز تو بینکوں کی ہڑتال تھی۔ منژینسکی نے کہا کہ ''روپئے کے بغیر ہم بےبس ہیں۔ ریلوے کارکنوں کی، ڈاک اور تار کے ملازمین کی تنخواہیں دی جانی چاہئیں... بینک بند ہیں اور صورت حال کی کنجی یعنی اسٹیٹ بینک بھی بند ہے۔ روس

کے سارے بینک کارکوں کو رشوت دی گئی ہے کہ وہ کام بند کر دیں...

''لیکن لینن نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے تہ خانوں کو سرنگ لگا کر اڑا دیا جائے اور ابھی ابھی ایک فرمان شائع ہوا ہے کہ کل پرائیوٹ بینک کھولے جائیں نہیں تو ہم خود انھیں کھولیں گے!''

پتروگراد سوویت زوروں میں کام کر رہی تھی، مسلح لوگوں کی بھیڑ تھی، تراتسکی رپورٹ دے رہے تھے:

''کزاکوں نے کراسنویے سیلو سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا ہے۔'' (تیز پرمسرت تالیاں) ''لیکن لڑائی ابھی شروع ہی ہوئی ہے۔ پلکووہ میں بھاری لڑائی جاری ہے۔ جتنی بھی فوجیں دستیاب ہوں سب وہاں بھیجی جائیں...

''ماسکو سے بری خبر آئی ہے۔ کریملن یونکروں کے قبضے میں ہے اور مزدوروں کے پاس چند ہی اسلحے ہیں۔ نتیجے کا دارومدار پتروگراد پر ہے۔

''محاذ پر امن اور زمین کے فرمانوں سے بڑا جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کیرنسکی خندقوں میں قصے پھیلا رہا ہے کہ پتروگراد جل رہا ہے اور خون میں شرابور ہے اور بالشویک تو عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے ہیں۔ لیکن کوئی بھی اس کی بات کا یقین نہیں کرتا...

''جنگی جہاز 'الیگ'، 'اورورا'، اور 'ریسپوبلیکا'، دریائے نیوا میں لنگر انداز ہیں، ان کی توپوں نے شہر کو آنےوالے راستوں کو اپنے نشانے میں لے رکھا ہے...''

ایک کرخت آواز نے چلا کر سوال کیا ''تم وہاں سرخ گاردوالوں کے پاس کیوں نہیں ہو؟''

''میں اب جا رہا ہوں!'' تراتسکی نے جواب دیا اور ڈائس سے اتر گئے۔ ان کا چہرہ معمول سے ذرا زیادہ زرد تھا، وہ کمرے کے ایک طرف سے متردد دوستوں کے حلقے میں گزرے اور تیز تیز ایک موٹرگاڑی کی طرف چلے گئے جو باہر انتظار کر رہی تھی۔

اب کامینیف نے تقریر کی اور مصالحت کانفرنس کی روداد بیان

کی۔ انھوں نے کہا کہ منشویکوں نے صلح کی جو شرطیں پیش کی تھیں انھیں حقارت کے ساتھ رد کر دیا گیا ہے۔ ریلوے کارکنوں کی یونین کی بعض شاخوں نے بھی اس طرح کی تجویز کے خلاف ووٹ دیا ہے...

انھوں نے اعلان کیا ''اب جب کہ ہم نے اقتدار جیت لیا ہے اور سارے روس پر چھائے جا رہے ہیں تو وہ ہم سے تین چھوٹی چھوٹی چیزیں کرنے کو کہتے ہیں: ۱۔ اقتدار ہم ان کے حوالے کر دیں۔ ۲۔ سپاہیوں سے کہیں کہ وہ لڑائی جاری رکھیں۔ ۳۔ کسانوں سے کہیں کہ وہ زمین کے بارے میں بھول جائیں...''

لینن ذرا دیر کےلئے آئے، سوشلسٹ انقلابیوں کے الزامات کا جواب دینے کےلئے:

''وہ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم نے ان کا زمین کے بارے میں پروگرام چرا لیا ہے... اگر ایسا ہے تو ہم ان کی تعظیم میں سر جھکاتے ہیں۔ یہ پروگرام ہمارے لئے کافی اچھا ہے...''

یوں میٹنگ گونجتی رہی، ایک کے بعد ایک رہنما وضاحت کرتا رہا، تاکید کرتا رہا، بحث کرتا رہا، ایک کے بعد ایک سپاہی، ایک کے بعد ایک مزدور، کھڑے ہوکر اپنے دل کی بات کہتا رہا... کبھی کبھی لوگ اندر آتے، کسی نہ کسی دستے کے لوگوں کےلئے آواز لگاتے کہ محاذ پر چلیں۔ دوسرے، ڈیوٹی سے چھٹی پاکر، زخمی یا اسلحوں اور سازوسامان کےلئے اسمولنی آنےوالے، اندر آتے...

صبح کے تقریباً تین بج چکے تھے جب ہم ہال میں سے نکل رہے تھے کہ فوجی انقلابی کمیٹی کے ہولتزمن ہال میں سے دوڑتے ہوئے ہماری طرف آئے — ان کے چہرے کا رنگ ہی اور تھا۔

انھوں نے میرے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر چیختے ہوئے کہا ''سب ٹھیک ہے! محاذ سے تار آیا ہے۔ کیرنسکی کو شکست دے دی گئی! یہ دیکھو!''

انھوں نے ایک ورق کاغذ میری طرف بڑھایا جس پر جلدی جلدی پنسل سے لکھا گیا تھا، اور پھر یہ دیکھ کر کہ ہم پڑھ نہیں سکتے، انھوں نے بہآواز بلند سنایا:

"پلکووہ۔ اسٹاف۔ صبح ۲ بج کر ۱۰ منٹ۔

"۳۰ اور ۳۱ اکتوبر کی درمیانی رات تاریخ میں یادگار رہے گی۔ کیرنسکی کی اس کوشش کو فیصلہ کن طور پر ناکام بنا دیا گیا کہ وہ انقلاب دشمن فوجوں کو انقلاب کے دارالحکومت کی طرف بڑھائے۔ کیرنسکی بھاگ رہا ہے، ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ پتروگراد کے سپاہیوں، جہازیوں اور مزدوروں نے دکھا دیا ہے کہ وہ ہاتھوں میں اسلحے سنبھال کر جمہوریت کی مرضی و مجاز کو مسلط کر سکتے ہیں اور کریں گے۔ بورژوازی نے انقلابی فوج کو بے یار و مددگار بنا دینے کی کوشش کی۔ کیرنسکی نے اسے کزاکوں کی قوت سے توڑنے کی کوشش کی لیکن دونوں منصوبوں کو افسوسناک شکست ہوئی۔

"مزدوروں اور کسانوں کی جمہوریت کے غلبے کے عظیم الشان خیال نے فوج کی صفوں کو مستحکم اور اس کے عزم کو مصمم بنایا۔ آج کے بعد پورے ملک کو یقین ہو جائے گا کہ سوویتوں کا اقتدار کوئی ہوائی چیز نہیں بلکہ ایک ناقابل تسخیر حقیقت ہے... کیرنسکی کی پسپائی بالعموم زمینداروں، بورژوازی اور کورنیلوفیوں کی پسپائی ہے۔ کیرنسکی کی پسپائی پرامن آزاد زندگی، زمین، روٹی، اقتدار کے لئے عوام کے حق کی توثیق ہے۔ پلکووہ دستے نے اپنا دلیرانہ وار کر کے مزدوروں اور کسانوں کے انقلاب کے مقصد کو مضبوطتر بنا دیا ہے۔ اب ماضی کی طرف نہیں لوٹا جا سکتا۔ ہمارے سامنے جدوجہد، رکاوٹیں اور قربانیاں ہیں۔ لیکن راستہ صاف ہے اور فتح یقینی ہے۔

"انقلابی روس اور سوویت اقتدار کو اپنے پلکووہ دستے پر، جو کرنل والدن کی کمان میں عمل کر رہا ہے، فخر ہو سکتا ہے۔ جو لوگ لڑائی میں کام آئے ان کا نام ہمیشہ باقی رہے! انقلاب کے سپاہیوں کا، عوام کے وفادار رہنے والے سپاہیوں اور افسروں کا نام روشن ہو! انقلابی، عوامی، سوشلسٹ روس، زندہ باد!

کونسل کی جانب سے
ایل۔ تراتسکی، عوامی کمیسار"

زنامینسکی چوک کو پار کر کے گھر جاتے ہوئے نکولائی ریلوے

اسٹیشن پر ہم نے جہازیوں کی ایک غیر معمولی بھیڑ دیکھی جو رائفلوں کے جھنکاڑ سے بھری ہوئی تھی۔

زینوں پر کھڑا ہوا ''ویکژیل،، کا ایک ممبر ان کو سمجھا رہا تھا:

''ساتھیو، ہم آپ کو ماسکو نہیں لے جا سکتے۔ ہم غیر جانبدار ہیں۔ ہم کسی بھی فریق کی فوجوں کو نہیں لے جاتے۔ ہم آپ کو ماسکو نہیں لے جا سکتے جہاں پہلے ہی بھیانک خانہ جنگی ہو رہی ہے...،،

پورے کھچا کھچ بھرے ہوئے چوک کے لوگ اس پر چلائے۔ جہازیوں نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ اچانک ایک اور دروازہ دھڑام سے کھلا۔ دروازے میں دو تین بریک‌مین اور ایک فائرمین کھڑے تھے۔

ایک نے پکار کر کہا ''ساتھیو، ادھر آئیے! ہم آپ کو ماسکو لے چلتے ہیں — یا آپ چاہیں تو ولادی‌وستوک! انقلاب زندہ باد!،،

باب ۹

فتح

''حکم نمبر ۱

''پلکووہ دستے کی فوجوں کے نام
''۳۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء - صبح ۹ بج کر ۳۸ منٹ

''گھمسان کی لڑائی کے بعد پلکووہ دستے نے انقلاب دشمن فوجوں کو شکست فاش دے دی اور وہ اپنے مورچوں سے افراتفری کی حالت میں پسپا ہوئیں اور زارسکویے سیلو کی آڑ لیکر پاولوفسکویے نمبر ۲ اور گاتچینا کی طرف چلی گئیں۔

''ہمارے آگے بڑھے ہوئے دستوں نے زارسکویے سیلو کے شمال مشرقی سرے اور اسٹیشن الیکساندروفسکایا پر قبضہ کر لیا۔ کولپینو دستہ ہماری دائیں طرف تھا اور کراسنویے سیلو دستہ بائیں طرف۔

''میں نے پلکووہ کی فوجوں کو زارسکویے سیلو پر قبضہ کرنے اور اس کے راستوں پر، خاص طور سے گاتچینا کی طرف سے آنےوالے راستوں پر مضبوط مورچے قائم کرنے کا حکم دیا۔

''یہ بھی کہ وہ آگے بڑھ کر پاولوفسکویے پر قبضہ کرلیں، اس کی جنوبی جانب پر مضبوط مورچہ قائم کریں اور دنو اسٹیشن تک ریلوے لائن پر قبضہ کر لیں۔

''فوجوں نے جن مورچوں پر قبضہ کیا ہے انھیں خندقیں اور دوسری دفاعی تعمیرات بنا کر مضبوطتر بنانے کے لئے ان کو سارے اقدامات کرنے چاہئیں۔

''انھیں کولپینو اور کراسنویے سیلو کے دستوں کے ساتھ نیز

پتروگراد کی دفاع کے کمانڈر انچیف کے اسٹاف کے ساتھ قریبی رابطہ قائم کر لینا چاہئے۔

دستخط:
کیرنسکی کی انقلاب دشمن فوجوں
کے خلاف کارروائی کرنےوالی ساری
فوجوں کے کمانڈر انچیف لفٹننٹ
کرنل موراویوف،،

منگل کی صبح۔ لیکن یہ ہوا کیسے؟ ابھی دو دن پہلے پتروگراد کی ''مہم،، بےسردار جتھوں سے بھری تھی جو بےمقصد ادھر ادھر گھومتے پھرتے تھے، نہ غذا تھی، نہ توپ خانہ تھا، نہ کوئی منصوبہ تھا۔ بےٹسپلن سرخ گاردوالوں کی اس غیرمنظم بھیڑ کو اور بے افسروں کے سپاہیوں کو کس چیز نے ایک ایسی فوج کی صورت میں متحد کر دیا تھا جو اپنی ہی چنی ہوئی اعلی کمان کی فرماں بردار تھی اور اتنی فولادی ہو گئی تھی کہ توپوں اور کزاک سوار دستے کے حملے کا مقابلہ کرنے اور اسے ناکام بنانے کے لئے تیار تھی؟ (۱)

برسر بغاوت عوام فوجی نظیر کی خلاف ورزی کرنے کا ایک انداز رکھتے ہیں۔ فرانسیسی انقلاب کی خستہ حال فوجوں — والمی اور وائزمبورگ* کی صفوں — کی یاد اب تک تازہ ہے۔ سوویت فوجوں کے مقابلے میں یونکر، کزاکوں، زمینداروں، امرا، سیاہ سیکڑے صف بستہ تھے — زار کی واپسی، ''اوخرانکا،، اور سائبیریائی بیڑیاں، اور جرمنوں کا زبردست و ہولناک خطرہ... کارلائل کے الفاظ میں فتح کے معنی تھے ''نجات دائمی اور ابدی الف سعادت!،،

اتوار کی رات، فوجی انقلابی کمیٹی کے کمیسار پڑاؤ سے تھکے ہارے واپس آئے۔ پتروگراد کے گیریسن نے اپنی پانچ کی کمیٹی

* ۲۰ ستمبر ۱۷۹۲ء کو والمی کی تاریخی لڑائی میں فرانسیسی انقلابی فوج کے رضاکار دستوں نے پیرس پر چڑھائی کرنےوالی پروشیائی فوجوں کو شکست دی اور انھیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ ۱۷۹۳ء میں وائزمبورگ کی لڑائی میں فرانسیسی انقلابی فوجوں نے، جن کے سالار دراصل سین ژوست تھے، آسٹریائی فوج کو شکست فاش دی اور اسے فرانس کی سرحد سے پرے دھکیل دیا۔ (ایڈیٹر)

منتخب کرلی۔ یہ تین سپاہیوں اور دو افسروں پر مشتمل اس کا جنگی اسٹاف تھا۔ ان سب کے بارے میں طے تھا کہ یہ انقلاب دشمنی کے داغ سے بالکل پاک ہیں۔ کرنل موراویوف، سابق وطن پرست، سالار تھے — کارگزار آدمی لیکن ان پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت تھی*۔ کولپینو میں، اوبوخوف میں، پلکووہ اور کراسنویے سیلو میں عارضی دستے بنائے گئے جو، آس پاس کے علاقوں سے جیسے جیسے تذبذب میں پڑے ہوئے سپاہی واپس آئے ویسے ویسے بڑے ہونے لگے — ملے جلے سپاہی، جہازی اور سرخ گاردوالے، رجمنٹوں کے حصے، سوار دستے اور توپخانے کے لوگ سب ایک ساتھ اور چند بکتربند گاڑیاں۔

دن ہوا اور کیرنسکی کے کزاکوں کے طلایہ سے مڈ بھیڑ ہو گئی۔ ادھر ادھر رائفلیں چلیں، ہتھیار ڈال دینے کا مطالبہ ہوا۔ اجاڑ میدان میں سرد پرسکون فضا میں لڑائی کی آواز پھیلی اور ان آوارہ گرد ٹکڑیوں کے کانوں میں پڑی جو اپنے الاؤں کے گرد جمع تھیں... تو شروعات ہو گئی! وہ ادھر چل پڑے جدھر لڑائی ہو رہی تھی، اور مزدوروں کے اس لشکر نے، جو سیدھی سڑکوں پر امڈا چلا آرہا تھا، اپنے قدم تیز کر دئے... یوں ان تمام جگہوں پر جہاں حملہ ہو سکتا تھا غضبناک انسانی دل خود بخود جمع ہو گیا۔ کمیساروں نے ان کا خیر مقدم کیا، انھیں مورچوں پر تعینات کیا اور بتایا کہ کیا کام کرنا ہے۔ یہ ان کی لڑائی تھی، ان کی دنیا کے لئے۔ کمانڈروں کا انتخاب خود انھوں نے کیا تھا۔ وہ مبہم ہزار چند مرضی اس وقت واحد مرضی تھی...

جن لوگوں نے لڑائی میں حصہ لیا انھوں نے مجھے بتایا کہ جہازی کیسے اس وقت تک لڑے جب تک کارتوس رہے اور پھر انھوں نے دھاوا بول دیا، کس طرح غیرتربیت یافتہ مزدور حملہ آور

---

* موراویوف کسی طرح کا پختہ سیاسی عقیدہ نہیں رکھتے تھے۔ سوویتوں کی طرف آنے سے پہلے وہ ''جب تک فتح نہ ہو تب تک جنگ،، کے نعرے کے حامی تھے۔ کورنیلوف کی بغاوت کے دوران میں وہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کے ساتھ ہو گئے۔ آخر میں وہ سوویت اقتدار کے دشمنوں سے جا ملے۔ (ایڈیٹر)

کزاکوں پر ٹوٹ پڑے اور انھیں ان کے گھوڑوں پر سے گھسیٹ لیا، کیسے لوگوں کے گمنام لشکر، لڑائی کے گرد اندھیرے میں جمع ہوئے، ایک مد کی طرح بڑھے اور دشمن پر جھپٹ پڑے... پیر کی آدھی رات سے پہلے کزاکوں نے ہمت ہار دی اور وہ بھاگنے لگے، اپنے توپخانے بھی چھوڑ گئے اور پرولتاریہ کی فوج ایک طویل غیر ہموار محاذ پر آگے بڑھی اور زارسکویے میں داخل ہو گئی اس سے پہلے کہ دشمن کو زبردست سرکاری وائرلیس اسٹیشن تباہ کرنے کا موقع ملے۔ اب وہاں سے اسمولنی کے کمیسار دنیا کو فتح کے قصیدے سنا رہے تھے...

"مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی ساری سوویتوں کے نام

"۳۰ اکتوبر کو زارسکویے سیلو کے پاس ایک خون آشام معرکے میں انقلابی فوج نے کیرنسکی اور کورنیلوف کی انقلاب دشمن فوجوں کو شکست دی۔

"انقلابی حکومت کی جانب سے میں تمام رجمنٹوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ انقلابی جمہوریت کے دشمنوں پر آگے بڑھ کر حملہ کریں، اور کیرنسکی کو گرفتار کرنے کے سارے اقدامات کریں اور ہر اس مہم‌بازی کی مخالفت بھی کریں جو انقلاب کی فتوحات اور پرولتاریہ کی ظفرمندی کے لئے خطرہ بن سکتی ہو۔

"انقلابی فوج زندہ باد!

موراویوف۔"

صوبوں سے آنے‌والی خبریں...

سیواستوپول میں مقامی سوویت نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ بندرگاہ میں جو جنگی جہاز تھے ان کے جہازیوں کی ایک زبردست میٹنگ نے اپنے افسروں کو صف بستہ ہوکر نئی حکومت کے وفادار رہنے کا حلف لینے پر مجبور کر دیا۔ نیژنی نوگورد میں سوویت کا کنٹرول تھا۔ کازان سے سڑکوں پر لڑائی ہونے کی اطلاعات آئیں، بالشویک گیریسن کے خلاف یونکر اور توپخانے کا ایک بریگیڈ...

ماسکو میں پھر جان ہار لڑائی شروع ہو گئی تھی۔ یونکر اور سفیدگارد کریملن پر اور شہر کے قلب پر قابض تھے اور فوجی

انقلابی کمیٹی کی فوجیں ہر طرف سے ان پر حملے کر رہی تھیں۔ سوویت توپخانہ اسکوبلیف چوک میں جما ہوا تھا اور میونسپل دوما، حاکم شہر کے صدر دفتر اور ہوٹل ''مٹروپول،، پر بمباری کر رہا تھا۔ تویرسکایا اور نکیتسکایا سڑکوں کے پتھر اکھاڑ کر خندقیں اور مورچے بنا لئے گئے تھے۔ مشین گن کی گولیوں کی بوچھار بڑے بینکوں اور تجارتی اداروں کی عمارتوں کو چھلنی کر رہی تھی۔ نہ بجلی تھی، نہ ٹیلی‌فون تھا۔ بورژوا آبادی تہ‌خانوں میں رہنے لگی تھی... آخری خبرنامے میں بتایا گیا تھا کہ فوجی انقلابی کمیٹی نے کمیٹی برائے تحفظ عامہ * کو الٹی میٹم دے دیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کریملن فوراً اس کے حوالے کر دیا جائے نہیں تو گولے باری جاری رہے گی۔

عام شہری چلا اٹھے ''کریملن پر گولے باری؟ ان کی ہمت ہی نہ ہوگی!،،

وولگدا سے دور دراز سائبیریا میں چیتا تک، پسکوف سے بحیرہ اسود کے کنارے سیواستوپول تک، بڑے شہروں اور چھوٹے گاؤں میں خانہ جنگی کے شعلے بھڑک اٹھے۔ ہزاروں کارخانوں، کسانوں کے کمیونوں، رجمنٹوں اور فوجوں سے، کھلے سمندر میں تیرتے پھرنے‌والے جہازوں سے پیام تہنیت، عوام کی حکومت کے نام پیام‌تہنیت پتروگراد پہنچ رہے تھے۔

نوواچیرکاسک کی کزاک حکومت نے کیرنسکی کو تار دیا ''کزاک فوجوں کی حکومت عارضی حکومت کو اور جمہوریہ کی کونسل کے ممبروں کو مدعو کرتی ہے کہ، اگر ممکن ہو تو، وہ نوواچیرکاسک آجائیں جہاں بالشویکوں کے خلاف ہم مشترکہ طور پر جدوجہد منظم کر سکتے ہیں...،،

فن‌لینڈ میں بھی کھلبلی شروع ہو گئی تھی۔ ہیلسنگ‌فورس کی سوویت اور ''تسنتروبالت،، (بالٹک بیڑے کی مرکزی کمیٹی) نے مشترکہ طور پر حالت محاصرہ کا اعلان کیا اور یہ اعلان کیا کہ بالشویک فوجوں میں مداخلت کرنے کی ساری کوششوں اور اس کے

* اکتوبر ۱۹۱۷ء کے دنوں میں ماسکو میں انقلاب دشمنی کا اہم‌ترین مرکز۔ (ایڈیٹر)

احکامات کی تمام مسلح مزاحمتوں کو سختی کے ساتھ کچل دیا جائےگا۔ اس کے ساتھ ہی فنش ریلوے یونین نے، جون ۱۹۱۷ء کی سوشلسٹ دیئت کے، جسے کیرنسکی نے توڑ دیا تھا، منظور کردہ قوانین کو نافذ کرانے کے لئے، ملک گیر عام ہڑتال کرا دی...

صبح سویرے میں اسمولنی گیا۔ باہری دروازے سے طویل چوبی فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے میں نے سرمئی، پرسکون آسمان سے چھتاتے ہوئے، برف کے اولین، ہلکے، جھجکتے ہوئے گالے گرتے دیکھے۔ دروازے پر تعینات سپاہی نے خوشی سے مسکراتے ہوئے چلا کر کہا ''برف! صحت کے لئے اچھی ہوتی ہے!،، اندر طویل اداس ہال اور سنسان کمرے بالکل خالی لگ رہے تھے۔ اس ساری لق‌ودق عمارت میں کوئی بھی حرکت نہیں کر رہا تھا۔ میرے کانوں میں ایک گہری قدرے گھبرائی ہوئی آواز پڑی اور مڑکر میں نے دیکھا کہ ہر جگہ فرش پر، دیواروں کے پاس لوگ سو رہے تھے، غیرشائستہ گندے لوگ، مزدور اور سپاہی، جن کے جسموں پر کیچڑ لگی تھی اور پپڑیا گئی تھی، اکیلے یا جھنڈ میں پڑے سو رہے تھے، اس قدر لا پروا جیسے ان میں جان ہی نہ ہو۔ کچھ کے الٹی سیدھی پٹیاں بندھی تھیں جن پر خون کے نشان تھے۔ بندوقیں اور کارتوس کی پیٹیاں یہاں وہاں پڑی تھیں... فتح‌مند پرولتاری فوج!

اوپر کی کینٹین میں اتنے زیادہ لوگ پڑے تھے کہ چلنا تقریباً ناممکن تھا۔ ہوا بوجھل تھی، دھندلائی ہوئی کھڑکیوں سے زرد روشنی اندر آ رہی تھی۔ کاؤنٹر پر ایک ٹھنڈا پرانا پچکا سماوار رکھا تھا اور بہت سے گندے گلاس پڑے تھے۔ ان کے پاس ہی فوجی انقلابی کمیٹی کا تازہ‌ترین خبرنامہ الٹا رکھا ہوا تھا جس کی تحریر سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی معمولی پڑھے لکھے آدمی نے بڑی کوشش کرکے لکھا ہے۔ یہ کسی سپاہی نے اپنے ان ساتھیوں کی یاد میں لکھا تھا جو کیرنسکی کے خلاف لڑائی میں مارے گئے تھے اور ایسا لگتا تھا کہ اسے بہ‌مشکل کاونٹر پر رکھ کر وہ فرش پر

گرکر سو گیا تھا۔ تحریر کو جگہ جگہ دھبوں نے، جو بہظاہر آنسو تھے، دھندلا دیا تھا...

الیکسئی ونوگرادوف
د۔ مسکوین
س۔ استولبیکوف
ا۔ وسکریسنسکی
د۔ لیونسکی
د۔ پریابراژینسکی
و۔ لائدانسکی
م۔ برچیکوف

ان لوگوں کو ۱۵ نومبر ۱۹۱۶ء کو فوج میں بھرتی کیا گیا تھا۔ ان میں سے صرف تین زندہ رہ گئے ھیں یعنی

میخائیل برچیکوف
الیکسئی وسکریسنسکی
دمیتری لیونسکی

سوجاؤ چین سے اب، جنگ آزما عقابو
تم اس کے مستحق ھو میرے جگر کے ٹکڑو
ھو دائمی مسرت، حاصل ھو امن تم کو
دامن قبر میں تم صف بستہ ھوگئے ھو
سوجاؤ شہریو اب، تم اس کے مستحق ھو!

صرف فوجی انقلابی کمیٹی اب بھی کام کر رھی تھی، سوئے بغیر۔ اسکریپنک نے اندر کے کمرے سے نکلتے ھوئے کہا کہ گوتس کو گرفتار کر لیا گیا ھے لیکن اس نے کمیٹی برائے نجات کے اعلان پر دستخط کرنے سے صاف انکار کیا، اور اوکسنتیئف نے بھی انکار کیا ھے، اور خود کمیٹی برائے نجات نے بھی گیریسن کے نام اپیل کو رد کر دیا ھے۔ اسکریپنک نے اطلاع دی کہ شہر کی رجمنٹوں میں اب بھی بد دلی ھے۔ ولینسکی رجمنٹ نے کیرنسکی کے خلاف لڑنے سے انکار کر دیا ھے۔

''غیر جانبدار،، فوجوں کے کئی دستے، چیرنوف کی سرکردگی میں، گاتچینا میں ہیں اور کیرنسکی کو قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ پتروگراد پر اپنا حملہ روک دے۔

اسکریپنک ہنسے۔ انھوں نے کہا ''اب 'غیر جانبدار، نہیں ہو سکتے، ہم جیت چکے ہیں!،، ان کا تیکھا داڑھی دار چہرہ ایک مذہبی جیسی خوشی سے نورانی تھا۔ ''محاذ سے ۶۰ سے زیادہ ڈیلی گیٹ پہنچ چکے ہیں اور انھوں نے ساری فوجوں کی طرف سے حمایت کی یقین دہانی کی ہے سوائے ان فوجوں کے جو رومانیائی محاذ پر ہیں اور جن سے کوئی خبر نہیں موصول ہوئی۔ فوجی کمیٹیوں نے پتروگراد کی تمام خبروں کو دبا دیا ہے لیکن اب ہمارے پاس خبر رسانوں کا باقاعدہ نظام ہے...،،

نیچے سامنے کے ہال میں کامینیف ابھی ابھی داخل ہو رہے تھے، وہ ایک نئی حکومت کی تشکیل کی کانفرنس کے رات بھر کے اجلاس سے تھک کر چور ہو چکے تھے۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ ''اب تو سوشلسٹ انقلابی بھی ہمیں نئی حکومت میں شامل کرنے پر تیار ہیں۔ دائیں بازو کے گروہ انقلابی عدالتوں سے ڈرے ہوئے ہیں، وہ ایک طرح کی بوکھلاہٹ میں مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم آگے بڑھنے سے پہلے ان عدالتوں کو توڑ دیں... ہم نے ایک کل سوشلسٹ وزارت بنانے کے بارے میں 'ویکژیل، کی تجویز قبول کرلی ہے اور اب وہ لوگ اس پر کام کر رہے ہیں۔ دیکھئے یہ سب ہماری فتح کا نتیجہ ہے۔ جب ہمارا حال خراب تھا تب وہ ہمیں کسی قیمت پر لینے پر تیار نہ تھے، اب تو سبھی لوگ سوویتوں کے ساتھ کوئی سمجھوتا کرنے کے حق میں ہیں... ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے ایک واقعی فیصلہ کن فتح۔ کیرنسکی عارضی صلح چاہتے ہیں لیکن انھیں ہتھیار ڈالنے پڑیں گے (۲)...،،

یہ تھی بالشویک لیڈروں کی ذہنی حالت*۔ ایک بیرونی اخبار نویس نے تراتسکی سے سوال کیا کہ دنیا کے لئے وہ کیا بیان دینا چاہتے ہیں، تو تراتسکی نے جواب دیا: ''اس وقت صرف یہی بیان

---

* ۲۹ اکتوبر (۱۱ نومبر) کو ''ویکژیل،، (ریلوے کارکنوں کی ٹریڈ یونین کی کل روس عاملہ کمیٹی) نے، جو نومبر انقلاب کے

دینا ممکن ہے جو ہم اپنی توپوں کے دہانوں سے دے رہے ہیں!،،

لیکن فتح کی زبردست لہر کی تہ میں ایک رو حقیقی تشویش کی بھی تھی، مالیات کا سوال۔ بینک ملازمین کی یونین نے بینک کھولنے کی بجائے، جیسا کہ فوجی انقلابی کمیٹی نے حکم دیا تھا، ایک میٹنگ کی اور باقاعدہ ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ اسمولنی نے اسٹیٹ بینک سے کوئی ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ روبل کا مطالبہ کیا تھا اور کیشیئر نے تہ خانوں میں تالے بند کر دئے تھے اور صرف عارضی حکومت کے نمائندوں کو رقمیں ادا کر رہا تھا۔ انقلاب دشمنوں کی طرف سے اسٹیٹ بینک کو ایک سیاسی ہتھیار کی طرح استعمال کیا جا رہا تھا۔ مثلاً جب ''ویکژیل،، نے حکومتی ریلوے کے ملازمین

بعد سوویت دشمن سرگرمی کا ایک اہم مرکز بن گئی تھی، ایک قرارداد منظور کی جس میں ''ساری سوشلسٹ پارٹیوں،، کی ایک حکومت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ''ویکژیل،، کے ساتھ بات‌چیت سے، جیسا کہ لینن اور مرکزی کمیٹی نے اس کا تصور کیا تھا، ''جنگ کے لئے ایک سفارتی ٹٹی،، کا کام لینا تھا۔ لیکن کامینیف اور سکولنیکوف نے، جو اس بات‌چیت میں بالشویکوں کی نمائندگی کر رہے تھے، لینن اور مرکزی کمیٹی کی ہدایات کے خلاف عمل کیا اور ''ویکژیل،، کے مطالبوں کو مان کر حکومت میں انقلاب دشمن منشویک اور سوشلسٹ انقلابی پارٹیوں کے نمائندوں کو شامل کرنے پر رضامند ہو گئے۔

۲ (۱۵) نومبر کو مرکزی کمیٹی نے لینن کی تجویز پر ایک قرارداد منظور کی جس میں ان پارٹیوں کے ساتھ سمجھوتے کو رد کر دیا گیا۔ قرارداد میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ''سوویت اقتدار کے نعرے سے دغا کئے بغیر ایک خالص بالشویک حکومت کو تجنا ناممکن ہے،، اس لئے کہ سوویتوں کی کل روس کانگرس نے ملک میں اقتدار کو اسی حکومت کے سپرد کیا ہے۔ چنانچہ ریڈ نے یہاں کامینیف کے جو الفاظ نقل کئے ہیں وہ سارے بالشویکوں کے نہیں بلکہ مرکزی کمیٹی کے اندر ایک چھوٹے سے موقع پرست گروہ کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں جو روس میں سوشلسٹ انقلاب کو ناممکن سمجھتا تھا۔ (ایڈیٹر)

کی تنخواہیں دینے کے لئے رقم کا مطالبہ کیا تو اس سے کہا گیا کہ اسمولنی سے مانگو...

میں نئے کمیسار سے ملنے کے لئے اسٹیٹ بینک گیا۔ وہ پتروویچ نامی ایک سرخ بالوں‌والا یوکرینی بالشویک تھا۔ وہ اس افراتفری میں، جس میں ہڑتالی کلرکوں نے امور کو چھوڑا تھا، نظم و ضبط پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس زبردست عمارت کے سارے دفاتر میں رضاکار مزدور، سپاہی اور جہازی، کاوش و کوشش کی شدت میں اپنی زبان دانتوں تلے دبائے ہوئے، بوکھلائے ہوئے بڑے بڑے کھاتوں سے سر مار رہے تھے...

دوما کی عمارت میں بڑی بھیڑ تھی۔ نئی حکومت کی نافرمانی کے اکادکا واقعات اب بھی ہو رہے تھے لیکن اب بہت کم ہو گئے تھے۔ مرکزی اراضی کمیٹی نے کسانوں سے اپیل کی تھی کہ وہ سوویتوں کی کانگرس کے منظورکردہ فرمان زمین کو تسلیم نہ کریں اس لئے کہ اس سے گڑبڑ اور خانہ جنگی ہوگی۔ میئر شرائدر نے اعلان کیا کہ بالشویک بغاوت کی وجہ سے آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کو غیرمعین مدت کےلئے ملتوی کرنا پڑےگا۔

خانہ جنگی کے بھیانک‌پن سے چوندھیائے ہوئے سارے ذہنوں میں دو سوال سب سے اوپر تھے، ایک تو خونریزی کو بند کرنے کا سوال (۳) — اور دوسرا ایک نئی حکومت کا قیام۔ اب ''بالشویکوں کو ختم کر دینے،، کی باتیں تو نہیں ہو رہی تھیں — اور انھیں حکومت سے الگ رکھنے کی بات بھی کم ہی ہو رہی تھی، بس عوام دوست سوشلسٹ اور کسانوں کی سوویتیں ضرور اب بھی یہی کہہ رہی تھیں۔ جنرل‌اسٹاف کی مرکزی فوجی کمیٹی نے بھی، جو اسمولنی کی سب سے کٹر دشمن تھی، موگیلیف سے ٹیلی‌فون کیا: ''اگر نئی وزارت بنانے کے لئے بالشویکوں کے ساتھ مفاہمت کرنا ضروری ہے تو ہم انھیں کابینہ میں اقلیت میں شامل کرنے پر رضامند ہیں۔،،

''پراودا،، نے طنزیہ انداز میں کیرنسکی کے ''انسان دوستانہ جذبات،، کی طرف توجہ دلاتے ہوئے، کمیٹی برائے نجات کے نام ان کا مراسلہ چھاپا:

''کمیٹی برائے نجات اور اس کے گرد مجتمع ساری جمہوری

تنظیموں کی تجویزوں سے اتفاق کرتے ہوئے میں نے باغیوں کے خلاف سارے فوجی اقدامات روک دئے ہیں۔ کمیٹی کے ایک ڈیلی گیٹ استانکیوچ کو بات چیت کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ بیکار خونریزی کو روکنے کے لئے سارے اقدامات کرو...،،

''ویکژیل،، نے سارے روس میں ایک تار بھیجا:

''ریلوے کارکنوں کی یونین اور دونوں برسر جنگ فریقوں کے ایسے نمائندوں کی کانفرنس جو ایک سمجھوتے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں، خانہ جنگی میں سیاسی دہشت پسندی کے استعمال کے خلاف پرزور احتجاج کرتی ہے خاص طور سے جب یہ انقلابی جمہوریت کے مختلف جتھوں کے درمیان کی جائے، اور اعلان کرتی ہے کہ کسی بھی فریق کی طرف سے سیاسی دہشت پسندی، چاہے کسی بھی صورت میں ہو، ایک نئی حکومت کے لئے بات‌چیت کے خیال ہی کی بالکل ضد ہے...

کانفرنس * کی طرف سے وفد محاذ پر، گاتچینا بھیجے گئے۔ خود کانفرنس میں لگ رہا تھا کہ سب کچھ بس اب طے ہونے ہی والا ہے۔ یہ بھی فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ ایک عارضی عوامی کونسل کا انتخاب کیا جائے جو تقریباً چار سو ممبروں پر مشتمل ہو — ۷۵ نمائندے اسمولنی کے، ۷۵ پرانی ''تسے‌ای‌کا،، کے اور باقی نشستیں میونسپل دوماؤں، ٹریڈیونینوں، اراضی کمیٹیوں اور سیاسی پارٹیوں میں تقسیم کر دی جائیں۔ نئے وزیر صدر کی حیثیت سے چیرنوف کا ذکر کیا جا رہا تھا اور افواہ یہ تھی کہ لینن اور تراتسکی کو شریک نہیں کیا جائے گا...

دو پہر کے قریب میں پھر اسمولنی کے سامنے تھا اور ایک ایمبولنس کے ڈرائیور سے بات کر رہا تھا جو انقلابی محاذ پر جانے‌والا تھا۔ کیا میں اس کے ساتھ چل سکتا ہوں؟ یقیناً! وہ رضاکار تھا، ایک یونیورسٹی طالب علم۔ جب ہم سڑک پر جا رہے تھے تو

---

* یہ ذکر ''مصالحتی کانفرنس،، کا ہے جو ایک نئی حکومت کی تشکیل کے لئے کی گئی تھی۔ (ایڈیٹر)

اس نے پیچھے مڑکر بہت ھی خراب جرمن میں چلا کر کہا ''آلسو، گوٹ! ویر ناخ ڈی کازیرنن زو ایسن گیئن! *

میری سمجھ میں اتنا آیا کہ کسی بارک میں لنچ ھوگا۔

کیروچنایا پر ھم ایک بہت بڑے احاطے میں داخل ھوئے جس کے چاروں طرف فوجی عمارتیں تھیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر ھم نیچی چھت کے ایک کمرے میں پہنچے جس میں روشنی کے لئے بس ایک کھڑکی تھی۔ لکڑی کی ایک لمبی میز کے گرد کوئی بیس سپاھی بیٹھے تھے اور ایک بڑے تسلے میں سے لکڑی کے چمچوں سے ''شی،، (کرم‌کلے کا شوربہ) کھا رھے تھے اور ھنس ھنس کر زور زور سے باتیں کر رھے تھے۔

میرے دوست نے کہا ''انجینیروں کی چھٹی محفوظ بٹالین کی بٹالین کمیٹی میں خوش آمدید!،، اور اس نے میرا تعارف یہ کہہ کر کروایا کہ یہ ایک امریکی سوشلسٹ ھیں۔ اس پر سب لوگوں نے اٹھ اٹھ کر مجھ سے ھاتھ ملایا اور ایک بوڑھے سپاھی نے مجھے گلے سے لگا کر زور سے بوسہ لیا۔ لکڑی کا ایک چمچہ لایا گیا اور میں بھی میز کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک اور تسلا، دلیے سے بھرا ھوا، ایک بڑی سی سیاہ روٹی اور ظاھر ھے کہ ناگزیر چائےدان بھی لائے گئے۔ فوراً ھی ھر شخص نے مجھ سے امریکہ کے بارے میں سوالات کرنے شروع کر دئے: کیا یہ سچ ھے کہ ایک آزاد ملک میں لوگ روپئے کے لئے اپنے ووٹ بیچتے ھیں؟ اگر ایسا ھوتا ھے تو پھر وہ جو چاھتے ھیں وہ کیسے کرواتے ھیں؟ اور یہ ''ٹیمنی،، ** کا کیا قصہ ھے؟ کیا یہ سچ ھے کہ ایک آزاد ملک میں لوگوں کی ایک چھوٹی سی جماعت پورے شہر کو کنٹرول کر سکتی ھے اور اپنے ذاتی فائدے کے لئے ان کا استحصال کرتی ھے؟ لوگ اس کو برداشت کیوں کرتے ھیں؟ روس میں تو زار کے تحت بھی ایسی

---

* جملے کے کم و بیش معنی ھیں: ''اچھا تو پھر ھم چلتے ھیں اور بارکوں میں کھانا کھائیں گے۔،، (ایڈیٹر)

** نیویارک میں امریکی ڈیموکریٹک پارٹی کا ھیڈکوارٹر، ٹیمنی ھال اس زمانے کے شرمناک انکشافات کے بعد بدعنوانی اور جرم کا مترادف ھو گیا تھا۔ (ایڈیٹر)

چیزیں نہیں ہو سکتی تھیں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ یہاں ہمیشہ رشوت تھی لیکن ایک بھرے پرے شہر کو بیچنا اور خریدنا! اور ایک آزاد ملک میں! کیا لوگوں میں انقلابی جذبات بالکل ہی نہیں ہیں؟ میں نے سمجھانے کی کوشش کی کہ میرے ملک میں لوگ چیزوں کو قانون کے ذریعے سے بدلنے کی کوشش کرتے تھے۔

''بیشک،، ایک نوجوان سارجنٹ نے کہا جس کا نام بکلانوف تھا اور جو فرانسیسی بولتا تھا۔ ''لیکن آپ کے ہاں بہت ہی ترقی یافتہ سرمایہ‌دار طبقہ ہے؟ تو سرمایہ‌دار طبقہ قانون ساز اداروں اور عدالتوں کو بھی کنٹرول کرتا ہوگا۔ تو پھر لوگ چیزوں کو کیسے بدل سکتے ہیں؟ میں اپنی رائے بدل سکتا ہوں اس لئے کہ مجھے آپ کے ملک کے بارے میں زیادہ معلوم نہیں ہے لیکن میں یہ تو یقین نہیں کر سکتا کہ...،،

میں نے کہا کہ میں زارسکویے سیلو جا رہا ہوں۔ ''میں بھی،، بکلانوف نے اچانک کہا ''میں بھی... اور میں بھی...،، اور کمرے کے سارے لوگوں نے وہیں کے وہیں فیصلہ کر لیا کہ سب زارسکویے سیلو جائیں‌گے۔

ٹھیک اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ دروازہ کھلا اور ایک کرنل کا جسم نظر آیا۔ کپڑا کوئی بھی نہیں ہوا لیکن سب نے چلاکر ''سلام،، کہا۔ کرنل نے پوچھا ''میں اندر آ سکتا ہوں؟،، سبھوں نے بخوشی جواب دیا ''آئیے، آئیے!،، وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے، بکری کی کھال کی ٹوپی، جس پر زردوزی کا کام تھا، پہنے ہوئے ایک ممتاز شخصیت۔ انھوں نے کہا ''میرا خیال ہے میں نے سنا، ساتھیو، کہ آپ لوگ زارسکویے سیلو جا رہے ہیں، کیا میں بھی ساتھ چل سکتا ہوں؟،،

بکلانوف سوچنے لگے اور انھوں نے جواب دیا ''میں سمجھتا ہوں کہ اب آج یہاں تو کچھ کرنے کو ہے نہیں۔ ہاں کامریڈ ہمیں بڑی خوشی ہوگی اگر آپ ساتھ چلیں۔ ،، کرنل نے ان کا شکریہ ادا کیا اور چائے کا ایک گلاس بھرکر بیٹھ گئے۔

بکلانوف نے، سرگوشی میں، اس ڈر سے کہ کہیں کرنل کے احساس وقار کو ٹھیس نہ پہنچے، مجھے سمجھایا: ''دیکھئے، میں تو کمیٹی کا صدر ہوں۔ ہم بٹالین کو پوری طرح کنٹرول

کرتے ہیں، سوائے اس وقت کے جب لڑائی ہوتی ہے۔ لڑائی کے وقت ہم کمان کرنل کو سونپ دیتے ہیں۔ لڑائی میں ان کے احکامات کی تعمیل لازمی ہے لیکن وہ ہر طرح سے ہمارے سامنے جوابدہ ہیں۔ بارکوں میں کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے انہیں ہم سے اجازت لینی چاہئے... آپ انہیں ہمارا عامل افسر کہہ سکتے ہیں...''

ہمیں اسلحے تقسیم کئے گئے، ریوالور اور رائفل — ''ہو سکتا ہے ہماری مڈبھیڑ کچھ کزاکوں سے ہو جائے...'' — اور ہم سب ایمبولنس میں بھر گئے، مع تین بنڈل اخباروں کے جو محاذ کے لئے تھے۔ اس کھڑکھڑاتی گاڑی میں ہم سیدھے لیتےنئی پر اور پھر زاگردنی پراسپکٹ پر چلتے گئے۔ میرے برابر ایک نوجوان بیٹھا تھا، کندھوں پر لفٹننٹ کی پٹیاں لگائے ہوئے، جو ایسا لگتا تھا کہ یورپ کی ساری زبانیں یکساں روانی سے بول سکتا تھا۔ وہ بٹالین کمیٹی کا ممبر تھا۔

انھوں نے مجھے بہت زور دے کر یقین دلایا کہ ''میں بالشویک نہیں ہوں۔ میرا خاندان بہت پرانا اور امرا کا ہے۔ میں خود، آپ کہہ سکتے ہیں کہ، کادیت ہوں...''

میری کچھ سمجھ میں نہیں آیا اور میں نے پوچھنا چاہا ''لیکن پھر...؟''

''جی‌ہاں، میں کمیٹی کا ممبر ہوں۔ اپنی سیاسی رائے کو میں چھپاتا نہیں ہوں لیکن دوسرے لوگ اس کی پروا نہیں کرتے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ میں اکثریت کی مرضی کی مخالفت کرنے کو ٹھیک نہیں سمجھتا... البتہ موجودہ خانہ جنگی میں حصہ لینے سے میں نے انکار کر دیا ہے کیونکہ میں اپنے بھائی روسیوں کے خلاف ہتھیار اٹھانے کو بھی ٹھیک نہیں سمجھتا....''

دوسرے نے خوشدلی سے چلاکر کہا ''اشتعال انگیز! کورنیلوفی!'' اور اس کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

ماسکوفسکی دروازے کی سرمئی پتھر کی بڑی محراب کے نیچے سے، جس پر سنہری تصویری حروف، فکرمند شہنشاہی عقاب اور زاروں کے نام کندہ تھے، نکل کر ہم کشادہ شاہراہ پر آ گئے جو پہلی ہلکی برفباری سے سرمئی تھی۔ اس پر سرخ گاردوالوں کی ٹولیاں

ھی ٹولیاں نظر آ رھی تھیں جو چلاتے گاتے ھوئے انقلابی محاذ کی طرف پیدل بڑھی جا رھی تھیں، اور دوسری ٹولیاں، تھکی ھاری اور متفکر اور کیچڑ میں لت پت، واپس آرھی تھیں۔ ان میں سے زیادہ‌تر لڑکے لگتے تھے۔ عورتیں تھیں پھاوڑے لئے ھوئے، کچھ کے ھاتھوں میں رائفلیں اور کارتوس کی پیٹیاں تھیں، کچھ کے بازوؤں پر ریڈ کراس کی پٹیاں لگی تھیں — جھگی جھونپڑیوں کی محنت و جانفشانی کی ماری ھوئی عورتیں۔ سپاھیوں کے دستے تھے جو قدم سے قدم ملائے بغیر مارچ کر رھے تھے اور سرخ‌گاردوالوں کا اپنے‌پن کے ساتھ مذاق اڑا رھے تھے، جہازی تھے، صورت سے سنجیدہ اور فکرمند، بچے تھے جو اپنے اپنے ماں باپ کے لئے کھانے کی پوٹلیاں لئے ھوئے تھے۔ یہ سارے آنے جانےوالے لوگ برف سے سفید سی ھو جانےوالی کیچڑ میں چل رھے تھے، جس کی کئی انچ موٹی پرت شاھراہ کے پتھروں پر جمی ھوئی تھی۔ ھم توپوں کے پاس سے گزرے جو اپنے اپنے گولوں کے صندوقچوں کے ساتھ جنوب کی طرف بڑھ رھی تھیں، مسلح آدمیوں سے بھری ھوئی ٹرکیں دونوں طرف آجا رھی تھیں، زخمیوں سے لدی ھوئی ایمبولنس گاڑیاں لڑائی کی سمت سے آ رھی تھیں، اور ھمیں صرف ایک کسان کی گاڑی ملی جو دھیرے دھیرے چرچراتی ھوئی چلی جا رھی تھی جس میں ایک لڑکا بیٹھا تھا جس کا چہرہ سفید تھا اور جو اپنے مجروح پیٹ پر دوھرا ھوکر یکساں چیخے جا رھا تھا۔ سڑک کے دونوں طرف کھیتوں میں عورتیں اور بوڑھے مرد خندقیں کھود رھے تھے اور کانٹےدار تار کے الجھاوے تان رھے تھے۔

پیچھے شمال کی طرف بادل بڑے ڈرامائی انداز میں پھٹ گئے اور پیلا پیلا سورج دکھائی دینے لگا۔ سپاٹ دلدلی میدان کے اس پار پتروگراد جگمگا رھا تھا۔ دائیں طرف سفید اور مطلا اور رنگین بلب اور کلس، بائیں طرف بلند چمنیاں جن میں کچھ سے سیاہ دھواں نکل رھا تھا، اور اس سے بھی پرے آسمان فن‌لینڈ پر جھک سا گیا تھا۔ ھمارے دونوں طرف گرجے اور خانقاھیں تھیں... کبھی کبھی کوئی راھب نظر آجاتا جو سڑک پر دھڑکتی ھوئی پرولتاری فوج کی نبض کو خاموشی سے دیکھتا ھوتا۔

پلکووہ پر تراھا آ گیا اور ھم ایک بہت بڑے مجمع کے بیچ میں رک گئے جہاں انسانی ریلا تین طرف سے آ رھا تھا، دوست مل رھے تھے، جوش میں اور خوش خوش مبارک‌بادیاں دیتے ھوئے، ایک دوسرے کو لڑائی کا حال سناتے ھوئے۔ تراھے کے رخ پر مکانات کی ایک قطار تھی جن پر گولیوں کے نشان تھے اور ھر طرف آدھ آدھ میل تک لوگوں کے روندنے سے ساری زمین کیچڑ بن گئی تھی۔ یہاں بڑی غضبناک لڑائی ھوئی تھی... دور بےسوار کزاک گھوڑے بھوکے گھوم رھے تھے اس لئے کہ میدان کی گھاس بہت پہلے ھی مرچکی تھی۔ ھمارے ٹھیک سامنے سرخ‌گارد کا ایک اناڑی جوان ایک گھوڑے پر چڑھنے کی کوشش کر رھا تھا، بار بار گرجاتا تھا اور کوئی ایک ھزار سلیقہ و شائستگی سے نا آشنا لوگ بچوں کی طرح خوش ھو رھے تھے۔

بائیں طرف کی سڑک، جس پر سے بچے کھچے کزاک پسپا ھوئے تھے، ایک چھوٹے سے ٹیلے پر ھوکر ایک گاؤں کو جاتی تھی جہاں سے اس زبردست میدان کا شاندار منظر دکھائی دیتا تھا جو پرسکون سمندر کی طرح سرمئی تھا۔ اوپر ھڑبڑاتے ھوئے بادل تھے، اور شہنشاھی شہر اپنے ھزارھا باشندوں کو ھزاروں کی تعداد میں ساری سڑکوں پر اگلے دے رھا تھا۔ بائیں طرف کو دور پر کراسنویے سیلو کی چھوٹی سی پہاڑی، شہنشاھی گارد کے گرمیوں کے پڑاؤ کی پریڈ گراؤنڈ اور شہنشاھی ڈیری تھی۔ بیچ میں سوائے چند فصیل‌دار خانقاھوں اور راھبات کے مدرسوں کے کچھ بھی نہ تھا جو اس سپاٹ یکسانیت میں خلل ڈالے، اکادکا کارخانے تھے اور کئی بڑی بڑی عمارتیں تھیں جن کے اردگرد اجاڑ احاطے تھے، یہ پاگل خانے اور یتیم خانے تھے...

جب ھم ایک ویران پہاڑی پر پہنچے تو ڈرائیور نے کہا ”یہاں، اس جگہ پر ویرا سلوتسکایا ماری گئی تھیں۔ ھاں، وہ دوما کی بالشویک ممبر تھیں۔ آج صبح سویرے کی بات ھے۔ وہ ایک موٹر گاڑی میں تھیں۔ زالکند اور ایک اور شخص ساتھ تھے۔ عارضی صلح ھو چکی تھی اور وہ بالکل آگے کی خندقوں کی طرف جا رھے تھے۔ سب ھنس بول رھے تھے کہ اچانک اس بکتربند ریل‌گاڑی میں سے، جس پر خود کیرنسکی سوار تھا، کسی نے

موٹرگاڑی کو دیکھا اور توپ داغ دی۔ گولا ویرا سلوتسکایا پر آکر گرا اور وہ ہلاک ہو گئیں...،،

اور اس طرح ہم زارسکویے میں داخل ہوئے جو پرولتاری لشکر کے پر اعتماد سورماؤں سے بھرا ہوا تھا۔ جس محل میں سوویت کے اجلاس ہوتے تھے وہاں اب بڑی چہل پہل تھی۔ صحن میں سرخ گاردوالوں اور جہازیوں کا جماؤ تھا، دروازوں پر سنتری کھڑے تھے اور خبر رسانوں اور کمیساروں کا تانتا آ جا رہا تھا۔ سوویت‌والے کمرے میں ایک سماوار رکھ دیا گیا تھا اور ۵۰ یا اس سے بھی زیادہ مزدور، سپاہی، جہازی اور افسر اردگرد کھڑے تھے، چائے پی رہے تھے اور اونچی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک کونے میں دو اناڑی سے مزدور ایک سائیکلو اسٹائل مشین کو چلانے کی کوشش کر رہے تھے۔ بیچ کی میز پر دیبینکو ایک نقشے پر جھکے ہوئے لال اور نیلی پنسلوں سے فوجوں کے لئے مورچوں کی نشاندھی کر رہے تھے۔ دوسرے ہاتھ میں وہ ہمیشہ کی طرح نیلے فولاد کا ایک بڑا سا ریوالور لئے ہوئے تھے۔ اچانک وہ ایک ٹائپ رائٹر کے سامنے بیٹھ گئے اور ایک انگلی سے ٹائپ کرنے لگے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ رک جاتے، اپنا ریوالور اٹھا لیتے اور بڑے پیار سے اس کا چیمبر گھمانے لگتے۔

دیوار سے لگا ہوا ایک صوفہ رکھا تھا اور اس پر ایک نوجوان مزدور پڑا تھا۔ سرخ گارد کے دو جوان اس پر جھکے ہوئے تھے لیکن باقی لوگ اس طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے۔ اس کے سینے میں ایک زخم تھا، اس کے کپڑوں میں سے ہوکر دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ تازہ خون ابل آتا تھا اور اس کا نوجوان، داڑھی‌دار چہرہ سبز و سفید ہو رہا تھا۔ بہت ہی ہلکے ہلکے اور دھیرے دھیرے وہ اب بھی سانس لے رہا تھا اور ہر سانس کے ساتھ وہ آہیں بھر رہا تھا ''امن ہوگا، امن ہوگا!،،

جب ہم اندر داخل ہوئے تو دیبینکو نے سر اٹھاکر دیکھا اور انہوں نے بکلانوف سے کہا ''ہاں، کامریڈ تم کمانڈانٹ کے ہیڈکوارٹر میں جاؤ اور چارج لے لو۔ ٹھہرو، میں تمہارے لئے سند لکھ دیتا ہوں۔ ،، وہ ٹائپ رائٹر کے پاس گئے اور دھیرے دھیرے ٹائپ کرنے لگے۔

زارسکوئے سیلو کے نئے کمانڈانٹ بکلانوف اور میں یکاترینا محل کی طرف گئے۔ بکلانوف بہت جوش میں تھے اور انھیں اپنی اہمیت کا احساس ہو رہا تھا۔ اسی نقش و نگاروالے سفید کمرے میں جہاں میں پچھلی بار آیا تھا سرخ گارد کے کچھ جوان تجسس کے ساتھ ادھر ادھر کچھ کھندول رہے تھے، اور میرے پرانے دوست کرنل کھڑکی کے پاس کھڑے اپنی مونچھیں چبا رہے تھے۔ انھوں نے مجھے اس طرح سلام کیا جیسے مدتوں کا بچھڑا بھائی مل گیا ہو۔ دروازے کے پاس ایک میز پر فرانسیسی بیسارابیائی بیٹھا ہوا تھا۔ بالشویکوں نے اسے وہیں رہنے اور اپنا کام کرتے رہنے کا حکم دیا تھا۔

وہ بڑبڑایا ''میں کیا کر سکتا تھا؟ میرے جیسے لوگ اس طرح کی لڑائی میں کسی بھی طرف سے نہیں لڑ سکتے چاہے ہم جبلی طور پر بھیڑ کی آمریت کو کتنا ہی ناپسند کیوں نہ کریں... مجھے بس افسوس یہ ہے کہ میری ماں بیسارابیا میں ہیں اور میں ان سے اتنی دور ہوں!''

بکلانوف کمانڈانٹ سے دفتر کا باقاعدہ چارج لے رہے تھے۔ کرنل نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا ''یہ ہیں میز کی کنجیاں۔''

سرخ گارد کا ایک جوان بیچ میں بول پڑا۔ اس نے سختی سے پوچھا ''روپیہ کہاں ہے؟'' ایسا لگا جیسے کرنل کو بڑا تعجب ہوا۔ ''روپیہ؟ روپیہ؟ اچھا، تمھارا مطلب ہے صندوقچہ۔ وہ ہے'' کرنل نے کہا۔ ''بالکل اسی حالت میں جیسے اس وقت تھا جب میں نے تین دن پہلے قبضہ لیا تھا۔ کنجیاں؟'' کرنل نے اپنے کندھے ہلائے۔ ''میرے پاس تو کنجیاں نہیں ہیں۔''

سرخ گارد کے نوجوان نے اس طرح جملہ کسا جیسے وہ سب سمجھتا ہو۔ اس نے کہا ''اچھا طریقہ ہے اپنی جان چھڑانے کا!''

بکلانوف نے کہا ''ہم صندوقچے کو کھول کر دیکھتے ہیں۔ ایک کلہاڑی لاؤ۔ یہ ایک امریکی کامریڈ ہیں۔ یہ صندوقچے کو توڑیں گے اور جو کچھ اس میں ملے گا اس کی فہرست بنائیں گے۔''

میں نے کلہاڑی چلائی۔ لکڑی کا صندوقچہ بالکل خالی تھا۔

سرخ گارد والے نے پھنپکارتے ہوئے کہا ''اسے قید کر لو۔ یہ کیرنسکی کا آدمی ہے۔ اس نے روپیہ چرا کر کیرنسکی کو دے دیا ہے۔''

بکلانوف اسے گرفتار نہیں کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے کہا ''ارے نہیں۔ ان سے پہلے کورنیلوفیوں نے نکالا ہوگا۔ ان کا کوئی قصور نہیں۔''

''کیسے قصور نہیں ہے!'' سرخ گاردوالا چلایا۔ ''میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ کیرنسکی کا آدمی ہے۔ اگر آپ اسے گرفتار نہیں کریں گے تو ہم کریں گے اور ہم اسے پتروگراد لے جائیں گے اور پیٹر اور پال گڑھی میں بند کر دیں گے جہاں اسے ہونا چاہئے!'' اس پر سرخ گارد کے دوسرے لوگوں نے بھی اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ کرنل کو لے جایا گیا تو اس نے ہماری طرف رحم طلب نظروں سے دیکھا۔

سوویت محل کے سامنے نیچے ایک موٹر ٹرک محاذ کو جا رہی تھی۔ آدھے درجن سرخ گارد والے، کچھ جہازی، دو ایک سپاہی ایک تنومند مزدور کی کمان میں اس کے اندر گھس آئے اور انھوں نے پکار کر مجھ سے کہا کہ میں بھی ساتھ چلوں۔ ہیڈ کوارٹر سے سرخ گارد والے نکلے، ہر ایک بوجھ بھر چھوٹے نالی‌دار لوہے کے بم کولے میں لئے ہوئے آیا جن میں ''گرویت'' بھرا تھا جو لوگوں کا کہنا ہے کہ ڈائنامائٹ سے دس گنا زیادہ مضبوط اور پانچ گنا زیادہ حساس ہوتا ہے۔ انھیں ان لوگوں نے ٹرک میں ڈال دیا۔ ایک تین انچی توپ بھری گئی اور پھر اسے رسی اور تار کے ٹکڑوں سے ٹرک کے پیچھے باندھ دیا گیا۔

ہم ایک للکار کے ساتھ روانہ ہوئے، ظاہر ہے کہ پوری رفتار سے۔ بھاری ٹرک ادھر ادھر جھوم رہی تھی، توپ ایک پہیے پھر دوسرے پہیے کے بل اچھل رہی تھی اور ''گرویت'' کے بم ہمارے پاؤں پر سے لڑھکتے ہوئے ٹرک کی دیواروں سے جا جا کر ٹکرا رہے تھے۔

سرخ گارد کا تنومند جوان، جس کا نام ولادیمیر نکولائیوچ تھا، مجھ سے امریکہ کے بارے میں سوال پر سوال کئے جا رہا تھا ''امریکہ کیوں جنگ میں کود پڑا؟ کیا امریکی مزدور سرمایہ‌داروں کا تختہ الٹنے کے لئے تیار ہیں؟ اب مونی * والے مقدمے کا کیا حال

---

* ٹام مونی ریاستہائے متحدہ امریکہ میں مزدور تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ وہ فولاد ساز تھے۔ انھیں ۲۲ جولائی

ہے؟ کیا وہ برکمان* کو حراست میں سان فرانسسکو پہنچا دیں گے؟،، اور اسی طرح کے دوسرے سوال جن کا جواب دینا بہت مشکل تھا۔ اور یہ سارے سوال ٹرک کی کھڑکھڑاہٹ کے اوپر پوری آواز سے چیخ کر کئے جا رہے تھے جب کہ ہم ایک دوسرے کو سہارا دئے ہوئے تھے اور لڑھکتے ہوئے بموں کے بیچ میں ناچ رہے تھے۔

کبھی کبھی کوئی گشتی ٹولی ہمیں روکنے کی کوشش کرتی۔ سپاہی ہمارے سامنے سڑک پر آجاتے، چلاتے ''رک جاؤ!،، اور اپنی بندوقیں تان لیتے۔

ہم کوئی توجہ نہ کرتے۔ سرخ گارد والے چلاتے ''جہنم میں جاؤ! ہم کسی کے لئے نہیں رکتے! ہم سرخ گارد والے ہیں!،، اور ہم شاہانہ انداز میں گونجتے گرجتے آگے بڑھتے رہے اور ولادیمیر نکولائیوچ چیخ چیخ کر مجھ سے نہر پناما کو بین‌الاقوامی ملکیت بنا دینے اور ایسے ہی دوسرے معاملات کی باتیں کرتے رہے...

کوئی پانچ میل آگے جاکر ہم نے جہازیوں کی ایک ٹولی کو واپس آتے دیکھا اور اپنی رفتار سست کرلی۔

''بھائیو، محاذ کہاں ہے؟،،

سب سے آگے والے جہازی نے رک کر اپنا سر کھجایا اور کہا ''آج صبح تو اسی سڑک پر آدھ کلومیٹر آگے تھا لیکن اب تو وہ کمبخت کہیں بھی نہیں ہے۔ ہم چلتے چلے گئے لیکن ہمیں تو کہیں بھی نہ ملا۔،،

۱۹۱۶ء کو سان فرانسسکو میں پریڈ کے دوران میں بم پھینکنے کے جعلی الزام میں سزائے موت دی گئی۔ پبلک کے غصہ و نفرت سے مجبور ہوکر صدر ولسن کو مداخلت کرنی پڑی اور سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا۔ اگرچہ بعد کو ٹام مونی کا بے قصور ہونا پوری طرح ثابت ہو گیا پھر بھی انھیں ۲۰ سال قید کاٹنی پڑی اور روزولٹ کی صدارت کے دوران میں انھیں رہا کیا گیا۔

* برکمان پر بھی ٹام مونی کے ساتھ ہی مقدمہ چلایا گیا تھا۔ (ایڈیٹر)

وہ بھی ٹرک پر چڑھ آئے اور ہم آگے بڑھے۔ کوئی میل بھر اور آگے جاکر ولادیمیر نکولائیوچ نے کچھ انکتے ہوئے چلاکر ڈرائیور سے رکنے کو کہا۔

وہ بولے ”گولی کی آواز! سن رہے ہو؟“ ایک لمحے تک بالکل سناٹا رہا اور پھر ذرا آگے اور بائیں کو تین گولیاں پےدرپے چلیں۔ اس جگہ پر سڑک کے کنارے گھنا جنگل تھا۔ بڑی کھلبلی کے ساتھ ہم رینگتے ہوئے آگے بڑھے، سرگوشیوں میں باتیں

ИСПОЛНИТЕЛЬНЫЙ КОМИТЕТ
ПЕТРОГРАДСКОГО СОВЕТА
РАБОЧИХЪ и СОЛДАТСКИХ
ДЕПУТАТОВЪ
Военный Отдѣлъ

28 Октября 1917 г.
261485

УДОСТОВѢРЕНІЕ.

Настоящее удостовѣреніе дано представите Американской Соціалъ - демократіи Интернаціоналисту товарищу ДЖОНУ РИДЪ въ томъ, Военно - Революціонный Комитетъ Петербургскаг Совѣта Рабочихъ и Солдатскихъ Депутатовъ представилъ имъ права свободнаго проѣзда по Всѣм Сѣверному фронту въ цѣляхъ освѣдомленія нашихъ Американскихъ товарищей интернаціоналистовъ съ событіями въ Россіи.

Предсѣдатель:

Секретарь

پاس جو جان ریڈ کو شمالی محاذ پر آزادانہ سفر کرنے کا حق دینے کےلئے جاری کیا گیا تھا۔

کرتے ہوئے، یہاں تک کہ ٹرک تقریباً اس جگہ کے سامنے آ گئی جہاں سے گولیوں کی آواز آئی تھی۔ ٹرک سے اترکر ہم بکھر گئے اور ہر آدمی اپنی رائفل سنبھالے ہوئے دبے پاؤں جنگل میں چلا۔

اس عرصے میں دو کامریڈوں نے توپ کو ٹرک سے الگ کر لیا اور اسے اس طرح گھمایا کہ اس کا نشانہ جس حد تک ممکن تھا ٹھیک ہماری پیٹھ پر ہو گیا۔

جنگل میں خاموشی تھی۔ پتیاں جھڑ چکی تھیں اور درخت کے تنوں پر خزاں کے ڈھلتے ہوئے بیمار سے سورج کی دھوپ میں زردی کھنڈ گئی تھی۔ کوئی شے بھی حرکت نہیں کر رہی تھی سوائے چھوٹے چھوٹے جنگلی چہ بچوں کی برف کے جو ہمارے پاؤں تلے کانپ رہی تھی۔ کیا کوئی کمین گاہ میں تھا؟

ہم بغیر کسی خاص واردات کے آگے بڑھتے چلے گئے۔ جب درخت چھدرے ہونے لگے تو ہم رک گئے۔ آگے ایک چھوٹے سے صاف قطعے میں ذرا سی آگ جلائے ہوئے تین سپاہی ہر چیز سے بےنیاز بیٹھے تھے۔

ولادیمیر نکولائیوچ آگے بڑھے۔ انھوں نے سلام کیا ''زدراستووئیتے، ساتھیو!،، جبکہ ان کے پیچھے ایک توپ، بیس رائفلیں اور ٹرک بھر ''گرویت،، ہم ایک ذرا سے اشارے پر دغنے کے لئے تیار تھے۔ سپاہی ہڑبڑا کر کھڑے ہو گئے۔

''یہاں گولیاں کس لئے چل رہی تھیں؟،،

ایک سپاہی نے جواب دیا، جس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ اس کی جان میں جان آ گئی: ''ارے ساتھی ہم بس دو ایک خرگوش مار رہے تھے...،،

ٹرک پھر کھڑکھڑاتی ہوئی روسانوف کی طرف روانہ ہوئی۔ دن روشن اور سنسان تھا۔ پہلے چوراہے پر دو سپاہی اپنی رائفلیں لہراتے ہوئے دوڑ کر ہمارے سامنے آ گئے۔ ہم نے رفتار کم کی اور رک گئے۔

''اپنے اپنے پاس دکھاؤ، ساتھیو!،،

سرخ گاردوالوں نے بڑا ہلا مچایا۔ ”ہم سرخ گاردوالے ہیں، ہمیں پاس کی کوئی ضرورت نہیں ہے... چلو آگے بڑھو، ان کی پروا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں!“

لیکن ایک جہازی نے اعتراض کیا۔ ”ساتھیو، یہ غلط بات ہے۔ ہمیں انقلابی ڈسپلن رکھنی چاہئے۔ مان لو کچھ انقلاب دشمن ایک ٹرک میں آجائیں اور کہیں 'ہمیں پاس کی کوئی ضرورت نہیں ہے'؟ یہ ساتھی تو آپ لوگوں کو جانتے نہیں۔“

اس پر مباحثہ ہوا۔ لیکن ایک ایک کرکے سارے جہازی اور سپاہی پہلےوالے کے ہم خیال ہو گئے۔ بڑبڑاتے ہوئے سرخ گارد کے ہر جوان نے اپنا میلا کچیلا کاغذ دکھایا۔ سب ایک ہی جیسے تھے سوائے میرے پاس کے، جو اسمولنی کے انقلابی اسٹاف نے جاری کیا تھا۔ سنتریوں نے اعلان کیا کہ مجھے ان کے ساتھ جانا ہوگا۔ سرخ گاردوالوں نے پرزور اعتراض کیا لیکن جو جہازی سب سے پہلے بولا تھا اس نے اصرار کیا اور کہا ”ہم جانتے ہیں کہ یہ کامریڈ سچے کامریڈ ہیں لیکن کمیٹی کے احکامات ہیں اور ان احکامات کی تعمیل ہونی چاہئے۔ یہ انقلابی ڈسپلن ہے...“

ہنگامے سے بچنے کے لئے میں ٹرک سے اتر پڑا اور میں نے دیکھا کہ وہ سڑک پر چلتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ سارے لوگ ہاتھ ہلا ہلاکر رخصت ہو گئے۔ سپاہیوں نے ایک لمحے تک سرگوشیوں میں مشورہ کیا اور پھر مجھے ایک دیوار کے پاس لے گئے اور اس کے سامنے کھڑا کر دیا۔ مجھے اچانک یہ احساس ہوا کہ یہ لوگ مجھے گولی مارنے جا رہے ہیں!

آمنے سامنے نہ کوئی اور آدم نہ آدم‌زاد۔ زندگی کی واحد نشانی یہ تھی کہ ایک بنگلے کی چمنی سے دھواں نکل رہا تھا۔ یہ بغلی سڑک کے کنارے کوئی چوتھائی میل آگے لکڑی کا ایک بڑا سا مکان تھا۔ دونوں سڑک پر آگے بڑھے جا رہے تھے۔ جان چھوڑکر میں ان کے پیچھے لپکا۔

”لیکن ساتھیو، دیکھو تو سہی! یہ انقلابی فوجی کمیٹی کی مہر ہے!“

انھوں نے احمقوں کی طرح میرے پاس کو، پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔

ایک نے جھنجلاہٹ کے ساتھ کہا ''یہ دوسروں سے مختلف ہے اور بھائی ہم پڑھ تو سکتے نہیں۔''

میں نے اس کا بازو پکڑا اور کہا ''چلو اس گھر میں چلتے ہیں۔ وہاں ضرور کوئی نہ کوئی پڑھ سکتا ہوگا۔'' وہ جھجکے۔ ایک نے کہا ''نہیں''۔ دوسرے نے مجھے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور بڑبڑایا ''کیوں نہیں؟ کسی بےقصور شخص کو مار دینا آخر سنگین جرم ہے۔''

ہم گھر کے صدر دروازے تک گئے اور ہم نے دستک دی۔ دبتے ہوئے قد اور گٹھے جسم کی ایک عورت نے دروازہ کھولا اور گھبرا کر بڑبڑاتی ہوئی پیچھے ہٹی: ''مجھے ان لوگوں کے بارے میں کچھ نہیں معلوم! مجھے ان لوگوں کے بارے میں کچھ نہیں معلوم!''

میرے ایک پہریدار نے پاس اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے چیخ ماری۔ ''ساتھی، بس اس کو پڑھ دیجئے۔'' جھجکتے ہوئے اس نے کاغذ ہاتھ میں لیا اور جلدی سے بلند آواز میں پڑھا:

''اس پاس کا حامل، جان ریڈ، امریکی سوشل ڈیموکریسی کا ایک نمائندہ، ایک بین الاقوامیت پسند...''

سڑک پر واپس آکر دونوں سپاہیوں نے پھر مشورہ کیا۔ انھوں نے کہا ''ہمیں آپ کو رجمنٹ کمیٹی کے سامنے لے جانا ہوگا۔'' تیزی سے بڑھتے ہوئے دھندلکے میں ہم کیچڑ بھری سڑک پر چلنے لگے۔ کبھی کبھی سپاہیوں کی ٹولیاں مل جاتیں، سب رک جاتے اور مجھے کھا جانےوالی نظروں سے دیکھتے، میرا پاس ایک دوسرے کو دکھاتے اور زور زور سے بحث کرتے کہ مجھے مار دیا جانا چاہئے یا نہیں...

جب ہم دوسری زارسکویے سیلو رائفلس کی بارکوں میں پہنچے تو اندھیرا ہو چکا تھا۔ یہ ڈاک سڑک کے کنارے پاس پاس بنی ہوئی لمبی لمبی نیچی عمارتیں تھیں۔ دروازے پر لیٹے بیٹھے بہت سے سپاہیوں نے تجسس کے ساتھ سوالات کئے۔ جاسوس ہے؟ اشتعال انگیز ہے؟ ہم چکردار زینوں پر چڑھ کر ایک بڑے سے خالی کمرے میں پہنچے جس کے بیچ میں ایک بڑی سی بھٹی تھی اور فرش پر چارپائیوں کی قطاریں لگی تھیں۔ کوئی ایک ہزار

سپاہی تاش کھیل رہے تھے، باتیں کر رہے تھے، گا رہے تھے اور سوئے پڑے تھے۔ چھت میں ایک کٹا پھٹا چھید تھا جو کیرنسکی کی توپ نے کر دیا تھا...

میں دروازے پر کھڑا تھا۔ ٹولیوں میں سناٹا دوڑ گیا، سب مڑکر مجھے گھورنے لگے۔ اچانک وہ حرکت میں آئے، پہلے آہستہ آہستہ اور پھر تیزی سے، چیختے ہوئے، ان کے چہروں سے نفرت ٹپک رہی تھی۔ میرے ایک پہریدار نے چلا کر کہا ''ساتھیو! ساتھیو! کمیٹی! کمیٹی!،، بھیڑ رک گئی، سبھوں نے مجھے گھیر لیا اور بڑبڑانے لگے۔ ایک دبلا پتلا نوجوان بھیڑ کو چیر کر آگے آیا۔ اس کے بازو پر سرخ پٹی تھی۔

اس نے سختی سے پوچھا ''یہ کون ہے؟،، پہریداروں نے بتایا۔ ''کاغذ مجھے دو!،، اس نے اسے غور سے پڑھا اور اس سے بھی زیادہ غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ پھر وہ مسکرایا اور مجھے پاس دے کر بولا ''ساتھیو، یہ ایک امریکی کامریڈ ہیں۔ میں کمیٹی کا صدر ہوں اور میں رجمنٹ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں...،، اچانک وہ عام ہڑبڑاہٹ بڑھ کر خیرمقدم کی گرج بن گئی اور سب آگے بڑھ بڑھ کر مجھ سے ہاتھ ملانے لگے۔

''آپ نے کھانا نہیں کھایا؟ یہاں تو ہم لوگ کھانا کھا چکے۔ آپ افسروں کے کلب میں چلئے جہاں کچھ لوگ ہیں جو آپ کی زبان جانتے ہیں...،،

وہ مجھے صحن کے اس پار دوسری عمارت کے دروازے پر لے گیا۔ کندھوں پر لفٹننٹ کی پٹیاں لگائے ایک نوجوان داخل ہو رہا تھا جو صورت سے طبقہ امرا کا لگتا تھا۔ کمیٹی کے صدر نے میرا تعارف کرایا اور ہاتھ ملاکر واپس چلا گیا۔

''میرا نام استیپان گیورگیوچ موروفسکی ہے، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟،، لفٹننٹ نے بہت سلیس فرانسیسی میں کہا۔

نقش و نگاروالی دہلیز سے ایک آرائشی زینہ اوپر جاتا تھا جس پر جگمگاتے ہوئے فانوس روشن تھے۔ دوسری منزل پر بلیرڈ کے کمرے تھے، تاش کے کمرے تھے اور ایک لائبریری تھی۔ ہم کھانے کے کمرے میں داخل ہوئے جس کے بیچ میں ایک لمبی میز کے گرد کوئی بیس افسر بیٹھے تھے، پوری وردی پہنے ہوئے،

اپنی سنہرے اور روپہلے قبضوں والی تلواریں، شہنشاہی اعزازوں کے فیتے اور کراس لگائے ہوئے۔ جب میں داخل ہوا تو سب اخلاقاً کھڑے ہو گئے اور میرے لئے کرنل کے پاس جگہ بنا دی جو الجھی پلجھی داڑھی والا تنومند اور بارعب آدمی تھا۔ متعدد اردلی چابکدستی کے ساتھ کھانا لگا رہے تھے۔ ماحول بالکل ویسا ہی تھا جیسا یورپ میں افسروں کے کسی بھی میس میں ہو سکتا ہے۔ تو اس میں انقلاب کیا تھا؟

میں نے موروفسکی سے پوچھا ''تم بالشویک نہیں ہو؟''

میز کے گرد کے سارے لوگ مسکرائے لیکن میں نے دیکھا کہ دو ایک لوگوں نے چونک کر اردلیوں کی طرف نظر اٹھائی۔

میرے دوست نے جواب دیا ''نہیں۔ اس رجمنٹ میں بس ایک افسر بالشویک ہے۔ وہ آج پتروگراد میں ہے۔ کرنل منشویک ہیں، وہ کپتان خیرلوف ہیں جو کادیت ہیں۔ میں خود دائیں بازو کا سوشلسٹ انقلابی ہوں... یوں سمجھئے کہ فوج کے زیادہ تر افسران بالشویک نہیں ہیں لیکن میری طرح وہ بھی جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں عام سپاہیوں کے ساتھ رہنا چاہئے...''

کھانا ختم ہوا تو نقشے لائے گئے اور کرنل نے انہیں میز پر پھیلایا۔ باقی لوگ چاروں طرف جمع ہو کر دیکھنے لگے۔

کرنل نے پنسل کے نشانات دکھاتے ہوئے کہا ''آج صبح کو ہمارے مورچے یہاں تھے۔ ولادیمیر کیریلووچ آپ کی کمپنی کہاں ہے؟''

کپتان خیرلوف نے بتایا۔ ''احکامات کے مطابق ہم نے اس سڑک کے کنارے مورچہ بنا لیا ہے۔ کرساوین نے پانچ بجے ڈیوٹی سنبھال لی اور مجھے مہلت دی۔''

ٹھیک اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور رجمنٹ کمیٹی کا صدر ایک اور سپاہی کے ساتھ داخل ہوا۔ کرنل کے پیچھے جو بھیڑ لگی تھی اسی میں وہ بھی شامل ہو گئے اور نقشے کو دیکھنے لگے۔

''ٹھیک'' کرنل نے کہا ''اب کزاک ہمارے سیکٹر میں دس کلومیٹر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ میرے خیال میں آگے بڑھ کر مورچے لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ لوگ آج رات کے لئے

موجودہ لائن پر مورچہ رکھیں گے اور انھیں مضبوط بنانے کے لئے...،،
رجمنٹ کمیٹی کے صدر نے بیچ ھی میں بات کاٹ دی ''اگر آپ برا نہ مانیں تو احکامات یہ ھیں کہ ھم پوری رفتار سے آگے بڑھیں اور صبح کو گاتچینا کے شمال میں کزاکوں کو اڑنے پر مجبور کر دیں۔ حوصلہ شکن شکست دینا ضروری ھے۔ مہربانی کرکے مناسب بندوبست کیجئے۔،،
ذرا دیر کو خاموشی رھی۔ کرنل نے پھر نقشے کو دیکھا اور اس نے بالکل ھی مختلف آواز میں کہا ''بہت اچھا، استیپان گیورگیوچ، آپ مہربانی کرکے...،، ایک نیلی پنسل سے تیزی کے ساتھ لائنیں کھینچتے ھوئے اس نے احکامات دئے جنھیں ایک سارجنٹ شارٹ ھینڈ میں لکھتا گیا۔ پھر سارجنٹ چلا گیا اور دس منٹ بعد احکامات کو ٹائپ کرکے ایک کاربن نقل کے سمیت لایا۔ کمیٹی کے صدر نے احکامات کی ایک نقل سامنے رکھ کر نقشے کا مطالعہ کیا۔
پھر اٹھتے ھوئے اس نے کہا ''ٹھیک ھے۔،، کاربن نقل کو موڑ کر اس نے اپنی جیب میں رکھا، دوسرے کاغذ پر دستخط کئے، اپنی جیب سے ایک گول مہر نکال کر اس پر لگائی اور اسے کرنل کو دے دیا...
تو اس میں یہ تھا انقلاب!

میں رجمنٹ کی اسٹاف موٹرگاڑی میں زارسکویے کے سوویت محل واپس آیا۔ ابھی تک مزدوروں، سپاھیوں اور جہازیوں کے غول کے غول آ جا رھے تھے، ابھی تک دروازے کے سامنے ٹرکوں، بکتربند گاڑیوں اور توپوں کے ٹھٹھ لگے تھے اور غیرمتوقع فتح کی چیخ پکار اور قہقہے تھے۔ سرخ گارد کے آدھے درجن جوان بھیڑ کو چیر کر ایک پادری کو گھیرے میں لئے اندر آئے۔ انھوں نے کہا کہ یہ پادری ایوان ھیں جنھوں نے کزاکوں کو جب وہ شہر میں داخل ھوئے تھے تو دعائے برکت دی تھی۔ بعد کو میں نے سنا کہ انھیں گولی ماردی گئی... (۴)
اسی وقت دیبینکو نکلے، دائیں بائیں ھر ایک کو احکامات دیتے ھوئے۔ ان کے ھاتھ میں بڑا ریوالور موجود تھا۔ موڑ پر ایک موٹرگاڑی کھڑی تھی جس کا انجن چل رھا تھا۔ اکیلے وہ پچھلی سیٹ

پر بیٹھ گئے اور روانہ ہو گئے — گاتچینا کی طرف، کیرنسکی کو شکست دینے کے لئے۔

جب وہ شہر کی مضافات میں پہنچے تو رات ہو چلی تھی۔ وہاں سے وہ پیدل گئے۔ کزاکوں سے انہوں نے کیا کہا یہ تو کوئی نہیں جانتا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جنرل کراسنوف اور ان کے اسٹاف اور کئی ہزار کزاکوں نے ہتھیار ڈال دئے اور کیرنسکی کو بھی یہی کرنے کا مشورہ دیا (۵)۔

جہاں تک کیرنسکی کا تعلق ہے تو میں یہاں وہ بیان نقل کرتا ہوں جو جنرل کراسنوف نے ۱۴ (۱) نومبر کی صبح کو دیا:

''گاتچینا، ۱ نومبر ۱۹۱۷ء۔ آج تقریباً تین بجے (صبح) مجھے سپریم کمانڈر (کیرنسکی) نے طلب کیا۔ وہ بہت متوحش اور بہت سراسیمہ تھے۔

''انہوں نے مجھ سے کہا 'جنرل تم نے مجھ سے دغا کی۔ تمہارے کزاک قطعی طور پر کہتے ہیں کہ وہ مجھے گرفتار کر لیں گے اور جہازیوں کے حوالے کردیں گے۔'

''میں نے جواب دیا 'ہاں اس کی باتیں ہو رہی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ آپ سے کسی کو بھی ہمدردی نہیں ہے۔'

''لیکن افسران بھی یہی باتیں کہتے ہیں۔'

''ہاں سب سے زیادہ تو افسروں ہی کو آپ کی طرف سے بے اطمینانی ہے۔'

''تو میں کیا کروں؟ مجھے خودکشی کر لینی چاہئے!'

''اگر آپ عزت‌دار آدمی ہیں تو آپ کو فوراً سفید جھنڈا لے کر پتروگراد جانا چاہئے، خود کو فوجی انقلابی کمیٹی کے سامنے پیش کرنا چاہئے اور عارضی حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے بات چیت شروع کرنی چاہئے۔

''ٹھیک ہے۔ میں یہی کروں گا، جنرل۔'

''میں آپ کو پہریدار دوں گا اور یہ کہوں گا کہ ایک جہازی آپ کے ساتھ جائے۔'

''نہیں، نہیں، جہازی نہیں۔ تمہیں کچھ پتہ ہے یہ سچ ہے کہ دیبینکو یہاں ہے؟'

''میں نہیں جانتا کہ دیبینکو کون ہیں۔''
''وہ میرا دشمن ہے۔''
''تو اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ جب آدمی بہت کچھ جیتنے کی خواہش میں جوا کھیلے تو اسے یہ جاننا چاہئے کہ وہ بازی ہار بھی سکتا ہے۔''
''ہاں، میں آج رات کو چلا جاؤں گا!''
''کیوں؟ یہ تو فرار ہوگا۔ اطمینان سے اور علانیہ جائیے تاکہ ہر آدمی دیکھ سکے کہ آپ بھاگ نہیں رہے ہیں۔''
''اچھا، خیر، لیکن تم مجھے ایسے پہریدار دو جن پر میں بھروسا کر سکوں۔''
''اچھی بات ہے۔''
''میں باہر گیا اور دون کی دسویں رجمنٹ کے کزاک روساکوف کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ وہ سپریم کمانڈر کے ساتھ جانے کے لئے دس کزاک چنے۔ آدھ گھنٹے بعد کزاکوں نے آکر مجھے بتایا کہ کیرنسکی اپنی قیام گاہ میں نہیں ہیں، کہ وہ بھاگ گئے۔
''میں نے بگل بجوایا اور حکم دیا کہ ان کی تلاش کی جائے، میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ گاتچینا سے باہر نہیں جا سکتے، لیکن وہ نہیں ملے...''

تو یوں کیرنسکی بھاگ گئے، اکیلے، ایک جہازی کی وردی پہن کر بھیس بدل کے، اور اس حرکت کی بدولت روسی عوام میں ان کی جو رہی سہی مقبولیت تھی وہ بھی ختم ہو گئی...

میں ایک موٹر ٹرک کی سامنے کی سیٹ پر بیٹھ کر پتروگراد واپس گیا۔ ٹرک ایک مزدور چلا رہا تھا اور اس میں سرخ گاردوالے بھرے ہوئے تھے۔ ہمارے پاس کیروسین نہیں تھا اس لئے ہماری بتیاں نہیں جل رہی تھیں۔ سڑک پر گھر واپس لوٹنےوالی پرولتاری فوج اور ان کی جگہ لینے کے لئے جانےوالے نئے محفوظ دستوں کی ریل پیل تھی۔ ہماری ٹرک جیسی بڑی بڑی ٹرکیں، توپخانے کی قطاریں، ویکن رات میں ہماری ہی طرح بغیر بتیوں کے اندھے چلے آ رہے

تھے۔ ہم تیزی سے کھڑکھڑاتے جا رہے تھے، ٹکر سے بچنے کے لئے، جو ناگزیر معلوم ہوتی تھی، دائیں بائیں جھٹکے کھاتے ہوئے، پہیوں سے رگڑ کھاتے اور پیدل چلنےوالوں کی صلواتیں سنتے ہوئے۔

پورے افق پر دارالحکومت کی جگمگاتی روشنیاں بکھری ہوئی تھیں جو رات کو دن سے کہیں زیادہ شاندار لگ رہا تھا، جیسے اجاڑ میدان پر ڈھیر کیا ہوا ہیروں کا پشتہ ہو۔

جو بوڑھا مزدور ٹرک چلا رہا تھا اس کا ایک ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل پر تھا اور دوسرے سے اس نے دور چمکتے ہوئے دارالحکومت کی طرف فخر و خوشی کے احساس کے ساتھ اشارہ کیا۔

''میرا!،، اس نے چلا کر کہا، اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔ ''اب سب میرا ہے! میرا پتروگراد!،،

باب ۱۰

ماسکو

فوجی انقلابی کمیٹی نے غضبناک شدت کے ساتھ اپنی فتح کے بعد کے اقدامات کئے:

"۱۴ (۱) نومبر -

"ساری فوجی کوروں کی، ڈویژنوں اور رجمنٹوں کی کمیٹیوں کے نام، مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی ساری سوویتوں کے نام، سب کے، سارے لوگوں کے نام -

"کزاکوں، یونکروں، سپاہیوں، جہازیوں اور مزدوروں کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ الیکساندر فیودروویچ کیرنسکی پر عوام کے ایک ٹریبونل میں مقدمہ چلایا جائے - ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ کیرنسکی کو گرفتار کر لیا جائے اور اسے مندرجہ‌ذیل تنظیم کے نام پر حکم دیا جائے کہ وہ فوراً پتروگراد آئے اور خود کو ٹریبونل کے سامنے پیش کرے -

دستخط: اوسوری سوار رسالے کی
پہلی ڈویژن کے کزاک، چھاپہ‌مار
پتروگراد دستے کے یونکروں کی
کمیٹی، پانچویں فوج کا نمائندہ -
عوامی کمیسار دیبینکو -"

کمیٹی برائے نجات، دوما، سوشلسٹ انقلابیوں کی پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے — فخر کے ساتھ دعوی کرتے ہوئے کہ کیرنسکی ان کے ممبر ہیں — سب نے پرجوش احتجاج کیا کہ وہ صرف آئین ساز اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہو سکتے ہیں -

۱۶ (۳) نومبر کی شام کو میں نے سرخ گارد کے دو ہزار جوانوں کو دیکھا جو ہاتھ ہلاتے ہوئے ایک فوجی بینڈ کے پیچھے پیچھے زاگردنی پراسپکٹ پر مارچ کرتے جا رہے تھے۔ بینڈ ''مارسیلیز'' بجا رہا تھا جو ''سرخ پتروگراد'' کی مدافعت کرنےوالے اپنے بھائیوں کے گھر آنے پر خوش آمدید کہنے کے لئے جمع محنت کشوں کی سیاہ صفوں کے اوپر لہراتے ہوئے خون جیسے لال جھنڈوں کی موجودگی میں بہت ہی موزوں لگ رہا تھا۔ تلخ دھندلکے میں وہ سب، مرد اور عورت، اپنی بلند سنگینوں کو جھلاتے ہوئے ان سڑکوں پر سے گزر رہے تھے جن پر مدھم مدھم روشنی تھی اور جو کیچڑ سے پھسلنی ہو رہی تھیں، اور ان کے دونوں طرف بورژوا لوگوں کی خاموش بھیڑ تھی، حقارت سے بھرے ہوئے لیکن ڈرے ہوئے...

سبھی تو ان کے خلاف تھے — کاروباری لوگ، منافع خور، سرمایہ‌کار، زمیندار، فوجی افسر، سیاستداں، ٹیچر، طالب‌علم، آزاد پیشوں‌والے لوگ، دکاندار، کلرک، ایجنٹ۔ دوسری سوشلسٹ پارٹیاں بالشویکوں سے ایسی نفرت کرتی تھیں جس میں وہ کوئی کمی نہ کر سکتی تھیں۔ سوویتوں کے ساتھ عام مزدور، جہازی، سارے وہ سپاہی جنھوں نے ہمت نہیں ہاری تھی، بےزمین کسان اور چند — گنے چنے — دانشور...

عظیم روس کے دورترین کونوں میں کیرنسکی کی شکست کی خبر پہنچتی تھی، جس سے سڑکوں پر بے امید لڑائی کا سیلاب سا امنڈ آتا تھا، اور پرولتاری فتح کی زبردست گرج کی بازگشت بن کر واپس آتی تھی۔ کازان، ساراتوف، نوگورد، وینیتسا — جہاں خون سڑکوں پر بہہ نکلا تھا، ماسکو جہاں بالشویکوں نے بورژوازی کے آخری گڑھ یعنی کریملن کو اپنی توپوں کا نشانہ بنا دیا تھا۔

''وہ لوگ کریملن پر بمباری کر رہے ہیں!'' یہ خبر پتروگراد کی سڑکوں پر، تقریباً دہشت کے احساس کے ساتھ منہ درمنہ پھیل رہی تھی۔ ''سفید اور چمکتی ہوئی ماسکو میا'' سے آنےوالے مسافر بھیانک قصے سنا رہے تھے۔ ہزاروں مارے گئے، تویرسکایا اور کزنیتسکی موست آگ میں جل رہے تھے، واسیلی بلاژینی کا گرجا جل کر راکھ بن چکا تھا، اوسپینسکی جامع کلیسا کھنڈر بنتا جا رہا

تھا، کریملن کا اسپاسکی دروازہ ٹوٹنےوالا تھا، دوما کی عمارت جل کر تباہ ہو چکی تھی (۱)۔

بالشویکوں نے اب تک جو کچھ بھی کیا تھا وہ مقدس روس کے قلب میں کی جانےوالی اس بھیانک بےحرمتی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھا۔ مقدس شرقی کلیسا پر پھٹنےوالے اور روسی قوم کی جائے امان کو مٹی میں ملا دینےوالے گولوں کے دھماکے عقیدتمندوں کے کانوں کو سنائی دے رہے تھے...

۱۵ (۲) نومبر کو کمیسار برائے تعلیم لوناچارسکی عوامی کمیساروں کی کونسل کے اجلاس میں رو پڑے اور کمرے سے یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے کہ ''میں یہ نہیں برداشت کر سکتا! میں خوبصورتی اور روایت کی وحشیانہ تباہی نہیں گوارا کر سکتا...،،

اس سہ‌پہر کو ان کا استعفا کا خط شائع ہوا:

''مجھے ماسکو سے آنےوالے لوگوں سے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہاں کیا ہوا۔

''واسیلی بلاژینی کے جامع کلیسا، اوسپینسکی جامع کلیسا پر گولے باری کی جا رہی ہے۔ کریملن پر، جہاں اس وقت پتروگراد اور ماسکو کے اہم‌ترین فنی خزانے جمع ہیں، توپیں گولے برسا رہی ہیں۔ ہزاروں لوگ اس کے شکار ہو چکے ہیں۔

''بھیانک جدوجہد وہاں وحشیانہ غضبناکی کی سطح پر پہنچ چکی ہے۔

''باقی کیا رہ گیا ہے؟ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

''میں اسے گوارا نہیں کر سکتا۔ میرا پیالہ لبریز ہو چکا ہے۔ میں ان ہولناکیوں کی تاب لانے کے لائق نہیں ہوں۔

''ان خیالات کے دباؤ میں، جو مجھے پاگل کئے دے رہے ہیں، کام کرنا ناممکن ہے!

''اسی لئے میں عوامی کمیساروں کی کونسل سے الگ ہو رہا ہوں۔

''مجھے اس فیصلے کی سنجیدگی کا پورا احساس ہے۔ لیکن میں اب اور زیادہ برداشت نہیں کر سکتا...،، (۲)

اسی شام کو کریملن میں مقیم سفیدگاردوں اور یونکروں نے ہتھیار

ڈال دئے اور انھیں کوئی گزند پہنچائے بغیر باہر چلے جانے دیا گیا۔ صلحنامہ درج ذیل ہے :

''۱۔ کمیٹی برائے تحفظ عامہ کا وجود ختم ہوتا ہے۔

''۲۔ سفید گارڈ اپنے اسلحے حوالے کرکے منتشر ہوتی ہے۔ افسروں کے پاس ان کی تلواریں اور باضابطہ بغلی ہتھیار رہیں گے۔ فوجی اسکولوں میں صرف وہ اسلحے رہیں گے جو تعلیم و تربیت کے لئے ضروری ہیں۔ باقی سارے ہتھیاروں کو یونکر حوالے کرتے ہیں۔ فوجی انقلابی کمیٹی ذات کی آزادی و حرمت کی ضمانت کرتی ہے۔

''۳۔ ترک اسلحہ کے سوال کو، دفعہ ۲ کے اندراج کے مطابق، طے کرنے کے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کیا جاتا ہے جو فوجی انقلابی کمیٹی کے، افسران کے اور صلح کی بات‌چیت میں حصہ لینےوالی سب تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔

''۴۔ اس صلحنامے پر دستخط ہونے کے وقت سے دونوں فریق فوراً لڑائی بند کرنے اور ساری فوجی کارروائیوں کو روکنے کا حکم دیں گے اور اس حکم کی سخت تعمیل کو یقینی بنانے کے اقدامات کریں گے۔

''۵۔ صلحنامے پر دستخط ہونے کے بعد دونوں فریقوں نے جو قیدی بنائے ہیں انھیں رہا کر دیا جائےگا...''

اب دو دنوں سے شہر بالشویکوں کے کنٹرول میں تھا۔ خوفزدہ شہری مارے جانےوالے عزیزوں کی تلاش میں اپنے اپنے تہ خانوں سے نکل آئے تھے۔ سڑکوں پر سے مورچہ بندیاں ہٹائی جا رہی تھیں۔ لیکن ماسکو کی تباہی کے قصے کم ہونے کی بجائے بڑھتے ہی رہے... اور انھیں بھیانک رپورٹوں کے زیر اثر ہم نے وہاں جانے کا فیصلہ کیا۔

پتروگراد دو صدیوں سے دارالحکومت ہونے کے باوجود بہرحال ایک مصنوعی شہر ہے۔ ماسکو حقیقی روس ہے، روس جیسا وہ تھا اور جیسا وہ ہوگا۔ ماسکو میں ہمیں انقلاب کے بارے میں روسی عوام کے اصل احساسات ملیں گے۔ زندگی وہاں زیادہ شدید تھی۔

پچھلے ہفتے سے پتروگراد کی فوجی انقلابی کمیٹی نے عام ریلوے کارکنوں کی مدد سے نکولائی ریلوے کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے

لیا تھا اور جہازیوں نیز سرخ گارد والوں کی گاڑیوں پر گاڑیاں بھر بھر کر جنوب مغرب کی طرف بھیج رہے تھے... ہمیں اسمولنی سے پاس فراہم کئے گئے جن کے بغیر کوئی بھی دارالحکومت سے باہر نہیں جا سکتا تھا۔ جب ریل گاڑی کو ایک انجن دھکیل کر پلیٹ فارم پر لایا تو میلے کچیلے سپاہیوں کی ایک بھیڑ، سب کے سب کھانے پینے کی چیزوں کی بڑی بڑی گٹھریاں لئے ہوئے، دروازوں پر ٹوٹ پڑی، کھڑکیاں توڑ ڈالیں اور سب سارے کمپارٹمنٹوں میں بھر گئے، گزرگاہوں میں اٹ گئے اور یہاں تک کہ چھت پر بھی چڑھ گئے۔ ہم بھی کسی طرح دھنس دھنسا کر اپنے کمپارٹمنٹ میں پہنچ گئے لیکن تقریباً فوراً ہی کوئی بیس سپاہی داخل ہو گئے... جگہ صرف چار لوگوں کی تھی، ہم نے بحث کی، منت سماجت کی اور کنڈکٹر نے بھی ہمارا ساتھ دیا — لیکن سپاہی صرف ہنستے رہے۔ وہ بھلا ''بورژوا،، لوگوں کی فکر کیوں کریں؟ ہم نے اسمولنی کے جاری کردہ پاس دکھائے۔ سپاہیوں کا رویہ فوراً ہی بدل گیا۔

ایک نے چلا کر کہا ''دیکھو، ساتھیو، یہ امریکی کامریڈ ہیں۔ یہ تیس ہزار میل کا سفر کرکے ہمارا انقلاب دیکھنے آئے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ تھکے ہوئے ہیں...،،

با اخلاق اور دوستانہ معذرت کے ساتھ سپاہی وہاں سے جانے لگے۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم نے انھیں ایک کمپارٹمنٹ کا دروازہ توڑ کر اندر گھستے سنا جس پر دو موٹے تازے خوش پوش روسیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ انھوں نے کنڈکٹر کو رشوت دے کر اپنا دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا...

شام کو سات بجے کے قریب ہماری ریل گاڑی روانہ ہوئی، بے انتہا لمبی گاڑی جسے ایک کمزور چھوٹا سا انجن کھینچ رہا تھا جس میں لکڑی جلائی جاتی تھی۔ گاڑی دھیرے دھیرے، متعدد بار رک رک کر چل رہی تھی۔ چھت پر لدے ہوئے سپاہی اپنی ایڑیوں سے چھت کو پیٹ رہے تھے اور کسانوں کے دکھ بھرے گیت گا رہے تھے۔ اور گزرگاہ میں، جہاں اتنے لوگ ٹھسے ہوئے تھے کہ گزرنا ناممکن تھا، ساری رات پر زور سیاسی مباحثے ہوتے رہے۔ کبھی کبھی کنڈکٹر محض عادت کے طور پر ٹکٹ

دیکھنے آجاتا۔ ہمارے ٹکٹوں کے علاوہ اسے چند ہی ٹکٹ ملے اور آدھ گھنٹہ بیکار جوجھنے کے بعد اس نے بےبسی اور نا امیدی کے اظہار کے لئے ہاتھ اٹھائے اور چلا گیا۔ بڑی گھٹن تھی، فضا میں دھواں اور بدبو بھری تھی۔ اگر ٹوٹی ہوئی کھڑکیاں نہ ہوتیں تو رات بھر میں یقیناً ہمارا دم گھٹ گیا ہوتا۔

گھنٹوں بعد صبح کو ہم نے ایک برف پوش دنیا دیکھی۔ بڑی سخت سردی تھی۔ دوپہر کے قریب ایک کسان عورت سوار ہوئی جس کے پاس ڈبل روٹی کے ٹوکری بھر ٹکڑے اور کافی جیسی کسی نیم گرم چیز کا ایک پیپا تھا۔ تب سے اندھیرا ہونے تک سوائے بھری ہوئی ریل‌گاڑی کے اور کچھ نہ تھا، دھچکوں کے ساتھ چلتی اور رکتی ہوئی، اور کبھی کبھار اسٹیشن آتے جن کے اسٹال پر معمولی سامان ہوتا جس پر ایک بھوکی بھیڑ ٹوٹ پڑتی اور ہر چیز کا صفایا کر دیتی... اسی طرح کے ایک اسٹیشن پر میری مڈ بھیڑ نوگن اور ریکوف سے ہو گئی تھی۔ یہ لوگ کمیساروں کی کونسل سے علحدہ ہو گئے تھے اور اپنی شکایات خود اپنی سوویت* کے سامنے رکھنے کے لئے ماسکو واپس جا رہے تھے۔ اور آگے بخارین ملے، پستہ‌قد، سرخ داڑھی‌والے انسان جن کی آنکھیں کٹر مذہبی لوگوں کی سی تھیں۔ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ ''لینن سے بھی زیادہ بائیں بازو کے ہیں...''

پھر گھنٹی بجی اور ہم ریل‌گاڑی کی طرف لپکے، کھچا کھچ بھری ہوئی اور پرشور گزرگاہ میں گھس پل کر اپنا راستہ بناتے ہوئے... خوش مزاج بھیڑ تھی، لوگ تکلیفیں بھی پرمذاق صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کر رہے تھے، پتروگراد کی صورت حال سے لے کر برطانوی ٹریڈیونین نظام تک ہر چیز کے بارے میں لامتناہی بحث کر رہے تھے اور گاڑی پر جو چند بورژوا تھے ان کے ساتھ زور زور سے جھگڑ رہے تھے۔ ہمارے ماسکو پہنچنے سے پہلے تقریباً ہر کمپارٹمنٹ نے کھانا حاصل کرنے اور تقسیم کرنے کےلئے ایک کمیٹی منظم کرلی تھی۔ اور یہ کمیٹیاں سیاسی جتھوں میں بٹ گئی تھیں جو بنیادی اصولوں پر بحث کر رہے تھے...

---

* ملاحظہ ہو باب ۱۱۔

ماسکو کا اسٹیشن بالکل اجاڑ تھا۔ ہم کمیسار کے دفتر میں گئے تاکہ اپنی واپسی کے ٹکٹوں کا بندوبست کرلیں۔ وہ روکھا سا نوجوان تھا جس کے کندھوں پر لفٹننٹ کی پٹیاں لگی تھیں۔ جب ہم نے اسے اپنے اسمولنی کے جاری کردہ کاغذات دکھائے تو وہ بگڑ گیا اور بولا کہ وہ بالشویک نہیں ہے بلکہ وہ تو کمیٹی برائے تحفظ عامہ کی نمائندگی کرتا ہے... یہ مثالی بات تھی — شہر کی فتح کے نتیجے میں جو عام خلفشار تھا اس میں فاتحوں کو خاص ریاوے اسٹیشن کا خیال ہی نہ رہا...

کوئی گھوڑا گاڑی نہیں نظر آ رہی تھی۔ لیکن سڑک پر کچھ دور چل کر ہم نے ایک کوچوان کو جگایا جو روئی کا بڑا موٹا لبادہ پہنے ہوئے اپنی چھوٹی‌سی برف گاڑی کے کوچ بکس پر سیدھا بیٹھا سو رہا تھا۔ ''شہر کے مرکز تک جانے کا کتنا ہوگا؟''

اس نے اپنا سر کھجایا۔ ''صاحب لوگوں کو کسی ہوٹل میں کوئی کمرہ نہ ملےگا'' اس نے کہا۔ ''لیکن میں آپ کو سو روبل میں لے چلوں‌گا...'' انقلاب سے پہلے دو روبل لگتے تھے! ہم نے اعتراض کیا لیکن وہ بس کندھے اچکا کر رہ گیا۔ پھر بولا ''آجکل برف گاڑی چلانے کے لئے بڑا جگرا چاہئے ہوتا ہے''۔ ہم نے بڑا زور لگایا لیکن وہ پچاس سے کم پر راضی نہ ہوا... جب ہم خاموش، برف پوش دھندلی سڑکوں پر جا رہے تھے تو اس نے پچھلے چھ دنوں کی لڑائی کے دوران میں اپنے احوال بیان کئے۔ اس نے کہا ''چلے جا رہے ہیں یا کسی نکڑ پر سواری کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک 'پوف،! توپ کا ایک گولا یہاں پھٹا، 'پوف،! — ایک گولا وہاں پھٹا۔ ٹھائیں ٹھائیں ٹھائیں! — کوئی مشین گن چلی... میں نے گھوڑا دوڑایا، شیطان ہر جگہ گولی چلا رہے تھے۔ میں ایک اچھی سی خاموش سڑک پر پہنچ کر رک گیا، لیکن ذرا کی ذرا آنکھ لگی کہ 'پوف،! — ایک اور گولا، ٹھائیں ٹھائیں ٹھائیں... شیطان! شیطان! شیطان! برررر!''

شہر کے مرکز میں برف جمی سڑکیں اس طرح خاموش تھیں جیسے بیماری کے بعد ہاتھ پاؤں سست پڑ گئے ہوں۔ بس چند آرک لائٹیں جل رہی تھیں اور بس چند لوگ فٹ پاتھوں پر تیز تیز چلے جا رہے تھے۔ زبردست میدان سے بے انتہا سرد ہوا کے جھونکے

آ رہے تھے اور ہڈیوں تک میں سمائے جا رہے تھے۔ پہلے ہوٹل میں ہم ایک ایسے دفتر میں داخل ہوئے جہاں دو موم بتیوں کی روشنی تھی۔

''ہاں ہمارے پاس کچھ بہت اچھے کمرے ہیں لیکن گولیوں سے ساری کھڑکیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اگر صاحب تھوڑی سی تازہ ہوا کا کوئی خیال نہ کریں تو...''

تویرسکایا پر دکانوں کی کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور سڑکوں پر گولوں کے بنائے ہوئے گڑھے اور اکھڑے ہوئے پتھر تھے۔ ایک کے بعد ایک ہوٹل، سب بھرے ہوئے، یا پھر مالک ابھی تک اتنے ڈرے ہوئے تھے کہ وہ بس اتنا ہی کہہ پاتے تھے ''نہیں نہیں، کوئی کمرہ نہیں ہے!'' خاص خاص سڑکوں پر، جہاں بڑے بینک یا تجارتی ادارے تھے، بالشویک توپ خانہ بغیر کسی امتیاز کے کارگر ہوا تھا۔ جیسا کہ ایک سوویت افسر نے مجھے بتایا ''جب ہمیں یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ یونکر اور سفید گارد والے کہاں ہیں تو ہم ان کی تھیلیوں پر گولےباری کرتے تھے...''

بالآخر بڑے ''نیشنل'' ہوٹل‌والوں نے ہمیں ٹھہرانا منظور کر لیا اس لئے کہ ہم غیرملکی تھے اور فوجی انقلابی کمیٹی نے غیرملکیوں کی رہائش کی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا تھا... سب سے اوپر کی منزل پر مینجر نے ہمیں وہ جگہ دکھائی جہاں بموں کی کرچوں نے کئی کھڑکیاں توڑ دی تھیں۔ اس نے اپنے تصور ہی میں مفروضہ بالشویکوں پر مکے تانے: ''لیکن ٹھہر جائیے، ان کا دن بھی آنے ہی والا ہے۔ بس چند ہی دنوں میں ان کی حکومت ٹوٹ جائےگی اور تب پھر ہم ان کو مزا چکھائیں‌گے!''

ہم نے ایک شاکاہاری ریستوراں میں کھانا کھایا جس کا نام بڑا دل لبھانےوالا تھا ''میں کسی کو نہیں کھاتا''۔ وہاں تالستائی کی ایک تصویر بڑے نمایاں طور سے دیوار پر لگی ہوئی تھی۔ اس کے بعد ہم سڑکوں پر گھومنے نکلے۔

ماسکو سوویت کا صدر دفتر سابق گورنر جنرل کے محل میں تھا۔ یہ ایک سفید عمارت تھی جس کا سامنا اسکوبلیف چوک پر تھا۔ سرخ گاردوالے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ چوڑے درباری زینوں کی دیواروں پر کمیٹی میٹنگوں کے اعلانات اور سیاسی

پارٹیوں کی اپیلیں چسپاں تھیں۔ ان کے اوپر ہم بلند چھتوں والے کئی پیش ایوانوں سے گزرے جن میں سرخ لباس والی تصویریں سنہرے فریموں میں آویزاں تھیں۔ پھر ہم ریاستی سیلون میں داخل ہوئے جہاں عظیم الشان بلوریں فانوس اور ملمع دار کارنسیں تھیں۔ دبی دبی آواز باتیں کرنے کی بھنن بھنن اور کوئی بیس سلائی مشینوں کے چلنے کی آواز بھری ہوئی تھی۔ سرخ اور سیاہ سوتی کپڑے کے بڑے بڑے تھان لکڑی کے فرش اور میزوں پر کھول کر پھیلا دئے گئے تھے۔ میزوں کے برابر بیٹھی ہوئی کوئی ۵۰ عورتیں انقلابی جانبازوں کے جنازے کے لئے پرچم اور جھنڈے کاٹ رہی تھیں اور سی رہی تھیں۔ ان عورتوں کے چہروں کو دشوارترین زندگی نے کھرا اور کھردرا بنا دیا تھا۔ اب وہ تندروئی سے کام کر رہی تھیں۔ اور بہتوں کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ تھیں... سرخ فوج کے بہت لوگ مارے گئے تھے۔

ایک کونے میں ایک میز کے پاس روگوف بیٹھے تھے، ذہین، داڑھی دار شخص، عینک لگائے اور مزدوروں والی سیاہ کرتی پہنے ہوئے۔ انھوں نے ہمیں دعوت دی کہ ہم اگلی صبح کو جنازے کے جلوس میں مرکزی کمیٹی کے ساتھ مارچ کریں...

انھوں نے کہا ''منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کو کچھ بھی سکھانا ناممکن ہے! سمجھوتے بازی کی ان کی عادت پڑ گئی ہے۔ ذرا سوچئے! انھوں نے یہ تجویز کی کہ ہم یونکروں کے ساتھ جنازے کا مشترکہ جلوس نکالیں!''

ہال کو پار کرتا ایک شخص سپاہیوں کا خستہ حال کوٹ اور ٹوپی پہنے ہوئے آیا جس کا چہرہ جانا پہچانا سا لگا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ملنیچانسکی ہیں جنھیں میں بے یون، نیو جرسی میں ''اسٹینڈرڈ آئیل'' کی بڑی ہڑتال کے دوران میں گھڑی ساز جارج ملچر کی حیثیت سے جانتا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ اب وہ ماسکو کے دھات کاروں کی یونین کے سکرٹری ہیں اور لڑائی کے دوران میں فوجی انقلابی کمیٹی کے ایک کمیساز تھے۔

انھوں نے اپنے خراب کپڑے دکھاتے ہوئے چلا کر کہا ''بات یہ ہے کہ میں ساتھیوں کے ساتھ کریملن میں تھا جب یونکر پہلی مرتبہ آئے۔ انھوں نے مجھے ایک تہ خانے میں بند کر دیا اور میرا

اوورکوٹ، میرا روپیہ پیسہ، گھڑی یہاں تک کہ میری انگوٹھی سب چھین لیا۔ میرے پاس پہننے کو بس یہی رہ گیا ہے!"

ان سے مجھے چھہ دن کی اس خونریز لڑائی کی بہت سی تفصیلات معلوم ہوئیں جس نے ماسکو کو دو حصوں میں بانٹ دیا تھا۔ پتروگراد کے برعکس ماسکو میں میونسپل دوما نے یونکروں اور سفیدگارد والوں کی کمان سنبھال لی تھی۔ میئر رودنیف اور دوما کے صدر مینور نے کمیٹی برائے تحفظ عامہ اور فوجوں کی سرگرمیوں کی ہدایت کی۔ شہر کے کمانڈانٹ ریابتسیف جمہوری فطرت کے آدمی تھے اور وہ فوجی انقلابی کمیٹی کی مخالفت کرنے میں جھجک رہے تھے لیکن دوما نے انھیں مجبور کر دیا... کریملن پر قبضہ کرنے کے لئے ان پر میئر نے زور دیا۔ اس نے کہا کہ "وہاں وہ تم پر گولیاں چلانے کی ہمت نہیں کر سکتے"...

ایک گیریسن رجمنٹ طویل بےعملی سے بری طرح پست ہمت ہو چکی تھی۔ اس سے دونوں فریقوں نے رجوع کیا۔ رجمنٹ نے یہ فیصلہ کرنے کے لئے میٹنگ کی کہ کیا اقدام کیا جائے۔ یہ طے ہوا کہ رجمنٹ غیرجانبدار رہے اور اپنی موجودہ سرگرمیاں جاری رکھے — جو جوتوں کے لئے ربر کے بالائی غلاف اور سورج مکھی کے بیج بیچنے پر مشتمل تھیں!

ملنیچانسکی نے بتایا: "لیکن بدترین چیز یہ تھی کہ ہمیں لڑائی کے ساتھ ہی ساتھ منظم بھی ہونا تھا۔ دوسرے فریق کو معلوم تھا کہ اسے کیا کرنا ہے لیکن یہاں سپاہیوں کی اپنی سوویت تھی اور مزدوروں کی اپنی... اس بات پر سخت حجت ہوئی کہ کمانڈر انچیف کسے ہونا چاہئے۔ بعض رجمنٹیں یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ وہ کیا کریں کئی کئی دن تک بحث کرتی رہیں، اور جب افسران اچانک ہمیں چھوڑکر بھاگ گئے تو ہمارے پاس احکامات دینے کے لئے لڑائی کا اسٹاف ہی نہ تھا..."

انھوں نے میرے لئے واضح ننھی ننھی تصویریں سی کھینچ دیں۔ ایک سرد سرمئی دن کو وہ نکیتسکایا کے نکڑ پر کھڑے تھے اور سڑک پر مشین گن کی گولیوں کی بوچھار تھی۔ وہاں چھوٹے لڑکوں کی ایک بھیڑ جمع ہو گئی تھی — آوارہ گرد لڑکے جو پہلے اخبار بیچتے تھے۔ چیختے ہوئے، ہنسی مذاق کرتے ہوئے جیسے یہ بھی

کوئی نیا کھیل ہو، وہ انتظار کرتے رہے اور جب گولیاں ذرا کم ہوئیں تو انھوں نے دوڑ کر سڑک پار کرنے کی کوشش کی... بہت سے مارے گئے لیکن باقی دوڑ کر واپس لوٹ آئے یا اس پار نکل گئے، ہنستے ہوئے، ایک دوسرے کو للکارتے ہوئے....

شام کو دیر سے میں ''اشراف کے کلب،، میں گیا' جہاں ماسکو کے بالشویکوں کی میٹنگ ہونےوالی تھی اور نوگن، ریکوف اور دوسروں کی رپورٹ پر غور کیا جانےوالا تھا جو عوامی کمیساروں کی کونسل سے الگ ہو گئے تھے۔

جہاں میٹنگ ہو رہی تھی یہ ایک تھیٹر تھا جس میں پرانی حکمرانی میں افسروں اور جگمگاتی ہوئی خواتین کے سامنے تازہ‌ترین فرانسیسی مزاحیہ ڈراموں کی غیرپیشہ‌ورانہ پیش‌کشیں ہوتی تھیں۔

سب سے پہلے تھیٹر میں دانشور پہنچ گئے جو شہر کے مرکز سے پاس ہی رہتے تھے۔ نوگن نے تقریر کی اور صاف ظاہر تھا کہ ان کے سننےوالوں میں سے زیادہ‌تر لوگ ان کے ہم خیال ہیں۔ مزدور بہت دیر میں آئے اس لئے کہ ان کی بستیاں شہر کی مضافات میں تھیں اور ٹرامیں نہیں چل رہی تھیں۔ لیکن آدھی رات کے قریب مزدوروں نے دس دس بیس بیس کی ٹولیوں میں سیڑھیوں پر چڑھنا شروع کیا — تنومند، اکل کھرے لوگ، موٹے جھوٹے کپڑے پہنے، لڑائی کی صف سے سیدھے چلے آئے تھے جہاں وہ ایک ہفتے تک بھوتوں کی طرح لڑے تھے اور جہاں انھوں نے اپنے ساتھیوں کو چاروں طرف گرتے اور مرتے دیکھا تھا۔

میٹنگ باقاعدہ طور پر شروع ہی ہوئی تھی کہ نوگن پر طنزیہ فقروں اور غصے میں بھری پکاروں کا طوفان پھٹ پڑا۔ انھوں نے بحث کرنے کی، وضاحت کرنے کی بیکار کوشش کی، لوگ انھیں نہیں سنیں‌گے۔ انھوں نے عوامی کمیساروں کی کونسل کو چھوڑ دیا، لڑائی چل رہی تھی اور انھوں نے اپنی چوکی کو چھوڑ دیا۔ جہاں تک بورژوا پریس کا تعلق ہے تو یہاں ماسکو میں اب کوئی بورژوا پریس نہیں ہے۔ میونسپل دوما کو بھی توڑ دیا گیا ہے۔ بخارین کھڑے ہوئے، بےرحم، منطقی، آواز ایسی کہ جو حملے کرتی تھی اور وار کرتی تھی، حملے کرتی تھی اور وار کرتی تھی... انھیں لوگوں نے جگمگاتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سنا۔ قرارداد، عوامی کمیساروں کی

کونسل کے اقدام کی حمایت، غالب اکثریت سے منظور۔ یہ تھا ماسکو کا فیصلہ... (۳) (۴)

رات گئے ہم خالی سڑکوں پر سے گزرے اور ایورسکی دروازے سے نکل کر کریملن کے سامنے سرخ چوک میں آئے۔ واسیلی بلاژینی کا گرجا حیرت انگیز طور پر خوبصورت نظر آ رہا تھا، اس کے شوخ رنگوں والے، پیاز کی شکل کے، نقش و نگار سے آراستہ گنبد اندھیرے میں دھندلے دھندلے دکھائی دیتے تھے۔ کسی طرح بھی نہ لگتا تھا کہ اسے کوئی نقصان پہنچا ہے... چوک کے ایک طرف کریملن کے سیاہ مینار اور دیواریں تھیں۔ بلند دیواروں پر چڑھے ہوئے شعلوں کی سرخ سرخ روشنی تھرتھرا رہی تھی اور وسیع و عریض میدان کے اس پار سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور کدالیں اور بیلچے چل رہے تھے۔ ہم میدان پار کرکے ادھر گئے۔

دیوار کے دامن میں مٹی اور چٹانوں کا ڈھیر لگا تھا۔ ان پر چڑھ کر ہم نے دو زبردست گڑھوں میں دیکھا، دس پندرہ فٹ گہرے اور ۵۰ گز لمبے جہاں سیکڑوں سپاہی اور مزدور بڑے بڑے الاؤں کی روشنی میں کھدائی کر رہے تھے۔

ایک نوجوان طالب‌علم نے ہم سے جرمن زبان میں بات کی۔ اس نے سمجھایا ''یہ برادرانہ قبر ہے۔ کل یہاں ہم ۵۰۰ پرولتاریوں کو دفن کریں‌گے جنھوں نے انقلاب کے لئے جان دی ہے۔''

وہ ہمیں لیکر گڑھے میں اترا۔ کدالیں اور بیلچے جنونی‌تیزی کے ساتھ چل رہے تھے اور مٹی کا پہاڑ بلند تر ہوتا جا رہا تھا۔ کوئی بھی بات نہیں کر رہا تھا۔ اوپر رات تاروں بھری تھی اور قدیم شہنشاہی کریملن کی دیوار بےانتہا بلند معلوم ہوتی تھی۔

طالب‌علم نے کہا ''یہاں اس مقدس جگہ، روس کی سب سے مقدس جگہ ہم اپنے مقدس‌ترین لوگوں کو دفن کریں‌گے۔ یہاں جہاں زاروں کے مقبرے ہیں، اب ہمارے زار یعنی عوام ابدی نیند سوئیں‌گے...'' اس کا بازو گل‌پٹی میں تھا۔ لڑائی میں اسے گولی لگی تھی۔ اس نے اسے دیکھا۔ ''تم دوسرے ملکوں کے لوگ ہم روسیوں کو حقارت سے دیکھتے تھے اس لئے کہ ہم نے ازمنۂ وسطی کی بادشاہت کو اتنے دنوں تک برداشت کیا۔ لیکن ہم نے دیکھا

کہ زار ہی دنیا میں اکیلا ظالم نہیں ہے۔ سرمایہداری اس سے بھی بری ہے اور دنیا کے ہر ملک میں سرمایہداری کی شہنشاہی ہے... روسی انقلابی طریقۂ کار بہترین ہے...''

جب ہم چلے تو گڑھے میں کھدائی کرنےوالے بھی، تھکے ہوئے اور سردی کے باوجود پسینے میں تر، بھاری قدموں سے اوپر آنے لگے تھے۔ سرخ چوک کے اس پار سے لوگوں کی ایک سیاہ گتھی سی دوڑتی ہوئی آئی۔ وہ سب گڑھے میں اتر گئے، اوزار اٹھائے اور کھودنے لگے، کھودتے رہے، زبان سے ایک لفظ بھی کہے بغیر...

اس طرح ساری طویل رات عوام کے رضاکار ایک دوسرے کی جگہ لیتے رہے، اپنی تیز رفتاری میں کبھی بھی رکے بغیر یہاں تک کہ سحر کی سرد روشنی نے بہت بڑے چوک پر سے، جو برف سے سفید ہو رہی تھی، اور برادرانہ قبر کے کھلے منہ بھورے گڑھوں پر سے ،جو بالکل پورے ہو چکے تھے، نقاب اٹھا دی۔

ہم سورج نکلنے سے پہلے اٹھے اور اندھیری سڑکوں پر ہوتے ہوئے جلدی جلدی اسکوبلیف چوک کی طرف چلے۔ پورے بڑے شہر میں ایک نفس بھی نظر نہ آتا تھا لیکن پاس سے اور دور سے ہلچل کی ایک ہلکی سی آواز آ رہی تھی جیسے تیز ہوا کی آمد آمد ہو۔ سوویت کے صدر دفتر کے سامنے زرد دھندلکے میں عورتوں اور مردوں کی ایک چھوٹی سی جماعت پہنچ گئی تھی جن کے ہاتھوں میں سنہرے حروف میں لکھے ہوئے سرخ پرچموں کے ڈھیر تھے — ماسکو سوویت کی مرکزی عاملہ کمیٹی کے پرچم۔ اجالا ہو گیا۔ دور سے آنےوالی ہلچل کی آواز زیادہ گہری اور زیادہ تیز، مستقل زبردست آہنگ بن گئی۔ شہر جاگ رہا تھا۔ ہم تویرسکایا پر چلے۔ ہمارے سروں کے اوپر پرچم لہرا رہے تھے۔ ہمارے راستے میں جو چھوٹے چھوٹے گرجے آئے ان میں تالے پڑے تھے اور اندھیرا تھا، اور ایورسکی دوشیزہ کے گرجے میں بھی، جہاں ہر نیا زار کریملن میں تاجپوشی کے لئے جانے سے پہلے جایا کرتا تھا اور جو دن رات ہمیشہ کھلا رہتا تھا جہاں ہر وقت بھیڑ لگی رہتی تھی اور جو مذہبی شبیہوں کے سونے چاندی اور جواہرات کو منور کرنےوالی عقیدتمندوں کی شمعوں سے جگمگاتا رہتا تھا۔ لوگ کہتے

تھے کہ جب نپولین ماسکو میں تھا تب سے آج پہلی بار موم بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔

مقدس شرقی کلیسا نے اپنی حضوری کے نور کو ماسکو سے ہٹا لیا تھا جو ایسے ناپاک سنپولیوں کا شہر تھا جنھوں نے کریملن پر گولےباری کی تھی۔ گرجا گھر تاریک اور خاموش اور سرد تھے۔ پادری غائب ہو گئے تھے۔ سرخ تدفین میں رسوم کی ادائگی کے لئے کوئی پادری نہیں تھے، مرنےوالوں کی بخشائش کی رسم نہیں ادا کی گئی اور نہ منکروں کی قبر پر کسی طرح کی عبادت کی گئی۔ ماسکو کے میٹروپولیٹن (اسقف اعظم) تیخون جلدھی سوویتوں کے خلاف کفر کا فتوی دینےوالے تھے...

دکانیں بھی بند تھیں اور صاحب جائیداد طبقہ گھر سے باھر نہیں نکلا — لیکن اس کے اسباب دوسرے تھے۔ یہ عوام کا دن تھا، جن کی آمد کی چاپ چڑھتی ہوئی مد کی طرح گرجدار تھی...

ایورسکی دروازے سے ایک انسانی سیلاب رواں ہو چکا تھا اور وسیع سرخ چوک میں ہزارھا لوگ ٹولیوں میں جمع تھے۔ میں نے بھیڑ کو ایورسکی گرجے کے سامنے سے گزرتے دیکھا جہاں پہلے ہمیشہ راھرو اپنے اوپر صلیب کا نشان بناتا تھا۔ آج جیسے کسی نے اسے دیکھا ھی نہیں...

کریملن کی دیوار کے پاس لوگوں کے ٹھٹھ لگے تھے جن میں گھس پل کر ھم آگے آئے اور مٹی کے ایک تودے پر کھڑے ھو گئے۔ وھاں پہلے سے کئی لوگ تھے۔ انھیں میں سپاھی مورانوف بھی تھے جنھیں ماسکو کا کمانڈانٹ منتخب کیا گیا تھا — لمبے، سادہ سے آدمی، داڑھی دار نیک چہرہ۔

سرخ چوک آنےوالی ساری سڑکوں پر سے لوگوں کا سیلاب امڈا چلا آ رہا تھا، ہزارھا ہزار لوگ، سب کے سب غریب اور محنت کش۔ ایک فوجی بینڈ مارچ کرتا ھوا آیا، ''انٹرنیشنل،، کی دھن بجاتا ھوا اور بیساختہ گیت کی دھن کو لوگوں نے اٹھا لیا اور وہ سمندر کی ھلکی لہروں کی طرح، مدھم اور مقدس انداز میں پھیل گیا۔ کریملن کی دیوار کے اوپر سے بےانتہا بڑے بڑے سرخ پرچم لٹک کر زمین تک آ رھے تھے، جن پر سنہرے اور سفید حروف میں لکھا ھوا تھا ''عالمی سماجی انقلاب کی ابتدا کے شہید،، اور ''دنیا کے مزدوروں کی برادری، زندہ باد!،،

تیز ٹھنڈی ہوا کا جھونکا چوک سے گزرا اور پرچموں کو لہرا گیا۔ اب شہر کے دوردراز حصوں سے مختلف کارخانوں کے مزدور اپنے جنازوں کو لئے ہوئے آ رہے تھے جنھیں دروازے کے اس پار دیکھا جا سکتا تھا، ان کے پرچموں کی شوخ رنگی اور جو تابوت وہ اٹھائے ہوئے تھے ان کی گہری، خون جیسی سرخی۔ یہ بھونڈے بکسے تھے، بغیر رندہ کی ہوئی لکڑی کے بنائے اور قرمزی رنگ سے رنگے ہوئے، جنھیں ان پڑھ غیر شائستہ لوگ کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے جن کے چہروں پر آنسو بہہ رہے تھے۔ ان کے پیچھے عورتیں تھیں جو سسک رہی تھیں اور ڈھاڑیں مار رہی تھیں، یا سفید بےجان چہروں سمیت بےلوچ انداز میں چل رہی تھیں۔ بعض تابوت کھلے تھے اور ان کے ڈھکنے ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، کچھ پر گوٹ‌دار یا روپہلا کپڑا پڑا ہوا تھا یا اس کے اوپر سپاہیوں‌والی ٹوپی جڑی تھی۔ بدنما کاغذی پھولوں کے بہت سے حلقے بھی تھے...

ایک باقاعدہ گلیارے میں سے ہوتا ہوا، جو کھلتا تھا اور پھر بند ہو جاتا تھا، جلوس دھیرے دھیرے ہماری طرف آرہا تھا۔ اب دروازے سے پرچموں کا بےانت دھارا نکل رہا تھا، ہلکے گہرے سرخ رنگ کے، جن پر روپہلے یا سنہرے حرفوں سے لکھا ہوا تھا اور سرے پر سے کنزیپ کی گرھیں لٹک رہی تھیں۔ اور کچھ نراجیت پسندوں کے جھنڈے تھے — سیاہ جن پر سفید حرفوں سے لکھا ہوا تھا۔ بینڈ انقلابی جنازے کا مارچ بجا رہا تھا اور ننگے سر کھڑے ہوئے لوگوں کے زبردست ہجوم کے گانے کے ساتھ ساتھ جلوس‌والے بھی پھٹی آواز میں گا رہے تھے، سسکیوں سے ان کے گلے رندھے جا رہے تھے...

کارخانوں کے مزدوروں کے بیچ بیچ میں سپاہیوں کی کمپنیاں آتیں، اپنے لوگوں کے تابوت اٹھائے ہوئے اور سوار دستے آتے جن کے گھوڑے سلامی کی چال چلتے ہوتے اور توپخانے کی بیٹریاں ہوتیں جن کی توپیں سرخ اور سیاہ کپڑے میں لپٹی ہوتیں — ایسا لگتا تھا کہ ہمیشہ کے لئے۔ ان کے پرچموں پر لکھا تھا ''تیسری انٹرنیشنل زندہ باد!،، یا ''ہم ایک دیانتدارانہ، عام اور جمہوری صلح چاہتے ہیں!،،

جلوس والے اپنے تابوت اٹھائے ہوئے دھیرے دھیرے قبر کے دھانے تک آتے اور کندھے دینے والے مٹی کے ڈھیر پر چڑھ کر گڑھے میں اتر جاتے۔ ان میں بہت سی عورتیں تھیں، ہٹی کٹی پرولتاری عورتیں۔ جنازے کے پیچھے دوسری عورتیں ہوتیں، نوجوان اور غم سے نڈھال عورتیں یا بوڑھی جھریوں دار عورتیں، زخمی جانوروں کی طرح چیختی ہوئی، جو اپنے اپنے بیٹوں اور شوہروں کے ساتھ ہی برادرانہ قبر میں دفن ہو جانا چاہتیں اور جب انہیں دردمند ہاتھ پکڑتے تو وہ بین کرتیں۔ غریب ایک دوسرے سے بڑی محبت کرتے ہیں!

سارے طویل دن جنازے کا جلوس گزرتا رہا، ایورسکی دروازے سے داخل ہوتا اور نکولسکایا کے راستے سرخ چوک سے نکل جاتا، سرخ پرچموں کا ایک دریا، جن پر امید اور اخوت اور حیرت انگیز پیش گوئیوں کے الفاظ ثبت تھے، جن کے پس منظر میں ۵۰ ہزار لوگ تھے — جن پر ساری دنیا کے مزدوروں اور ان کی آنے والی پشتوں کی نگاہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لگی ہوئی تھیں...

ایک ایک کرکے ۵۰۰ تابوتوں کو گڑھے میں رکھا گیا۔ دھندلکا ہو گیا لیکن ابھی تک پرچم چلے آ رہے تھے، کبھی لٹکے ہوئے کبھی لہراتے ہوئے، بینڈ جنازے کا مارچ بجا رہا تھا اور جم غفیر گا رہا تھا۔ قبر کے اوپر بے برگ درختوں سے پھولوں کے حلقے لٹکے ہوئے تھے جیسے ان میں عجیب و غریب رنگ برنگے پھول کھل آئے ہوں۔ دو سو لوگوں نے بیلچوں سے مٹی ڈالنی شروع کی جو تابوتوں پر دبی دبی آواز کے ساتھ گر رہی تھی اور گانے کے شور کے باوجود سنائی دے رہی تھی...

روشنیاں جل اٹھیں۔ آخری پرچم گزر گئے اور آخری بین کرتی ہوئی عورتوں نے وہاں سے جاتے ہوئے مڑ مڑ کر احترام بھری شدت کے ساتھ دیکھا۔ دھیرے دھیرے اس بڑے چوک سے پرولتاری مد اتر گئی...

اچانک مجھے احساس ہوا کہ عقیدتمند روسی عوام کو اب پادریوں کی ضرورت نہیں جو دعائیں پڑھ کر انہیں جنت میں پہنچائیں۔ زمین پر وہ ایک ایسی سلطنت کی تعمیر کر رہے ہیں جو کسی بھی جنت کی ہر سلطنت سے زیادہ روشن ہے اور جس کے لئے جان دینا مایۂ افتخار ہے۔

باب ۱۱

اقتدار کی تسخیر (۱)

"روس کی قوموں کے حقوق کا اعلان نامہ (۲)

"... اس سال جون میں سوویتوں کی پہلی کانگرس نے روس کی قوموں کے حق خود ارادیت کا اعلان کیا تھا۔

"پچھلے اکتوبر میں سوویتوں کی دوسری کانگرس نے روس کی قوموں کے اس لاینفک حق کی توثیق زیادہ فیصلہ کن انداز میں اور زیادہ قطعیت کے ساتھ کی۔

"ان کانگرسوں کی مرضی کو بروئے عمل لاتے ہوئے عوامی کمیساروں کی کونسل نے قومیتوں کے سوال میں اپنی سرگرمی کی بنیاد کی حیثیت سے مندرجہ ذیل اصول قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے:

"۱ - روس کی قوموں کی برابری اور خودمختاری۔

"۲ - روس کی قوموں کا آزادانہ حق خود ارادیت، علحدگی اور ایک آزاد ریاست کی تشکیل کی حد تک۔

"۳ - کسی بھی اور ساری قومی و قومی مذہبی مراعات اور پابندیوں کا خاتمہ۔

"۴ - روس کی سرزمین پر بسنے والی قومی اقلیتوں اور نسلی گروہوں کا آزادانہ ارتقا۔

"قومیتوں کے ایک کمیشن کی تشکیل کے فوراً بعد متعلقہ فرامین تیار کئے جائیں گے۔

قومیتوں کے عوامی کمیسار
ایوسف جوگشویلی استالین۔

روسی جمہوریہ کے نام پر عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر
و۔ اولیانوف (لینن)۔"

کیف میں مرکزی رادا نے فوراً یوکرین کے آزاد جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا اور یہی ہیلسنگفورس میں سینیٹ کے ذریعے فن‌لینڈ کی حکومت نے بھی کیا۔ سائبیریا اور قفقاز میں آزاد ''حکومتیں،، نمودار ہو گئیں۔ پولش خاص فوجی کمیٹی نے تیزی کے ساتھ ان پولش دستوں کو جمع کیا جو روسی فوج میں تھے، ان کی کمیٹیاں توڑ دیں اور بڑی سخت ڈسپلن قائم کر دی...

ان ساری ''حکومتوں،، اور ''تحریکوں،، میں دو خصوصیات مشترک تھیں۔ ان پر صاحب جائیداد طبقوں کا کنٹرول تھا اور وہ بالشویزم سے خوف کھاتی اور نفرت کرتی تھیں...

بوکھلا دینے‌والی تبدیلی کے درمیان عوامی کمیساروں کی کونسل سوشلسٹ نظام کی پاڑ مستعدی کے ساتھ باندھ رہی تھی۔ سماجی بیمے کے بارے میں، مزدوروں کے کنٹرول کے بارے میں فرامین، وولست (تحصیل) اراضی کمیٹیوں کے لئے قواعد و ضوابط، عہدوں اور خطابات کا خاتمہ، پرانی عدالتوں کا خاتمہ اور عوامی ٹریبونل کا قیام... (۳)

ایک فوج کے بعد دوسری فوج، ایک بیڑے کے بعد دوسرے بیڑے نے نمائندہ وفد بھیجے، ''عوام کی نئی حکومت کو پرمسرت تہنیت پہنچانے کے لئے۔،،

ایک دن اسمولنی کے سامنے میں نے ایک خستہ حال رجمنٹ کو دیکھا جو ابھی ابھی خندقوں سے آئی تھی۔ بڑے دروازوں کے سامنے سپاہیوں کی صف بندھی تھی، دبلے پتلے اور سرمئی چہرے، عمارت کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے اس کے اندر خدا ہو۔ ان میں سے کچھ نے دروازے پر بنے ہوئے شہنشاہی عقابوں کی طرف اشارہ کیا، ہنستے ہوئے... سرخ گارد والے پہرہ بدلنے کے لئے آئے۔ سارے سپاہی مڑ کر دیکھنے لگے، جیسے ان کے بارے میں سنا تو ہو لیکن کبھی دیکھا نہ ہو۔ وہ خوش مزاجی سے ہنسے اور اپنی صف سے آگے بڑھ کر انھوں نے سرخ گاردوالوں کی پیٹھ تھپتھپائی اور ساتھ میں کچھ مذاق کچھ تعریف کے انداز میں چند فقرے کہے...

عارضی حکومت ختم ہو چکی تھی۔ ۱۵ (۲) نومبر کو دارالحکومت کے سارے گرجوں میں پادریوں نے اس کے لئے دعا کرنا بند کر دیا تھا۔ لیکن جیسا کہ لینن نے ''تسے‌ای‌کا،، میں کہا

تھا، یہ ''اقتدار کی تسخیر کی محض ابتدا تھی''۔ اسلحوں سے محروم کر دئے جانے کے بعد، حزب مخالف نے، جو ابھی تک ملک کی معاشی زندگی کو کنٹرول کرتی تھی، بدنظمی منظم کرنا، ہم عملی کی ساری روسی ذہانت کے ساتھ — سوویتوں کے کام میں رکاوٹ ڈالنا، انھیں ناکارہ بنانا اور بدنام کرنا شروع کیا۔

سرکاری ملازمین کی ہڑتال بڑی منظم تھی، اس کی مالی کفالت بینکوں اور تجارتی اداروں نے کی۔ بالشویکوں کی طرف سے حکومتی مشینری پر قبضہ کرنے کی ہر کوشش کی مزاحمت کی گئی۔

تراتسکی وزارت خارجہ میں گئے: کارکنوں نے انھیں پہچاننے سے انکار کر دیا، اپنے آپ کو کمروں میں اندر سے بند کر لیا اور جب دروازے توڑے گئے تو سب نے استعفا دے دیا۔ تراتسکی نے محافظ خانے کی کنجیاں طلب کیں جو اس وقت تک نہیں دی گئیں جب تک تالے توڑنے کے لئے مزدور نہیں لائے گئے۔ تب یہ پتہ چلا کہ وزیر خارجہ کا سابق اسسٹنٹ نیراتوف خفیہ عہدناموں سمیت روپوش ہو گیا ہے...

شلیاپنیکوف نے وزارت محنت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ سخت سردی تھی اور آگ جلانے کے لئے کوئی بھی نہ تھا۔ سیکڑوں ملازمین میں سے ایک بھی یہ بتانے پر تیار نہ تھا کہ وزیر کا دفتر کونسا ہے...

الیکساندرا کولونتائی کو ۱۳ نومبر (۳۱ اکتوبر) کو کمیسار برائے بہبود عامہ مقرر کیا گیا تھا جو خیراتی اور پبلک اداروں کا محکمہ تھا۔ ان کا استقبال ایک ہڑتال سے کیا گیا جس میں وزارت کے صرف ۴۰ کارکنوں نے حصہ نہیں لیا۔ فوراً ہی بڑے شہروں کے غریب لوگوں اور خیراتی اداروں میں رہنےوالوں کو سخت محتاجی ہو گئی اور فاقہ‌زدہ اپاہجوں، نیلے اور سردی سے سرخ چہروں‌والے یتیموں نے عمارت کو گھیر لیا۔ کولونتائی نے آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ، ہڑتالیوں کو گرفتار کروا دیا کہ جب تک وہ دفتروں اور تجوریوں کی کنجیاں نہ دیں تب تک انھیں چھوڑا نہ جائے۔ لیکن جب انھیں کنجیاں ملیں تو پتہ چلا کہ سابق وزیر کاؤنٹس پانینا سب لے گئی ہیں اور انھوں نے کہا کہ جب تک آئین‌ساز اسمبلی کا حکم نہ ہوگا تب تک وہ کچھ نہ دیں‌گی (۴)۔

وزارت زراعت، وزارت رسد، وزارت مالیات میں بھی اسی طرح کے واقعات ہوئے۔ اور ملازمین کو جب طلب کیا گیا کہ وہ کام پر واپس آئیں نہیں تو ان کے عہدے اور پنشن ختم کر دئے جائیں گے تو وہ یا تو واپس ہی نہیں آئے یا پھر توڑ پھوڑ کرنے کے لئے واپس آئے... تقریباً سارا دانشور طبقہ بالشویک مخالف تھا اس لئے سوویت حکومت کے لئے کوئی صورت نہ تھی کہ وہ نیا عملہ بھرتی کرے...

نجی بینک ہٹ‌دھرمی کے ساتھ بند رہے، بس منافع‌خوروں کے لئے ایک پچھلا دروازہ کھلا ہوتا تھا۔ جب بالشویک کمیسار داخل ہوئے تو سارے کلرک کھاتے چھپا کر اور فنڈ ہٹا کر چلے گئے۔ اسٹیٹ بینک کے سارے ملازمین نے ہڑتال کردی سوائے ان کے جو تہ خانوں کے انچارج تھے اور روپیہ بناتے تھے۔ اور انھوں نے اسمولنی سے آنےوالے سارے مطالبوں کو رد کر دیا لیکن کمیٹی برائے نجات اور میونسپل دوما کو نجی طور پر بڑی بڑی رقمیں دیتے رہے۔

دو مرتبہ ایک کمیسار سرخ گارد والوں کی ایک کمپنی لیکر باقاعدہ طور پر یہ مطالبہ کرنے آیا کہ سرکاری اخراجات کے لئے بڑی بڑی رقمیں ادا کی جائیں۔ پہلی مرتبہ میونسپل دوما کے اراکین اور منشویک نیز سوشلسٹ انقلابی رہنماؤں کی کافی بڑی تعداد موجود تھی اور انھوں نے نتائج کی بات اتنی سنجیدگی کے ساتھ کی کہ کمیسار ڈر گیا۔ دوسری مرتبہ وہ ایک وارنٹ لیکر آیا جو اس نے مناسب طریقے سے پڑھنا شروع کیا لیکن کسی نے اس کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی کہ اس پر نہ تاریخ ہے نہ مہر، اور ''دستاویز'' کے لئے روایتی روسی احترام نے اسے پھر واپس جانے پر مجبور کر دیا...

شعبۂ قرضہ‌جات کے افسروں نے اپنے کھاتے تلف کر دئے جس کی وجہ سے بیرونی ممالک کے ساتھ روس کے مالی تعلقات کا سارا ریکارڈ ضائع ہو گیا۔

رسد کی کمیٹیاں، میونسپل ملکیت کی سماجی سہولتوں کے انتظامیے یا تو کام ہی نہیں کرتے تھے یا توڑ پھوڑ کرتے تھے اور جب بالشویکوں نے شہر کی آبادی کی شدید ضرورتوں سے مجبور ہو کر

سماجی خدمت کی مدد کرنے یا اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو سارے ملازمین نے فوراً ہڑتال کر دی اور دوما نے سارے روس پر ٹیلی گراموں کی بوچھار کر دی کہ بالشویکوں کی طرف سے ''میونسپل خود اختیاری کی بےحرمتی،، کی جا رہی ہے۔

فوجی ہیڈکوارٹر میں اور وزارت جنگ و وزارت بحریہ میں، جہاں پرانے افسران کام کرتے رہنے پر رضامند ہو گئے تھے، فوجی کمیٹیوں اور ہائی کمان نے ہر ممکن طریقے سے سوویتوں کے کام میں اڑنگے لگائے یہاں تک کہ محاذ پر جو فوجیں تھیں ان کی طرف سے بھی بےتوجہی برتی۔ ''ویکژیل،، کا رویہ معاندانہ تھا۔ اس نے سوویت فوجوں کو ریل گاڑیوں میں لیجانے سے انکار کر دیا۔ پتروگراد سے فوجوں کی جو بھی گاڑی جاتی تھی وہ زبردستی لے جائی جاتی تھی اور ریلوے افسروں کو ہر بار گرفتار کرنا ہوتا تھا — اس پر ''ویکژیل،، دھمکی دیتی تھی کہ اگر انھیں رہا نہ کیا گیا تو فوراً عام ہڑتال کر دی جائےگی...

اسمولنی صریحی طور پر بےبس تھی۔ اخبار کہہ رہے تھے کہ پتروگراد کے سارے کارخانے تین ہفتوں میں بند ہو جائیں گے اس لئے کہ ایندھن نہیں تھا۔ ''ویکژیل،، نے اعلان کیا کہ پہلی دسمبر تک ریل گاڑیاں چلنی بند ہو جائیں گی۔ پتروگراد میں صرف تین دن کے لئے غذا تھی اور اب نہیں آ رہی تھی۔ اور محاذ پر فوج فاقوں کا شکار تھی... کمیٹی برائے نجات اور مختلف کمیٹیوں نے سارے ملک میں پیغام بھیجے جن میں آبادی کو تاکید کی گئی تھی کہ حکومت کے فرمانوں کو نظرانداز کیا جائے۔ اور اتحادی سفارت خانے یا تو سرد مہری کے ساتھ بےنیاز تھے یا علانیہ معاندانہ...

حزب مخالف کے اخبارات، جنھیں ایک دن بند کیا جاتا اور اگلی صبح کو نئے ناموں سے پھر نکل آتے تھے، نئی حکومت پر طنز و طعن کے انبار لگا رہے تھے (۵)۔ ''نووایا ژیزن،، نے بھی اسے ''لفاظی اور ناکارگی کا امتزاج،، قرار دیا۔

اس نے لکھا کہ ''عوامی کمیساروں کی حکومت سطحی جلدبازی کی دلدل میں روز بروز زیادہ دھنستی جا رہی ہے۔ اقتدار کی تسخیر بہ آسانی کر لینے کے بعد... بالشویک اب اسے استعمال نہیں کر سکتے۔

''حکومت کی موجودہ مشینری کی ہدایت کرنے میں وہ بےبس ہیں اور ساتھ ہی کوئی ایسی نئی مشینری تخلیق کرنے کے لائق بھی نہیں ہیں جو آسانی اور آزادی سے سماجی تجربے کرنےوالوں کے نظریوں کے مطابق کام کر سکے۔

''ابھی تھوڑے دنوں پہلے تک بالشویکوں کے پاس اتنے آدمی بھی نہیں تھے کہ وہ اپنی بڑھتی ہوئی پارٹی کو چلا سکیں — جو کہ سب سے بڑھ کر مقرروں اور لکھنےوالوں کا کام ہے۔ تو پھر انھیں حکومت کے مختلف اور پیچیدہ فرائض منصبی انجام دینے کے لئے تربیت یافتہ لوگ کہاں سے ملیں گے؟

''نئی حکومت اقدام کرتی ہے اور دھمکی دیتی ہے، وہ ملک پر فرمانوں کی بوچھار کر رہی ہے، ہر ایک پہلےوالے سے 'زیادہ ریڈیکل اور زیادہ سوشلسٹ، لیکن اس کاغذی سوشلزم کی نمائش میں — جو غالباً ہماری آئندہ پشتوں کو حیرت میں ڈال دینے کے لئے وضع کی گئی ہے — آج کے فوری مسائل کو حل کرنے کی نہ خواہش ظاہر ہوتی ہے نہ صلاحیت!''

اس عرصے میں ایک نئی حکومت کی تشکیل کے لئے ''ویکژیل'' کی کانفرنس کے اجلاس رات دن ہوتے رہے۔ دونوں فریق اصولی طور سے حکومت کی بنیاد پر متفق ہو گئے تھے۔ عوامی کونسل کی تشکیل پر بحث کی جا رہی تھی۔ عارضی طور پر کابینہ کا انتخاب کر لیا گیا تھا جس میں چیرنوف وزیراعظم تھے اور کمیونسٹوں کو بھاری اقلیت میں شامل کیا گیا تھا لیکن لینن اور تراتسکی کو الگ رکھا گیا تھا۔ منشویک اور سوشلسٹ انقلابی پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیوں اور کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی نے طے کیا کہ وہ اگرچہ بالشویکوں کی ''مجرمانہ سیاست'' کی اٹل مخالف ہیں پھر بھی وہ ''اس امر کو روکنے کے لئے کہ بھائی کا خون بھائی بھائے'' عوامی کونسل میں بالشویکوں کی شمولیت کی مخالفت نہ کریں گی۔

لیکن کیرنسکی کے فرار اور ہر جگہ سوویتوں کی حیرت انگیز کامیابی نے صورت حال کو بدل دیا۔ ۱۶ (۳) تاریخ کو ''تسےای کا'' کی ایک میٹنگ میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے اصرار کیا کہ بالشویک دوسری سوشلسٹ پارٹیوں کے ساتھ مل کر ایک ایتلافی حکومت کی تشکیل کریں نہیں تو وہ فوجی انقلابی کمیٹی

اور ''تسے ای کا،، سے الگ ہو جائیں گے۔ مالکن نے کہا کہ ''ماسکو سے موصول ہونے والی خبر، جہاں ہمارے ساتھی مورچہ بندی کے دونوں طرف مارے جا رہے ہیں، ہمیں ایک بار پھر اقتدار کی تنظیم کے سوال کو اٹھانے کی متقاضی ہے اور یہ ہمارا حق نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے... ہم نے یہاں اسمولنی انسٹی ٹیوٹ کی دیواروں کے اندر بالشویکوں کے ساتھ بیٹھنے اور اس ٹریبون سے بولنے کا حق حاصل کیا ہے۔ شدید اندرونی پارٹی جدوجہد کے بعد اگر آپ سمجھوتے کرنے سے انکار کر دیں تو ہم باہر علانیہ لڑائی لڑنے پر مجبور ہوں گے... ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم جمہوریت کو ایک قابل قبول سمجھوتے کی شرطیں پیش کریں...،،

اس الٹی میٹم پر غور کرنے کے لئے ایک وقفہ ہوا جس کے بعد بالشویک ایک قرارداد لے کر واپس آئے جسے کامینیف نے پڑھ کر سنایا:

'' 'تسے ای کا، اس امر کو ضروری سمجھتی ہے کہ حکومت میں وہ تمام سوشلسٹ پارٹیاں داخل ہوں جو مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی سوویت کی تشکیل کرتی ہیں اور ۲۵ — ۲۴ اکتوبر کے انقلاب کی فتوحات یعنی سوویتوں کی حکومت کے قیام، فرمان امن اور فرمان زمین، صنعت پر مزدوروں کے کنٹرول اور مزدور طبقے کو مسلح کرنے کو تسلیم کرتی ہیں۔ اس لئے 'تسے ای کا، تجویز کرتی ہے کہ حکومت کی تشکیل کے بارے میں سوویت کی ساری پارٹیوں کے ساتھ بات چیت جاری ہو اور بنیاد کی حیثیت سے مندرجہ ذیل شرائط پر اصرار کرتی ہے:

''حکومت 'تسے ای کا، کے سامنے جوابدہ ہے۔ 'تسے ای کا، کو بڑھا کر ۱۵۰ ممبروں کی بنایا جائے گا۔ مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کے ان ۱۵۰ ڈیلی گیٹوں میں کسانوں کے نمائندوں کی صوبائی سوویتوں کے ۷۵ ڈیلی گیٹوں، فوج اور بحریہ کی محاذ کی تنظیموں کے ۸۰، ٹریڈ یونینوں کے ۴۰ (مختلف کل روس یونینوں کے ۲۵، ان کی اہمیت کے تناسب سے، ''ویکژیل،، کے ۱۰ اور ڈاک اور تار کے کارکنوں کے ۵) اور پتروگراد میونسپل دوما میں سوشلسٹ گروپوں کے ۵۰ ڈیلی گیٹوں کا اضافہ کیا جائے گا۔ خود حکومت میں، کم سے کم نصف پورٹ فولیو بالشویکوں کے لئے

مخصوص رکھے جائیں گے۔ وزارت محنت، وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ بالشویکوں کو ضرور دی جائیں گی۔ پتروگراد اور ماسکو کے گیریسنوں کی کمان ماسکو اور پتروگراد سوویتوں کے ڈیلی گیٹوں کے ہاتھوں میں رہے گی۔

''حکومت سارے روس کے مزدوروں کو باقاعدہ مسلح کرنے کا ذمہ لیتی ہے۔

''کامریڈ لینن اور کامریڈ تراتسکی کی نامزدگی پر اصرار کرنے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔''

کامینیف نے وضاحت کی کہ ''کانفرنس نے جس نام نہاد 'عوامی کونسل' کی تجویز کی ہے وہ تقریباً ۴۲۰ ممبروں پر مشتمل ہوگی جن میں سے ۱۵۰ بالشویک ہوں گے۔ ان کے علاوہ انقلاب دشمن پرانی 'تسے ای کا' کے ڈیلی گیٹ، میونسپل دوماؤں کے منتخب کئے ہوئے ۱۰۰ ممبر — جو سب کورنیلوفی ہوں گے، ۱۰۰ ڈیلی گیٹ کسانوں کی سوویتوں کے ہوں گے — جن کا تقرر اوکسنتیف کریں گے، اور ۸۰ پرانی فوجی کمیٹیوں کے ہوں گے جو اب عام سپاہیوں کی نمائندگی نہیں کرتے۔

''ہم پرانی 'تسے ای کا' کو داخل کرنے سے انکار کرتے ہیں اور میونسپل دوماؤں کے نمائندوں کو بھی۔ کسانوں کی سوویتوں کے ڈیلی گیٹوں کو کسان کانگرس منتخب کرے گی، جسے ہم نے طلب کیا ہے، اور جو اسی کے ساتھ ہی نئی عاملہ کمیٹی کا بھی انتخاب کرے گی۔ لینن اور تراتسکی کو الگ رکھنے کی تجویز ہماری پارٹی کا سر اور دھڑ الگ الگ کر دینے کی تجویز ہے اور ہم اسے قبول نہیں کرتے۔ اور آخری بات یہ کہ ہم ایک 'عوامی کونسل' کی کوئی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ سوویتیں ساری سوشلسٹ پارٹیوں کے لئے کھلی ہیں اور عوام الناس میں ان کے حقیقی تناسب سے ان کی نمائندگی 'تسے ای کا' کرتی ہے...''

بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف سے کاریلن نے اعلان کیا کہ ان کی پارٹی بالشویک قرارداد کے حق میں ووٹ دے گی لیکن بعض تفصیلات میں ترمیم کرنے کا حق محفوظ رکھے گی جیسے کہ کسانوں کی نمائندگی اور یہ مطالبہ کرے گی کہ وزارت زراعت

کو بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کے لئے محفوظ رکھا جائے۔ اس کو مان لیا گیا...

بعد کو پتروگراد سوویت کی ایک میٹنگ میں تراتسکی نے نئی حکومت کی تشکیل کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیا:

''میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں بات‌چیت میں حصہ نہیں لے رہا ہوں... لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس کی کوئی بڑی اہمیت ہے...''

اس رات کو کانفرنس میں بڑی بےچینی تھی۔ میونسپل دوما کے ڈیلی گیٹ واک آؤٹ کر گئے...

لیکن خود اسمولنی میں بالشویک پارٹی کی صفوں میں لینن کی پالیسی سے زبردست مخالفت پیدا ہو رہی تھی۔ ۱۷ (۴) نومبر کی رات کو بڑا ہال ''تسےای کا'' کی میٹنگ کے لئے کھچا کھچ بھرا تھا اور شگون خیز لگ رہا تھا۔

بالشویک لارین نے اعلان کیا کہ آئین‌ساز اسمبلی کے انتخابات قریب آ رہے ہیں اور اب ''سیاسی دہشت پسندی'' کو ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

''پریس کی آزادی کے خلاف جو اقدامات کئے گئے ہیں ان میں ترمیم کی جانی چاہئے۔ جدوجہد کے دوران میں ان کی وجہ تھی لیکن اب ان کے لئے کوئی عذر نہیں ہے۔ پریس کو آزاد ہونا چاہئے، بس فساد اور بغاوت کی اپیلوں کے لئے نہیں۔''

خود اپنی ہی پارٹی کی سیٹیوں اور فقرے بازیوں کے طوفان میں لارین نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی:

''پریس سے متعلق عوامی کمیساروں کی کونسل کا فرمان اب سے منسوخ کیا جاتا ہے۔

''سیاسی سختی کے اقدامات کا اطلاق صرف ایک خاص ٹریبونل کے فیصلے کی صورت میں کیا جا سکتا ہے جس کا انتخاب (نمائندگی یافتہ مختلف پارٹیوں کی تعداد کے تناسب سے) * 'تسےای کا' کرے گی،

---

* جو الفاظ قوسین کے اندر ہیں وہ مرکزی عاملہ کمیٹی کی روداد میں موجود نہیں ہیں۔ (ایڈیٹر)

اور اس ٹریبونل کو سختی کے ان اقدامات پر ازسرنو غور کرنے کا حق ہوگا جو کئے جا چکے ہیں۔ ''

اس کا خیرمقدم طوفانی تالیوں کے ساتھ صرف بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں ہی نے نہیں بلکہ بالشویکوں کے ایک حصے نے بھی کیا۔

لینن کے حامیوں کی طرف سے اوانیسوف نے بہ عجلت تجویز کیا کہ پریس کے سوال کو اس وقت تک کے لئے ملتوی کردیا جائے جب تک سیاسی پارٹیوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ کثیر تعداد نے اسے نامنظور کر دیا۔

اوانیسوف نے اپنی بات جاری رکھی ''اس وقت جس انقلاب کی تکمیل کی جا رہی ہے اسے نجی جائیداد پر حملہ کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہوئی اور ہمیں پریس کے سوال پر نجی جائیداد کی حیثیت سے غور کرنا چاہئے...''

اس کے بعد انھوں نے سرکاری بالشویک قرارداد پڑھ کر سنائی:

''بورژوا پریس کو بند کیا جانا بغاوت کے دوران میں صرف خالص فوجی ضرورتوں کا تقاضہ اور انقلاب دشمن اقدام کے انسداد کے لئے ہی نہیں تھا بلکہ یہ پریس کے سلسلے میں ایک نئے نظام کے قیام کی طرف عبور کے ایک اقدام کی حیثیت سے بھی ضروری ہے۔ اس نظام کے تحت چھاپے خانوں اور کاغذ کے سرمایہ‌دار مالکان رائےعامہ کے ہمہ طاقتور اور بلاشرکت غیرے تشکیل‌کار نہیں ہو سکتے۔

''ہمیں نجی چھاپے خانوں اور کاغذ کی سپلائی کی ضبطی کی طرف اور آگے بڑھنا چاہئے جسے سوویتوں کی ملکیت ہونا چاہئے، دارالحکومت میں بھی اور صوبوں میں بھی تاکہ سیاسی پارٹیاں اور گروہ ان خیالات کی، جن کی وہ نمائندگی کرتے ہیں، توانائی کے واقعی تناسب میں، بہ الفاظ دیگر، اپنے ممبروں کی تعداد کے تناسب سے چھپائی کی سہولتوں کا استعمال کر سکیں۔

''نام نہاد 'پریس کی آزادی، کا ازسرنو قیام، چھاپے خانوں اور کاغذ کو سرمایہ‌داروں یعنی عوام کے ذہن کو مسموم کرنےوالوں کو بس واپس کر دینا تو سرمایے کی مرضی کے سامنے ہتھیار ڈال دینا، انقلاب کی اہم‌ترین فتوحات میں سے ایک کو ترک کر

دینا ہوگا، بہ الفاظ دیگر یہ ناقابل انکار طور پر انقلاب دشمن نوعیت کا اقدام ہوگا۔

''مندرجہ بالا کی بنیاد پر ''تسے ای کا،، ان تمام تجویزوں کو یکسر رد کرتی ہے جن کا مقصد پریس کی دنیا میں پرانے نظام کو ازسرنو قائم کرنا ہے اور اس سوال پر پٹی بورژوا تعصبات کے یا انقلاب دشمن بورژوازی کے مفادات کی صریحی تابعداری کے پیدا کردہ غروں اور الٹی‌میٹموں کے خلاف عوامی کمیساروں کی کونسل کے نقطۂ نظر کی صاف صاف حمایت کرتی ہے۔،،

بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی طنزیہ چیخ پکار اور باغی بالشویکوں کی طرف سے نفرت و غصے کے شور نے اس قرارداد کے پڑھنے میں بار بار خلل ڈالا۔ کاریلن احتجاج کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے ''تین ہفتے پہلے بالشویک ہی پریس کی آزادی کے سب سے پرجوش مدافعین تھے۔ . اس قرارداد کی دلیلیں پرانے 'سیاہ سیکڑے، کے نقطۂ نظر کی اور زارشاہی نظام کے سنسر کی پوری طرح یاد دلاتی ہیں اس لئے کہ وہ بھی 'عوام کے ذہن کو مسموم کرنےوالوں، کی بات کرتے تھے۔،،

تراتسکی نے قرارداد کے حق میں مفصل تقریر کی۔ انھوں نے خانہ جنگی کے دوران میں پریس اور فتح کے بعد پریس کے درمیان امتیاز کیا۔ ''خانہ جنگی کے دوران میں تشدد کا حق صرف مظلوم و محکوم لوگوں کو ہوتا ہے...،، (چلاہٹ: ''اب مظلوم و محکوم کون ہے؟ مردم خور!،،)

''ہمارے مخالفین پر فتح ابھی تک حاصل نہیں ہوئی اور اخبارات ان کے ہاتھوں میں ہتھیار ہیں۔ ان حالات میں اخباروں کو بند کرنا دفاع کا ایک قانونی اقدام ہے...،، پھر فتح کے بعد پریس کے سوال پر آتے ہوئے تراتسکی نے کہا:

''پریس کی آزادی کے سوال پر سوشلسٹوں کا رویہ وہی ہونا چاہئے جو ان کا رویہ کاروبار کی آزادی کے بارے میں ہے... روس میں جمہوریت کی جو حکمرانی قائم کی جا رہی ہے اس کا تقاضا ہے کہ پریس پر نجی جائیداد کے غلبے کو بھی صنعت پر ذاتی جائیداد کے غلبے کی طرح ختم کر دیا جائے... سوویتوں کے اقتدار

کو چاہئے کہ سارے چھاپے خانوں کو ضبط کرے۔ ،، (چلاہٹ: ،، 'پراودا' کے چھاپے خانے کو ضبط کرو!،،) پریس پر بورژوازی کی اجارہ‌داری کو ختم کرنا ضروری ہے۔ ورنہ تو ہمارے اقتدار سنبھالنے کے کوئی معنی نہ ہوں‌گے! شہریوں کے ہر گروہ کو چھاپے خانوں اور کاغذ تک رسائی ہونی چاہئے... چھاپے کے ٹائپ اور کاغذ سب سے پہلے مزدوروں اور کسانوں کی ملکیت ہیں، اور اس کے بعد ہی بورژوا پارٹیوں کی، جو اقلیت میں ہیں... سوویتوں کے ہاتھوں میں اقتدار آ جانے سے وجود کے اساسی حالات میں ایک بنیادی تبدیلی ہو جائے‌گی اور یہ تبدیلی لازمی طور پر اخبارات میں ظاہر ہوگی... اگر ہم بینکوں کو قومی ملکیت بنانے جا رہے ہیں تو کیا ہم مالیاتی رسالوں کو گوارا کر سکتے ہیں؟ پرانی طرز حکومت کو مرنا ہوگا، یہ بات ہمیشہ کے لئے سمجھ لینی چاہئے...،، تالیاں اور غصہ‌ور چلاہٹ۔

کاریلن نے اعلان کیا کہ ،،تسے‌ای‌کا،، کو اس اہم سوال پر فیصلہ دینے کا کوئی حق نہیں ہے اور اسے ایک خاص کمیٹی پر چھوڑ دینا چاہئے۔ جوش کے ساتھ انہوں نے پھر مطالبہ کیا کہ پریس آزاد ہو۔

تب لینن آئے، پرسکون اور غیرجذباتی، جب وہ دھیرے دھیرے اپنے لفظوں کو تول تول کر بول رہے تھے تو ان کے ماتھے پر شکنیں پڑ گئیں۔ ہر جملہ ہتھوڑے کے ایک وار کی طرح گرتا تھا۔

،،خانہ جنگی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ دشمن ابھی تک موجود ہے، چنانچہ پریس کے خلاف جبر کے اقدامات کو ختم کرنا ناممکن ہے۔

،،ہم بالشویکوں نے ہمیشہ کہا ہے کہ جب ہم برسر اقتدار آئیں‌گے تو ہم بورژوا اخبارات کو بند کر دیں‌گے۔ بورژوا اخباروں کو گوارا کرنے کے معنی ہوں‌گے سوشلسٹ نہ رہ جانا۔ جب انقلاب کیا جاتا ہے تو پھر رک کر انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیشہ آگے بڑھتے رہنا ضروری ہوتا ہے — یا پھر پیچھے جانا پڑتا ہے۔ اس وقت جو بھی 'پریس کی آزادی' کی بات کرتا ہے وہ پیچھے جا رہا ہے اور سوشلزم کی طرف ہماری پیش رفت میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

"ہم نے سرمایہ‌داری کے جوئے کو اتار پھینکا جیسے کہ پہلے انقلاب نے زارشاہی کے جوئے کو اتار پھینکا تھا۔ اگر پہلے انقلاب کو بادشاہت پرست اخباروں کو بند کرنے کا حق تھا تو پھر ہمیں بھی بورژوا اخباروں کو بند کرنے کا حق ہے۔ پریس کی آزادی کے سوال کو طبقاتی جدوجہد کے دوسرے سوالوں سے الگ کرنا ناممکن ہے۔ ہم نے ان اخباروں کو بند کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ہم ایسا کریں‌گے۔ عوام کی زبردست اکثریت ہمارے ساتھ ہے!

"اب جبکہ بغاوت ختم ہو چکی ہے تو ہم دوسری سوشلسٹ پارٹیوں کے اخبارات کو بند کرنے کی بالکل کوئی خواہش نہیں رکھتے سوائے اس صورت میں کہ وہ مسلح بغاوت یا سوویت حکومت کی نافرمانی کے لئے اپیل کریں۔ لیکن سوشلسٹ پریس کی آزادی کے بہانے کے تحت ہم ان کو بورژوازی کی خفیہ حمایت سے چھاپے خانوں، روشنائی اور کاغذ کا اجارہ حاصل کرنے کی اجازت نہ دیں‌گے... بنیادی ضرورت کی ان چیزوں کو سوویت حکومت کی جائیداد ہونا چاہئے اور انہیں سب سے پہلے سوشلسٹ پارٹیوں میں تقسیم کیا جانا چاہئے ان کی ووٹنگ کی طاقت کے تناسب کے عین مطابق..."

پھر ووٹ شماری ہوئی۔ لارین اور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی قرارداد ۲۲ کے مقابلے میں ۳۱ ووٹ سے نامنظور کر دی گئی*، لینن کی تجویز ۲۴ کے مقابلے میں ۳۴ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔ اقلیت میں بالشویک ریازانوف اور لوزوفسکی بھی تھے جنہوں نے اعلان کیا کہ پریس کی آزادی پر کسی پابندی کے لئے ووٹ دینا ان کے لئے ناممکن ہے۔

اس پر بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے اعلان کیا کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے لئے اب ان کو ذمہ‌دار نہیں قرار دیا جا سکتا اور وہ فوجی انقلابی کمیٹی سے نیز عاملہ ذمہ‌داری کے دوسرے تمام عہدوں سے کنارہ کش ہو گئے۔

---

* یہ ذرا غلط ہے۔ لارین اور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی قرارداد ۲۰ کے مقابلے میں ۲۵ ووٹوں سے نامنظور کی گئی تھی۔ (ایڈیٹر)

پانچ ممبروں — نوگن، ریکوف، ملیوتین، تیودرووچ اور شلیاپنیکوف نے عوامی کمیساروں کی کونسل سے استعفا دے دیا اور اعلان کیا کہ:

''ہم ایک ایسی سوشلسٹ حکومت کے حق میں ہیں جو سوویتوں میں جتنی پارٹیاں ہیں ان سب پر مشتمل ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسی طرح کی حکومت کی تخلیق ہی مزدور طبقے اور انقلابی فوج کی جانبازانہ جدوجہد کے نتائج کی ممکن ضمانت کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ صرف ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے: سیاسی دہشت پسندی کے ذریعے ایک خالص بالشویک حکومت کی تشکیل۔ یہی وہ راستہ ہے جو عوامی کمیساروں کی کونسل نے اختیار کیا ہے۔ ہم اس پر گامزن نہیں ہو سکتے اور نہ ہوں گے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ راستہ سیدھے بہت سی پرولتاری تنظیموں کو سیاسی زندگی سے خارج کر دینے کی طرف، ایک غیرذمے دار نظام حکومت کے قیام کی طرف اور انقلاب و ملک کی تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ ہم اس طرح کی پالیسی کی ذمہ داری نہیں لے سکتے اور ہم 'تسے ای کا' کے سامنے عوامی کمیساروں کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی کو تج رہے ہیں۔''

دوسرے کمیساروں — ریازانوف، پریس کے شعبے کے دیربیشیف، گورنمنٹ پریس کے اربوزوف، سرخ گارڈ کے یورینیف، کمیساریت برائے محنت کے فیودروف اور فرمانوں کی تشریح کے شعبے کے سکرٹری لارین — نے بھی اپنے عہدوں سے استعفا دئے بغیر اعلان پر دستخط کر دئے۔

اس کے ساتھ ہی کامینیف، ریکوف، ملیوتین، زینوویئف اور نوگن نے بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے استعفا دے دیا اور اپنی وجوہات شائع کیں:

''... اس طرح کی (سوویت کی ساری پارٹیوں پر مشتمل) حکومت کی تشکیل نئی خونریزی، آنےوالے قحط، کالیدن‌والوں کے ہاتھوں انقلاب کی تباہی کو روکنے کے لئے، مناسب وقت پر آئین ساز اسمبلی کا انعقاد کرنے کے لئے، اور سوویتوں کی دوسری کانگرس کے منظور کردہ پروگرام پر موثر طریقے سے عمل درآمد کرنے کے لئے ناگزیر ہے...

''ہم مرکزی کمیٹی کی تباہ کن پالیسی کے لئے ذمےدار ہونا نہیں قبول کرسکتے جس کو پرولتاریہ اور سپاہیوں کی زبردست اکثریت کی مرضی کے خلاف چلایا جا رہا ہے جو جمہوریت کی مختلف سیاسی پارٹیوں کے درمیان خونریزی کو فوراً ختم کرنا چاہتے ہیں... مرکزی کمیٹی کے ممبران کی حیثیت سے اپنے خطاب کو ہم تج رہے ہیں تاکہ ہم عام مزدوروں اور سپاہیوں کے سامنے اپنی رائے علانیہ بیان کر سکیں...

''ہم فتح کی گھڑی میں مرکزی کمیٹی کو چھوڑ رہے ہیں۔ جب مرکزی کمیٹی کے سربراہوں کی پالیسی فتح کے ثمروں کے ضائع ہو جانے اور پرولتاریہ کے کچل دئے جانے کی طرف لے جا رہی ہے تو ہم خاموشی سے دیکھتے نہیں رہ سکتے...''

عام مزدور اور گیریسن کے سپاہی بےچین تھے اور اپنے وفد اسمولنی اور نئی حکومت کی تشکیل کی کانفرنس میں بھیج رہے تھے جہاں بالشویکوں کی صفوں میں پھوٹ سے بڑی ہی خوشی تھی۔

لیکن لینن کے پیرؤں نے بہت ہی تیزی اور بیرحمی سے جواب دیا۔ شلیاپنیکوف اور تیودرووچ نے پارٹی ڈسپلن کو تسلیم کیا اور اپنے اپنے عہدوں پر واپس آ گئے۔ کامینیف کو ''تسےای کا'' کے صدر کی حیثیت سے ان کے اختیار سے محروم کر دیا گیا اور ان کی جگہ سویردلوف کو منتخب کر لیا گیا۔ زینوویئف کو پتروگراد سوویت کے صدر کے عہدے سے برطرف کر دیا گیا۔ ۲۰ (۷) نومبر کی صبح کو ''پراودا'' میں روس کے عوام کے نام ایک غضبناک اعلان تھا، لینن کا لکھا ہوا، جسے لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا گیا، ہر جگہ دیواروں پر چسپاں کیا گیا اور سارے روس میں تقسیم کیا گیا: *

---

* یہ اس اپیل کا ذکر ہے جو لینن نے ۱۸ و ۱۹ (۵ و ۶) نومبر کو لکھی تھی اور ''پراودا'' میں ۲۰ (۷) نومبر ۱۹۱۷ء کو ''روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے پارٹی کے سارے ممبروں اور روس کے سارے محنت کش طبقوں کے نام'' کے عنوان سے شائع ہوئی تھی۔ (ایڈیٹر)

''سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس نے بالشویک پارٹی کو اکثریت دی۔ اس لئے صرف اسی پارٹی کی بنائی ہوئی حکومت سوویت حکومت ہو سکتی ہے۔ اور سب لوگ یہ جانتے ہیں کہ بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے نئی حکومت کی تشکیل سے اور سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس کو اپنے ممبروں کی فہرست تجویز کرنے سے چند گھنٹے پہلے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی گروپ کے تین ممتازترین ممبروں، کامکوف، اسپیرو اور کاریلن کو اپنی میٹنگ میں مدعو کیا اور ان سے نئی حکومت میں شریک ہونے کو کہا۔ ہمیں بےحد افسوس ہے کہ مدعو کردہ ساتھیوں نے انکار کیا۔ ہم ان کے انکار کو انقلاب پسندوں اور مزدور طبقے کے علمبرداروں کے لئے ناروا سمجھتے ہیں۔ ہم بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کو حکومت میں شامل کرنے پر کسی بھی وقت تیار ہیں لیکن ہم اعلان کرتے ہیں کہ سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس کی اکثریت کی حیثیت سے ہمیں حکومت بنانے کا حق ہے اور اس کے لئے ہم عوام کے سامنے ذمےدار ہیں...

...''ساتھیو! ہماری پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کے کئی ممبران، کامینیف، زینوویئف، نوگن، ریکوف، ملیوتین اور چند دوسرے کل، ۴ نومبر کو، ہماری پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور موخرالذکر تین عوامی کمیساروں کی کونسل سے نکل گئے...

''جن ساتھیوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے انھوں نے فراریوں کی طرح عمل کیا اس لئے کہ انھوں نے نہ صرف یہ کہ ان مورچوں کو چھوڑ دیا جو ان کے سپرد کئے گئے تھے بلکہ ہماری پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی براہ راست ہدایات کی بھی نافرمانی کی جو یہ تھیں کہ وہ سبکدوش ہونے سے پہلے پتروگراد اور ماسکو کی پارٹی تنظیموں کے فیصلوں کا انتظار کریں۔ ہم اس فرار کی قطعی مذمت کرتے ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ سارے باشعور مزدور، سپاہی اور کسان بھی، جو ہماری پارٹی سے تعلق رکھتے یا اس سے ہمدردی کرتے ہیں، فراریوں کے برتاؤ کو ناپسند کریں گے...

''ساتھیو، اس بات کو یاد رکھئے کہ ان فراریوں میں سے دو یعنی کامینیف اور زینوویئف پتروگراد میں بغاوت سے پہلے ہی فراریوں

اور ہڑتال توڑوں کی حیثیت سے سامنے آئے تھے جب انھوں نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو مرکزی کمیٹی کی فیصلہ کن میٹنگ میں بغاوت کے خلاف ووٹ دیا تھا اور مرکزی کمیٹی کے قرارداد منظور کر لینے کے بعد بھی انھوں نے پارٹی کارکنوں کی ایک میٹنگ میں اپنی مہم جاری رکھی تھی... لیکن ماسکو میں، پتروگراد میں، محاذ پر خندقوں میں، گاؤں میں عام لوگوں کی زبردست تحریک نے، دسیوں لاکھ مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی عظیم دلیری نے فراریوں کو اس طرح ایک طرف دھکیل دیا جیسے ریل گاڑی برادے کو اڑا دیتی ہے...

''لعنت ہے ان لوگوں پر جن میں یقین کی کمی ہے، جو جھجکتے ہیں، جو شک کرتے ہیں، جو اپنے آپ کو بورژوازی سے ڈرنے دیتے ہیں یا جو موخرالذکر کے بلاواسطہ یا بالواسطہ سنگتیوں کی چلاہٹ کے سامنے گھٹنے ٹیکے دیتے ہیں! پتروگراد، ماسکو، اور باقی روس کے عوام‌الناس میں جھجک کا شائبہ تک نہیں ہے...

...''ہم دانشوروں کے چھوٹے چھوٹے گروہوں کے الٹی‌میٹموں کو نہیں مانیں‌گے جن کے پیچھے عوام‌الناس نہیں ہیں، جن کی حمایت عملی طور پر صرف کورنیلوفی، ساوینکوفی، یونکر وغیرہ ہی کرتے ہیں...''

پورے ملک سے اس کا جواب گرم طوفان کے ایک جھونکے کی طرح ملا۔ سرکشوں کو ''عام مزدوروں اور سپاہیوں کے سامنے اپنی رائے علانیہ بیان کرنے'' کا موقع ہی نہ ملا۔ ''فراریوں'' کی غضبناک عوامی مذمت کی لہریں آکر ''تسے‌ای‌کا'' سے ٹکرائیں۔ کئی دن تک اسمولنی میں محاذ سے، والگا کے علاقے سے، پتروگراد کے کارخانوں سے غصے میں بھرے وفدوں اور کمیٹیوں کا تانتا بنا رہا۔ ''ان لوگوں نے حکومت کو چھوڑنے کی ہمت کیوں کی؟ کیا انھیں انقلاب کو نابود کرنے کے لئے بورژوازی سے رقم ملی تھی؟ انھیں واپس آکر مرکزی کمیٹی کے فیصلوں کو ماننا چاہئے!''

صرف پتروگراد گیریسن میں ابھی تک بےیقینی تھی۔ ۲۴ (۱۱) نومبر کو سپاہیوں کی ایک بڑی میٹنگ ہوئی جس میں ساری سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ زبردست اکثریت سے لینن کی پالیسی کی حمایت کی گئی اور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں

دیبینکو کی کمان میں جہازیوں کا ایک دستہ کیرنسکی کی فوجوں سے
لڑنے کےلئے جا رہا ہے۔

ایک ٹرام کا مضبوط تر بنایا ہوا پلیٹ فارم جو ماسکو کے زامسکواریچیے
محلے میں اکتوبر کی لڑائی میں استعمال کیا گیا تھا۔

سے کہہ دیا گیا کہ وہ ''عوامی حکومت میں شامل ہو جائیں،،
(٦)...

منشویکوں نے ایک آخری الٹی‌میٹم دیا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ سارے وزیروں اور یونکروں کو رہا کیا جائے، کہ سارے اخباروں کو پوری آزادی دی جائے، کہ سرخ‌گارد کو نہتا کر دیا جائے اور گیریسن کو دوبا کی کمان میں دے دیا جائے۔ اس کا اسمولنی نے یہ جواب دیا کہ سب سوشلسٹ وزرا اور سوائے چند ایک کے سب یونکر بھی رہا کئے جا چکے ہیں، کہ سوائے بورژوا پریس کے سارے اخبار آزاد ہیں اور یہ کہ سوویت مسلح افواج کی کمان اپنے ہاتھ میں رکھےگی... ١٩ (٦) نومبر کو ایک نئی حکومت کی تشکیل کرنے کی کانفرنس ٹوٹ گئی اور حزب مخالف کے سارے لوگ ایک ایک کرکے موگیلیف، جنرل اسٹاف کے زیر سایہ، چلے گئے جہاں وہ، آخر تک، ایک کے بعد دوسری حکومت بناتے رہے...

اس عرصے میں بالشویک ''ویکژیل،، کی طاقت کو کمزور کرتے رہے۔ ریلوے کے سارے کارکنوں کے نام پتروگراد سوویت کی ایک اپیل نے انھیں آواز دی کہ وہ ''ویکژیل،، کو اپنے اختیارات سے دستبردار ہونے پر مجبور کر دیں۔ ١٥ (٢) نومبر کو ''تسےای کا،، نے، کسانوں کے بارے میں اپنی کارروائی کی پیروی کرتے ہوئے، پہلی دسمبر کے لئے ریلوے کارکنوں کی ایک کل روس کانگرس طلب کی۔ ''ویکژیل،، نے فوراً دو ہفتے بعد کے لئے خود اپنی کانگرس طلب کی۔ ١٦ (٣) نومبر کو ''ویکژیل،، کے ممبروں نے ''تسےای‌کا،، میں اپنی نشستیں سنبھالیں۔ ٢ دسمبر (١٩ نومبر) کی رات کو ریلوے کارکنوں کی کل روس کانگرس کے افتتاحی اجلاس میں ''تسےای‌کا،، نے راستوں اور رسل و رسائل کے کمیسار کا عہدہ باقاعدہ طور پر ''ویکژیل،، کو پیش کیا — جس نے قبول کر لیا...

اقتدار کا سوال طے کرنے کے بعد بالشویکوں نے اپنی توجہ عملی انتظام کے مسائل کی طرف کی۔ سب سے پہلے تو شہر کو، ملک کو، فوج کو غذا ملنی چاہئے تھی۔ جہازیوں اور سرخ‌گاردوالوں نے گوداموں کی، ریلوے سائڈنگ کی، نہروں میں کشتیوں تک کی

تلاشیاں لیں اور ہزارہا پود* غذا کا پتہ چلایا اور اسے ضبط کیا جو نجی منافع خوروں نے چھپا رکھا تھا۔ پیغام رسانوں کو صوبوں میں بھیجا گیا جہاں اراضی کمیٹیوں کی مدد سے انھوں نے اناج کے بڑے بڑے سوداگروں کے گوداموں پر قبضہ کیا۔ خوب اچھی طرح مسلح جہازیوں کی مہمیں، پانچ ہزار کے جتھوں میں، جنوب میں اور سائبیریا میں بھیجی گئیں جن کے سپرد یہ فریضہ کیا گیا کہ وہ گشت کرکے ان شہروں پر قبضہ کریں جو ابھی تک سفیدگاردوالوں کے ہاتھ میں ہیں، نظم و ضبط قائم کریں اور ''غذا حاصل کریں''۔ ماورائے سائبیریائی ریلوے پر مسافروں کی آمد و رفت دو ہفتوں کے لئے روک دی گئی اور فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کے جمع کئے کپڑوں کے تھان اور لوہے کی چیزوں سے بھری ہوئی ۱۳ گاڑیاں، جن میں سے ہر ایک کا نگراں ایک کمیسار تھا، مشرق کی طرف بھیجی گئیں کہ یہ کسانوں کو دے کر ان کے تبادلے میں ان سے اناج اور آلو لیا جائے...

چونکہ دون کی کوئلے کی کانوں پر کائیدن کا قبضہ تھا اس لئے ایندھن کا سوال فوری حل طلب ہو گیا۔ اسمولنی نے تھیٹروں، دکانوں اور ریستورانوں کی بجلی کاٹ دی، ٹراموں کی تعداد کم کردی اور ایندھن بیچنےوالوں کے نجی ذخیروں کو ضبط کر لیا... اور جب کوئلہ نہ ہونے کی وجہ سے پتروگراد کی فیکٹریاں بند ہونےوالی ہوئیں تو بالٹک بیڑے کے جہازیوں نے مزدوروں کو جنگی جہازوں کے کوٹھاروں سے دو لاکھ پود کوئلہ دیا...

نومبر کے آخر میں ''شراب کا قتل عام'' (۷) ہوا یعنی شراب ذخیرہ کرنے کے تہ خانے اوٹے گئے۔ شروعات سرما محل کے تہ خانوں کو لوٹنے سے ہوئی۔ کئی دن تک سڑکوں پر نشے میں چور سپاہی نظر آتے رہے... اس سب میں انقلاب دشمنوں کا ہاتھ صاف نظر آ رہا تھا جنھوں نے رجمنٹوں میں نقشے تقسیم کئے تھے جن میں شراب کے گوداموں کا محل وقوع دکھایا گیا تھا... اسمولنی کے کمیساروں نے سمجھانے اور بحث کرنے سے شروع کیا جس سے بڑھتی ہوئی

---

* پود، ۳۶ پونڈ (تقریباً ساڑھے سولہ کلوگرام) کے برابر ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بدنظمی نہیں رکی، اس کے بعد سپاہیوں اور سرخ گاردوالوں کے درمیان جم کر لڑائیاں ہوئیں... آخر میں فوجی انقلابی کمیٹی نے جہازیوں کی کمپنیوں کو مشین گنیں دے کر بھیجا جنھوں نے فسادیوں پر بیرحمی کے ساتھ گولیاں چلائیں۔ بہت سے مارے گئے۔ اور حکومت کے حکم سے بگدے لیکر خاص کمیٹیوں نے شراب کے تہ خانوں پر حملے کئے اور بوتلیں توڑ ڈالیں یا انہیں ڈائنامائٹ سے اڑا دیا...

محلہ سوویتوں کے صدر دفاتر میں پرانی ملیشیا کی جگہ سرخ گارد والوں کی کمپنیاں پہرہ دینے لگیں جو ڈسپلن کے پابند تھے اور جن کی تنخواہیں اچھی تھیں۔ شہر کے ہر حصے میں مزدوروں اور سپاہیوں نے چھوٹے جرائم سے نمٹنے کے لئے چنے ہوئے چھوٹے چھوٹے انقلابی ٹریبونل قائم کئے۔ بڑے بڑے ہوٹلوں کو، جہاں منافع خور بڑے پیمانے کا کاروبار چلا رہے تھے، سرخ گاردوالوں نے گھیر لیا اور منافع خوروں کو جیل میں بند کر دیا گیا (۸)...

چوکنے اور مشتبہ ہوکر شہر کے مزدور طبقے نے خود ہی بورژوا گھروں میں آنے جانےوالے نوکروں کے ذریعے جاسوسی کا ایک وسیع نظام قائم کیا اور ان سے ملنے والی ساری اطلاع وہ فوجی انقلابی کمیٹی کو پہنچانے لگا جس نے مسلسل سخت وار کئے۔ اسی طریقے سے بادشاہت پرستوں کی سازش کا پتہ چلا جن کے سربراہ پورشکیوچ اور امرا اور افسروں کا ایک گروہ تھے۔ انھوں نے افسروں کی بغاوت کا منصوبہ بنایا تھا اور کالیدن کو پتروگراد مدعو کرنے کے لئے ایک خط لکھا تھا (۹)... اسی طرح پتروگراد کے کادیتوں کی سازش کا بھی پتہ چلا جو کالیدن کو روپیہ اور رنگروٹ بھیج رہے تھے...

نیراتوف اپنے فرار سے پیدا ہونےوالے عوامی غیض و غضب کے طوفان سے ڈر گیا اور اس نے واپس آکر خفیہ عہدنامے تراتسکی کے حوالے کر دئے جنھوں نے ان کو ''پراودا'' میں شائع کرنا شروع کر دیا۔ اس سے ساری دنیا میں ہنگامہ مچ گیا...

پریس پر پابندیوں کو ایک فرمان (۱۰) کے ذریعے بڑھا دیا گیا جس کی رو سے اشتہارات کو سرکاری حکومتی اخبار کا اجارہ قرار دے دیا گیا۔ اس پر سارے دوسرے اخباروں نے احتجاج کے طور پر

اشاعت بند کر دی یا انھوں نے قانون کی نافرمانی کی اور انھیں بند کر دیا گیا... تین ہفتے بعد بالآخر ان اخباروں نے اطاعت قبول کی۔

پھر بھی وزارتوں کی ہڑتال جاری تھی، پرانے افسران اب بھی توڑ پھوڑ کر رہے تھے، عادی معاشی زندگی میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی تھیں۔ اسمولنی کے پیچھے صرف زبردست، غیرمنظم، عام لوگوں کی مرضی تھی اور انھیں سے عوامی کمیساروں کی کونسل کام لیتی تھی، اپنے دشمنوں کے خلاف انقلابی عوامی اقدام شروع کرا دیتی تھی (۱۱)۔ معنی خیز اعلانات (۱۲) میں جو سادہ الفاظ میں لکھے ہوتے تھے اور سارے روس میں پھیلا دئے جاتے تھے، لینن نے انقلاب کی وضاحت کی، لوگوں پر زور دیا کہ وہ اقتدار اپنے ہاتھ میں لےلیں، صاحب جائیداد طبقوں کی مزاحمت کو بزور ختم کردیں، حکومت کے اداروں پر بزور قبضہ کرلیں۔ انقلابی نظم وضبط، انقلابی ڈسپلن! سخت حساب کتاب اور کنٹرول! نہ ہڑتال! نہ آوارہ گردی! (۱۳)

۲۰ (۷) نومبر کو فوجی انقلابی کمیٹی نے ایک انتباہ جاری کیا:

''مالدار طبقے سوویتوں کے اقتدار کی یعنی مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی حکومت کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان سے ہمدردی رکھنےوالے لوگ حکومت اور دوما کے ملازمین کے کام میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، بینکوں میں ہڑتالوں کےلئے اشتعال دلاتے ہیں، ریلوے، ڈاک اور تار کے ذریعے رسل‌ورسائل میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں...

''ہم انھیں متنبہ کرتے ہیں کہ وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔ ملک اور فوج کے سامنے قحط کا خطرہ ہے۔ اس سے لڑنے کے لئے ساری سروسوں کی باقاعدہ کارکردگی ناگزیر ہے۔ مزدوروں اور کسانوں کی حکومت ملک اور قوم کےلئے ہر ضروری چیز کی ضمانت کرنے کےلئے سارے اقدامات کر رہی ہے۔

''ان اقدامات کی مخالفت عوام کے خلاف ایک جرم ہے۔ ہم مالدار طبقوں اور ان سے ہمدردی رکھنےوالوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ انھوں نے غذا کی نقل وحمل میں اپنی توڑپھوڑ اور اپنی

اشتعال‌انگیزی کو نہ بند کیا تو سب سے پہلے انہیں کو بھگتنا پڑےگا۔ انہیں غذا ملنے کے حق سے محروم کردیا جائےگا۔ انہوں نے جتنا بھی بھنڈار جمع کر رکھا ہے وہ ضبط کرلیا جائےگا۔ خاص مجرموں کی جائیداد ضبط کرلی جائےگی۔

''جو لوگ آگ سے کھیل رہے ہیں انہیں متنبہ کرکے ہم نے اپنا فرض ادا کردیا ہے۔

''ہمیں یقین ہے کہ اگر فیصلہ‌کن اقدامات ضروری ہوگئے تو سارے مزدور، سپاہی اور کسان ہماری ٹھوس حمایت کریں‌گے''۔

۲۲ (۹) نومبر کو شہر کی دیواروں پر ایک کاغذ آویزاں کیا گیا جس کی سرخی تھی ''غیرمعمولی مراسلہ'':

''عوامی کمیساروں کی کونسل کو شمالی محاذ کے اسٹاف کا ایک فوری تار موصول ہوا ہے:

''اب مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ فوج کو بھوکوں مت مرنے دو۔ شمالی محاذ کی فوجوں کو کئی دنوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ملا ہے اور دو تین دنوں میں ان کے پاس سوکھی روٹی بھی نہیں رہ جائےگی جو انہیں اس محفوظ رسد میں سے بانٹی جا رہی ہے جسے اب تک ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا تھا... محاذ کے مختلف حصوں کے ڈیلی‌گیٹ اس وقت بھی فوج کے ایک حصے کو لازمی طور پر عقب میں لےجانے کی بات کر رہے ہیں اس لئے کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ چند ہی دنوں میں بھوک سے مرتے ہوئے، خندقوں میں تین سال کی جنگ سے خستہ حال، بیمار، ناکافی کپڑوں سے پریشان، ننگے پاؤں، غیرانسانی تکلیف سے پاگل سپاہی بھاگنے لگیں‌گے۔،

''فوجی انقلابی کمیٹی اس صورت‌حال سے پتروگراد گیریسن اور پتروگراد کے مزدوروں کو باخبر کرتی ہے۔ محاذ کی حالت کا تقاضا ہے کہ فوری اور فیصلہ‌کن اقدامات کئے جائیں... اس عرصے میں حکومتی اداروں، بینکوں، ریلوے، ڈاک اور تار کے اعلی عہدیداران ہڑتال پر ہیں اور محاذ کو رسد پہنچانے کے حکومتی

کام میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں... ہر گھنٹے کی تاخیر ہزاروں سپاہیوں کی موت کا باعث بن سکتی ہے۔ انقلاب دشمن عہدیداران محاذ پر اپنے بھوکے اور جان بلب بھائیوں کے معاملے میں سب سے زیادہ بےایمان مجرم ہیں...

"فوجی انقلابی کمیٹی ان مجرموں کو ایک آخری انتباہ دیتی ہے۔ ان کی طرف سے خفیف مزاحمت یا مخالفت کی صورت میں بھی ان کے خلاف جو اقدامات کئے جائیں گے وہ ان کے جرائم کی سنگینی کے مطابق ہوں گے...،،

عام مزدوروں اور سپاہیوں نے غصے کے ایک ایسے وحشیانہ بھونچال کے ساتھ اسے لبیک کہا جس نے پورے روس کو جھنجوڑ دیا۔ دارالحکومت میں حکومت اور بینک کے ملازمین نے سیکڑوں اعلانات اور اپیلیں (۱۴) شائع کیں جن میں اپنی صفائی پیش کی، جیسے کہ یہ:

"سارے شہریوں کی توجہ کےلئے:

"اسٹیٹ بینک بند ہے!

"کیوں؟

"اس لئے کہ بالشویکوں نے اسٹیٹ بینک کے خلاف جو تشدد کیا ہے اس نے ہمارے لئے کام کرنا ناممکن بنا دیا ہے۔ عوامی کمیساروں کا پہلا اقدام تھا ایک کروڑ روبل کا مطالبہ کرنا، اور ۱۴ نومبر کو انھوں نے ڈھائی کروڑ روبل کا مطالبہ کیا، بغیر یہ بتائے ہوئے کہ یہ روپیہ کہاں جائے گا۔

"... ہم عہدیداران عوام کی جائیداد کو لوٹنے میں حصہ نہیں لے سکتے۔ ہم نے کام کرنا بند کردیا۔

"شہریو! اسٹیٹ بینک میں جو روپیہ ہے وہ تمھارا ہے، عوام کا روپیہ ہے، تمھاری محنت اور تمھارے خون پسینے سے حاصل کیا ہوا۔ شہریو! عوام کی جائیداد کو لٹنے سے اور ہمیں تشدد سے بچاؤ، اور ہم فوراً کام کرنا شروع کردیں گے۔

اسٹیٹ بینک کے ملازمین۔،

وزارت رسد اور وزارت مالیات سے، خصوصی رسد کمیٹی سے اعلانات کہ فوجی انقلابی کمیٹی نے ملازمین کےلئے کام کرنا ناممکن بنا دیا ہے، آبادی سے اپیلیں کہ وہ اسمولنی کے خلاف ان کی حمایت کرے... لیکن غالب مزدور اور سپاہی نے ان کی بات کا یقین نہیں کیا۔ عوام کے ذہن میں یہ بات پوری طرح بیٹھ گئی تھی کہ ملازمین توڑپھوڑ کر رہے ہیں، فوج کو بھوکوں مار رہے ہیں، عوام کو بھوکوں مار رہے ہیں... روٹی کےلئے لمبی قطاروں میں، جو پہلے کی طرح جاڑوں کی اوھے جیسی جمی سڑکوں پر لگتی تھیں، کیرنسکی کے زمانے کی طرح حکومت کو نہیں بلکہ توڑپھوڑ کرنےوالے افسران کو قصوروار ٹھہرایا جاتا تھا اس لئے کہ حکومت تو ان کی حکومت تھی، ان کی سوویتیں — اور وزارتوں کے عہدیداران اس کے خلاف تھے...

اس ساری مخالفت کے مرکز میں دوما اور اس کا لڑاکا عضو، کمیٹی برائے نجات، تھے جو عوامی کمیساروں کی کونسل کے سارے فرامین کے خلاف احتجاج کرتے تھے، بار بار ووٹ دیتے تھے کہ سوویت حکومت کو نہ تسلیم کیا جائے، ان نئی انقلاب دشمن ''حکومتوں،، سے علانیہ تعاون کرتے تھے جو موگیلیف میں قائم کی جاتی تھیں... مثلاً ۱۷ (۴) نومبر کو کمیٹی برائے نجات نے ''ساری میونسپل حکومتوں، زیمستووں اور کسانوں، مزدوروں، سپاہیوں اور دوسرے شہریوں کی ساری جمہوری اور انقلابی تنظیموں،، کو ان الفاظ سے مخاطب کیا:

''بالشویکوں کی حکومت کو مت تسلیم کرو اور اس کے خلاف جدوجہد کرو۔

''کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کی مقامی شاخیں بناؤ جو ساری جمہوری قوتوں کو متحد کریں گی تاکہ کل روس کمیٹی برائے نجات کو ان فریضوں میں مدد ملے جو اس نے اپنےلئے طے کئے ہیں...،،

اس عرصے میں پتروگراد میں آئین‌ساز اسمبلی کے انتخابات (۱۵) سے بالشویکوں کو زبردست اکثریت مل گئی یہاں تک کہ منشویک بین‌الاقوامیت‌پسند بھی یہ کہنے لگے کہ دوما کا پھر سے انتخاب ہونا چاہئے اس لئے کہ اب وہ پتروگراد کی آبادی کی سیاسی ترکیب کی نمائندگی نہیں کرتی... اس کے ساتھ ہی مزدوروں کی تنظیموں،

فوجی یونٹوں، یہاں تک کہ آس پاس کے دیہات کے کسانوں کی طرف سے بھی دوما پر قراردادوں کی بوچھار ہوگئی جن میں اسے ''انقلاب دشمن، کورنیلوفی،، کہا گیا اور اس سے استعفا دے دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ میونسپل کارکنوں کی طرف سے زندہ رہنے کے لئے معقول اجرت کے شدید مطالبوں اور ہڑتال کی دھمکیوں کی وجہ سے دوما کے آخری دن طوفانی تھے...

۲۳ (۱۰) نومبر کو فوجی انقلابی کمیٹی کے ایک،باقاعدہ فرمان نے کمیٹی برائے نجات کو توڑ دیا۔ ۲۹ (۱۶) کو عوامی کمیساروں کی کونسل نے پتروگراد میونسپل دوما کو توڑنے اور پھر سے انتخاب کرنے کا حکم دےدیا:

''اس حقیقت کے پیش‌نظر کہ پتروگراد کی مرکزی دوما، جو ۲۰ اگست کو چنی گئی تھی... پتروگراد کی آبادی کی نمائندگی کرنے کا حق قطعی طور پر تلف کرچکی ہے، اپنے ذہن کی حالت اور اپنے حوصلوں کی وجہ سے آبادی سے مکمل نااتفاقی میں مبتلا ہے... اور اس حقیقت کے پیش‌نظر کہ دوما کی اکثریت کے اشخاص، اگرچہ اپنے سارے سیاسی پیرؤں سے محروم ہو چکے ہیں پھر بھی، اپنے اختیارات کا استعمال مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی مرضی کی مزاحمت کرنے کےلئے، توڑ پھوڑ کرنے اور حکومت کے عادی کام میں اڑنگے لگانے کےلئے انقلاب دشمن طور پر کرتے ہیں اس لئے عوامی کمیساروں کی کونسل اسے اپنا فرض سمجھتی ہے کہ دارالحکومت کی آبادی کو میونسپل خوداختیاری کے ادارے کی پالیسی پر اپنا فیصلہ سنانے کےلئے دعوت دے۔

''اس مقصد کےلئے عوامی کمیساروں کی کونسل فیصلہ کرتی ہے:

''(۱) میونسپل دوما کو توڑ دینے کا؛ توڑ دینا ۱۷ نومبر ۱۹۱۷ء کو برسرعمل آئےگا۔

''(۲) موجودہ دوما کے منتخب یا مقرر کئے ہوئے سارے عہدیداران اپنے عہدوں پر رہیں‌گے اور اپنے تفویض‌شدہ فرائض انجام دیتے رہیں‌گے تاوقتیکہ ان کی جگہیں نئی دوما کے نمائندوں سے بھری جائیں۔

''(۳) سارے میونسپل ملازمین اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔ جو لوگ اپنی مرضی سے ملازمت چھوڑیں گے انھیں برخاست سمجھا جائے گا۔

''(۴) پتروگراد کی میونسپل دوما کے لئے نئے انتخابات ۲۶ نومبر ۱۹۱۷ء کے لئے مقرر کئے جاتے ھیں...

''(۵) پتروگراد کی میونسپل دوما کا اجلاس ۲۸ نومبر ۱۹۱۷ء کو دو بجے ھوگا۔

''(۶) جو لوگ اس فرمان کی تعمیل نہیں کریں گے، نیز جو لوگ ارادی طور پر میونسپلٹی کی جائیداد کو نقصان پہنچائیں گے یا برباد کریں گے انھیں فوراً گرفتار کیا جائے گا اور انقلابی ٹریبونل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔''

دوما نے اس فرمان کی خلاف‌ورزی کرتے ھوئے اپنا اجلاس کیا اور قراردادیں منظور کیں کہ وہ ''خون کی آخری بوند تک اپنے مورچے کی مدافعت'' کرے گی اور آبادی سے مایوسی کی حالت میں اپیل کی کہ وہ ''اپنی منتخب کردہ شہری حکومت'' کو بچائیں۔ لیکن آبادی بےنیاز یا معاندانہ رھی۔ ۳۰ (۱۷) نومبر کو میئر شرائدر اور کئی ممبروں کو گرفتار کیا گیا، پوچھ گچھ کی گئی اور رھا کردیا گیا۔ اس دن اور اگلے دن دوما کے اجلاس ھوتے رھے جن میں سرخ گارد والے اور جہازی اکثر مداخلت کرتے اور اخلاق کے ساتھ اسمبلی سے منتشر ھونے کی درخواست کرتے۔ ۲ دسمبر (۲۰ نومبر) کے اجلاس میں ایک افسر اور کچھ جہازی نکولائی ھال میں داخل ھوئے، جبکہ ایک ممبر تقریر کر رھا تھا، اور انھوں نے ممبروں کو حکم دیا کہ وھاں سے نکل جائیں ورنہ جبز کا استعمال کیا جائے گا۔ وہ نکل تو گئے۔ آخری وقت تک احتجاج کرتے رھے لیکن بالآخر ''تشدد کے سامنے پسپا ھوگئے۔''

نئی دوما کا انتخاب دس دن بعد ھوا۔ اس میں حصہ لینے سے ''معتدل'' سوشلسٹوں نے انکار کردیا اور وہ تقریباً پوری کی پوری بالشویک تھی (۱۶)...

خطرناک مخالفت کے کئی مرکز رہ گئے تھے مثلاً یوکرین اور فن‌لینڈ کی ''جمہوریائیں'' جو قطعی طور پر سوویت دشمن

میلانات کا اظہار کر رہی تھیں۔ ہیلسنگفورس اور کیئف دونوں جگہ حکومتیں ایسی فوجیں جمع کر رہی تھیں جن پر بھروسا کیا جا سکے اور بالشویکوں کو کچلنے نیز روسی فوجوں کو نہتا کرکے اپنے علاقے سے نکالنے کی مہم شروع کر رہی تھیں۔ یوکرینی رادا نے پورے جنوبی روس کو اپنی کمان میں لےلیا تھا اور کالیدن کو کمک اور رسد فراہم کر رہی تھی۔ فن‌لینڈ اور یوکرین دونوں جرمنوں کے ساتھ خفیہ گفت و شنید شروع کر رہی تھیں، اور انھیں اتحادی حکومتوں نے فوراً تسلیم کرلیا اور انھیں بڑی بڑی رقمیں قرض دیں اور وہ سوویت روس پر حملہ کرنے کے انقلاب دشمن مرکز قائم کرنے کےلئے صاحب جائیداد طبقوں کے ساتھ متحد ہو گئیں۔ آخر میں جب بالشویزم ان دونوں ملکوں میں فتحیاب ہوگیا تو شکست خوردہ بورژوازی نے اپنا اقتدار بحال کرانے کےلئے جرمنوں کو بلا لیا...

لیکن سوویت حکومت کےلئے سب سے بڑا خطرہ اندرونی اور دوہرا تھا — کالیدن کی تحریک، اور موگیلیف کا اسٹاف، جہاں جنرل دوخونن نے کمان سنبھال لی تھی۔

ہر جگہ نمودار ہوجانےوالے موراویوف کو کزاکوں کے خلاف جنگ کا کمانڈر مقرر کیا گیا اور کارخانوں کے مزدوروں میں سے ایک سرخ فوج بھرتی کی گئی۔ سیکڑوں پرچارک دون کے علاقے میں بھیجے گئے۔ عوامی کمیساروں کی کونسل نے کزاکوں کے نام ایک اعلان (۱۷) جاری کیا جس میں وضاحت کی گئی کہ سوویت حکومت کیا چیز ہے، صاحب جائیداد طبقے، توڑ پھوڑ کرنےوالے، زمیندار، بینکر اور ان کے بنگتی، کزاک راجے، زمیندار اور جنرل کس طرح انقلاب کو تباہ کرنے اور اپنی دولت کو عوام کے ہاتھوں ضبطی سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۲۷ (۱۴) نومبر کو کزاکوں کی ایک کمیٹی تراتسکی اور لینن سے ملنے کےلئے اسمولنی آئی۔ انھوں نے جواب طلب کیا کہ کیا یہ سچ ہے کہ سوویت حکومت کزاک اراضی کو مہا روس کے کسانوں میں بانٹنے کا ارادہ نہیں رکھتی؟ تراتسکی نے جواب دیا ''نہیں''۔ کزاک کچھ دیر سوچتے رہے۔ انھوں نے پوچھا: ''اچھا، کیا سوویت حکومت ہمارے بڑے کزاک زمینداروں کے

تعلقوں کو ضبط کرنے اور انھیں محنت کش کزاکوں کے درمیان بانٹنے کا ارادہ رکھتی ہے؟،، اس کا جواب لینن نے دیا۔ انھوں نے کہا ''یہ آپ لوگوں کے کرنے کا کام ہے۔ ہم محنت کش کزاکوں کے ہر اقدام میں ان کی مدد کریں گے... شروع کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ کزاک سوویتیں بنا لی جائیں۔ آپ کو 'تسے ای کا' میں نمائندگی مل جائے گی، پھر وہ آپ کی بھی حکومت ہوگی...،،

کزاک رخصت ہوگئے، غور و فکر میں ڈوبے ہوئے۔ دو ہفتے بعد جنرل کالیدن نے اپنی فوجوں کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ ان لوگوں نے پوچھا ''کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ کزاک زمینداروں کے بڑے تعلقوں کو محنت کش کزاکوں میں بانٹ دیں گے؟،،

کالیدن نے جواب دیا ''جب تک میری جان میں جان ہے تب تک ایسا نہیں ہونے دوں گا۔،، ایک مہینے بعد اپنی فوج کو اپنی آنکھوں کے سامنے روزبروز گھٹتے ہوئے دیکھ کر اس نے اپنے سر میں گولی مار کر خودکشی کرلی۔ اور کزاک تحریک کا وجود ختم ہوگیا...

اس عرصے میں موگیلیف میں پرانی 'تسے ای کا'، ''معتدل،، سوشلسٹ رہنما — اوکسنتیف سے لیکر چیرنوف تک — پرانی فوجی کمیٹیوں کے فعال سربراہ اور رجعت پرست رہنما جمع تھے۔ اسٹاف عوامی کمیساروں کی کونسل کو تسلیم کرنے سے مستعدی کے ساتھ انکار کر رہا تھا۔ اس نے مہلک بٹالینوں، سینٹ جارج کراس کے حاملوں اور محاذ کے کزاکوں کو متحد کر لیا تھا اور اتحادی فوجی اتاشیوں کے ساتھ اور کالیدن کی تحریک نیز یوکرینی رادا کے ساتھ خفیہ اور قریبی تعلق قائم کرلیا تھا...

اتحادی حکومتوں نے ۸ نومبر (۲۶ اکتوبر) کے فرمان امن کا کوئی جواب نہیں دیا تھا جس میں سوویتوں کی کانگرس نے ایک عام جنگ بندی کا مطالبہ کیا تھا۔

۲۰ (۷) نومبر کو تراتسکی نے اتحادی سفیروں کو ایک نوٹ بھیجا (۱۸):

''جناب سفیر، مجھے آپ کو یہ اطلاع دینے کا شرف حاصل ہے کہ سوویتوں کی کل روس کانگرس نے ۲۶ اکتوبر کو عوامی

کمیساروں کی کونسل کی صورت میں روسی جمہوریہ کی ایک نئی حکومت کی تشکیل کی۔ اس حکومت کے صدر ولادیمیر ایلیئچ لینن ہیں۔ بہ‌حیثیت عوامی کمیسار برائے امور خارجہ کے، امور خارجہ کی ہدایت میرے سپرد کی گئی ہے...

''جنگ بندی اور بغیر ملک گیری یا تاوان کے، قوموں کے حق خود ارادیت کی بنیاد پر ایک جمہوری صلح کی تجویز کے متن کی طرف، جسے کل روس کانگرس نے منظور کیا تھا، آپ کی توجہ مبذول کراتے ہوئے میں آپ سے یہ درخواست کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں کہ اس دستاویز کو سارے محاذوں پر فوری جنگ‌بندی کی اور صلح کی بات چیت فوراً شروع کرنے کی باقاعدہ تجویز سمجھا جائے، ایسی تجویز جو روسی جمہوریہ کی مستند حکومت بیک وقت تمام برسر جنگ قوموں اور ان کی حکومتوں کے سامنے پیش کرتی ہے۔

''جناب سفیر ، ازراہ کرم اپنے عوام کے بارے میں، جو جنگ سے تھکی ہوئی اور اس بےمثال قصابی سے بےجان ساری دوسری قوموں کی طرح لازمی طور پر امن کے خواہاں ہیں، سوویت حکومت کے احترام کی گہری یقین دہانی قبول کیجئے...''

اسی رات کو عوامی کمیساروں کی کونسل نے جنرل دوخونن کو تار بھیجا:

''عوامی کمیساروں کی کونسل اس بات کو ناگزیر سمجھتی ہے کہ دشمن اور اتحادی ساری طاقتوں کے سامنے جنگ بندی کی ایک باقاعدہ تجویز پیش کی جائے۔ اس فیصلے کے مطابق ایک اعلان کمیسار برائے امور خارجہ نے پتروگراد میں اتحادی طاقتوں کے نمائندوں کو بھیج دیا ہے۔

''شہری سپریم کمانڈر، عوامی کمیساروں کی کونسل آپ کو حکم دیتی ہے کہ دشمن کے فوجی ارباب اختیار کو تجویز کیجئے کہ معاندانہ کارروائی فوراً بند کردی جائے اور صلح کےلئے بات‌چیت شروع کردی جائے۔ یہ ابتدائی گفت و شنید کرنے کی ذمہ‌داری آپ کو سونپتے ہوئے، عوامی کمیساروں کی کونسل آپ کو حکم دیتی ہے کہ:

"۱ - دشمن کی فوجوں کے نمائندوں کے ساتھ ابتدائی گفت و شنید میں کسی بھی اور سارے اقدام سے کونسل کو براہ‌راست تار کے ذریعے مسلسل اطلاع دی جائے۔

"۲ - جنگ بندی کے ایکٹ پر اس وقت تک دستخط نہ کئے جائیں جب تک عوامی کمیساروں کی کونسل اسے منظور نہ کردے۔"

اتحادی سفیروں نے تراتسکی کے نوٹ کو خاموش حقارت کے ساتھ وصول کیا۔ اس کے ساتھ ہی اخباروں میں کینہ اور تضحیک سے بھرے ہوئے گمنام انٹرویو شائع ہوئے۔ دوخونن کو بھیجے جانے والے حکم کو علانیہ غداری کا اقدام قرار دیا گیا...

جہاں تک دوخونن کا تعلق ہے تو اس نے کچھ پتہ نہیں دیا۔ ۲۲ (۹) نومبر کی رات کو اس سے ٹیلی‌فون کے ذریعے بات کی گئی اور پوچھا گیا کہ کیا وہ حکم کی تعمیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ دوخونن نے جواب دیا کہ وہ تعمیل نہیں کر سکتا جب تک یہ حکم "ایسی حکومت کی طرف سے نہ آئے جس کو فوج کی اور ملک کی پوری حمایت حاصل ہو۔"

تار کے ذریعے اسے سپریم کمانڈر کے عہدے سے فوراً برخاست کردیا گیا اور اس کی جگہ کریلینکو کو مقرر کیا گیا۔ لینن نے عوام سے رجوع کرنے کے اپنے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے ساری رجمنٹ، ڈویژن اور کور کمیٹیوں کو، فوج کے سارے سپاہیوں اور بیڑے کے سارے جہازیوں کو ریڈیو پیغام بھیجا جس میں انھیں دوخونن کے انکار سے باخبر کیا اور حکم دیا کہ "محاذ کی رجمنٹیں اپنے مورچوں کے مقابل دشمن کے دستوں سے بات‌چیت شروع کرنے کے لئے ڈیلی گیٹوں کا انتخاب کریں..."

۲۳ (۱۰) نومبر کو اتحادی قوموں کے فوجی اتاشیوں نے، اپنی اپنی حکومتوں کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے دوخونن کو ایک نوٹ پیش کیا جس میں اسے سنجیدگی کے ساتھ متنبہ کیا گیا تھا کہ وہ "اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں کے درمیان کئے ہوئے عہدناموں کی شرائط کی خلاف‌ورزی" نہ کرے۔ نوٹ میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اگر جرمنی کے ساتھ علحدہ جنگ بندی کی گئی تو یہ اقدام روس کے لئے "انتہائی سنگین نتائج کا حامل ہوگا"۔ اس مراسلے کو دوخونن نے فوراً سپاہیوں کی ساری کمیٹیوں کو بھیج دیا...

اگلی صبح کو تراتسکی نے فوجوں سے ایک اور اپیل کی جس میں اتحادی نمائندوں کے نوٹ کو روس کے داخلی امور میں صریحی مداخلت اور اس امر کی علانیہ کوشش قرار دیا کہ ''روسی فوج اور روسی عوام کو ان عہدناموں کی تعمیل میں، جو زار نے کئے تھے، جنگ جاری رکھنے پر دھمکیوں کے ذریعے مجبور کیا جائے...''

اسمولنی سے ایک کے بعد ایک اعلانات شائع ہوتے رہے (۱۹) جن میں دوخونن اور اس کے اردگرد کے انقلاب دشمن افسروں کی مذمت کی گئی، موگیلیف میں جمع رجعت‌پرست سیاستدانوں کی مذمت کی گئی اور ہزار میل لمبے محاذ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دسیوں لاکھ غصے میں بھرے ہوئے اور شکی سپاہیوں کو بیدار کیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کریلینکو، دھن کے پکے جہازیوں کے تین دستے لےکر، انتقام کی دھمکیاں دیتے ہوئے (۲۰) جنرل اسٹاف کےلئے روانہ ہوئے۔ ہر جگہ سپاہیوں نے زبردست تالیوں کے ساتھ ان کا خیرمقدم کیا — یہ ایک فاتحانہ مارچ تھا۔ مرکزی فوجی کمیٹی نے دوخونن کے حق میں ایک اعلان جاری کیا اور فوراً دس ہزار کی فوج موگیلیف پر چڑھائی کرنے کےلئے روانہ ہوگئی...

۲ دسمبر (۱۹ نومبر) کو موگیلیف کے گیریسن نے بغاوت کرکے شہر پر قبضہ کرلیا، دوخونن کو اور فوجی کمیٹی کو گرفتار کرلیا اور فتح‌مند سرخ پرچم لےکر نئے سپریم کمانڈر کے استقبال کےلئے آگے بڑھا۔ اگلی صبح کو کریلینکو موگیلیف پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ ریل گاڑی کے اس ڈبے کے گرد، جس میں دوخونن کو قید کیا گیا تھا، ایک چیختا چلاتا مجمع اکٹھا ہوگیا ہے۔ کریلینکو نے تقریر کی جس میں انھوں نے سپاہیوں سے اپیل کی کہ وہ دوخونن کو گزند نہ پہنچائیں اس لئے کہ اسے پتروگراد لےجایا جائےگا اور انقلابی ٹریبونل اس کے بارے میں فیصلہ کرےگا۔ جب انھوں نے اپنی تقریر ختم کی تو اچانک دوخونن خود کھڑکی پر آگیا جیسے وہ مجمع کو مخاطب کرنا چاہتا ہو۔ لیکن ایک وحشیانہ گرج کے ساتھ لوگ ڈبے کی طرف لپکے اور بوڑھے جنرل پر ٹوٹ پڑے۔ اسے کھینچ کر باہر نکال لیا گیا اور پلیٹ‌فارم پر پیٹ پیٹ کر مار دیا گیا۔

یوں جنرل اسٹاف کی بغاوت ختم ہوگئی...

روس میں معاندانہ فوجی اقتدار کے آخری اہم گڑھ کے ڈھے جانے سے بےانتہا مضبوطتر ہوکر سوویت حکومت نے اعتماد کے ساتھ ریاست کی تنظیم شروع کی۔ بہت سے پرانے عہدیداران اس کے پرچم تلے واپس آ گئے اور دوسری پارٹیوں کے بہت سے ممبروں نے سرکاری ملازمت کرلی۔ لیکن جن کو مالی ہوس تھی ان کو ''حکومتی ملازمین کی تنخواہ کے بارے میں فرمان،، نے بددل کردیا۔ اس فرمان نے عوامی کمیساروں کی تنخواہ، جو سب سے زیادہ تھی، ۵۰۰ روبل (تقریباً ۵۰ ڈالر) ماہانہ مقرر کی... یونینوں کی یونین کی رہنمائی میں سرکاری ملازمین کی ہڑتال ناکام ہوگئی اس لئے کہ ان مالی اور تجارتی مفادات نے اس کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھا لیا جو اس کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ بینک کے کلرک اپنی اپنی جگہوں پر واپس آ گئے...

بینکوں کو قومی ملکیت بنانے کے فرمان، عوام کی معیشت کی اعلی کونسل کی تشکیل، گاؤں میں فرمان زمین پر عمل درآمد، فوج کی جمہوری ازسرنو تنظیم اور حکومت کی اور زندگی کے سارے شعبوں میں زبردست تبدیلیوں سے — ان تمام چیزوں سے جو صرف مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی عام کثرت کی مرضی کی وجہ سے موثر تھیں — رفتہ رفتہ، بہت سی غلطیوں اور رکاوٹوں کے ساتھ پرولتاری روس شکل‌پذیر ہونا شروع ہوا۔

بالشویکوں نے اقتدار کی تسخیر نہ صاحب جائیداد طبقوں کے ساتھ، یا دوسرے سیاسی لیڈروں کے ساتھ سمجھوتا کرکے اور نہ پرانی حکومتی مشینری کے ساتھ مصالحت کے ذریعے کی۔ نہ ایک چھوٹے سے سازشی گروہ کے منظم تشدد کے ذریعے۔ اگر سارے روس میں عوام الناس بغاوت کےلئے تیار نہ ہوتے تو یہ ناکام ہوگئی ہوتی۔ بالشویکوں کی کامیابی کا واحد سبب یہ تھا کہ انھوں نے عوام کی سب سے نیچے کی پرتوں کی زبردست اور سادہ خواہشیں پوری کیں اور انہیں پرانے کو گرا کر ختم کردینے کا کام انجام دینے کےلئے آواز دی اور بعد کو گرتے ہوئے کھنڈروں کے دھوئیں میں، نئے کا ڈھانچہ کھڑا کرنے میں ان کے ساتھ تعاون کیا...

باب ۱۲
کسان کانگرس

۱۸ (۵) نومبر کو برفباری شروع ہوئی۔ صبح کو جب ہماری آنکھ کھلی تو ہم نے دیکھا کہ کھڑکی کے باہر کی سل پر سفید ڈھیر لگا تھا اور برف اتنی گہری گر رہی تھی کہ دس فٹ آگے بھی نہیں دکھائی دیتا تھا۔ کیچڑ کا نام و نشان نہ تھا۔ پلک جھپکتے میں اداس شہر سفید ہوکر نگاہوں کو خیرہ کرنے لگا۔ روئی دار لبادے پہنے ہوئے کوچوانوں کی گاڑیاں برف گاڑیاں بن گئیں جو ناہموار سڑک پر، اپنے گاڑی‌بانوں کی جمی ہوئی سخت داڑھیوں سمیت، تیزرفتاری سے دوڑتی پھر رہی تھیں... انقلاب کے باوجود اور ایک نامعلوم اور ڈراؤنے مستقبل میں یک‌لخت داخل ہونے کی بوکھلاہٹ کے باوجود، برفباری شروع ہونے سے پورے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہر شخص مسکرا رہا تھا، لوگ سڑک پر نکل آئے تھے اور ہنس ہنس کر برف کے گرتے ہوئے نرم گالوں کو اپنی ہتھیلیوں پر لے رہے تھے۔ سارا سرمئی‌پن چھپ گیا تھا۔ سفید برف میں صرف سنہرے اور رنگین گنبد اور مینار کچھ زیادہ وحشیانہ شان و شوکت کے ساتھ نظر آرہے تھے۔

دوپہر میں سورج بھی نکل آیا، زرد اور نم۔ برسات کے دنوں کی ٹھنڈ اور جوڑوں کا درد غائب ہو گیا۔ شہر کی زندگی پر مسرت ہوگئی اور خو۔ انقلاب کی رفتار بھی تیز ہوگئی...

ایک شام کو میں ایک ''تراکتیر،، — ایک طرح کی نچلے طبقے کی سرائے — میں اسمولنی کے پھاٹک کے سامنے سڑک کے اس پار بیٹھا ہوا تھا۔ یہ نیچی چھت کی پرشور جگہ تھی جسے ''انکل ٹام کا جھونپڑا،، کہا جاتا تھا جہاں سرخ گاردوالے بہت آتے تھے۔ وہ اس وقت بھی وہاں بھرے تھے۔ گندے میزپوشوں اور چینی مٹی

کی بڑی بڑی چائےدانیوں والی چھوٹی چھوٹی میزوں کے گرد ایک دوسرے سے سٹے ہوئے وہ ساری جگہ کو سگریٹ کے دھوئیں سے بھر رہے تھے اور پریشان ویٹر ''بس ابھی! ایک منٹ میں! فوراً لایا!،، کہتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔

ایک کونے میں ایک شخص کپتان کی وردی پہنے بیٹھا تھا جو مجمع سے مخاطب تھا اور لوگ اسے ہر چند لفظ کے بعد ٹوک دیتے تھے۔

اس نے چلاکر کہا ''تم لوگ قاتل ہو قاتل، بس اور کچھ نہیں! خود اپنے روسی بھائیوں کو سڑکوں پر گولیاں مارتے ہو!،،

''یہ ہم نے کب کیا؟،، ایک مزدور نے پوچھا۔

''پچھلے اتوار کو تم نے یہی کیا جب یونکر...،،

''تو کیا انھوں نے ہم پر گولی نہیں چلائی تھی؟،، ایک آدمی نے اپنا ہاتھ دکھایا جو لٹکن میں تھا۔ ''کیا میرے پاس ان شیطانوں کو یاد رکھنے کےلئے کچھ نہیں ہے؟،،

کپتان اپنی پوری آواز سے چلایا ''تمھیں غیرجانبدار رہنا چاہئے! تمھیں غیرجانبدار رہنا چاہئے! تم کون ہو قانونی حکومت کو ختم کرنےوالے؟ یہ لینن کون ہے؟ ایک جرمن...،،

''اور تم کون ہو؟ انقلاب دشمن! اشتعال انگیز!،، سب کے سب اس پر چلا پڑے۔

جب دوبارہ کپتان اپنی آواز اتنی بلند کرسکا کہ سنائی دے تو وہ کھڑا ہوگیا اور بولا ''ٹھیک ہے! تم اپنے آپ کو روس کے عوام کہتے ہو۔ لیکن تم نہیں ہو روس کے عوام۔ کسان ہیں روس کے عوام۔ ٹھہرجاؤ تب تک جب تک کسان...،،

''ہاں،، انھوں نے چلاکر کہا ''ٹھہرجاؤ تب تک جب تک کسان بولیں۔ ہم جانتے ہیں کسان کیا کہیں‌گے۔ کیا وہ بھی ہماری طرح محنت کرنےوالے لوگ نہیں ہیں؟،،

بالآخر چیز کا دارومدار کسانوں پر تھا۔ سیاسی اعتبار سے تو کسان پچھڑے ہوئے تھے لیکن پھر بھی ان کے اپنے مخصوص خیالات تھے اور وہ روس کے عوام کا ۸۰ فیصدی سے زیادہ حصہ تھے۔ کسانوں میں بالشویکوں کے پیرو نسبتاً بہت تھوڑے تھے اور روس میں صنعتی مزدوروں کی مستقل ڈکٹیٹرشپ ناممکن تھی... سوشلسٹ

انقلابی پارٹی کسانوں کی روایتی پارٹی تھی۔ اس وقت سوویت حکومت کی حمایت کرنے والی ساری پارٹیوں میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی کسان لیڈرشپ کے منطقی وارث تھے۔ اور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کو، جو منظم شہری پرولتاریہ کے رحم و کرم پر تھے، کسانوں کی پشت پناہی کی سخت ضرورت تھی...

اس عرصے میں اسمولنی نے کسانوں کو نظر انداز نہیں کیا تھا۔ فرمان زمین کے بعد نئی ''تسے ای کا،، کے اولین اقدامات میں سے یہ بھی تھا کہ اس نے، کسانوں کی سوویت کی عاملہ کمیٹی کو نظرانداز کرکے، کسانوں کی ایک کانگرس طلب کی تھی۔ چند دنوں بعد ''وولست،، (تحصیل) اراضی کمیٹیوں کے مفصل قواعد و ضوابط جاری کئے گئے، اس کے بعد لینن کی ''کسانوں کےلئے ہدایات،، (۱) شائع ہوئیں جن میں بالشویک انقلاب اور نئی حکومت کے بارے میں سادہ لفظوں میں سمجھایا گیا تھا۔ اور ۱۶ (۳) نومبر کو لینن اور ملیوتین نے ''صوبائی پیغام رسانوں کےلئے ہدایات،، شائع کیں جنھیں سوویت حکومت نے ہزاروں کی تعداد میں گاؤں میں بھیجا تھا۔

''۱۔ جس صوبے میں اسے تعینات کیا گیا ہے وہاں پہنچ کر پیغام رساں مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی سوویتوں کی مرکزی عاملہ کمیٹیوں کی ایک مشترکہ میٹنگ بلائےگا، جن کے سامنے وہ زرعی قوانین کے بارے میں رپورٹ پیش کرےگا اور پھر مطالبہ کرےگا کہ سوویتوں کا ایک مشترکہ مکمل اجلاس طلب کیا جائے...

''۲۔ اسے صوبے میں زرعی مسئلے کے پہلوؤں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

''الف۔ کیا زمینداروں کی جائیداد رجسٹر کی گئی ہے، اور اگر ہاں تو کن ضلعوں میں؟

''ب۔ ضبط شدہ اراضی کا انتظام کون کرتا ہے — سابق مالک یا اراضی کمیٹی؟

''پ۔ زراعتی مشینوں اور فارم کے جانوروں کا کیا کیا گیا؟

''۳ - کیا جس زمین پر کسان کاشت کرتے ہیں اس میں اضافہ کیا گیا ہے؟

''۴ - صوبے کے لئے حکومت نے اناج کی جو مقدار مقرر کی ہے اس میں سے کتنا اناج شہر بھیجا جا رہا ہے؟

''۵ - پیغام رساں کو اس بات پر اصرار کرنا چاہئے کہ کسانوں کو زمین مل چکنے کے بعد یہ لازمی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اناج شہر کو بھجوا دیں اور یہ کہ وہ قحط سے بچنے کے واحد وسیلے کی حیثیت سے شہروں کو اناج بھیجنے میں جلدی کریں۔

''۶ - زمینداروں سے اراضی کمیٹیوں اور سوویتوں کی مقرر کی ہوئی دوسری تنظیموں کو زمین کی منتقلی کے لئے کون سے اقدامات تجویز یا نافذ کئے گئے ہیں؟

''۷ - بہتر یہ ہے کہ سازوسامان سے اچھی طرح لیس اور بخوبی منظم زراعتی جائیدادوں کا انتظام ان جائیدادوں کے باقاعدہ ملازمین پر مشتمل سوویتیں لائق زراعتی ماہروں کی ہدایت میں کریں۔''

تمام گاؤں میں تبدیلی کا خمیر پھیلتا جا رہا تھا اور اس کا سبب صرف فرمان زمین کا برق‌کار عمل ہی نہیں بلکہ انقلابی ذہنیت رکھنے‌والے وہ ہزارہا کسان بنی تھے جو محاذ سے واپس آرہے تھے... ان لوگوں نے کسانوں کی کانگرس طلب کئے جانے کا خیرمقدم خاص طور سے کیا۔

جیسے پرانی ''تسے‌ای‌کا'' نے مزدوروں اور سپاہیوں کی دوسری کانگرس کے معاملے میں کیا تھا ویسے ہی عاملہ کمیٹی نے اسمولنی کی طلب کی ہوئی کسان کانگرس کو روکنے کی کوشش کی۔ اور پرانی ''تسے‌ای‌کا'' ہی کی طرح، جب اس نے دیکھا کہ اس کی مزاحمت بیکار ہے تو عاملہ کمیٹی نے بوکھلائے ہوئے تار بھیج کر قدامت پرست ڈیلی گیٹ چننے کا حکم دیا۔ کسانوں میں یہ بات بھی پھیلا دی گئی کہ کانگرس کا اجلاس موگیلیف میں ہوگا اور کچھ ڈیلی گیٹ وہیں گئے۔ ۲۳ (۱۰) نومبر تک تقریباً ۴۰۰ ڈیلی گیٹ پتروگراد میں جمع ہوچکے تھے اور پارٹیوں کے سرکردہ جتھوں کی میٹنگیں شروع ہو چکی تھیں...

پہلا اجلاس دوما کی عمارت کے الیکساندر ہال میں ہوا اور پہلی ووٹ شماری سے پتہ چلا کہ سارے ڈیلی گیٹوں میں نصف سے زیادہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی تھے، جبکہ بالشویکوں کے زیر اثر صرف پانچویں حصے بھر، دائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کے زیر اثر ایک چوتھائی تھے اور باقی صرف اس چیز میں متفق تھے کہ وہ پرانی عاملہ کمیٹی کے مخالف تھے جس پر اوکسنتیئف، چائیکوفسکی اور پشیخونوف غالب تھے...

بڑا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور مسلسل گڑبڑ سے باربار ہل جاتا تھا۔ گہری، کٹر تلخی نے ڈیلی گیٹوں کو غصے بھرے گروہوں میں بانٹ دیا تھا۔ دائیں طرف یہاں وہاں فوجی افسروں کی وردیاں اور زیادہ عمر کے زیادہ حیثیت والے کسانوں کے بزرگانہ، داڑھی دار چہرے نظر آرہے تھے، بیچ میں چند کسان، چھوٹے فوجی افسر اور کچھ سپاہی تھے اور بائیں طرف تقریباً سارے ڈیلی گیٹ عام سپاہیوں کی وردیاں پہنے تھے۔ یہ نئی پشت تھی جو فوج میں خدمت انجام دے رہی تھی... گیلریوں میں مزدور بھرے تھے — جو روس میں ابھی تک اپنی کسان اصل کو نہیں بھولے ہیں...

پرانی ''تسےای کا،، کے برعکس عاملہ کمیٹی نے افتتاحی اجلاس میں کانگرس کو سرکاری نہیں تسلیم کیا۔ سرکاری کانگرس ۱۳ دسمبر (۳۰ نومبر) کےلئے طلب کی گئی تھی۔ ٹالیوں اور غصے بھری چلاہٹوں کے طوفان میں مقرر نے اعلان کیا کہ یہ اجتماع محض ایک ''غیرمعمولی کانفرنس،، ہے... لیکن ''غیرمعمولی کانفرنس،، نے بائیں بازو کی سوشلسٹ انقلابیوں کی رہنما، ماریا اسپریدونووا کو اپنا صدر منتخب کرکے دکھا دیا کہ عاملہ کمیٹی کے بارے میں اس کا رویہ کیا ہے۔

پہلے دن کا زیادہ تر حصہ اس پرجوش مباحثے میں نکل گیا کہ ''وولست،، (تحصیل) سوویتوں کے نمائندوں کو بھی کانفرنس میں جگہ دینی چاہئے یا صرف صوبائی تنظیموں کے ڈیلی گیٹوں کو۔ اور بالکل جیسے مزدوروں اور سپاہیوں کی صورت میں ہوا تھا، غالب اکثریت نے وسیع ترین ممکن نمائندگی کے حق میں رائے دی۔ اس پر پرانی عاملہ کمیٹی ہال سے چلی گئی...

تقریباً فوراً ہی یہ ظاہر ہوگیا کہ زیادہ‌تر ڈیلی گیٹ عوامی کمیساروں کی حکومت کے بارے میں معاندانہ رویہ رکھتے ہیں۔ زینوویف نے بالشویکوں کی طرف سے تقریر کرنے کی کوشش کی لیکن انھیں فقرے بازیوں نے بولنے نہیں دیا اور جب وہ ڈائس سے اتر رہے تھے تو شور ہوا کہ ''عوامی کمیسار کیچڑ میں بیٹھتے ہیں!''

نزاریئف نے، جو صوبائی ڈیلی گیٹ تھے، چلا کر کہا ''ہم بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی اس نام نہاد مزدوروں اور کسانوں کی حکومت کو اس وقت تک تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں جب تک اس میں کسانوں کی نمائندگی نہ ہو۔ ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں ہے سوائے مزدوروں کی ڈکٹیٹرشپ کے... ہم ایک نئی حکومت کی تشکیل پر اصرار کرتے ہیں جو پوری جمہوریت کی نمائندگی کرے!''

رجعت‌پرست ڈیلی گیٹوں نے اس جذبے کو بڑی چالاکی سے پروان چڑھایا۔ انھوں نے، بالشویک ڈیلی گیٹوں کے احتجاج کے باوجود، اعلان کیا کہ عوامی کمیساروں کی کونسل یا تو کانگرس کو کنٹرول کرنا چاہتی ہے یا پھر وہ اسے بزور اسلحہ توڑ دے‌گی — اس اعلان کو کسانوں نے شدید غصے کے ساتھ سنا...

تیسرے دن اچانک لینن ڈائس پر آ گئے۔ دس منٹ تک ہال پر دیوانگی طاری رہی۔ لوگ چلاتے رہے ''اتار دو انھیں! ہم تمھارے کسی بھی عوامی کمیسار کو نہیں سننا چاہتے! ہم تمھاری حکومت کو نہیں تسلیم کرتے!''

لینن وہاں خاموشی سے کھڑے رہے، ڈیسک کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے، ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں خیال میں ڈوبی ہوئی نیچے کے ہنگامے کا جائزہ لیتی رہیں۔ آخرکار سوائے ہال کے دائیں طرف کے احتجاج کچھ کمزور پڑ گیا۔

''میں یہاں عوامی کمیساروں کی کونسل کے ایک ممبر کی حیثیت سے نہیں آیا،، لینن نے کہا اور پھر انتظار کیا کہ شور تھم جائے۔ ''بلکہ بالشویک جتھے کے ایک ممبر کی حیثیت سے جو کانگرس کے لئے باقاعدہ منتخب کیا گیا ہے۔،، اور انھوں نے اپنا استناد ہاتھ میں اٹھایا تاکہ سارے لوگ دیکھ لیں۔

''لیکن،، انھوں نے ایسی آواز میں اپنی بات جاری رکھی جس

پر معلوم ہوتا تھا کسی چیز کا کوئی اثر نہیں ہوا ''اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ روس کی موجودہ حکومت بالشویک پارٹی نے بنائی ہے...،، انہیں ایک ذرا انتظار کرنا پڑا۔ ''تو عملی طور پر یہ ایک ہی بات ہے...،، یہاں دائیں طرف کی بنچوں نے زبردست ہنگامہ مچایا لیکن بیچ کے اور بائیں طرف کے لوگ سننا چاہتے تھے اور انھوں نے دوسروں کو خاموش کرا دیا۔

لینن کی دلیل بالکل سادہ تھی۔ ''آپ کسان لوگ، جن کو ہم نے زمینداروں کی زمین دی ہے، آپ صاف صاف بتائیے کہ کیا اب آپ مزدوروں کو صنعت پر کنٹرول حاصل کرنے سے روکنا چاہتے ہیں؟ یہ طبقاتی جنگ ہے۔ زمیندار ظاہر ہے کہ کسانوں کی مخالفت کرتے ہیں اور صنعت کار مزدوروں کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو کیا آپ اس کی اجازت دیں گے کہ پرولتاریوں کی صفیں بٹی رہیں؟ آپ کس طرف ہوں گے؟

''ہم بالشویک پرولتاریہ کی پارٹی ہیں، کسان پرولتاریہ کی بھی اور صنعتی پرولتاریہ کی بھی۔ ہم بالشویک سوویتوں کے محافظ ہیں، کسانوں کی سوویتوں کے بھی اور مزدوروں اور سپاہیوں کی سوویتوں کے بھی۔ موجودہ حکومت سوویتوں کی حکومت ہے۔ ہم نے نہ صرف یہ کہ کسانوں کی سوویتوں کو حکومت میں شامل ہونے کی دعوت دی بلکہ ہم نے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کو عوامی کمیساروں کی کونسل میں شریک ہونے کی بھی دعوت دی...

''سوویتیں عوام کی، کارخانوں اور کانوں میں مزدوری کرنےوالوں کی اور کھیتوں میں مزدوری کرنےوالوں کی، بہترین نمائندہ ہیں۔ جو شخص بھی سوویتوں کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ایک غیرجمہوری اور انقلاب دشمن اقدام کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور کامریڈ دائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں اور تم کادیت حضرات کو میں یہاں نوٹس دیتا ہوں کہ اگر آئین‌ساز اسمبلی نے سوویتوں کو برباد کرنے کی کوشش کی تو ہم آئین‌ساز اسمبلی کو ایسا کرنے کی اجازت نہ دیں گے!،،

۲۵ (۱۲) نومبر کو سہ پہر میں چیرنوف بھاگے ہوئے موگیلیف سے آئے اس لئے کہ انہیں عاملہ کمیٹی نے بلایا تھا۔ ابھی صرف دو مہینے پہلے وہ انتہا درجے کے انقلاب پرست سمجھے جاتے تھے اور

کسانوں میں بہت مقبول تھے۔ لیکن اب انھیں کانگرس کو بائیں طرف جھکنے کے خطرے سے روکنے کےلئے طلب کیا گیا تھا۔ چیرنوف کو پہنچتے ہی گرفتار کرکے اسمولنی لےجایا گیا جہاں مختصر بات‌چیت کے بعد انھیں رہا کردیا گیا۔

ان کا پہلا فعل یہ تھا کہ انھوں نے عاملہ کمیٹی کو کانگرس سے واک‌آؤٹ کرنے پر سختی کے ساتھ ڈانٹا۔ وہ لوگ واپس آنے پر راضی ہوگئے اور چیرنوف جب ہال میں داخل ہوئے تو ان کا خیرمقدم اکثریت نے زوردار تالیوں اور بالشویکوں نے فقرےبازیوں اور تمسخر سے کیا۔

''ساتھیو! میں باہر تھا۔ میں مغربی محاذ کی ساری فوجوں کے کسان ڈیلی‌گیٹوں کی ایک کانگرس طلب کرنے کے سوال پر بارھویں فوج کی کانفرنس میں شرکت کر رہا تھا اور مجھے اس بغاوت کے بارے میں بہت کم معلوم ہے جو یہاں ہوئی...''

زینوویف اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور چلاکر بولے ''ہاں، آپ باہر تھے — چند منٹ کےلئے!'' بھیانک ہنگامہ، چلاھٹیں ''بالشویکوں کو نکال باہر کرو!''

چیرنوف نے اپنی تقریر جاری رکھی ''یہ الزام بالکل جھوٹا ہے اور اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ میں نے پتروگراد پر فوجی چڑھائی کرنے میں مدد دی۔ اس طرح کا الزام کہاں سے شروع ہوا؟ مجھے اس کا سرچشمہ دکھائیے!''

زینوویف: ''ازوستیا، اور 'دیلا نرودا' — خود تمھارے اخبار — وہیں سے شروع ہوا ہے یہ الزام!''

چیرنوف کا چکلا چہرہ اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں، لہراتے بال اور کھچڑی داڑھی سمیت غصے سے سرخ ہوگیا لیکن انھوں نے اپنے کو قابو میں رکھتے ہوئے تقریر جاری رکھی ''میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے تقریباً بالکل نہیں معلوم کہ یہاں کیا ہوا ہے اور میں نے کسی اور فوج کی رہنمائی نہیں کی سوائے (انھوں نے کسان ڈیلی‌گیٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) اس فوج کے جس کو یہاں لانے کا ذمہ‌دار بڑی حد تک میں ہوں!'' ہنسی اور پکار: ''شاباش!''

''واپسی پر میں اسمولنی گیا۔ وہاں میرے خلاف اس طرح کا

کوئی الزام نہیں لگایا گیا... مختصر سی بات‌چیت کے بعد میں چلا آیا — اور بس! حاضرین میں سے کوئی بھی اس قسم کا الزام لگا سکتا ہو تو لگائے!،،

بڑا شور مچا جس میں بالشویک اور کچھ بائیں بازو کے انقلابی فوراً اپنی جگہوں پر کھڑے ہوگئے، اور مکے ہلا ہلا کر چلانے لگے۔ باقی اجتماع ان سے زیادہ چلا کر انہیں دبانے کی کوشش کرنے لگا۔

''یہ اجلاس نہیں ہنگامہ ہے!،، چیرنوف نے چلا کر کہا اور وہ ہال سے باہر چلے گئے۔ شور اور بدنظمی کی بنا پر اجلاس ملتوی کر دیا گیا...

اس عرصے میں عاملہ کمیٹی کی حیثیت کے بارے میں سب پریشان تھے۔ اجتماع کے ''غیرمعمولی کانفرنس،، ہونے کا اعلان کر کے عاملہ کمیٹی کے نئے انتخاب کا سدباب کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ لیکن اس کا اثر دونوں طرح ہوا۔ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے فیصلہ کیا کہ اگر کانگرس کو عاملہ کمیٹی پر کوئی اختیار نہیں ہے تو عاملہ کمیٹی کو بھی کانگرس پر کوئی اختیار نہیں۔ ۲۵ (۱۲) نومبر کو اجتماع نے فیصلہ کیا کہ عاملہ کمیٹی کے اختیارات کو غیرمعمولی کانفرنس اپنے ہاتھ میں لےلے جس میں عاملہ کمیٹی کے صرف وہی ممبر ووٹ دے سکتے ہیں جنھیں ڈیلی گیٹ چنا گیا تھا...

اگلے دن بالشویکوں کی شدید مخالفت کے باوجود مندرجہ بالا قرارداد میں ترمیم کی گئی کہ عاملہ کمیٹی کے سارے ممبروں کو، چاہے وہ ڈیلی گیٹ چنے گئے ہوں یا نہیں، اجتماع میں تقریر کرنے اور ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔

۲۷ (۱۴) کو زمین کے سوال پر مباحثہ ہوا جس نے ان اختلافات کو بےنقاب کیا جو بالشویکوں کے اور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کے زرعی پروگرام میں تھے۔

کچنسکی نے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے انقلاب کے دوران میں زمین کے سوال کی تاریخ کا خاکہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ کسانوں کی سوویتوں کی پہلی

کانگرس نے زمینی تعلقوں کو فوراً اراضی کمیٹیوں کے ہاتھ میں دے دینے کے حق میں ایک واضح اور باقاعدہ قرارداد منظور کی تھی۔ لیکن انقلاب کے ہدایتکاروں نے اور حکومت میں جو بورژوا تھے انھوں نے اصرار کیا کہ یہ سوال اس وقت تک نہیں حل کیا جا سکتا جب تک آئین‌ساز اسمبلی کا اجلاس نہ ہو... انقلاب کا دوسرا دور، ''سمجھوتوں،، کا دور، کابینہ میں چیرنوف کے داخلے سے شروع ہوا۔ کسانوں کو یقین تھا کہ اب زمین کے سوال کا عملی حل شروع ہوگا لیکن پہلی کسان کانگرس کے فیصلہ بہ صیغۂ امر کے باوجود عاملہ کمیٹی کے رجعت‌پرستوں اور مصالحت‌پرستوں نے کوئی اقدام نہ ہونے دیا۔ اس پالیسی سے زرعی بدنظمیوں کا ایک سلسلہ مشتعل ہوا جو کسانوں کی طرف سے بےصبری اور گھٹی ہوئی توانائی کا قدرتی اظہار معلوم ہوتا تھا۔ کسانوں نے انقلاب کے صحیح معنی سمجھ لئے — انھوں نے الفاظ کو عمل کا روپ دینے کی کوشش کی...

مقرر نے مزید کہا کہ ''حالیہ واقعات کسی سیدھے سادے فساد کا، یا 'بالشویک مہم‌جوئی، کا نہیں بلکہ اس کے برعکس ایک حقیقی عوامی بغاوت کا پتہ دیتے ہیں جس کا خیرمقدم پورے ملک نے ہمدردی کے ساتھ کیا ہے...

''بالشویکوں نے زمین کے سوال کے بارے میں بالعموم صحیح رویہ اختیار کیا لیکن اس بات کی سفارش کرکے کہ کسان بہ‌جبر زمین پر قبضہ کرلیں انھوں نے ایک شدید غلطی کی... پہلے ہی دن سے بالشویکوں نے اعلان کردیا کہ کسانوں کو 'انقلابی عوامی اقدام کے ذریعے، زمین لےلینی چاہئے۔ یہ سوائے نراج کے اور کچھ نہیں ہے۔ زمین منظم طریقے سے لی جا سکتی ہے... بالشویکوں کےلئے یہ بات اہم تھی کہ انقلاب کے مسائل جلد سے جلد ممکن طریقے سے حل کئے جائیں — لیکن بالشویکوں کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ یہ مسائل کیسے حل کئے جائیں...

''سوویتوں کی کانگرس کا فرمان زمین بنیادی اعتبار سے پہلی کسان کانگرس کے فیصلوں سے ملتا جلتا ہوا ہے۔ پھر نئی حکومت نے اس کانگرس کے مرتب کئے ہوئے طریقۂ کار پر کیوں نہیں عمل کیا؟ اس لئے کہ عوامی کمیساروں کی کونسل زمین کے سوال کو

طے کرنے میں جلدی کرنا چاہتی تھی تاکہ آئین‌ساز اسمبلی کا اس سے کوئی تعلق نہ رہ جائے...

''لیکن حکومت نے یہ بھی دیکھا کہ عملی اقدامات منظور کرنے ضروری تھے اس لئے اس نے مزید غور و خوض کے بغیر اراضی کمیٹیوں کے لئے ضوابط منظور کر دئیے اور اس طرح ایک عجیب و غریب صورت‌حال پیدا کردی۔ یعنی عوامی کمیساروں کی کونسل نے تو زمین کی نجی جائیداد ختم کردی لیکن اراضی کمیٹیوں کے مرتب کئے ہوئے ضوابط نجی جائیداد پر مبنی ہیں... بہرحال اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا اس لئے کہ اراضی کمیٹیاں سوویت فرمانوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کر رہی ہیں بلکہ خود اپنے عملی فیصلوں پر عمل درآمد کررہی ہیں جن کی بنیاد کسانوں کی وسیع اکثریت کی مرضی پر ہے...

''یہ اراضی کمیٹیاں زمین کے سوال کو قانون سازی کے ذریعے حل کرنے کی کوشش نہیں کر رہی ہیں جس کا تعلق صرف آئین‌ساز اسمبلی ہی سے ہوسکتا ہے... لیکن کیا آئین‌ساز اسمبلی روسی کسانوں کی مرضی کے مطابق عمل کرنا چاہےگی؟ اس کے بارے میں کسی کو یقین نہیں ہو سکتا... ہمیں یقین صرف یہ ہوسکتا ہے کہ اب کسانوں کا انقلابی عزم بیدار ہو چکا ہے اور آئین‌ساز اسمبلی زمین کے سوال کو اس طرح طے کرنے پر مجبور کر دی جائےگی جس طرح کسان اسے طے کرنا چاہتے ہیں... آئین‌ساز اسمبلی عوام کی مرضی سے الگ جانے کی ہمت نہیں کرےگی...''

اس کے بعد لینن نے تقریر کی جنہیں اب کی بار محویت اور توجہ سے سنا گیا۔ ''اس وقت ہم صرف زمین کے سوال کو نہیں بلکہ سماجی انقلاب کے سوال کو بھی حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں — صرف یہیں روس میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں۔ زمین کے سوال کو سماجی انقلاب کے دوسرے مسائل سے الگ کرکے نہیں حل کیا جا سکتا... مثلاً زمینی تعلقوں کی ضبطی کی مزاحمت صرف روسی زمیندار ہی نہیں بلکہ بیرونی سرمایہ بھی کرےگا جس کے ساتھ بڑی زمینی جائیدادیں بینکوں کے توسط سے وابستہ ہیں...

''روس میں زمین کی ملکیت زبردست استبداد کی بنیاد ہے اور کسانوں کا زمین کو ضبط کرلینا ہمارے انقلاب کا اہم‌ترین قدم

ہے۔ لیکن اسے دوسرے قدموں سے الگ نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ ان مرحلوں سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے جن سے ہوکر انقلاب کو گزرنا پڑا۔ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی غلطی یہ ہے کہ اس وقت انہوں نے سمجھوتوں کی پالیسی کی مخالفت نہیں کی کیونکہ وہ اس نظریے کے قائل تھے کہ عوام الناس کا شعور پوری طرح ترقی یافتہ نہیں تھا...

''اگر سوشلزم کا حصول صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب سارے عوام کا ذہنی ارتقا اس کی اجازت دے تب تو ہم کم سے کم پانچ سو سال تک سوشلزم کی زیارت نہ کر سکیں گے... سوشلسٹ سیاسی پارٹی — یہ مزدور طبقے کا ہراول ہے۔ اسے اپنے لئے اس بات کو روا نہ رکھنا چاہئے کہ وہ کثیر اوسط میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے رک جائے بلکہ اسے سوویتوں کو انقلابی پہل کے اداروں کی حیثیت سے استعمال کرکے عوام الناس کی رہنمائی کرنی چاہئے...

''گذشتہ جولائی میں عوام الناس اور 'سمجھوتے بازوں' کے درمیان علانیہ قطع تعلق کا ایک سلسلہ شروع ہوا لیکن اب، نومبر میں، بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی اب بھی اپنا ہاتھ اوکسنتیف کی طرف بڑھا رہے ہیں جو عوام کو اپنی چھتگلیا سے کھینچنے میں لگے ہیں... اگر سمجھوتے جاری رہیں گے تو انقلاب ناپید ہوجائے گا۔ بورژوازی کے ساتھ کوئی سمجھوتا ممکن نہیں ہے، اس کی طاقت کو بالکل کچل دیا جانا چاہئے...

''ہم بالشویکوں نے اپنے پروگرام برائے زمین میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ہم نے زمین کی نجی جائیداد کو ختم کرنا ترک نہیں کیا ہے اور ہمارا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہم نے 'اراضی کمیٹیوں کے لئے ضوابط' منظور کئے — جو نجی جائیداد پر ہرگز مبنی نہیں ہیں — اس لئے کہ ہم عوامی مرضی کو اس طرح پورا کرنا چاہتے ہیں جس طرح خود عوام نے فیصلہ کیا ہے تاکہ ہم سماجی انقلاب کے لئے لڑنے والے سارے عناصر کے ایتلاف کو زیادہ قریب لاسکیں۔

''ہم اس ایتلاف میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کو شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں البتہ اس بات پر اصرار کرتے ہوئے کہ وہ پیچھے دیکھنا ترک کردیں اور وہ اپنی پارٹی کے 'سمجھوتے بازوں' سے قطع تعلق کرلیں...

''جہاں تک آئین‌ساز اسمبلی کا تعلق ہے تو یہ سچ ہے، جیسا کہ سابق مقرر نے کہا کہ آئین‌ساز اسمبلی کے کام کا دارومدار عوام الناس کے انقلابی عزم پر ہوگا۔ میں کہتا ہوں 'اس انقلابی عزم پر بھروسا کیجئے لیکن اپنی بندوق کو نہ بھولئے!''

اس کے بعد لینن نے بالشویک قرارداد پڑھ کر سنائی:

''کسانوں کی کانگرس ۲۶ اکتوبر کے فرمان زمین کی پوری طرح حمایت کرتی ہے جسے مزدوروں اور سپاہیوں کی سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس نے منظور کیا۔ اور روسی جمہوریہ کی مزدوروں اور کسانوں کی عارضی حکومت کی حیثیت سے عوامی کمیساروں کی کونسل نے نافذ کیا۔

''کسانوں کی کانگرس... سارے کسانوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ متفقہ طور پر اس قانون کو برقرار رکھیں اور اسے خود فوراً نافذ کریں؛ اور ساتھ ہی ساتھ کسانوں کو دعوت دیتی ہے کہ ذمے‌داری کے عہدوں اور جگہوں پر صرف انہیں لوگوں کو مقرر کریں جنھوں نے استحصال کے شکار کسان مزدوروں کے مفادات سے اپنے لگاؤ کا، بڑے زمینداروں، سرمایہ‌داروں، ان کے طرفداروں اور سنگتیوں کی طرف سے ہر مزاحمت کے خلاف ان مفادات کی مدافعت کرنے کےلئے اپنی خواہش کا ثبوت الفاظ سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے دیا ہے...

''کسانوں کی کانگرس اسی کے ساتھ ہی اپنے یقین کا اظہار کرتی ہے کہ ان تمام اقدامات کی تکمیل، جن پر فرمان زمین مشتمل ہے، مزدوروں کے سماجی انقلاب کی، جو کہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو شروع ہوا ہے، فتح کے ذریعے ہی کامیاب ہو سکتی ہے اس لئے کہ کسان مزدوروں کو بلا معاوضہ زمین کی قطعی منتقلی، بڑے زمینداروں کی زراعتی مشینوں کی ضبطی، اجرتی غلامی کے مکمل خاتمے کے ساتھ ساتھ زراعتی مزدوروں کے مفادات کا مکمل تحفظ،

روس کے سارے علاقوں میں زراعت و صنعت کی پیداواروں کی باقاعدہ اور مسلسل تقسیم اور بینکوں پر قبضہ (جس کے بغیر زمین کی نجی جائیداد ختم کرنے کے بعد بھی، زمین پر سارے عوام کا دخل ناممکن ہوگا) اور مزدوروں کےلئے ریاست کی طرف سے ہر قسم کی امداد کا بندوبست صرف سماجی انقلاب ہی کر سکتا ہے...

''ان اسباب کی بنا پر کسانوں کی کانگرس ایک سماجی انقلاب کی حیثیت سے ۲۵ اکتوبر کے انقلاب کی پوری تائید و حمایت کرتی ہے اور جو بھی رد و بدل ضروری ہو اس کے ساتھ لیکن بغیر کسی پس‌وپیش کے روسی جمہوریہ کی سماجی تشکیل‌نو کو بروئےکار لانے کےلئے اپنے ناقابل تغیر عزم کا اظہار کرتی ہے۔

''صرف سماجی انقلاب ہی فرمان زمین کےلئے دیرپا کامیابی اور مکمل حصول کو یقینی بنا سکتا ہے اور اس کی فتح کی ناگزیر شرط ہے صنعتی مزدور طبقے کے ساتھ، سارے ترقی‌یافتہ ملکوں کے مزدوروں کے ساتھ کسان مزدوروں کا قریبی اتحاد۔ اب سے روسی جمہوریہ میں ریاست کی تنظیم و انتظام کے سارے اداروں کو اوپر سے نیچے تک اسی اتحاد پر قائم ہونا چاہئے۔ صرف یہ اتحاد ہی، بورژوازی کے ساتھ مصالحت، بورژوا سیاست کے سرداروں کے ساتھ مصالحت کی، جسے تجربہ مذموم قرار دے چکا ہے، پالیسی پر واپس آنے کی بلاواسطہ، علانیہ یا خفیہ، ساری کوششوں کو کچل کر، پوری دنیا میں سوشلزم کی فتح کی ضمانت کر سکتا ہے...''

عاملہ کمیٹی کے رجعت پرست اب علانیہ سامنے آنے کی ہمت نہ کر سکتے تھے۔ لیکن چیرنوف نے کئی مرتبہ منکسرانہ اور قائل‌کن غیرجانبداری کے ساتھ تقریریں کیں۔ انھیں ڈائس پر بیٹھنے کی دعوت دی گئی... کانگرس کی دوسری رات کو ایک نوٹ بغیر کسی دستخط کے صدر کو دیا گیا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ چیرنوف کو اعزازی صدر بنا دیا جائے۔ استینوف نے نوٹ پڑھ کر سنایا اور زینوویف فوراً کھڑے ہوگئے، یہ چلاتے ہوئے کہ یہ اجتماع پر قبضہ کرنے کےلئے پرانی عاملہ کمیٹی کی چال ہے۔ آن کی آن میں پورا ہال دونوں طرف سے لہراتے ہوئے ہاتھوں اور غضبناک

چہروں کا ایک چیختا ہوا انبوہ بن گیا... پھر بھی چیرنوف بہت مقبول رہے۔

زمین کے سوال اور لینن کی قرارداد پر طوفانی مباحثوں کے دوران میں بالشویک دو بار اجتماع سے واک آؤٹ کرجانے ہی والے تھے لیکن دونوں مرتبہ ان کے رہنماؤں نے انہیں روکا... مجھے ایسا لگتا تھا کہ کانگرس کی گتھی ایسی الجھ گئی ہے کہ اس کے سلجھنے کی کوئی امید نہیں۔

لیکن ہم میں سے کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اسمولنی میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں اور بالشویکوں کے درمیان اس وقت بھی خفیہ کانفرنسیں چل رہی تھیں۔ شروع میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے مطالبہ کیا کہ سوویتوں کے اندر اور باہر کی ساری سوشلسٹ پارٹیوں پر مشتمل ایک حکومت ہو جو عوامی کونسل کے سامنے جوابدہ ہو اور یہ کونسل مزدوروں اور سپاہیوں کی تنظیم اور کسانوں کی تنظیم کے برابر برابر ڈیلی گیٹوں پر مشتمل ہو اور اس کا تکملہ میونسپل دوماؤں اور زیمستووں کے نمائندے کریں، لینن اور تراتسکی کو الگ کردیا جائے اور فوجی انقلابی کمیٹی اور دوسرے جبر کرنےوالے اداروں کو توڑ دیا جائے۔

بدھ، ۲۸ (۱۵) نومبر، کی صبح کو ساری رات شدید جدوجہد کے بعد ایک معاہدہ ہوا۔ ۱۰۸ ممبروں پر مشتمل ''تسےای کا'' میں کسانوں کی کانگرس سے ۱۰۸ ممبروں کا، جنھیں پارٹیوں کے تناسب کے مطابق چنا جائےگا، فوج اور بیڑے سے براہ راست چنے ہوئے ۱۰۰ ڈیلی گیٹوں کا اور ٹریڈیونینوں کے ۵۰ (کل روس یونینوں کے ۳۵، ریلوے کارکنوں کے ۱۰ اور ڈاک اور تار کے کارکنوں کے ۵) نمائندوں کا اضافہ کیا جائےگا۔ دوماؤں اور زیمستووں کو ترک کردیا گیا۔ لینن اور تراتسکی حکومت میں رہے اور فوجی انقلابی کمیٹی کام کرتی رہی۔

اب کانگرس کے اجلاس شاہی مدرسہ قانون کی عمارت، نمبر ۶ فونتانکا، میں ہونے لگے تھے جہاں کسانوں کی سوویت کے صدر دفاتر تھے۔ وہاں بڑے میٹنگ ہال میں بدھ کی سہ پہر کو ڈیلی گیٹ جمع ہوئے۔ پرانی عاملہ کمیٹی الگ ہوگئی تھی اور اسی عمارت کے ایک اور کمرے میں اپنے پچھلے لگوں کا ایک کنونشن کر رہی

تھی جو واک آؤٹ کرجانے والے ڈیلی گیٹوں کے نمائندوں پر مشتمل تھا۔

چیرنوف کبھی اس میٹنگ میں آتے تھے اور کبھی اس میں جاتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بالشویکوں کے ساتھ ایک معاھدے پر بحث ھو رھی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ معاھدہ ھو چکا ھے۔

انھوں نے پچھ لگوں کے کنونشن میں تقریر کی ''اس وقت جب ھر شخص سارے سوشلسٹوں کی حکومت بنانے کے حق میں ھے تو بہت سے لوگوں نے پہلی وزارت کو بھلا دیا ھے جو ایتلافی حکومت نہیں تھی اور جس میں صرف ایک سوشلسٹ تھا — کیرنسکی۔ وہ ایسی حکومت تھی جو اپنے وقت میں بہت مقبول تھی۔ اب لوگ کیرنسکی پر الزام لگاتے ھیں، وہ بھول جاتے ھیں کہ انھیں صرف سوویتوں نے نہیں بلکہ عوام‌الناس نے بھی برسراقتدار پہنچایا تھا...

''کیرنسکی کے بارے میں رائےعامہ کیوں بدل گئی؟ وحشی لوگ دیوتا بناتے ھیں جس سے وہ دعائیں مانگتے ھیں اور اگر ان کی ایک بھی دعا نہیں پوری ھوتی تو اسے سزا دیتے ھیں... یہی اس وقت ھو رھا ھے... کل کیرنسکی تھا، آج لینن اور تراتسکی ھیں، کل کوئی اور ھوگا...

''ھم نے کیرنسکی اور بالشویکوں دونوں کو تجویز کی کہ وہ اقتدار سے سبکدوش ھوجائیں۔ کیرنسکی نے اسے قبول کرلیا — آج انھوں نے اپنی روپوشی کی جگہ سے اعلان کیا ھے کہ انھوں نے وزیرصدر کے عہدے سے استعفا دے دیا ھے، لیکن بالشویک اپنا اقتدار برقرار رکھنا چاھتے ھیں اور وہ اسے استعمال کرنا نہیں جانتے...

''بالشویک چاھے کامیاب ھوں یا ناکام ھوجائیں اس سے روس کا مقدر نہیں بدلےگا۔ روسی گاؤں اچھی طرح جانتے ھیں کہ انھیں کیا چاھئے اور اب وہ خود اپنے اقدامات کر رھے ھیں... آخر میں ھمیں گاؤں ھی بچائیں‌گے...''

اس عرصے میں بڑے ھال میں استینوف نے کسانوں کی کانگرس اور اسمولنی کے درمیان ھونےوالے معاھدے کا اعلان کردیا تھا جس کا خیرمقدم ڈیلی گیٹوں نے بےتحاشا خوشی کے ساتھ کیا تھا۔ اچانک چیرنوف نمودار ھوئے اور انھوں نے تقریر کرنے کا موقع دئے جانے کی درخواست کی۔

انھوں نے شروع کیا ''میں نے سنا ہے کہ کسانوں کی کانگرس اور اسمولنی کے درمیان ایک معاہدہ کیا جا رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ کسانوں کی سوویتوں کی اصل کانگرس کا اجلاس اگلے ہفتے تک نہیں شروع ہوگا، اس طرح کا معاہدہ غیرقانونی ہوگا...

''مزید برآں میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ بالشویک آپ کے مطالبات نہیں مانیں گے...''

بڑے زور کے قہقہوں نے ان کو رکنے پر مجبور کیا اور صورتحال کو سمجھ کر وہ ڈائس سے اتر آئے اور ہال سے باہر چلے گئے اور اپنے ساتھ اپنی مقبولیت بھی لیتے گئے۔

جمعرات، ۲۹ (۱۶) نومبر، کی سہ پہر کو دیر سے کانگرس کا ایک غیرمعمولی اجلاس ہوا۔ فضا میں تہوار کا احساس تھا، ہر چہرے پر مسکراہٹ تھی... اجتماع کے سامنے جو باقی کام تھے انھیں جلدی جلدی نمٹایا گیا اور پھر سوشلسٹ انقلابیوں کے بائیں بازو کے سفید داڑھی والے پیر طریقت، بوڑھے ناتانسن نے بھرائی ہوئی آواز اور اشک آلود آنکھوں سے کسانوں کی سوویتوں اور مزدوروں اور سپاہیوں کی سوویتوں کے ''عقد'' کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ''اتحاد'' لفظ جتنی بار آیا اتنی بار پرمسرت تالیاں بجیں... آخر میں استینوف نے اسمولنی سے ایک وفد کی آمد کا اعلان کیا جس کے ساتھ سرخ فوج کے نمائندے تھے۔ حاضرین نے کھڑے ہوکر تالیاں بجاتے ہوئے ان کا خیرمقدم کیا۔ ایک کے بعد ایک ایک مزدور، ایک سپاہی اور ایک جہازی نے کانگرس کو تہنیت پیش کی۔

پھر امریکی سوشلسٹ لیبر پارٹی کے ڈیلی گیٹ بورس رائنشٹائن نے تقریر کی: ''کسانوں کی کانگرس اور مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کے اتحاد کا دن انقلاب کے عظیم دنوں میں ہے۔ اس کی آواز ساری دنیا میں، پیرس میں، لندن میں اور سمندر پار نیویارک میں گرجدار بازگشت کے ساتھ گونجے گی۔ اس اتحاد پر سارے محنت کشوں کے دل خوشی سے معمور ہوجائیں گے۔

''ایک عظیم خیال کی فتح ہوئی ہے۔ مغرب اور امریکہ کو، روس سے، روسی پرولتاریہ سے کسی زبردست چیز کی توقع تھی...

دنیا کا پرولتاریہ روسی انقلاب کےلئے چشم براہ ہے، ان عظیم چیزوں کےلئے چشم براہ ہے جو یہ انقلاب انجام دے رہا ہے...،،

''تسے ای کا،، کے صدر سویردلوف نے کانگرس کے ڈیلی گیٹوں کو تہنیت پیش کی۔ اور کسان ''خانہ‌جنگی کا خاتمہ، زندہ‌باد!،، ، ''متحدہ جمہوریت، زندہ‌باد!،، کے نعرے لگاتے ہوئے عمارت سے باہر نکلے۔

اندھیرا ہو چکا تھا اور برف کی اوپری منجمد پرت پر چاند اور ستاروں کی زرد روشنی جگمگ جگمگ کر رہی تھی۔ نہر کے کنارے پاولوفسکی رجمنٹ کے سپاہی مارچ کرنے کے انداز میں اپنے بینڈ سمیت صف بستہ تھے جس نے ''مارسیلیز،، کی دھن بجانی شروع کی۔ سپاہیوں کے فلک شگاف بلند آہنگ نعروں کی گونج میں کسانوں نے ایک قطار بنالی اور کسانوں کی سوویتوں کی کل روس کانگرس کی عاملہ کمیٹی کا بڑا سا سرخ پرچم کھول لیا جس پر سنہری حروف میں ابھی تازہ تازہ لکھا ہوا تھا ''انقلابی اور محنت‌کش عوام‌الناس کا اتحاد، زندہ‌باد!،، اس کے بعد دوسرے پرچم تھے، محنہ سوویتوں کے، پوتیلوف کارخانے کا، جس پر لکھا تھا ''ہم اس پرچم کی تعظیم کرتے ہیں تاکہ ساری قوموں کی برادری کی تخلیق کر سکیں!،،

نہ‌جانے کہاں سے مشعلیں آگئیں، رات کی تاریکی میں دھکتی ہوئی نارنجی، جو منجمد برف کی تراشوں میں ہزار ہزار بار منعکس ہو رہی تھیں، بھیڑ کے اوپر دھواں دیتی ہوئی آگے بڑھیں جب ہجوم گاتا ہوا فونتانکا کے کنارے کنارے اس بھیڑ کے بیچ میں ہوتا ہوا آگے بڑھا جو حیران خاموشی کے ساتھ کھڑی تھی۔

''انقلابی فوج، زندہ‌باد!،، ، ''سرخ گارد، زندہ‌باد!،، ، ''کسان، زندہ‌باد!،،

یوں یہ جلوس پورے شہر سے گزرتا گیا، زیادہ بڑا ہوتا گیا اور سنہری حروف والے نت‌نئے پرچموں کا اضافہ کرتا گیا۔ دو بوڑھے کسان، عمر بھر کی محنت سے کمر خمیدہ، ہاتھ میں ہاتھ دئے چل رہے تھے، ان کے چہروں پر بچوں کی سی معصومیت تھی۔

ایک نے کہا ''ٹھیک ہے، اب دیکھیں‌گے وہ لوگ کیسے ہماری زمین پھر لے‌لیتے ہیں!،،

اسمولنی کے پاس سڑک کے دونوں طرف سرخ گارد صف‌بستہ

تھی۔ سب کے سب خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ دوسرے بوڑھے کسان نے اپنے ساتھی سے کہا ''ذرا تھکن نہیں، جیسے سارے راستے ہوا پر چلتا رہا ہوں!،،

اسمولنی کے زینوں پر مزدوروں اور کسانوں کے کوئی ایک سو نمائندے جمع تھے، اپنے پرچم لئے ہوئے جو محرابوں کے درمیان سے نکلتی ہوئی تیز روشنی میں سیاہ نظر آ رہے تھے۔ تیز لہر کی طرح وہ نیچے اترے اور کسانوں کو گلے لگا لگا کر ان کے منہ چومنے لگے اور جلوس بڑے دروازے میں سے داخل ہوکر، گرج جیسے شور کے ساتھ زینوں پر اوپر چڑھ گیا...

وسیع و عریض سفید ملاقاتی کمرے میں ''تسےای کا،، انتظار کر رہی تھی۔ ان کے علاوہ پوری پتروگراد سوویت اور ایک ہزار ناظرین بھی اس سنجیدگی کے ساتھ موجود تھے جو تاریخ کے عظیم باشعور لمحوں کو جنم دیتی ہے۔

زینوویف نے کسان کانگرس کے ساتھ معاہدہ ہونے کا اعلان کیا۔ نعروں اور تالیوں کی گونج نے عمارت کو ہلا دیا اور جب راہداری کے دوسرے سرے پر بینڈ کی تیز آواز سنائی دی اور جلوس کا اگلا سرا داخل ہوا تو یہ گونج بلند ہوکر ایک طوفان کی طرح پھٹ پڑی۔ ڈائس پر مجلس صدارت کھڑی ہوگئی اور کسانوں کی مجلس صدارت کےلئے جگہ بنائی گئی۔ دونوں کے اراکین نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ ان کے پیچھے دیوار پر اس خالی فریم کے اوپر، جس میں سے زار کی تصویر نوچ ڈالی گئی تھی، دو پرچم ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے تھے...

پھر ''فتحمندانہ اجلاس،، شروع ہوا۔ سویردلوف نے چند خیرمقدمی کلمے کہے اور اس کے بعد دبلی پتلی، زرد، عینک لگائے اور بالوں کی پٹیاں جمائے ہوئے، نیو انگلینڈ کی کسی اسکولی استانی کے انداز میں ماریا اسپریدونووا تقریر کرنے آئیں جو سارے روس میں سب سے محبوب اور سب سے طاقتور عورت ہیں۔

''... روس کے مزدوروں کے سامنے اب ایسے افق پیدا ہو رہے ہیں جیسے تاریخ نے پہلے کبھی نہیں دیکھے... ماضی میں مزدوروں کی سب تحریکیں شکست کھا گئیں۔ لیکن موجودہ تحریک بین‌الاقوامی ہے اور اسی لئے ناقابل شکست ہے۔ دنیا میں کوئی طاقت نہیں

ہے جو انقلاب کی آگ کو بجھا سکے! پرانی دنیا ڈھے رہی ہے، نئی دنیا سر بلند ہو رہی ہے....''

ان کے بعد تراتسکی، شعلہ‌فشاں: ''ساتھی کسانو، میں تمھیں خوش آمدید کہتا ہوں! تم یہاں مہمان کی طرح نہیں بلکہ اس گھر کے مالک کی طرح آئے ہو جہاں روسی انقلاب کا دل ڈھرک رہا ہے۔ اب اس ہال میں دسیوں لاکھ مزدوروں کی مرضی مرکوز ہے... اب روسی سرزمین کا صرف ایک ہی مالک ہے: مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کا اتحاد...''

چبھتے ہوئے طنز کے ساتھ انھوں نے اتحادی سفیروں کا ذکر کیا جو اس وقت تک عارضی صلح کےلئے روس کی دعوت کو حقارت سے دیکھتے تھے اور جسے مرکزی طاقتوں نے قبول کرلیا تھا۔

''اس جنگ سے ایک نئی انسانیت جنم لےگی... اس ہال میں ہم سارے ملکوں کے مزدوروں سے عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے انقلابی مورچے پر جمے رہیں‌گے۔ اگر ہم ختم ہوں‌گے تو اپنے پرچم کی مدافعت کرتے ہیں...''

ان کے بعد کریلینکو نے تقریر کی اور محاذ کی صورت‌حال کی وضاحت کی جہاں دوخونن عوامی کمیساروں کی کونسل کی مزاحمت کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ ''دوخونن کو اور اس کے ساتھ جو لوگ ہیں انھیں اچھی طرح یہ سمجھنا چاہئے کہ جو لوگ امن کا راستہ روکیں‌گے ان کے ساتھ ہم نرمی سے پیش نہ آئیں‌گے!''

بیڑے کی طرف سے دیبینکو نے اجتماع کو سلامی دی اور ''ویکژیل'' کے ممبر کروشنسکی نے کہا کہ ''اسی لمحے سے، جب سارے سچے سوشلسٹوں کا اتحاد قائم ہوچکا ہے تو، ریلوے کارکنوں کی پوری فوج اپنے آپ کو پوری طرح انقلابی جمہوریت کے تصرف میں دیتی ہے!'' پھر لوناچارسکی نے، تقریباً روتے ہوئے، ور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف سے پروشیان نے تقریریں کیں اور سب سے آخر میں مارتوف اور گورکی کے گروہوں ر مشتمل متحدہ بین‌الاقوامیت پسند سوشل ڈیموکریٹوں کی جانب سے مہاراشویلی نے اعلان کیا کہ:

''ہم نے بالشویکوں کی غیرمفاہمانہ پالیسی کی وجہ سے اور ہیں رعایتیں دینے پر مجبور کرنے کے لئے 'تسےای‌کا' چھوڑی تھی

تاکہ ساری انقلابی جمہوریت کا اتحاد حاصل ہو۔ اب جب یہ اتحاد ہوگیا ہے تو ہم 'تسےای کا' میں اپنی جگہیں سنبھال لینے کو اپنا مقدس فرض سمجھتے ہیں... ہم اعلان کرتے ہیں کہ ان تمام لوگوں کو اب واپس آجانا چاہئے جو 'تسےای کا' سے کنارہ کش ہوگئے تھے۔''

کسان کانگرس کی مجلس صدارت کے ایک باوقار بوڑھے کسان استاشکوف نے ہال کے چاروں کونوں کی طرف جھک جھک کر تعظیم کی۔ ''ایک نئی روسی زندگی اور آزادی کے جنم پر میں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں!''

پولش سوشل ڈیموکریسی کے نام پر برونسکی نے، فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی طرف سے اسکریپنک نے، سلونیکا میں مقیم روسی سپاہیوں کی طرف سے تریفونوف نے اور ان گنت دوسرے لوگوں نے خوشی سے لبریز دلوں، برآئی ہوئی امیدوں کی پرمسرت وضاحت کے ساتھ تقریریں کیں...

بڑی رات گئے مندرجہ‌ذیل قرارداد پیش کی گئی اور متفقہ طور پر منظور کی گئی:

''مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی کل روس 'تسےای کا' پتروگراد سوویت اور کسانوں کی کانگرس کے ساتھ غیرمعمولی اجلاس میں متحد ہوکر، مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس کے منظور کردہ فرمان زمین اور فرمان امن کی، نیز 'تسےای کا' کے منظور کردہ، مزدوروں کے کنٹرول کے متعلق فرمان کی توثیق کرتی ہے۔

''تسےای کا' اور کسانوں کی کل روس کانگرس کا مشترکہ اجلاس اپنے محکم یقین کا اظہار کرتا ہے کہ مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کا اتحاد، سارے مزدوروں اور استحصال کے شکار سارے لوگوں کا یہ برادرانہ اتحاد، ان کے تسخیر کردہ اقتدار کو مستحکم بنائےگا، کہ وہ دوسرے زیادہ ترقی‌یافتہ ملکوں میں اقتدار مزدور طبقے کے ہاتھوں میں جلد لانے کےلئے سارے انقلابی اقدامات کرےگا اور اس طرح وہ ایک منصفانہ امن کے دیرپا حصول اور سوشلزم کی فتح کو یقینی بنائےگا۔''

ضمیمے
مرتب کردہ
جان ریڈ*

---

* جان ریڈ کے مرتب اور ترجمہ کئے ہوئے یہ ضمیمے ان کی کتاب کا بہت ہی اہم تکملہ ہیں۔ روسی اصل کے ساتھ ان کا تقابل کرلیا گیا ہے اور چند جگہوں پر جہاں ترجمے کی صریحی غلطیاں تھیں انھیں درست کردیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ضمیمہ باب ۱

۱

''اباروتنسی'' — مدافعت پرست۔ یہ نام سارے معتدل سوشلسٹ گروہوں نے اپنا لیا تھا یا انہیں دے دیا گیا اس لئے کہ وہ اتحادی قیادت میں جنگ کو اس بنا پر جاری رکھنے پر رضامند ہوگئے تھے کہ یہ قومی دفاع کی جنگ ہے۔

۲

انقلاب سے پہلے اور انقلاب کے دوران میں اجرت اور مصارف زندگی

مندرجہ‌ذیل جدولیں اکتوبر ۱۹۱۷ء میں ماسکو چیمبر آف کامرس اور وزارت محنت کے ماسکو شعبے کی ایک مشترکہ کمیٹی نے مرتب کی تھیں اور ۲۶ (۱۳) اکتوبر ۱۹۱۷ء کو ''نووایا ژیزن'' میں شائع ہوئی تھیں۔

فروری ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے فوراً بعد اجرتوں میں زبردست اضافوں کی ساری کہانیوں کے باوجود یہ اعداد و شمار، جو وزارت محنت نے پورے روس کی حالت کی خصوصیات کے طور پر شائع کئے تھے، ظاہر کرتے ہیں کہ اجرتیں انقلاب کے فوراً بعد نہیں بلکہ رفتہ رفتہ بڑھیں۔ اوسطاً اجرتیں ۵۰۰ فیصدی بڑھیں...

لیکن اس کے ساتھ ہی روبل کی وقعت اس کی سابق قوت خرید کی ایک تہائی سے بھی کم رہ گئی اور ضروریات زندگی کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی۔

مندرجہ‌ذیل جدول (صفحہ ۳۷۷) ماسکو کی میونسپل دوما نے مرتب کی تھی جہاں پتروگراد کے مقابلے میں کھانے پینے کی چیزیں سستی بھی تھیں اور زیادہ بھی۔

اجرت فی دن (روبل اور کوپیک میں)

پیشہ	جولائی ۱۹۱۴ء	جولائی ۱۹۱۶ء	اگست ۱۹۱۷ء
بڑھئی، کرسی ساز	۱-۶۰ تا ۲-۰۰	۴-۰۰ تا ۶-۰۰	۸-۵۰
بیل دار	۱-۳۰ تا ۱-۵۰	۳-۰۰ تا ۳-۵۰	-
راج، استرکار	۱-۷۰ تا ۲-۳۵	۴-۰۰ تا ۶-۰۰	۸-۰۰
پینٹ کرنے والے، دیواروں پر کاغذ لگانے والے	۱-۸۰ تا ۲-۲۰	۳-۰۰ تا ۵-۵۰	۸-۰۰
لوہار	۱-۰۰ تا ۲-۲۵	۴-۰۰ تا ۵-۰۰	۸-۵۰
چمنی صاف کرنے والے	۱-۵۰ تا ۲-۰۰	۴-۰۰ تا ۵-۵۰	۷-۵۰
لوہے کی چیزوں کی مرمت کرنے والے	۰-۹۰ تا ۲-۰۰	۳-۵۰ تا ۶-۰۰	۹-۰۰
گھریلو کاموں میں مدد دینے والے	۱-۰۰ تا ۱-۵۰	۲-۵۰ تا ۴-۵۰	۸-۰۰

اوسطاً اشیائے خوردنی کی قیمت ۵۵۶ فیصدی بڑھی یعنی اجرت سے ۵۱ فیصدی زیادہ۔

جہاں تک دوسری ضروریات کا سوال ہے تو ان کی قیمتیں حددرجہ بڑھ گئیں۔

مندرجہ‌ذیل جدول (صفحہ ۳۷۸) مزدوروں کی ماسکو سوویت کے معاشی شعبے نے مرتب کی تھی اور عارضی حکومت کی وزارت رسد نے اسے صحیح تسلیم کیا تھا۔

اشیائے خوردنی کی قیمت (روبل اور کوپیک میں)

		اگست ۱۹۱۴ء	اگست ۱۹۱۷ء	فیصدی اضافہ
کالی روٹی	(پونڈ)*	۰-۰۲ ½	۰-۱۲	۳۳۰
سفید روٹی	"— "	۰-۰۵	۰-۲۰	۳۰۰
گائے کا گوشت	"— "	۰-۲۲	۱-۱۰	۴۰۰
بچھڑے کا گوشت	"— "	۰-۲۶	۲-۱۵	۷۲۷
سور کا گوشت	"— "	۰-۲۳	۲-۰۰	۷۷۰
ہیرنگ مچھلی	"— "	۰-۰۶	۰-۵۲	۷۶۷
پنیر	"— "	۰-۴۰	۳-۵۰	۷۵۴
مکھن	"— "	۰-۴۸	۳-۲۰	۵۵۷
انڈے	(ایک درجن)	۰-۳۰	۱-۶۰	۴۴۳
دودھ	(پیالہ)	۰-۰۷	۰-۴۰	۴۷۱

اوسطاً ضروریات زندگی کے زمروں میں ۱۱۰۹ فیصدی کا اضافہ ہوا یعنی تنخواہوں میں اضافے کا دوگنا۔ اور یہ اضافہ ظاہر ہے کہ تاجروں اور منافع خوروں کی جیبوں میں جاتا تھا۔

ستمبر ۱۹۱۷ء میں جب میں پتروگراد میں پہنچا تھا تو ایک ہنرمند صنعتی مزدور کی — مثلاً پوتیلوف کارخانے کے فولادساز کی — اوسط روزانہ اجرت ۸ روبل تھی۔ اس کے ساتھ ہی منافع بےحساب تھے... پتروگراد کے باہر ایک انگریز کمپنی، تھارنٹن اولن ملس کے ایک مالک نے مجھے بتایا کہ اس کے کارخانے میں اجرتوں میں ۳۰۰ فیصدی اضافہ ہوا اور اس کا منافع ۹۰۰ فیصدی بڑھ گیا ہے۔

---

* روسی پونڈ برابر ہوتا ہے ۴۱۰ گرام کے، پود برابر ہوتا ہے ۱۶۰۳۸ کلوگرام کے، آرشن برابر ہوتا ہے ۷۱۰۱۲ سینٹی‌میٹر کے۔

دوسری ضروریات کی قیمت (روبل اور کوپیک میں)

	اگست ۱۹۱۴ء	اگست ۱۹۱۷ء	فیصدی اضافہ
سوتی چھینٹ (آرشن)	۰-۱۱	۱-۴۰	۱۱۷۳
سوتی کپڑا " — "	۰-۱۵	۲-۰۰	۱۲۳۳
فراک کےلئے کپڑا " — "	۲-۰۰	۴۰-۰۰	۱۹۰۰
اونی ورسٹڈ " — "	۶-۰۰	۸۰-۰۰	۱۲۳۳
مردوں کے جوتے (جوڑی)	۱۲-۰۰	۱۴۴-۰۰	۱۰۹۷
تلے کا چمڑا (آرشن)	۲۰-۰۰	۴۰۰-۰۰	۱۹۰۰
جوتوں کےلئے ربر کے اوپری خول (جوڑی)	۲-۵۰	۱۵-۰۰	۵۰۰
مردوں کے لباس (سوٹ)	۴۰-۰۰	۴۰۰-۰۰ تا ۴۵۵-۰۰	۹۰۰ تا ۱۱۰۹
چائے (پونڈ)	۴-۵۰	۱۸-۰۰	۳۰۰
دیاسلائی (ڈبیا)	۰-۱۰	۰-۵۰	۴۰۰
صابون (پود)	۴-۵۰	۴۰-۰۰	۷۸۰
پٹرول (بالٹی)	۱-۷۰	۱۱-۰۰	۵۴۷
مٹھائیاں (پود)	۸-۵۰	۱۰۰-۰۰	۱۰۷۶
چینی کی مٹھائی (پونڈ)	۰-۳۰	۴-۵۰	۱۴۰۰
جلانے کی لکڑی (بوجھا)	۱۰-۰۰	۱۲۰-۰۰	۱۱۰۰
کچا کوئلہ	۰-۸۰	۱۳-۰۰	۱۵۲۵
دھات کے چھوٹے برتن	۱-۰۰	۲۰-۰۰	۱۹۰۰

۳

سوشلسٹ وزرا

جولائی کی عارضی حکومت میں سوشلسٹوں کی یہ کوشش کہ وہ بورژوا وزیروں کے ساتھ ایتلاف کرکے اپنے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں، سیاست میں طبقاتی جدوجہد کی ایک سبق‌آموز مثال ہے۔ اس مظہر کی وضاحت کرتے ہوئے لینن کا کہنا ہے کہ:

"سرمایہ‌داروں نے... یہ دیکھ کر کہ ان کی حکومت کی حیثیت کسی بھی طرح سے قابل مدافعت نہیں ہے، ایک ایسا طریقہ اختیار

کیا جسے دوسرے ملکوں کے سرمایہ‌دار ۱۸۴۸ء سے دھائیوں تک مزدور طبقے کو بوکھلانے، اس میں پھوٹ ڈالنے اور بالآخر اسے مغلوب کرلینے کےلئے برتتے رہے ھیں۔ یہ طریقہ نام‌نہاد 'ایتلافی وزارت، ھے جو بورژوازی کے ساتھ سوشلسٹ کیمپ کے غداروں پر مشتمل ھوتی ھے۔

''ان ملکوں میں جہاں سیاسی آزادی اور جمہوریت کا وجود مزدوروں کی انقلابی تحریک کے ساتھ ساتھ رہا ھے — مثلاً انگلینڈ اور فرانس میں — سرمایہ‌دار اس فریب کا استعمال کرتے ھیں اور بڑی کامیابی کے ساتھ کرتے ھیں۔ 'سوشلسٹ، رھنما وزارتوں میں داخل ھونے کے بعد ھمیشہ ھی بساط شطرنج کے شاہ، کٹھپتلی، سرمایہ‌داروں کےلئے محض ایک ڈھال، ایک ایسا اوزار ثابت ھوتے ھیں جس کے ذریعے مزدوروں کو دھوکا دیا جاتا ھے۔ روس میں 'جمہوری، اور 'رپبلکن، سرمایہ‌داروں نے اسی اسکیم کو متحرک کیا۔ سوشلسٹ انقلابی اور منشویک اس کے شکار ھوگئے اور ۶ مئی کو چیرنوف، تسیریتیلی، اسکوبلیف، اوکسنتیئف، ساوینکوف، زارودنی اور نکیتن * کی شرکت سے ایک 'ایتلافی، وزارت ایک طےشدہ حقیقت بن گئی...''

۴

ماسکو میں ستمبر کے میونسپل انتخابات

ستمبر ۱۹۱۷ء کے آخر میں ''نووایا ژیزن،، نے انتخاب کے نتائج کی مندرجہ‌ذیل تقابلی جدول شائع کی اور یہ بتایا کہ اس کا مطلب ھوتا ھے صاحب جائیداد طبقوں کے ساتھ ایتلاف کی پالیسی کا دیوالیہ‌پن۔ ''اگر خانہ جنگی سے اب بھی بچا جا سکتا ھے تو یہ ساری انقلابی جمہوریت کے متحدہ محاذ ھی کے ذریعے کیا جا سکتا ھے...،،

---

* روسی اصل میں صرف چیرنوف اور تسیریتیلی کے نام ھیں۔ (ایڈیٹر)

ماسکو کی مرکزی اور محلہ دوماؤں کے انتخابات

	جون ۱۹۱۷ء	ستمبر ۱۹۱۷ء
سوشلسٹ انقلابی	۵۸ ممبران	۱۴ ممبران
کادیت	۱۷ "—"	۳۰ "—"
منشویک	۱۲ "—"	۴ "—"
بالشویک	۱۱ "—"	۴۷ "—"

۵

رجعت پرستوں کی بڑھتی ہوئی دیدہ دلیری

۱۸ (۵) ستمبر - کادیت شولگین نے کیئف کے ایک اخبار میں ایک مضمون میں لکھا کہ عارضی حکومت کا یہ اعلان کہ روس ایک جمہوریہ ہے، اس کے اختیارات کا صریحی ناجائز استعمال ہے - "نہ ہم کسی جمہوریہ کو تسلیم کر سکتے ہیں نہ موجودہ جمہوریائی حکومت کو... اور ہمیں اس کا بھی یقین نہیں ہے کہ ہم روس میں جمہوریہ چاہتے ہیں..."

۲۳ (۱۰) اکتوبر - کادیت پارٹی کی ایک میٹنگ میں، جو ریازان میں ہوئی، دوخونن نے اعلان کیا کہ "پہلی مارچ تک ہمیں ایک آئینی بادشاہت ضرور قائم کرلینی چاہئے - ہمیں تخت کے جائز وارث میخائیل الیکساندرووچ کو رد نہیں کرنا چاہئے -"

۲۷ (۱۴) اکتوبر - ماسکو میں بزنس والوں کی کانفرنس میں منظور ہونے والی قرارداد *:

---

* اس کے بعد جو نقطے دئے ہوئے ہیں ان کو جان ریڈ نے بہت مختصر کردیا ہے اور ترجمہ بھی کچھ زیادہ صحیح نہیں ہے - اس کے علاوہ یہ قرارداد بزنس والوں کی کانفرنس نے نہیں بلکہ سماجی کارکنوں کی ایک کانفرنس نے منظور کی تھی - یہاں پوری عبارت دی گئی ہے - (ایڈیٹر)

''سماجی کارکنوں کی ماسکو کانفرنس روسی ریاست کی عارضی کونسل میں شامل اپنے ممبروں کو یہ کام سپرد کرتی ہے کہ وہ عارضی حکومت کو فوج میں مندرجہ ذیل فوری اقدامات کرنے پر مجبور کریں:

''فوج میں سارے سیاسی پروپگنڈے کی ممانعت اور ایسی فوج کا اعلان جو تمام پارٹیوں اور پارٹی رجحانات سے بےنیاز ہو۔

''ریاست‌دشمن اور قوم‌دشمن خیالات اور ایسے نظریوں کے پروپگنڈے کی، جو فوج اور فوجی ڈسپلن کی ضرورت ہی سے انکار کرتے ہیں، ممانعت ہونی چاہئے اور اس کےلئے سزا دی جانی چاہئے۔

''یہ بات تسلیم کرتے ہوئے کہ اصولی طور پر کمیٹیوں کی موجودگی عام فوجی نظم و نسق کے خلاف ہے جس کی تصدیق دنیا کی تمام افواج کے تجربے سے ملتی ہے، عارضی طور پر یہ سمجھا جائے کہ وہ قائم رہیں بشرطیکہ ان کا کارمنصبی معاشی اور غذائی سوالات تک ہی محدود ہو۔ سارے فیصلوں کی توثیق متعلقہ کمیٹی کے اعلی افسر کو کرنی چاہئے جس کے بغیر انہیں عمل میں نہیں لایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ ان فیصلوں سے متفق نہ ہو تو انہیں اگلا براہ‌راست اعلی افسر حل کرےگا۔

''اگر کمیٹی اپنے حقوق اور فرائض کی واضح خلاف‌ورزی کرتی ہے تو براہ‌راست اعلی افسر کو جس کے اختیارات ایک یونٹ کے کمانڈر کے اختیارات کے برابر ہیں، ایسی کمیٹی کو توڑ دینے کا اور نئے چناؤ اعلان کرنے کا حق ہے۔

''برابر حیثیت رکھنےوالے اور چھوٹے بڑے عہدےداروں کے سلام کے طور پر سلیوٹ کو فوراً پھر سے قائم کیا جائے۔

''تمام درجوں کے افسروں کے ہاتھوں میں ڈسپلن کے سلسلے کے جو اختیارات تھے انہیں دوبارہ قائم کیا جائے اور ان کی واضح حدود معین کی جائیں۔ ہر افسر اپنے اقدامات کےلئے جوابدہ ہو۔ اگر کوئی افسر اپنے اختیارات سے تجاوز کرے تو ماتحت لوگوں کو ہر طرح کا امکان دیا جائے کہ وہ اپنے حقوق کی خلاف‌ورزی کے سلسلے میں افسر کی شکایت کریں۔

''افسروں اور افسروں کی تنظیموں کے تمام شہری حقوق کی ہر طرح کے حملوں سے حقیقی حفاظت کی جائے۔

''آج کل فوجی کمیسار اور تنظیمیں جو نگرانی، سیاسی کنٹرول اور تلاشی کرتے ہیں انہیں ناجائز قرار دیا جائے۔

''جنگی اور سرکاری صلاحیتوں کے مطابق اور براہ‌راست اعلی ادارے کے سربراہوں کے متعلقہ بورڈوں کے تخمینے کے مطابق ہی افسروں کے مدارج میں ترقی ہو۔

''افسروں کی کور سے ان لوگوں کو خارج کردیا جائے جو سپاہی عوام کی تحریک میں، جو انہیں نافرمانی سکھاتی ہے، حصہ لے کر کور کو بےعزت کرتے ہیں۔ اس مقصد کےلئے عدالت اعزاز کو پھر قائم کیا جائے۔

''فوج اور بحریہ کے افسروں کی یونین ایک ایسے ادارے کی حیثیت سے پھر سے قائم کی جائے جو روس کی مسلح افواج کی جنگی صلاحیت بحال کرنے کےلئے لازمی ہے، اور اسے ریاستی ادارے کے حقوق دئےجائیں۔

''عارضی حکومت کو ضروری اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ ان جنرلوں اور دوسرے افسروں کا فوج میں واپس آنا ممکن ہوجائے جنہیں کمیٹیوں یا دوسری غیر ذمہ‌دار تنظیموں کے زیراثر غیرمنصفانہ طور پر برخاست کیا گیا تھا۔''

ضمیمہ باب ۲

۱

کورنیلوف کی بغاوت کے بارے میں میں نے اپنی زیرطبع کتاب ''کورنیلوف سے بریست لیتوفسک تک'' میں تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ جس صورت‌حال نے کورنیلوف کی کوشش کو جنم دیا اس کےلئے کیرنسکی کی ذمہ‌داری اب کافی واضح طور پر مسلم ہے۔ کیرنسکی کے بہت سے معذرت‌خواہ کہتے ہیں کہ انہیں کورنیلوف کے منصوبوں کا علم تھا اور انہوں نے ایک چال سے کورنیلوف کو وقت سے پہلے سامنے آجانے پر مجبور کردیا اور اسے کچل دیا۔ مسٹر اے۔ جے۔ سیک بھی اپنی کتاب ''روسی جمہوریت کا جنم'' میں کہتے ہیں کہ:

''کئی چیزیں... تقریباً یقینی ھیں۔ پہلی یہ کہ کیرنسکی کو محاذ سے پتروگراد کی سمت میں کئی دستوں کی حرکت کا علم تھا اور یہ ممکن ھے کہ وزیراعظم اور وزیر جنگ کی حیثیت سے، بڑھتے ہوئے بالشویک خطرے کو محسوس کرکے انھوں نے ان دستوں کو بلایا ھو...''

اس دلیل میں واحد کمزوری یہ ھے کہ اس وقت کوئی ''بالشویک خطرہ'' نہیں تھا۔ اس وقت تک بالشویک تو سوویتوں میں ایک بےبس اقلیت تھے اور ان کے رھنما قید تھے یا روپوش۔

۲

جمہوری کانفرنس

جب پہلی مرتبہ کیرنسکی کو جمہوری کانفرنس کی تجویز پیش کی گئی تو انھوں نے قوم کے سارے عناصر کے — جنھیں وہ 'زندہ قوتیں'' کہتے تھے — اجتماع کا مشورہ دیا جس میں بینکر، صنعت‌کار، زمیندار اور کادیت پارٹی کے نمائندے شامل ھوں۔ سوویت نے انکار کردیا اور نمائندگی کےلئے مندرجہ‌ذیل جدول مرتب کی جس پر کیرنسکی رضامند ھوگئے:

۱۰ ڈیلی گیٹ	مزدوروں اور سپاھیوں کے نمائندوں کی کل روس سوویتیں
۱۰ '' — ''	کسانوں کے نمائندوں کی کل روس سوویت
۵ '' — ''	مزدوروں اور سپاھیوں کے نمائندوں کی صوبائی سوویتیں
۵ '' — ''	کسانوں کی ضلع اراضی کمیٹیاں
۱۰ '' — ''	ٹریڈیونینیں
۸ '' — ''	محاذ کی فوجی کمیٹیاں
۱۵ '' — ''	مزدوروں اور کسانوں کی کوآپریٹیو سوسائٹیاں
۲ '' — ''	ریلوے کارکنوں کی یونین
۱ '' — ''	ڈاک اور تار کے کارکنوں کی یونین
۲ '' — ''	تجارتی اور صنعتی اداروں کے کارک
۱ '' — ''	آزاد پیشے — ڈاکٹر، وکیل، اخبارنویس وغیرہ
۵ '' — ''	صوبائی زیمستوہ
۵ '' — ''	قومی تنظیمیں (پولش، یوکرینی وغیرہ)

اس تناسب کو دو تین بار بدلا گیا۔ ڈیلی گیٹوں کی آخری تقسیم یوں تھی:

۳۰۰ ڈیلی گیٹ	مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی کل روس سوویتیں
۳۰۰ ،، — ،،	کوآپریٹیو سوسائٹیاں
۳۰۰ ،، — ،،	میونسپلٹیاں
۱۵۰ ،، — ،،	محاذ کی فوجی کمیٹیاں
۱۵۰ ،، — ،،	صوبائی زیمستوہ
۲۰۰ ،، — ،،	ٹریڈیونینیں
۱۰۰ ،، — ،،	قومی تنظیمیں
۲۰۰ ،، — ،،	متعدد چھوٹے چھوٹے گروپ

۳

سوویتوں کا کارمنصبی ختم ہوچکا

۲۸ (۱۵) ستمبر ۱۹۱۷ء کو ''تسے ای کا،، کے ترجمان ''ازوستیا،، نے ایک مضمون شائع کیا جس میں پچھلی عارضی وزارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ:

''بالآخر ایک صحیح معنوں میں جمہوری حکومت بنائی گئی ہے جو روسی عوام کے سارے طبقوں کی مرضی سے پیدا ہوئی ہے اور مستقبل کی لبرل پارلیمانی حکمرانی کی موٹی شکل ہے۔ آئندہ آئین‌ساز اسمبلی کا انعقاد ہونےوالا ہے جو اساسی قانون کے تمام سوالوں کو حل کرےگی اور جس کی تشکیل لازمی طور پر جمہوری ہوگی۔ سوویتوں کا کارمنصبی ختم ہوچکا اور اب وقت آرہا ہے جب انھیں باقی انقلابی مشینری کے ساتھ ایک آزاد اور فتح‌مند عوام کی اسٹیج سے کنارہ‌کش ہوجانا چاہئے جن کے ہتھیار اب سیاسی اقدام کے پرامن ہتھیار ہوں‌گے۔،،

۲۵ (۱۲) اکتوبر کے ''ازوستیا،، کے سرنامے کا عنوان تھا ''سوویت تنظیموں میں بحران،،۔ اس کی شروعات اس جملے سے ہوتی تھی کہ مسافروں نے ہر جگہ مقامی سوویتوں کی سرگرمی میں کمی کی

اطلاع دی ہے۔ مصنف نے لکھا کہ ''یہ قدرتی بات ہے اس لئے کہ لوگ قانونسازی کے زیادہ مستقل اداروں یعنی میونسپل دوما اور زیمستوہ سے دلچسپی لینے لگے ہیں...''

''پتروگراد اور ماسکو کے اہم مرکزوں میں، جہاں سوویتیں سب سے اچھی طرح منظم ہیں، وہ سارے جمہوری عناصر کی حامل نہیں ہیں... دانشوروں کی اکثریت نے ان میں شرکت نہیں کی اور بہت سے مزدوروں نے بھی، کچھ مزدوروں نے تو اس لئے کہ وہ سیاسی اعتبار سے پسماندہ تھے، دوسروں نے اس لئے کہ ان کے واسطے مرکز کشش ان کی یونینوں میں تھا... ہم اس بات سے انکار نہیں کرسکتے کہ یہ تنظیمیں عوام الناس کے ساتھ بہتر متحد ہیں جن کی روزمرہ ضروریات ان کے ذریعے زیادہ اچھی طرح پوری ہوتی ہیں...

''یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ مقامی جمہوری انتظاموں کو توانائی کے ساتھ منظم کیا جا رہا ہے۔ میونسپل دوماؤں کا انتخاب عام ووٹ دہندگی کے ذریعے ہوتا ہے اور خالص مقامی معاملات میں انہیں سوویتوں سے زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ کسی بھی جمہوریت پسند کو اس میں کوئی غلط بات نہیں نظر آئے گی اس لئے کہ میونسپلٹیوں کے انتخابات سوویتوں کے انتخابات کے مقابلے میں بہتر اور زیادہ جمہوری طریقے سے ہوتے ہیں۔ اور جیسے ہی لوکل سیلف گورنمنٹ کے ادارے میونسپلٹیوں میں زندگی کو منظم کرنا شروع کر دیتے ہیں ویسے ہی مقامی سوویتوں کا رول قدرتی طور پر ختم ہوجاتا ہے...

''سوویتوں سے دلچسپی کم ہونے میں دو اجزا ہیں۔ پہلے کو ہم عوام الناس میں سیاسی دلچسپی کے کم ہونے سے متصف کر سکتے ہیں، دوسرے کو، نئے آزاد روس کی ریاستی اور سماجی تعمیر سے۔

''اس موخرالذکر سمت میں میلان جتنا زیادہ ہوگا اتنی ہی جلد سوویتوں کی اہمیت ختم ہوجائے گی... ہمیں خود ہی خود اپنی تنظیموں کا گورکن کہا جاتا ہے۔ درحقیقت ہم خود ہی نئے ریاستی نظام کی تعمیر کرنے میں سب سے محنتی کارکن ہیں۔ جب شخصی حکمرانی اور پورا افسرشاہی نظام حکومت ڈھے پڑا تو ہمیں نے سوویتوں کو بارکوں کی طرح قائم کیا جن میں جمہوریت کو عارضی طور پر پناہ مل سکتی تھی۔ اب بارکوں کی بجائے ہم ایک نئے

نظام کی مستقل عمارت تعمیر کر رہے ہیں اور قدرتی بات ہے کہ لوگ رفتہ رفتہ بارکوں کو چھوڑ کر زیادہ آرام‌دہ مکانات میں آجائیں گے۔،،

۴

''روسی جمہوریہ کی کونسل میں تراتسکی کی تقریر *

'' 'تسے‌ای‌کا' نے جو جمہوری کانفرنس طلب کی تھی اس کا مقصد تھا اس غیر ذمے‌دار ذاتی حکومت کو ختم کرنا جو کورنیلوف اور اس کے حامیوں کے‌لئے سازگار تھی، اور ایک ذمے‌دار حکومت قائم کرنا جو جنگ کو ختم کرنے کی، اور مقررہ وقت پر آئین‌ساز اسمبلی کو طلب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

''اس عرصے میں، جمہوری کانفرنس کے پیٹھ پیچھے، چالبازی کے ذریعے، جناب کیرنسکی، کادیتوں اور منشویک اور سوشلسٹ انقلابی پارٹیوں کے لیڈروں کے درمیان سودے‌بازی کے ذریعے ہمیں سرکاری طور پر اعلان کردہ مقاصد کے بالکل ہی برعکس نتائج حاصل ہوئے۔

''ایک اقتدار کی تخلیق کی گئی جس کے اردگرد اور جس کے اندر علانیہ اور چھپے ہوئے کورنیلوف کے حامی ہی مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس حکومت کی غیر ذمے‌داری کا سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔

''روسی جمہوریہ کی کونسل کے مشاورتی ادارہ ہونے کا اعلان کیا گیا۔

''انقلاب کے آٹھویں مہینے میں غیرذمے‌دار حکومت نے بلیگن کی دوما ** کے اس نئے روپ میں اپنے لئے ایک پردہ پیدا کرلیا ہے۔

---

* یہ تراتسکی کی تقریر نہیں ہے بلکہ بالشویک جتھے کا ایک اعلان ہے جو تراتسکی نے ۷ (۲۰) اکتوبر ۱۹۱۷ء کو جمہوریہ کی کونسل میں پڑھ کر سنایا۔ (ایڈیٹر)

** بلیگن کی دوما — قانون‌ساز مشاورتی ادارہ جس کا مسودہ ۱۹۰۵ء میں زار کی ہدایت کے مطابق وزیر داخلہ بلیگن نے مرتب کیا تاکہ عوام‌الناس انقلاب سے دور رہیں۔ انقلابی واقعات شروع ہونے کی وجہ سے اس دوما کے انتخابات نہ ہو سکے۔ (ایڈیٹر)

''صاحب جائیداد طبقے اس عارضی کونسل میں ایسے تناسب سے داخل ہوئے ہیں جس کا انہیں، جیسا کہ پورے ملک کے انتخابات سے واضح ہوتا ہے، کوئی حق نہیں ہے۔ اس کے باوجود کادیت پارٹی نے اپنا یہ مقصد حاصل کرلیا کہ حکومت اس ابتدائی پارلیمنٹ کے سامنے بھی جوابدہ نہ ہو جس کی تشکیل صاحب جائیداد بورژوازی کے مفادات کے مطابق کی گئی۔

''اس کادیت پارٹی نے جو ابھی کل تک یہ چاہتی تھی کہ عارضی حکومت جناب رودزیانکو کی دوما کے سامنے جوابدہ ہو، اسی نے جمہوریہ کی کونسل سے عارضی حکومت کی خودمختاری حاصل کرلی۔

''اس میں کوئی شک نہیں کہ آئین‌ساز اسمبلی میں صاحب‌جائیداد طبقوں کو اس سے کم سازگار حیثیت حاصل ہوگی جتنی انہیں عارضی کونسل میں حاصل ہے۔ حکومت کو آئین‌ساز اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہونا پڑےگا۔ اگر صاحب جائیداد طبقے واقعی اب سے چھہ ہفتے بعد آئین‌ساز اسمبلی کےلئے تیار ہو رہے ہوتے تو اس وقت حکومت کی غیرذمہ‌داری کو قائم کرنے کی کوئی وجہ نہ ہوتی۔ ساری سچائی یہ ہے کہ بورژوازی کا، جو عارضی حکومت کی پالیسیوں کی نگرانی و ہدایت کرتی ہے، مقصد ہے آئین‌ساز اسمبلی کو توڑ دینا۔ اس وقت یہ صاحب جائیداد طبقوں کا خاص مقصد ہے جس کے حصول کےلئے وہ اپنی پوری — خارجہ و داخلہ — پالیسی چلاتے ہیں۔

''صنعتی، زراعتی اور رسد کے محکموں میں صاحب جائیداد طبقوں کی سیاست، حکومت کے ساتھ عمل کرتے ہوئے، یہ ہے کہ جنگ کی پیدا کی ہوئی قدرتی بےتنظیمی کو اور بڑھایا جائے۔ صاحب‌جائیداد طبقے جو کسانوں کی بغاوت مشتعل کر رہے تھے اب اسے کچلنے لگے اور علانیہ طور پر ''بھوک کے ہڈیلے ہاتھ،، کی طرف بڑھ رہے ہیں جس سے وہ انقلاب کا تختہ الٹنا اور آئین‌ساز اسمبلی کا قصہ ختم کرنا چاہتے ہیں!

''بورژوازی اور اس کی حکومت کی خارجہ پالیسی بھی کچھ کم مجرمانہ نہیں ہے۔

''چالیس مہینے کی جنگ کے بعد دارالحکومت کو مہلک خطرہ لاحق ہے۔ اس کے جواب میں یہ منصوبہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت

کو ماسکو منتقل کر دیا جائے۔ دارالحکومت کو جرمن افواج کے حوالے کردینے کے خیال پر بورژوازی کو غصہ نہیں آتا۔ اس کے بالکل برعکس اسے اس عام پالیسی کے قدرتی جز کی طرح قبول کرلیا جاتا ہے جو انقلاب دشمن سازش کو فروغ دینے کےلئے وضع کی گئی ہے۔

''یہ تسلیم کرنے کی بجائے کہ ملک کی نجات صلح کرلینے میں ہے، ساری تھکی ہاری قوموں کے سامنے، سفیروں اور سامراجیوں کو نظرانداز کرکے، فوری صلح کا خیال علانیہ پیش کرنے اور جنگ جاری رکھنے کو ناممکن بنا دینے کی بجائے عارضی حکومت، کادیت انقلاب دشمنوں اور اتحادی سامراجیوں کے حکم پر، بغیر کسی تک کے، بغیر مقصد اور بغیر کسی منصوبے کے، قاتلانہ جنگ کو چلائے جا رہی ہے، نت‌نئے لاکھوں سپاہیوں اور جہازیوں کو بےمعنی موت کے منہ میں جھونکے جا رہی ہے اور پتروگراد کو دشمن کے حوالے کرنے اور انقلاب کو ناکام بنا دینے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ ایسے وقت میں جب بالشویک سپاہی اور جہازی دوسرے سپاہیوں اور جہازیوں کے ساتھ دوسروں کی غلطیوں کے نتیجے میں مر رہے ہیں، نام نہاد سپریم کمانڈر (کیرنسکی) بالشویک پریس کو بدستور بند کئے ہوئے ہے...

''عارضی کونسل کی سربرآوردہ پارٹیاں ان پالیسیوں کےلئے ایک رضاکارانہ پردے کا کام دے رہی ہیں۔

''ہم سوشل ڈیموکریٹ بالشویکوں کا جتھا اعلان کرتا ہے کہ ہم میں اور عوام سے غداری کی اس حکومت میں * کوئی چیز مشترک نہیں ہے۔ ہمارا عوام کے ان قاتلوں کے کام سے کوئی تعلق نہیں ہے جو سرکاری پردوں کے پیچھے چل رہا ہے۔ ہم اس کام کے ایک دن کی بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ پردہ‌داری سے انکار کرتے ہیں۔

''انقلاب خطرے میں ہے! ویلہلم کی فوجیں تو پتروگراد کے لئے خطرہ پیدا کررہی ہیں اور کیرنسکی اور کورنیلوف کی حکومت

---

* یہاں جان ریڈ سے یہ الفاظ چھوٹ گئے ہیں: ''انقلاب دشمن سازباز کی کونسل میں...'' (ایڈیٹر)

پتروگراد سے بھاگنے کی اور ماسکو کو انقلاب دشمنی کا اڈا بنا دینے کی تیاری کر رہی ہے!

''ہم ماسکو کے مزدوروں اور سپاہیوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ خبردار رہیں!

''اس کونسل کو چھوڑتے ہوئے ہم سارے روس کے مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کی جرأت و دانشمندی کو آواز دیتے ہیں۔

''پتروگراد خطرے میں ہے! انقلاب خطرے میں ہے! عوام خطرے میں ہیں!

''حکومت نے اس خطرے کو بڑھا دیا ہے۔ حکمراں طبقے اسے شدیدتر کر رہے ہیں۔

''صرف عوام خود ہی اپنے آپ کو اور ملک کو بچا سکتے ہیں۔ ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں۔

''سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں دو!

''ساری زمین، عوام کو دو!

''فوری، دیانتدارانہ، جمہوری صلح، زندہ باد!

''آئین‌ساز اسمبلی، زندہ‌باد!''

٥

اسکوبلیف کے لئے ہدایت‌نامہ

(خلاصہ)

(جسے ''تسے‌ای‌کا'' نے منظور کیا اور پیرس کانفرنس میں روسی انقلابی جمہوریت کے نمائندے کی حیثیت سے اسکوبلیف کو ہدایت کے طور پر دیا۔) *

''صلح‌نامے کی بنیاد اس اصول پر ہونی چاہئے کہ 'کوئی ملک‌گیری نہیں، کوئی تاوان نہیں، قوموں کے‌لئے حق خودارادیت'۔

---

* اس جگہ جان ریڈ سے یہ الفاظ چھوٹ گئے ہیں: ''نئے صلح‌نامے کو جنگ کے مقاصد کے معاملے میں ضرور شائع کیا جانا چاہئے۔'' (ایڈیٹر)

”مملکتی مسائل

”(۱) روس کے جن حصوں پر حملہ کیا گیا ہے وہاں سے جرمن فوجوں کا انخلا۔ پولینڈ، لتھوانیا اور لاتویا کو مکمل حق‌خودارادیت۔

”(۲) ترک آرمینیا کےلئے خوداختیاری اور بعد کو، جیسے ہی مقامی حکومتیں قائم ہوجائیں، مکمل خودارادیت۔

”(۳) الزاس لورین کے سوال کو ساری بیرونی فوجیں ہٹالینے کے بعد عام رائےشماری کے ذریعے حل کیا جائے جسے مقامی خودانتظامیہ منظم کرلے۔ رائےدہندگی پوری طرح آزادانہ ہونی چاہئے۔

”(۴) بلجیم کی سرحدیں بحال کی جائیں۔ نقصان کےلئے ایک بین‌الاقوامی فنڈ سے معاوضہ دیا جائے۔

”(۵) سربیا اور مانٹےنیگرو کو بحال کیا جائے اور انہیں بین‌الاقوامی فنڈ میں سے امداد دی جائے۔ سربیا کو بحیرۂ اڈریاٹک میں نکلنے کا راستہ دیا جائے۔ بوسنیا اور ہرزگووینا خوداختیار ہوں۔

”(۶) بلقان کے نزاعی صوبوں کو عارضی خوداختیاری دی جائے اور بعد کو عام رائےشماری ہو۔

”(۷) رومانیہ کی سرحدیں بحال کی جائیں لیکن اسے مجبور کیا جائے کہ وہ دوبروجا کو مکمل خودارادیت دے جسے اب عارضی خوداختیاری دی جائے۔ صلح‌نامۂ برلن کی جن دفعوں کا تعلق یہودیوں سے ہے ان پر عمل درآمد کرنے اور یہودیوں کو رومانیائی شہری تسلیم کرنے پر رومانیہ کو مجبور کیا جائے۔

”(۸) آسٹریا کے اطالوی علاقوں کو عارضی خوداختیاری دی جائے اور بعد کو ریاستی محکومی کا تعین کرنے کےلئے عام رائے شماری۔

”(۹) جرمن نوآبادیات کو واپس کیا جائے۔

”(۱۰) یونان اور ایران کو بحال کیا جائے۔

”سمندروں کی آزادی

”خشکی کے اندر کے سمندروں میں آنےوالی تمام آبنایوں کو تیز نہر سوئیز اور نہر پناما کو غیرجانبدار بنانا ہے۔ تجارتی جہازرانی آزاد ہوگی۔ نجی ملکیت بنانے کے حق کو ختم کیا جائے۔ تجارتی جہازوں کو تارپیڈو مارکر ڈبونے کو ممنوع قرار دیا جائے۔

''تاوان

''جنگ کرنےوالے سارے ممالک ہر قسم کے تاوان کے مطالبوں کو ترک کریں، چاہے وہ بلاواسطہ ہوں یا بالواسطہ — مثلاً قیدیوں کی کفالت کےلئے رقومات۔ جنگ کے دوران میں جو تاوان اور چندے جمع کئے گئے ہیں وہ واپس کئے جائیں۔

''معاشی شرائط

''تجارتی عہدنامے صلح کی شرائط کا جز نہیں ہوں گے۔ ہر ملک کو اپنے تجارتی تعلقات میں خودمختار ہونا چاہئے اور صلح نامے کے ذریعے اسے کوئی معاشی عہدنامہ کرنے یا نہ کرنے پر مجبور نہ ہونا چاہئے۔ پھر بھی صلح نامے کے ذریعے ساری قوموں کو جنگ کے بعد کسی معاشی ناکہ‌بندی پر عمل نہ کرنے کی اور محصول کے علحدہ معاہدے نہ کرنے کی پابندی قبول کرنی چاہئے۔ پسندیدہ‌ترین قوم کا حق تمام ملکوں کو بغیر کسی امتیاز کے دیا جانا چاہئے۔

''امن کی ضمانتیں

''صلح ایک امن کانفرنس میں ہر ملک کے نمائندہ اداروں کے منتخب کردہ ڈیلی گیٹ کریں گے۔ یہ پارلیمنٹیں صلح کی شرائط کی توثیق کریں گی۔

''خفیہ سفارت کو ختم کیا جاتا ہے۔ سارے فریقوں کو عہد کرنا ہے کہ وہ کوئی خفیہ عہدنامے نہ کریں گے۔ اس طرح کے عہدناموں کے بین‌الاقوامی قانون کے خلاف اور کالعدم ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ سارے عہدناموں کو اس وقت تک کالعدم سمجھا جانا ہے جب تک مختلف قوموں کی پارلیمنٹیں ان کی توثیق نہ کردیں۔

''خشکی اور سمندر دونوں پر بتدریج ترک اسلحہ اور ایک ملیشیا نظام کا قیام۔

''صدر ولسن نے جو 'مجلس اقوام' کا خیال پیش کیا ہے وہ بین‌الاقوامی قانون کےلئے قابل قدر معاون بن سکتی ہے بشرطیکہ (ا) ساری قومیں اس میں مساوی حقوق کے ساتھ شرکت کرنے پر مجبور ہوں اور (ب) بین‌الاقوامی سیاست کو جمہوری بنایا جائے۔

''صلح کے راستے

''صلح نامے میں اس پر زور دیا جائے اور یہ شائع کیا جائے کہ جیسے ہی دشمن طاقتیں ساری جبری ملک گیری کو ترک کرنے کا اعلان کردیں گی ویسے ہی اتحادی صلح کی گفت و شنید شروع کرنے کے لئے راضی ہیں۔

''اتحادیوں کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ سوائے ایک ایسی امن کانفرنس کے جس میں سارے غیرجانبدار ملکوں کے ڈیلی گیٹ شریک ہوں گے، صلح کی کوئی گفت و شنید نہ شروع کریں گے، نہ صلح کریں گے۔

''اسٹاک ہوم سوشلسٹ کانفرنس کے راستے سے ساری رکاوٹوں کو دور کیا جائے گا اور اس میں جو پارٹیاں اور تنظیمیں شرکت کرنا چاہیں ان کے سارے ڈیلی گیٹوں کو فوراً پاسپورٹ دئے جائیں گے۔''

(کسانوں کی سوویتوں کی عاملہ کمیٹی نے بھی ایک ہدایت نامہ جاری کیا تھا جو مندرجہ بالا سے زیادہ مختلف نہیں ہے۔)

٦

روس کو نقصان پہنچا کر صلح

فرانس کو آسٹریا کی طرف سے صلح کی پیش کش کے بارے میں ریبو* کے انکشافات، برن (سوئٹزرلینڈ) میں ۱۹۱۷ء کی گرمیوں میں نام نہاد ''امن کانفرنس''، جس میں سارے برسرجنگ ملکوں کے ڈیلی گیٹوں نے شرکت کی جو ان سب ملکوں کے بڑے مالی مفادات کی نمائندگی کرتے تھے، اور بلغاریائی کلیسا کے ایک اہم عہدیدار کے ساتھ ایک انگریز ایجنٹ کی گفت و شنید کرنے کی کوشش، سب اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی تھیں کہ دونوں فریقوں میں خاص قوی رائے اس امر کے حق میں تھی کہ روس کو نقصان پہنچا کر جیسے تیسے صلح کرلیں۔ اپنی اگلی کتاب ''کورنیلوف سے بریست لیتوفسک تک'' میں میرا ارادہ اس معاملے پر تفصیل سے

---

* ریبو، الیکساندر فیلکس ژوسیف — فرانسیسی سیاسی لیڈر۔ (ایڈیٹر)

بحث کرنے اور کئی خفیہ دستاویزوں کو شائع کرنے کا ہے جو پتروگراد میں امور خارجہ کی وزارت میں دریافت ہوئی تھیں۔

۷

روسی سپاہی فرانس میں
''عارضی حکومت کی سرکاری رپورٹ *

''جس وقت سے روسی انقلاب کی خبر پیرس پہنچی ہے تب سے انتہا پسند میلانات رکھنےوالے روسی اخبار فوراً شائع ہونے لگے ہیں۔ اور ان اخبارات، نیز کچھ افراد، نے عام سپاہیوں کے درمیان آزادی کے ساتھ گشت لگانا اور بالشویک پروپگنڈہ کرنا شروع کیا۔ اکثر یہ جھوٹی خبریں پھیلاتے تھے جو فرانسیسی رسالوں میں چھپتی تھیں۔ کسی طرح کی سرکاری خبروں اور صحیح صحیح تفصیلات کی عدم موجودگی کی صورت میں اس مہم نے سپاہیوں میں بےاطمینانی پیدا کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں روس واپس جانے کی خواہش اور افسروں سے نفرت پیدا ہوئی۔

''بالآخر اس سب نے بغاوت کی شکل اختیار کرلی۔ سپاہیوں نے اپنی ایک میٹنگ میں ایک اپیل جاری کی کہ پریڈ کرنے سے انکار کیا جائے اس لئے کہ انھوں نے اب زیادہ نہ لڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ باغیوں کو سب سے الگ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور جنرل زانکیوچ نے عارضی حکومت کے وفادار سب سپاہیوں کو کورتین کی چھاؤنی چھوڑ دینے اور اپنے ساتھ سب اسلحے اور گولےبارود لےجانے کا حکم دیا۔ ۲۵ جون کو حکم کی تعمیل کی گئی۔ چھاؤنی میں صرف وہی سپاہی رہ گئے جنھوں نے کہا کہ وہ عارضی حکومت کی تابعداری 'کچھ شرطوں پر' کریں گے۔ چونکہ افسروں کے ساتھ سپاہیوں کے تعلق نے زیادتیوں کی شکل اختیار کرلی اس لئے جنرل زانکیوچ اس بات پر مجبور ہوئے کہ تمام افسر کورتین کو چھوڑ دیں۔ کورتین کی چھاؤنی میں جو سپاہی تھے ان سے

---

* جان ریڈ کے ترجمے میں یہ رپورٹ قدرے مختصر کردی گئی ہے اور اس میں کچھ تبدیلیاں بھی کی گئی ہیں۔ (ایڈیٹر)

پردیس میں روسی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے، کمیسار برائے وزارت جنگ راپ نے اور کئی ممتاز سابق جلاوطنوں نے ملاقات کی جو ان پر اثر ڈالنا چاہتے تھے لیکن یہ کوششیں ناکام ہوئیں اور آخرکار زانکیوچ نے اس بات پر اصرار کیا کہ باغی اپنے ہتھیار ڈال دیں اور تابعداری کی علامت کے طور پر اچھی تنظیم کے ساتھ مارچ کرکے کاپیٹروہ نامی جگہ پر چلے جائیں۔ حکم کی تعمیل جزوی طور پر کی گئی۔ پہلے ۵۰۰ لوگ گئے، جن میں سے ۲۲ کو گرفتار کرلیا گیا، ۲۴ گھنٹے بعد ۶ ہزار اور سپاہی گئے... تقریباً ۲ ہزار باقی رہ گئے...

''باغیوں پر دباؤ کو بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان کے راشن کم کردئے گئے، ان کی تنخواہیں بند کردی گئیں اور کیمپ سے پاس کے گاؤں اکورتین کو جانےوالی سڑک پر فرانسیسی سپاہیوں کا پہرہ لگا دیا گیا۔ جنرل زانکیوچ کو جب یہ معلوم ہوا کہ ایک روسی توپخانہ بریگیڈ فرانس سے گزر رہا تھا تو انہوں نے باغیوں کا تناسب کم کرنے کےلئے توپخانے اور پیدل فوج کا ایک جلاملا بریگیڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

۲۷ اگست کو کورتین کی چھاؤنی کے سپاہیوں کو عارضی حکومت کا یہ حکم سنایا گیا کہ روسی فوجیں فرانس کا انخلا کریں، لیکن اس کے بعد بھی باغیوں نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کردیا۔ توپچیوں کی درخواست پر باغیوں کے پاس ایک وفد بھیجا گیا جو کئی دن بعد واپس آیا اور اسے بات چیت کے بیکار ہونے کا یقین تھا۔ پیدل ڈویژن کے وفد کی کوششیں بھی ناکام ہوئیں۔ پہلی ستمبر کو جنرل زانکیوچ نے باغیوں کو ایک الٹی‌میٹم بھیجا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے ہتھیار ڈال دیں اور بہ‌صورت انکار اگر ۳ ستمبر کو ۱۰ بجے تک حکم کی تعمیل نہ کی گئی تو اس پر توپخانے سے گولےباری کرنے کی دھمکی دی گئی۔

''حکم کی تعمیل نہیں کی گئی تو مقررہ وقت پر توپخانے سے ہلکی گولےباری کی گئی۔ اٹھارہ گولے مارے گئے اور باغیوں کو متنبہ کیا گیا کہ گولےباری اور شدید ہو جائےگی۔ ۳ ستمبر کی رات کو ۱۶۰ لوگوں نے ہتھیار ڈال دئے۔ ۴ ستمبر کو گولےباری پھر شروع ہوئی اور ۱۱ بجے ۳۰ گولے مارے جا چکے تھے تو

باغیوں نے دو سفید جھنڈے بلند کئے اور انھوں نے چھاؤنی سے بغیر ہتھیاروں کے نکلنا شروع کیا۔ شام تک ۸۳۰۰ لوگ ہتھیار ڈال چکے تھے۔ جو ۱۵۰ سپاہی چھاؤنی میں رہ گئے تھے انھوں نے رات کو مشین گن سے فائرنگ شروع کردی۔ ۵ ستمبر کو اس معاملے کو ختم کرنے کےلئے چھاؤنی پر شدید گولےباری کی گئی اور تھوڑا تھوڑا کرکے ہمارے سپاہیوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ باغیوں نے مشین گن سے سخت فائرنگ جاری رکھی۔ ۶ ستمبر کو ۹ بجے صبح چھاؤنی پر پوری طرح قبضہ ہوگیا... باغیوں کو نہتا کرنے کے بعد ۸۱ گرفتاریاں کی گئیں...،،

یوں تھی رپورٹ۔ لیکن وزارت امور خارجہ میں جو خفیہ دستاویزیں ملیں ان سے ہمیں معلوم ہوا کہ یہ بات پوری طرح صحیح نہیں ہے۔ پہلی گڑبڑ اس وقت شروع ہوئی جب سپاہیوں نے کمیٹیاں بنانے کی کوشش کی جیسے کہ ان کے ساتھی روس میں بنا رہے تھے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں روس واپس بھیج دیا جائے جس سے انکار کردیا گیا اور پھر، انھیں فرانس میں خطرناک اثر سمجھتے ہوئے، ان کو سلونیکا جانے کا حکم دیا گیا۔ انھوں نے جانے سے انکار کیا اور اس پر لڑائی ہوئی... پتہ یہ چلا کہ انھیں چھاؤنی میں تقریباً دو مہینے سے بغیر افسروں کے ڈال رکھا گیا تھا اور ان کے ساتھ برا سلوک کیا گیا تھا جس پر وہ زیادہ سرکش ہوگئے۔ اس ''روسی توپخانہ بریگیڈ،، کا نام پتہ چلانے کی، جس نے سپاہیوں پر گولےباری کی تھی، ساری کوشش لاحاصل رہی۔ وزارت میں جو تار ملے ان سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ فرانسیسی توپخانہ استعمال کیا گیا...

ہتھیار ڈال دینے کے بعد بھی دو سو سے زیادہ باغیوں کو عمداً گولی مار دی گئی۔

۸

تیریشنکو کی تقریر

(خلاصہ)

''...خارجہ پالیسی کے سوالات قومی دفاع کے سوالات سے قریبی طور پر وابستہ ہیں... چنانچہ اگر قومی دفاع کے سوالات کے بارے

میں آپ یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اجلاس صیغہ راز میں کئے جائیں تو ہم اپنی خارجہ پالیسی میں کبھی کبھی وہی رازداری رکھنے پر مجبور ہوتے ہیں...

''جرمن سفارت رائےعامہ کو متاثر کرنے کی کوشش کرتی ہے... اس لئے بڑی بڑی جمہوری تنظیموں کے ہدایت کاروں کے ایسے اعلانات خطرناک ہیں جو ایک انقلابی کانگرس کی اور جاڑوں کی دوسری فوجی مہم کے ناممکن ہونے کی باتیں بہ آواز بلند کرتے ہیں... ان سارے اعلانوں کی قیمت انسانی جانوں سے چکانی پڑتی ہے۔

''میں ریاست کی عزت اور وقار کے سوالوں کا ذکر کئے بغیر صرف حکومتی منطق کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ منطق کے نقطہ نظر سے روس کی خارجہ پالیسی کو روس کے مفادات کی حقیقی سمجھ پر مبنی ہونا چاہئے... ان مفادات کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ملک کے لئے اکیلا رہنا ناممکن ہے، اور یہ کہ اس وقت قوتوں کی جو گروہبندی قائم ہوگئی ہے وہ ہمارے لئے اطمینان بخش ہے... ساری انسانیت امن کی خواہاں ہے لیکن روس میں کوئی بھی شخص ایسی ذلت بخش صلح کی اجازت نہ دےگا جو ہمارے وطن کے ریاستی مفادات کی خلاف ورزی کرے!''

مقرر نے بتایا کہ اس طرح کا امن اگر صدیوں نہیں تو برسوں تک کےلئے دنیا میں جمہوری اصولوں کی فتح مندی کو سست رفتار بنا دےگا اور ناگزیر طور پر نئی جنگوں کا موجب بنےگا۔

''اپریل اور مئی کے وہ دن سب کو یاد ہیں جب محاذ پر بھائی چارے نے محض فوجی کارروائی کو بند کرکے جنگ کو ختم کرنے اور ملک کو ایک شرمناک علحدہ صلح کی طرف لےجانے کا خطرہ پیدا کر دیا تھا... اور محاذ پر عام ساتھیوں کو یہ سمجھانے کےلئے کتنی زبردست کوشش کرنی پڑی تھی کہ یہ طریقہ نہیں ہے جس سے روسی ریاست کو جنگ ختم کرنی اور اپنے مفادات کی ضمانت کرنی چاہئے...''

انہوں نے جون کے حملے کے معجزنما اثر کی بات کی جس نے دوسرے ملکوں میں روسی سفیروں کے الفاظ کو زبردست طاقت عطا کر دی تھی اور روسی فتوحات سے جرمنی میں ناامیدی پھیل گئی تھی۔

اور پھر یہ بھی بتایا کہ روسی شکست کے بعد اتحادی ملکوں میں کس طرح خوش فہمیوں کا ازالہ ہوا...

''جہاں تک روسی حکومت کا سوال ہے تو وہ مئی کے فارمولا پر سختی سے قائم رہی کہ کوئی ملک گیری نہیں اور کوئی تاوان نہیں۔ ہم صرف قوموں کے حق خودارادیت کا اعلان کرنے ہی کو نہیں بلکہ سامراجی مقاصد ترک کرنے کو بھی اشد ضروری سمجھتے ہیں...''

جرمنی صلح کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ جرمنی میں صرف صلح ہی کی باتیں ہوتی ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اسے فتح نہیں حاصل ہوگی۔

''میں حکومت پر کئے جانے والے ان اعتراضات کو رد کرتا ہوں جن میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ روسی خارجہ پالیسی جنگ کے مقاصد کے بارے میں صاف صاف کچھ نہیں کہتی...

''اگر یہ سوال پیدا ہو کہ اتحادی کن مقاصد کے درپے ہیں تو سب سے پہلے یہ دریافت کرنا ناگزیر ہے کہ مرکزی طاقتوں نے کن مقاصد پر اتفاق کیا ہے...

''اکثر یہ خواہش سننے میں آتی ہے کہ ہم ان عہدناموں کی تفصیلات شائع کردیں جو اتحادیوں کو متحد کرتے ہیں۔ لیکن لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ اب تک ہم ان عہدناموں کو نہیں جانتے جو مرکزی طاقتوں کو متحد کرتے ہیں...''

تیریشنکو نے کہا کہ جرمنی بظاہر متعدد کمزور حائل ریاستیں قائم کرکے روس کو مغرب سے الگ رکھنا چاہتا ہے۔

''روس کے بنیادی مفادات پر وار کرنے کے اس میلان کو روکنے کی ضرورت ہے...

''اور کیا روسی جمہوریت، جس نے اپنے پرچم پر یہ ثبت کر رکھا ہے کہ قوموں کو اپنے بارے میں خود فیصلہ کرنے کا حق ہے، سب سے مہذب قوموں پر آسٹریا ہنگری کا جبر و استبداد کا جاری رہنا خاموشی کے ساتھ روا رکھے گی؟

''جن لوگوں کو یہ خوف ہے کہ اتحادی ہماری مشکل صورت حال سے فائدہ اٹھانے کی، جنگ کے بار میں ہم سے ہمارے حصے سے زیادہ اٹھانے کی اور امن کے سوالوں کو ہمیں نقصان پہنچا کر حل

کرنے کی کوشش کریں گے وہ بالکل غلطی پر ہیں... ہمارا دشمن روس کو اپنی پیداواروں کے لئے ایک منڈی کی طرح دیکھتا ہے۔ جنگ کے خاتمے پر ہم کمزور حالت میں ہوں گے اور ہماری سرحدیں کھلی ہوں گی تو جرمن مصنوعات کا سیلاب بہت آسانی سے ہمارے صنعتی ارتقا کو برسوں تک روکے رکھ سکتا ہے۔ اس کے خلاف نگہبانی رکھنے کے لئے اقدامات کرنے ضروری ہیں...

''میں علانیہ اور صاف صاف کہتا ہوں کہ قوتوں کا جو امتزاج ہمیں اتحادیوں کے ساتھ متحد کرتا ہے وہ روس کے مفادات کے لئے سازگار ہے... اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ جنگ اور امن کے بارے میں ہمارے خیالات اتحادیوں کے خیالات کے عین مطابق ہوں، اتنی صفائی اور صحت کے ساتھ جتنا ممکن ہو... ہر طرح کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے میں صاف صاف کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ روس کو پیرس کانفرنس میں متحدہ نقطہ نظر پیش کرنا چاہئے...''

وہ اسکوبلیف کو دئے جانے والے ''ہدایت نامے'' پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے جرمن و اسکینڈینیویائی کمیٹی کے منشور کا ذکر کیا جو ابھی ابھی اسٹاک ہوم میں شائع ہوا تھا۔ اس منشور نے لتھوانیا اور لاتویا کی خودمختاری کا اعلان کیا تھا۔ تیریشنکو نے کہا ''لیکن یہ صریحی طور پر ناممکن ہے اس لئے کہ روس کے پاس بحیرۂ بالٹک پر ایسی بندرگاہیں ہونی ضروری ہیں جو سال بھر کھلی رہیں...

''اس سوال پر خارجہ پالیسی کے مسائل داخلہ سیاست سے بھی قریبی طور پر وابستہ ہیں اس لئے کہ اگر سارے عظیم روس میں اتحاد کا قوی جذبہ ہو تو مرکزی حکومت سے قوموں کے الگ ہونے کی خواہش کے مظاہرے باربار نہ دیکھنے پڑیں... اس طرح کی علحدگیاں روس کے مفادات کے خلاف ہیں اور روسی ڈیلی گیٹ اس سوال کی حمایت نہیں کر سکتے...''

۹

برطانوی بیڑہ (وغیرہ)

خلیج ریگا کی بحری لڑائی کے وقت صرف بالشویک ہی نہیں عارضی حکومت کے وزرا بھی یہ سمجھتے تھے کہ برطانوی بیڑے نے

دانستہ طور پر بالٹک کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا جو اس رویے کا ایک اظہار تھا جس کا ذکر برطانوی اخبارات میں اکثر علانیہ کیا جاتا تھا اور برطانوی نمائندے روس میں اس کا ذکر نیم علانیہ طور پر کرتے تھے کہ ''روس ختم ہوچکا! روس کے بارے میں پریشان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں!''

ملاحظہ ہو کیرنسکی کے ساتھ انٹرویو (ضمیمہ ۱۳، صفحہ ۴۱۱)۔

جنرل گورکو زار کے تحت روسی افواج کے ایک سابق چیف آف اسٹاف تھے۔ بدعنوان شاہی دربار میں وہ ایک نمایاں شخصیت تھے۔ انقلاب کے بعد وہ ان چند لوگوں میں تھے جنھیں ان کے سیاسی اور ذاتی ریکارڈ کی بنا پر جلاوطن کیا گیا۔ جس دن خلیج ریگا میں روسی بحریہ کی شکست ہوئی اسی دن لندن میں شاہ جارج پنجم نے جنرل گورکو کو علانیہ شرف ملاقات بخشا جبکہ اس شخص کو عارضی حکومت خطرناک حد تک جرمن نواز سمجھتی تھی اور رجعت پرست بھی!

۱۰

بغاوت کے خلاف اپیلیں

''مزدوروں اور سپاہیوں کے نام

''ساتھیو! سیاہ قوتیں پتروگراد میں اور دوسرے شہروں میں بدنظمیاں اور قتل عام کرانے کی کوششیں روز بروز زیادہ کر رہی ہیں۔ بدنظمی سیاہ قوتوں کے لئے ضروری ہے اس لئے کہ بدنظمی ہی انھیں انقلابی تحریک کو غرق‌خون کر دینے کا موقع دے‌گی۔ امن عامہ قائم کرنے اور باشندوں کی حفاظت کرنے کے بہانے انھیں امید ہے کہ وہ کورنیلوفیت کو مسلط کر دیں‌گی جسے انقلابی عوام نے کچلنے میں ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کامیابی حاصل کی ہے۔ لعنت ہے عوام پر اگر یہ امیدیں پوری ہوں! فتح‌مند انقلاب دشمنی سوویتوں اور فوجی کمیٹیوں کو برباد کر دے‌گی، آئین ساز اسمبلی کو منتشر کر دے‌گی، اراضی کمیٹیوں کو زمین کی منتقلی نہ ہونے دے‌گی، جلد صلح کے‌لئے عوام کی ساری امیدوں کو ختم کر دے‌گی اور جیلوں کو انقلابی سپاہیوں اور مزدوروں سے بھر دے‌گی۔

''انقلاب دشمن اور سیاہ سیکڑے کے لیڈران اپنے حساب کتاب میں اس بات پر تکیہ کر رہے ہیں کہ غذا کی رسد میں بد تنظیمی آنے، جنگ کے جاری رہنے اور زندگی کی عام دشواریوں سے عوام کے نادان حصوں میں شدید بے اطمینانی پیدا ہوگی۔ وہ سپاہیوں اور مزدوروں کے ہر مظاہرے کو ایسا قتل عام بنا دینے کی امید کررہے ہیں جو پرامن آبادی کو خوفزدہ کر دےگا اور اسے امن عامہ کو بحال کرنےوالوں کی بانہوں میں پہنچا دےگا۔

''ان حالات میں آج کل کوئی بھی مظاہرہ منظم کرنے کی کوشش کرنا، چاہے اس کا مقصد کتنا ہی قابل تعریف کیوں نہ ہو، ایک جرم ہوگا۔ جو باشعور مزدور اور سپاہی حکومت کی پالیسی سے ناخوش ہیں وہ اگر مظاہروں میں حصہ لیں‌گے تو اپنے آپ کو اور انقلاب کو نقصان ہی پہنچائیں‌گے۔

''اس لئے 'تسےای کا' تمام مزدوروں اور سپاہیوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مظاہرہ کرنے کی کسی بھی اپیل پر عمل نہ کریں۔

''مزدورو اور سپاہیو! اشتعال کا شکار مت ہونا! ملک اور انقلاب کی طرف اپنے فرض کو یاد رکھنا! ایسے مظاہرے کرکے جن کا ناکام ہونا لازمی ہے انقلابی محاذ کے اتحاد کو مت توڑنا!

مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں
کی سوویتوں کی مرکزی عاملہ کمیٹی''

''روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی
خطرہ قریب ہے!
سارے مزدوروں اور سپاہیوں کے نام
(پڑھو اور دوسروں کو دے دو)

''ساتھی مزدورو اور سپاہیو!

''ہمارا ملک خطرے میں ہے۔ اس خطرے کی وجہ سے ہماری آزادی اور ہمارا انقلاب مشکل دنوں سے گزر رہے ہیں۔ دشمن پتروگراد کے دروازے تک آپہنچا ہے۔ بدتنظیمی ہر گھنٹے بڑھتی جا رہی ہے۔ پتروگراد کےلئے روٹی حاصل کرنا روز بروز زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ سب کو، سب سے چھوٹے سے لے کر سب

سے بڑے تک سب کو اپنی کوششیں دوچند کر دینی چاہئیں، چیزوں کو ٹھیک سے ترتیب دینے کی کاوش کرنی چاہئے... ہمارے لئے اپنے ملک کو بچانا، اپنی آزادی کو بچانا ضروری ہے... فوج کو زیادہ اسلحے اور زیادہ غذا ملے! روٹی — بڑے شہروں کو فراہم کی جائے! ملک میں امن عامہ اور تنظیم ہو!

''اور ان بھیانک اور نازک دنوں میں افواہیں رینگتی پھر رہی ہیں کہ کہیں کسی مظاہرے کی تیاری کی جا رہی ہے، کہ کوئی سپاہیوں اور مزدوروں کو آواز دے رہا ہے کہ وہ انقلابی امن و امان کو برباد کر دیں... بالشویکوں کا اخبار 'ربوچی پوت' شعلوں پر تیل چھڑک رہا ہے۔ وہ نادان لوگوں کی چاپلوسی اور انہیں خوش کرنے کی کوشش کر رہا ہے، مزدوروں اور سپاہیوں کو لالچ دلا رہا ہے، انہیں حکومت کے خلاف بھڑکا رہا ہے اور ان سے اچھی چیزوں کی فراوانی کے وعدے کر رہا ہے... اعتماد کر لینے والے نادان لوگ یقین کر لیتے ہیں، وہ عقل سے کام نہیں لیتے... اور دوسری طرف سے بھی افواہیں آتی ہیں — افواہیں کہ سیاہ قوتیں، زار کے دوست، جرمن جاسوس خوشی سے بغلیں بجا رہے ہیں۔ وہ بالشویکوں کے ساتھ مل جانے اور ان کے ساتھ بدنظمی کو ہوا دے کر خانہ جنگی بنا دینے کے لئے تیار ہیں۔

''بالشویک اور ان کے بہکائے ہوئے نادان سپاہی اور مزدور احمقانہ طور پر چلاتے ہیں کہ 'حکومت کا ناس ہو! سارا اقتدار سوویتوں کو دو!'، اور زار کے سیاہ نمک خوار اور ویلہلم کے جاسوس ان کو بھڑکائیں گے کہ 'یہودیوں کو پیٹو، دکانداروں کو پیٹو، منڈیوں کو لوٹ لو، دکانوں کو جلا دو، شراب کے گوداموں سے چوری کرلو! مارو، جلاؤ، لوٹو!'

''اور تب ایک بھیانک گڑبڑ شروع ہوگی یعنی عوام کے ایک حصے کے خلاف دوسرے حصے کی جنگ۔ سب کچھ اور بھی بدتنظیم ہو جائے گا اور شاید ایک بار پھر دارالحکومت کی سڑکوں پر خون بہے گا۔ اور تب — تب کیا ہوگا؟

''تب ویلہلم کے لئے پتروگراد کا راستہ کھلا ہوا ہوگا۔ تب کوئی روٹی پتروگراد نہیں پہنچے گی، بچے بھوک سے مرجائیں گے۔ تب محاذ پر فوج بےسہارا رہ جائے گی، خندقوں میں ہمارے بھائیوں

کو دشمن کی گولیوں کا نشانہ بننے دیا جائےگا۔ تب دوسرے ملکوں کا کوئی وقار نہ رہ جائےگا، ہمارے روپئے کی کوئی قیمت نہ رہ جائےگی۔ ہر چیز اتنی مہنگی ہو جائےگی کہ جینا ناممکن ہوگا۔ تب آئین ساز اسمبلی، جس کا مدتوں سے انتظار ہے، ملتوی کر دی جائےگی — اسے وقت پر منعقد کرنا ممکن ہی نہ ہوگا۔ اور تب — ہمارا انقلاب، مردہ باد، ہماری آزادی، مردہ باد!..

''مزدورو اور سپاہیو، کیا تم یہی چاہتے ہو؟ نہیں! اگر تم یہ نہیں چاہتے تو ان نادان لوگوں کے پاس جاؤ جنھیں غداروں نے بہکا لیا ہے اور انھیں پوری سچائی بتاؤ جو ہم نے تمھیں بتائی ہے!

''سب کو جاننا چاہئے کہ ہر وہ شخص جو تم سے اس زمانے میں حکومت کے خلاف سڑکوں پر نکل آنے کو کہتا ہے وہ یا تو زار کا خفیہ ملازم ہے، اشتعال انگیز ہے یا عوام کے دشمنوں کا ناسمجھ معاون ہے یا ویلھلم کا خریدا ہوا جاسوس ہے!

''ہر باشعور مزدور انقلابی کے لئے، ہر باشعور کسان کےلئے، ہر انقلابی سپاہی کے لئے، ان تمام لوگوں کےلئے، جو یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کے خلاف کوئی مظاہرہ یا بغاوت عوام کو کتنا نقصان پہنچا سکتا ہے، ضروری ہے کہ ایک ساتھ مل جائیں اور عوام کے دشمنوں کو اس کی اجازت نہ دیں کہ وہ ہماری آزادی کو برباد کریں۔

منشویک 'ابارونتسی، (مدافعت پسندوں)
کی پتروگراد انتخابی کمیٹی،،

۱۱

لینن کا ''کامریڈوں کے نام خط،،

یہ مضامین کا ایک سلسلہ ہے جو اکتوبر ۱۹۱۷ء کے نصف آخر میں ''ربوچی پوت،، میں مسلسل شائع ہوئے تھے۔ یہاں میں دو مضامین سے چند اقتباسات پیش کر رہا ہوں۔

''ہمیں عوام میں اکثریت حاصل نہیں ہے اور اس کے بغیر بغاوت کے لئے کامیابی کی کوئی امید نہیں ہے...،،

جو لوگ یہ کہہ سکتے ہیں وہ یا تو حقیقت کو مسخ کرتے ہیں یا محض خود بین کتاب پرست ہیں جو اس بات کی پیشگی ضمانت چاہتے ہیں کہ پورے ملک میں بالشویک پارٹی کو ٹھیک نصف اور ایک ووٹ زیادہ ملتے ہیں۔ یہ وہ ہر قیمت پر چاہتے ہیں، انقلاب کے حقیقی حالات کو ذرا بھی ملحوظ رکھے بغیر...

آخر میں، آج کی روسی زندگی کی ممتازترین حقیقت ہے کسان طبقے کی بغاوت... تامبوف صوبے کی کسان تحریک جسمانی اور سیاسی دونوں اعتبار سے بغاوت تھی، اس طرح کی بغاوت جس سے ایسے شاندار سیاسی نتائج برآمد ہوئے ہیں جیسے کہ، سب سے پہلے، زمین کسانوں کو منتقل کرنے کا معاہدہ۔ یہ بےوجہ نہیں ہے کہ سوشلسٹ انقلابی بھیڑ، مع ''دیلا نرودا،، کے، جو بغاوت سے خائف ہے، اب کسانوں کو زمین منتقل کرنے کی ضرورت کے بارے میں چیخ رہی ہے!..

کسان بغاوت کا ایک اور شاندار سیاسی اور انقلابی نتیجہ ہے تامبوف صوبے میں ریلوے اسٹیشنوں پر اناج کی رسد رسانی...

بورژوا پریس بھی، ''روسکایا ولیا،، بھی روٹی کے مسئلے کے اس طرح کے حل (واحد حقیقی حل) کے حیرت انگیز نتائج کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا اور اس نے اس مضمون کی اطلاع شائع کی کہ تامبوف صوبے میں اسٹیشنوں پر اناج کے انبار لگ گئے... اور یہ اس کے بعد جب کسان بغاوت کر چکے تھے!

''ہم اتنے مضبوط نہیں ہیں کہ اقتدار پر قبضہ کرلیں اور بورژوازی اتنی مضبوط نہیں ہے کہ آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد کو روک سکے...،،

اس دلیل کا پہلا حصہ مندرجہ‌بالا ہی کا سادہ سا بدلا ہوا روپ ہے۔ جب اس کے مصنفین اپنی پریشان دماغی کا اور بورژوازی سے اپنے خوف کا اظہار مزدوروں کے سلسلے میں تنوطیت اور بورژوازی کے سلسلے میں رجائیت کے الفاظ میں کرتے ہیں تو یہ دلیل نہ زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے نہ اس میں قوت یقین بڑھ جاتی ہے۔ اگر یونکر اور کزاک کہتے ہیں کہ وہ اپنے خون کے آخری قطرے تک بالشویکوں سے لڑیں‌گے تو یہ بات پوری طرح یقین کرنے کی مستحق

ہے۔ لیکن اگر مزدور اور سپاہی سیکڑوں میٹنگوں میں بالشویکوں پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور سوویتوں کے اقتدار کی مدافعت کرنے کے لئے اپنی آمادگی کی توثیق کرتے ہیں تو پھر اس امر کو یاد کرنا ''برمحل،، ہوتا ہے کہ ووٹ دینا ایک چیز ہے اور لڑنا دوسری چیز۔

اگر آپ اس طرح بحث کرتے ہیں تو آپ کسی بغاوت کے امکان ہی کو ''رد کر دیتے ہیں،،۔ لیکن ہم یہ سوال کر سکتے ہیں کہ یہ عجیب و غریب میلان رکھنےوالی ''قنوطیت،، اور اس کی عجیب و غریب ہڑک بورژوازی کی طرف سیاسی جھکاؤ سے کس طرح مختلف ہے؟...

اور کورنیلوف کی بغاوت نے کیا ثابت کیا؟ اس نے ثابت کیا کہ سوویتیں ایک حقیقی طاقت ہیں...

یہ کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ بورژوازی اتنی مضبوط نہیں ہے کہ آئین ساز اسمبلی کے انعقاد میں رکاوٹ ڈال سکے؟

اگر سوویتوں میں بورژوازی کا تختہ الٹنے بھر کی طاقت نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ موخرالذکر اتنی مضبوط ہے کہ وہ آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد کو روک سکتی ہے اس لئے کہ انہیں ایسا کرنے سے روکنےوالا اور کوئی نہیں ہے۔ کیرنسکی اینڈ کمپنی کے وعدوں پر اعتبار کرنا، اطاعت گزار ابتدائی پارلیمنٹ کی قراردادوں پر اعتبار کرنا — کیا یہ ایک پرولتاری پارٹی کے ممبر اور ایک انقلابی کے شایان ہے؟

اگر موجودہ حکومت کا تختہ نہیں الٹا جاتا تو بورژوازی نہ صرف یہ کہ آئین ساز اسمبلی کے انعقاد کو روکنے کےلئے کافی مضبوط ہے بلکہ وہ پتروگراد کو جرمنوں کے حوالے کر کے، محاذ کو خالی چھوڑ کر، فیکٹریوں کی تالابندی بڑھا کر اور غذا کی رسد رسانیوں کو نا کام بنا کر یہ نتیجہ بالواسطہ بھی حاصل کر سکتی ہے...

''... سوویتوں کو ایک ایسا ریوالور ہونا چاہئے جو اس مطالبے کے ساتھ حکومت کے سر پر شست باندھے ہو کہ آئین ساز اسمبلی کا انعقاد کرو اور ہر طرح کی کورنیلوفی سازش بند کرو...،،

بغاوت کو رد کرنے کا مطلب وہی ہے جو اس نعرے کو رد

کرنے کا کہ ''سارا اقتدار سوویتوں کو دو!،، ستمبر سے پارٹی بغاوت کے سوال پر بحث کر رہی ہے ...

بغاوت کو ترک کرنے کا مطلب ہے سوویتوں کو اقتدار کی منتقلی کو ترک کرنا اور اس کے معنی ہوتے ہیں ساری امیدوں اور توقعات مہربان بورژوازی کو ''منتقل،، کر دینا جس نے آئین ساز اسمبلی کے انعقاد کا ''وعدہ،، کیا ہے... جب اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں آجائے گا تو آئین ساز اسمبلی کی اور اس کی کامیابی کی ضمانت ہو جائے گی...

بغاوت کو ترک کرنے کا مطلب ہے بلاواسطہ لیبیردانوں سے جا ملنا...

یا تو لیبیردانوں سے جاملو اور ''سارا اقتدار سوویتوں کو دو،، کے نعرے کو علانیہ ترک کر دو یا پھر بغاوت شروع کرو۔ بیچ کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

''... بورژوازی پتروگراد کو جرمنوں کے حوالے نہیں کر سکتی اگرچہ رودزیانکو چاہتا ہے، اس لئے کہ لڑائی بورژوازی نہیں لڑتی بلکہ ہمارے جانباز جہازی لڑتے ہیں...،،

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فیلڈ ہیڈکوارٹر میں اصلاح نہیں کی گئی ہے اور کمانڈنگ اسٹاف اپنی ترکیب کے اعتبار سے کورنیلوفی ہے...

اگر کورنیلوفی (کیرنسکی کی سرکردگی میں، اس لئے کہ وہ بھی کورنیلوفی ہیں) پتروگراد کو دشمن کے حوالے کرنا چاہیں گے تو وہ دو بلکہ تین طریقوں سے ایسا کر سکتے ہیں۔

اول، وہ کورنیلوفی افسروں کے ایک غدارانہ اقدام کے ذریعے، شمالی بری محاذ کو کھول کر ایسا کر سکتے ہیں۔

دوسرے، وہ پورے جرمن بحریہ کے لئے آزادیٔ عمل پر ''رضامند،، ہو سکتے ہیں اور جرمن بحریہ ہم سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہ جرمن اور برطانوی سامراجیوں دونوں کے ساتھ رضامند ہو سکتے ہیں۔ مزیدبرآں جو ایڈمرل غائب ہو گئے ہیں انھوں نے ہو سکتا ہے منصوبے جرمنوں کو پہنچا ہی دئے ہوں۔

تیسرے، وہ کارخانوں میں تالابندی اور غذا کی رسد رسانی کو ناکام بنا کر ہماری فوجوں کو بالکل بےبس اور ناکارہ بنا سکتے ہیں۔

ان تینوں طریقوں میں سے کسی ایک سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حقائق ثابت کر چکے ہیں کہ روس کی بورژوا کزاک پارٹی تینوں دروازوں پر دستک دے چکی ہے اور ان میں سے ہر ایک کو بزور کھولنے کی کوشش کر چکی ہے۔

... ہمیں اس وقت تک انتظار کرنے کا کوئی حق نہیں ہے جب تک بورژوازی انقلاب کا گلا نہ گھونٹ دے۔

رودزیانکو معاملے باز آدمی ہے...

دسیوں سال سے رودزیانکو سرمایے کی پالیسیوں پر وفاداری اور دیانتداری سے عمل درآمد کرتا آ رہا ہے۔

اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ انقلاب کو بچانے کے واحد ذریعے کی حیثیت سے ایک بغاوت کے سوال پر تذبذب کرنے کا مطلب ہوتا ہے بورژوازی پر اس بزدلانہ اعتماد میں ڈوب جانا جو نصف لیبیردان، سوشلسٹ انقلابی منشویک ہے اور نصف ''کسان جیسا،، اندھا دھند اعتماد ہے جس کے خلاف سب سے زیادہ بالشویک ہی لڑتے رہے ہیں...

''... ہم روز بروز مضبوطتر ہو رہے ہیں۔ ہم آئین‌ساز اسمبلی میں ایک مضبوط حزب مخالف کی طرح داخل ہو سکتے ہیں، تو ہم کیوں ہر چیز کو داؤں پر لگا دیں؟...،،

یہ اس بدتہذیب کی دلیل ہے جس نے ''پڑھا،، کہ آئین‌ساز اسمبلی کا انعقاد ہونےوالا ہے اور جو پورا بھروسا کرکے سب سے زیادہ قانونی، سب سے زیادہ وفادارانہ، سب سے زیادہ آئینی روش پر چپکے سے راضی ہو جاتا ہے۔

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آئین ساز اسمبلی کے لئے انتظار کرنا نہ تو قحط کے سوال کو حل کرتا ہے نہ پتروگراد کو دشمن کے حوالے کرنے کے سوال کو۔ اس ''چھوٹی سی بات،، کو سادہ لوح یا پریشان دماغ یا وہ لوگ بھلا دیتے ہیں جنہوں نے اپنے لئے خوفزدہ ہو جانے کو روا رکھا ہے۔

قحط انتظار نہیں کرےگا۔ کسان بغاوت نے انتظار نہیں کیا۔ جنگ انتظار نہیں کرےگی۔ جو ایڈمرل غائب ہو گئے انہوں نے انتظار نہیں کیا...

اور اندھے لوگ ابھی تک حیرت کر رہے ہیں کہ بھوکے عوام اور جنرلوں ایڈمرلوں سے دغا کھائے ہوئے سپاہی انتخابات سے کیوں بے نیاز ہیں! واہ رے سیانو!

"... اگر کورنیلوفی پھر سے شروع کریں گے تو ہم انہیں دکھا دیں گے! لیکن پہلے سے ہم کیوں خطرہ مول لیں اور خود شروع کریں؟..."

تاریخ اپنے آپ کو دوہراتی تو نہیں ہے لیکن اگر ہم اس کی طرف سے منہ موڑ لیں، کورنیلوف کی پہلی بغاوت پر غور کریں اور دوہرائیں کہ "اگر کورنیلوفی شروع کر دیں تو" — اگر ہم ایسا کریں تو یہ کتنی اچھی انقلابی حکمت عملی ہوگی!.. یہ ایک پرولتاری پالیسی کے لئے کس قسم کی خالص بنیاد ہے؟

اور اگر کورنیلوفی ... اس وقت تک انتظار کریں کہ قحط زدوں کے فسادات شروع ہو جائیں، محاذ کو دشمن توڑ دے، پتروگراد دشمن کے حوالے کر دیا جائے، اور پھر بھی شروع نہ کریں؟ اور تب؟

تجویز یہ کی جاتی ہے کہ ہم پرولتاری پارٹی کا طریقۂ کار اس امکان پر تعمیر کریں کہ کورنیلوفی ایک بار پھر اپنی پرانی غلطیاں دوہرائیں گے!

بھول جائیں اس سب کو جسے بالشویک دکھاتے رہے ہیں اور سو بار دکھا چکے ہیں، اس سب کو جو ہمارے انقلاب کی چھ مہینے کی تاریخ نے ثابت کیا ہے یعنی یہ کہ کوئی اور راستہ نہیں ہے، کہ کوئی اور معروضی راستہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے سوائے ان کے کہ کورنیلوفیوں کی ڈکٹیٹرشپ یا پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ۔ بھول جائیں اس کو، ترک کر دیں اس سب کو اور انتظار کریں! کس چیز کے لئے انتظار کریں؟ ایک معجزے کا انتظار کریں...

۱۲

ملیوکوف کی تقریر

(خلاصہ)

"... ایسا لگتا ہے کہ ہر شخص اعتراف کرتا ہے کہ ملک کی دفاع ہمارا خاص فریضہ ہے اور یہ کہ اسے یقینی بنانے کے لئے

ہمارے ہاں فوج میں ڈسپلن اور عقب میں امن عامہ ہونا چاہئے۔ یہ حاصل کرنے کے لئے ایک ایسی طاقت ہونی چاہئے جو جرأتمندی کی صلاحیت رکھتی ہو، صرف قائل کرنے کے ذریعے نہیں بلکہ قوت کے ذریعے بھی... ہماری ساری خرابیوں کی ابتدا خارجہ پالیسی کے متعلق نقطۂ نظر سے ہوتی ہے جو طبعزاد، صحیح معنوں میں روسی ہے جسے بین الاقوامیت پسندانہ نقطۂ نظر سمجھا جاتا ہے۔

''جناب لینن یہ کہنے میں کیرنسکی کی نقالی ہی کرتے ہیں کہ روس سے اس نئی دنیا کا ظہور ہوگا جو سال خوردہ مغرب میں نئی جان ڈالےگی اور جو اصول پرست سوشلزم کے پرانے پرچم کی جگہ فاقہ زدہ عوام الناس کے نئے راست اقدام کو دےگی — اور یہ واقعہ انسانیت کو آگے بڑھائےگا اور اسے دروازے توڑکر سوشلسٹ جنت میں داخل ہونے پر مجبور کر دےگا...

''ان لوگوں کو مخلصانہ یقین تھا کہ روس کی سڑن گلن سے پورے سرمایہدارانہ نظام حکومت کی سڑن گلن ہو جائےگی۔ اس نقطۂ نظر سے شروع کرکے وہ جنگ کے زمانے میں لاشعوری غداری کر سکتے ہیں یا سپاہیوں کو قائل کر سکتے ہیں کہ وہ خندقوں کو چھوڑ دیں اور خارجی دشمن سے لڑنے کی بجائے داخلی خانہ جنگی شروع کریں اور مالکوں اور سرمایہداروں پر حملے کریں...''

یہاں ملیوکوف کو بائیں بازو کی غضبناک چلاہٹوں نے روک دیا۔ نمائندے یہ سوال کر رہے تھے کہ کس سوشلسٹ نے کبھی اس طرح کے اقدام کا مشورہ دیا ہے...

''مارتوف کہتے ہیں کہ پرولتاریہ کا انقلابی دباؤ ہی سامراجی سازشی گروہوں کی بداندیش مرضی کی مذمت اور اسے مفتوح کر سکتا ہے اور ان سازشی گروہوں کی ڈکٹیٹرشپ کو توڑ سکتا ہے... اسلحہ بندی کے لئے حکومتوں کے درمیان معاہدے کے ذریعے نہیں بلکہ ان حکومتوں کو نہتا کرکے اور فوجی نظام کو بنیادی طور پر جمہوری بناکر...''

انھوں نے مارتوف پر بہت ہی کینہپروری کے ساتھ حملہ کیا اور پھر منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف متوجہ ہوئے جن پر انھوں نے الزام لگایا کہ یہ حکومت میں وزیروں کی حیثیت سے اس

طے شدہ مقصد کے ساتھ داخل ہوئے ہیں کہ طبقاتی جدوجہد کو جاری رکھیں گے!

''جرمنی کے اور اتحادی ملکوں کے سوشلسٹوں نے ان حضرات کو صریحی حقارت کے ساتھ دیکھا لیکن انھوں نے فیصلہ کیا کہ یہ روس کا معاملہ ہے اور انھوں نے ہمیں کائناتی شعلہ فشانی کے چند رسول بھیج دئے...

''ہماری انقلابی جمہوریت کا فارمولا بہت سادہ ہے: نہ کوئی خارجہ پالیسی، نہ سفارت کا فن، فوری جمہوری صلح، اتحادیوں کے نام اعلان کہ 'ہم کچھ نہیں چاہتے، ہمارے پاس لڑنے کے لئے کچھ نہیں ہے!' اور پھر ہمارے مقابل بھی یہی اعلان کر دیں گے اور قوموں کی برادری قائم ہو جائے گی!''

ملیوکوف نے زیمروالڈ منشور پر بھی چوٹ کی اور اعلان کیا کہ کیرنسکی بھی ''اس بدبخت دستاویز'' کے اثر سے بچ نہیں سکے جو ''تمھارے لئے ہمیشہ فرد جرم رہے گی''۔ پھر انھوں نے اسکوبلیف پر حملہ کیا جن کی حیثیت پیرس کانفرنس میں، جہاں وہ ایک روسی ڈیلی گیٹ لیکن پھر بھی اپنی حکومت کی خارجہ پالیسی کے مخالف کے اعتبار سے، اتنی عجیب ہوگی کہ لوگ کہیں گے ''یہ حضرت کیا چیز لئے پھر رہے ہیں اور ان سے ہم کس چیز کے بارے میں بات کریں؟'' ''ہدایت نامہ'' کے سلسلے میں ملیوکوف نے کہا کہ وہ خود صلح پسند ہیں، کہ وہ ایک بین الاقوامی ثالثی بورڈ کے قیام اور اسلحہ بندی کے لئے ایک حد کی ضرورت اور خفیہ سفارت پر پارلیمنٹری کنٹرول کے حق میں ہیں لیکن اس کا مطلب خفیہ سفارت کو ختم کرنا نہیں ہوتا۔

''ہدایت نامہ'' کے سوشلسٹ خیالات کے بارے میں جن کو انھوں نے ''اسٹاک ہوم والے خیالات'' کہا (یعنی فتح کے بغیر صلح، قوموں کا حق خودارادیت اور معاشی جنگ کو ترک کرنا) ملیوکوف نے کہا:

''جرمن کامیابیاں ان لوگوں کی کامیابیوں سے براہ راست متناسب ہیں جو خود کو انقلابی جمہوریت کہتے ہیں۔ میں 'انقلاب کی کامیابیوں سے' نہیں کہنا چاہتا اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ انقلابی جمہوریت کی شکستیں انقلاب کی فتوحات ہیں...

''جو سوویت رہنما پردیس میں ہیں ان کا اثر غیراہم نہیں ہے۔ آپ بس وزیر برائے امور خارجہ کی تقریر کو سن لیجئے اور آپ کو یقین ہو جائےگا کہ اس حال میں بیرونی پالیسی پر انقلابی جمہوریت کا اثر اتنا گہرا ہے کہ وزیر موصوف اس کے سامنے روس کی عزت و وقار کی بات کرنے کی ہمت بھی نہیں کر سکتے!

''ہم سوویتوں کے 'ہدایت نامہ' میں دیکھ سکتے ہیں کہ اسٹاک‌ہوم منشور کے خیالات دو سمتوں میں نکھارے گئے ہیں — یوٹوپیائی سمت میں اور جرمن مفادات کی سمت میں...''

بائیں بازو کی غصے میں بھری چلاہٹوں نے انہیں روکا اور صدر نے ان کی فہمائش کی تو ملیوکوف نے اس بات پر اصرار کیا کہ سفیروں کے ذریعے نہیں بلکہ عوامی اسمبلیوں کے ذریعے صلح کی تجویز، یہ تجویز کہ دشمن جیسے ہی ملک‌گیری کو تج دے ویسے ہی صلح کی بات چیت شروع ہو جائے، جرمن نواز ہے۔ ابھی حال میں کوامان نے کہا ہے کہ ذاتی اعلان صرف اسی شخص کو پابند کرتا ہے جو اسے کرے... ''اور بہرحال ہم مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی نقالی سے پہلے جرمنوں کی نقالی کریں گے...''

ملیوکوف نے کہا کہ لتھوانیہ اور لاتویا کی آزادی سے متعلق دفعات روس کے مختلف حصوں میں قوم پرست ایجی‌ٹیشن کی علامتیں ہیں جس کی مدد جرمن روپئے سے کی جاتی ہے...

بائیں بازو کی طرف سے شور میں انہوں نے ''ہدایت نامہ'' کی دفعات متعلق بہ الزاس لورین، رومانیہ اور سربیا کا موازنہ ان دفعات سے کیا جو جرمنی اور آسٹریا میں قومیتوں سے متعلق تھیں۔ ملیوکوف نے کہا کہ ''ہدایت نامہ'' جرمن‌وآسٹرین نقطۂ نظر کو قبول کرتا ہے۔

تیریشنکو کی تقریر کی طرف آتے ہوئے ملیوکوف نے ان پر حقارت کے ساتھ الزام لگایا کہ وہ جو سوچتے ہیں اسے کہتے ہوئے ڈرتے ہیں بلکہ روس کی عظمت سے مطابقت رکھنےوالی اصطلاح میں سوچتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔ دردانیال روس کے قبضے میں آنا چاہئے...

''آپ مسلسل کہہ رہے ہیں کہ سپاہی نہیں جانتا کہ وہ

کیوں لڑ رہا ہے اور جب وہ جان لے گا تو لڑے گا... یہ سچ ہے کہ سپاہی نہیں جانتا کہ وہ کیوں لڑ رہا ہے لیکن اب آپ نے اسے بتا دیا ہے کہ اس کے لئے لڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کہ ہمارے کوئی قومی مفادات نہیں ہیں اور یہ کہ ہم دشمن کے مقاصد کے لئے لڑ رہے ہیں...،،

انہوں نے اتحادیوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ امریکہ کی مدد سے اتحادی ہی ''انسانیت کے مقصد کو بچائیں گے،،۔ انہوں نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا:

''انسانیت کی روشنی، مغرب کی ترقی یافتہ جمہوریتیں، زندہ باد، جو ایک عرصے سے اس راستے پر گامزن ہیں جو ہم نے ابھی شروع ہی کیا ہے، ڈگمگاتے اور جھجکتے ہوئے قدموں کے ساتھ! ہمارے بہادر اتحادی، زندہ باد!،،

۱۳

کیرنسکی کے ساتھ انٹرویو

''اسوشی ایٹڈ پریس،، کے نمائندے نے ہاتھ آزمایا۔ اس نے کہا ''مسٹر کیرنسکی، انگلینڈ میں اور فرانس میں لوگ انقلاب سے مایوس ہیں...،،

کیرنسکی نے بیچ ہی میں بات کاٹ دی: ''ہاں میں جانتا ہوں،، اور پہیلی کے سے انداز میں کہا ''بیرونی ملکوں میں اب انقلاب کا فیشن نہیں رہا!،،

''آپ اس کی کیا وضاحت کرتے ہیں کہ روسیوں نے لڑنا بند کر دیا؟،،

کیرنسکی جھنجلا گئے۔ ''یہ احمقانہ سوال ہے۔ روس سب اتحادیوں سے پہلے جنگ میں داخل ہوا اور ایک عرصے تک اس نے اکیلے ہی اس کا سارا بار اٹھایا۔ اس کے نقصانات دوسری ساری قوموں کے مجموعی نقصانات سے بےحد زیادہ ہیں۔ روس کو اب اتحادیوں سے یہ مطالبہ کرنے کا حق ہے کہ اب وہ اسلحوں کی زیادہ طاقت استعمال کریں۔،، انہوں نے ایک لمحے کے لئے رک کر اپنے مخاطب کو گھورا۔ ''آپ پوچھ رہے ہیں کہ روسیوں نے لڑنا کیوں بند کر دیا ہے اور روسی پوچھ رہے ہیں کہ برطانوی بیڑہ

کہاں ہے جبکہ خلیج ریگا میں جرمن جنگی جہاز پھر رہے ہیں؟،،
وہ پھر اچانک رک گئے اور اسی قدر اچانک برس پڑے ''روسی انقلاب ناکام نہیں ہوا ہے اور انقلابی فوج ناکام نہیں ہوئی ہے۔ فوج میں بدتنظیمی انقلاب نے نہیں کی ہے — وہ بدتنظیمی برسوں پہلے پرانا نظام حکومت کر چکا تھا۔ روسی لڑ کیوں نہیں رہے ہیں؟ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اس لئے کہ عوام‌الناس معاشی اعتبار سے تھک کر چور ہو چکے ہیں — اور اس لئے کہ انہیں اتحادیوں کے بارے میں اب کوئی خوش‌فہمی نہیں ہے!،،

جس انٹرویو سے یہ اقتباس ہے وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ بذریعہ تار بھیجا گیا اور چند دنوں بعد امریکی وزارت خارجہ نے اسے اس مطالبے کے ساتھ واپس کر دیا کہ اسے ''بدلا جائے،،۔ کیرنسکی نے ایسا کرنے سے انکار کیا لیکن ان کے سکرٹری، ڈاکٹر ڈیوڈ سوسکس نے اس میں تبدیلی کر دی اور یوں، اتحادیوں کے بارے میں سارے سخت جملوں کو نکال کر اسے دنیا کے اخبارات کو دیا گیا...

ضمیمہ باب ۳

۱

''بالشویک گروہ کی قرارداد، جسے فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی کل روس کانفرنس نے کامریڈ لارین کی رپورٹ پر منظور کیا

۱۔ تحکمانہ زارشاہی نظام حکومت کا تختہ سیاسی میدان میں الٹ کر مزدور طبقہ پیداوار کے میدان میں بھی جمہوری نظام کی فتح کو فروغ دینے کے لئے کاوش کر رہا ہے۔ اس کاوش کا اظہار مزدوروں کے کنٹرول کے خیال کے ذریعے ہوتا ہے جس کی ابتدا قدرتی طور پر اس معاشی بدتنظیمی سے ہوئی جو حکمراں طبقوں کی مجرمانہ پالیسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔

۲۔ مزدوروں کے کنٹرول کی تنظیم صنعتی پیداوار کے دائرے میں اسی طرح صحت‌مند سرگرمی کا اظہار ہے جیسے سیاست کے دائرے میں پارٹی تنظیمیں، روزگار میں ٹریڈیونینیں، اشیائے صرف کے میدان میں کوآپریٹیو اور ثقافت کے میدان میں ادبی کلب ہیں۔

۳ - فیکٹریوں کی مناسب اور مسلسل کارکردگی سے مزدور طبقے کو سرمایہ‌دار طبقے سے کہیں زیادہ دلچسپی ہے - اس سلسلے میں جدید سماج کے، سارے عوام کے مفادات کے لئے مزدوروں کا کنٹرول مالکوں کی من مانی مرضی سے کہیں بہتر ضمانت ہے جو مادی منافعوں یا سیاسی مراعات کے لئے صرف اپنی خود غرضانہ خواہش کو پیش نظر رکھتے ہیں - اس لئے پرولتاریہ صرف اپنے ہی مفاد کی خاطر نہیں بلکہ پورے ملک کے مفاد کی خاطر مزدوروں کے کنٹرول کا مطالبہ کرتا ہے اور اس کی حمایت انقلابی کسان طبقے کو بھی کرنی چاہئے اور انقلابی فوج کو بھی -

۴ - انقلاب کے بارے میں سرمایہ‌دار طبقے کی اکثریت کے معاندانہ رویے کو دیکھتے ہوئے، تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ خام مال اور ایندھن کی مناسب تقسیم نیز کارخانوں کا انتہائی کارگزار نظم‌ونسق مزدوروں کے کنٹرول کے بغیر ناممکن ہے -

۵ - سرمایہ‌دارانہ کارخانوں پر مزدوروں کا کنٹرول ہی کام کے بارے میں مزدوروں کے باشعور رویے کو فروغ دے‌کر اور اس کے سماجی معنی کی وضاحت کر کے ایسے حالات پیدا کر سکتا ہے جو مزدوروں میں محکم تہذیب نفس کے ارتقا کے لئے اور ساری محنت کی ممکن پیداواری صلاحیت کے ارتقا کے لئے سازگار ہوں -

۶ - جنگ کی بنیاد سے امن کی بنیاد پر صنعت کی آئندہ منتقلی اور پورے ملک میں نیز مختلف فیکٹریوں میں مزدوروں کی ازسرنو تقسیم بغیر بہت زیادہ گڑبڑ کے خود مزدوروں کی جمہوری خودانتظامی ہی کے ذریعے انجام پا سکتی ہے... اس لئے مزدوروں کے کنٹرول کا قیام صنعت کو فوجی خدمت سے رخصت دینے کی ایک ابتدائی شرط ہے -

۷ - روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کے اعلان‌کردہ نعرے، یعنی ''قومی پیمانے پر مزدوروں کا کنٹرول،، کے مطابق، بارآور نتائج حاصل کرنے کےلئے مزدوروں کا کنٹرول سارے سرمایہ‌دارانہ کارخانوں پر محیط ہونا چاہئے اور اسے اتفاقی طور پر، بغیر کسی نظام کے منظم نہ کیا جانا چاہئے - اس کا منصوبہ اچھی طرح تیار کیا جانا چاہئے اور اسے پورے ملک کی صنعتی زندگی سے الگ نہیں کیا جانا چاہئے -

۸ - ملک کی معاشی زندگی — زراعت، صنعت، تجارت اور ٹرانسپورٹ کو ایک متحدہ منصوبے کا تابع ہونا چاہئے، جو اس طرح بنایا جائے کہ عوام کی وسیع‌ترین اکثریت کی انفرادی اور معاشی مانگوں کو پورا کرے۔ اسے عوام کے منتخب امیدواروں کی تائید حاصل ہونی چاہئے اور اس پر عمل درآمد ان نمائندوں کی نگرانی و ہدایت میں قومی اور مقامی تنظیموں کے ذریعے ہونا چاہئے۔

۹ - منصوبے کا جو حصہ زراعت سے متعلق ہے اس پر عمل‌درآمد کسانوں اور کھیت مزدوروں کی تنظیموں کی نگرانی میں ہونا چاہئے، جس حصے کا تعلق صنعت، تجارت اور ٹرانسپورٹ سے ہے جنھیں اجرتی مزدور چلاتے ہیں اس پر عمل درآمد مزدوروں کے کنٹرول کے ذریعے ہونا چاہئے۔ صنعتی کارخانے کے اندر مزدوروں کے کنٹرول کے قدرتی ادارے فیکٹری ورکشاپ کمیٹیاں اور اسی طرح کی دوسری کمیٹیاں ہوں‌گی اور محنت کی منڈی میں ٹریڈیونینیں۔

۱۰ - ٹریڈیونینیں محنت کی کسی بھی شاخ میں مزدوروں کی اکثریت کے لئے اجرت کے جو اجتماعی معاہدے کرتی ہیں ان کی پابندی اس مخصوص ضلع میں اس قسم کی محنت سے کام لینےوالے کارخانوں کے تمام مالکوں پر لازمی ہوگی۔

۱۱ - ایمپلائمنٹ بیورو (روزگار دفتر) کو ٹریڈیونینوں کے کنٹرول اور نظم‌ونسق کے تحت ہونے چاہئیں اس لئے کہ وہ پورے صنعتی منصوبے کی حدوں کے اندر اور اس کے مطابق کام کرنےوالی طبقاتی تنظیمیں ہیں۔

۱۲ - ٹریڈیونینوں کو حق ہونا چاہئے کہ وہ خود اپنی پہل پر ان سارے مالکوں کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر سکیں جو لیبر کے قرارناموں یا لیبر سے متعلق قوانین کی خلاف‌ورزی کرتے ہیں اور محنت کی کسی بھی شاخ میں کسی انفرادی مزدور کی جانب سے بھی۔

۱۳ - پیداوار، تقسیم اور روزگار پر مزدوروں کے کنٹرول سے متعلق سارے سوالات پر ٹریڈیونینوں کو الگ الگ کارخانوں کے مزدوروں کے ساتھ ان کی فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کے توسط سے صلاح مشورہ کرنا چاہئے۔

۱۴ - ملازمت اور برخاستگی، چھٹیوں، شرح اجرت، روزگار دینے

سے انکار، پیداواری صلاحیت اور ہنرمندی کے درجے، معاہدوں کو فسخ کرنے کے اسباب، انتظامیہ کے ساتھ جھگڑے اور فیکٹری کی داخلہ زندگی کے دوسرے سوالات کو مزدوروں کا کنٹرول رائج کرنے کے بعد صرف فیکٹری ورکشاپ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق ہی طے کیا جانا چاہئے جسے فیکٹری کے انتظامیہ کے کسی بھی ممبر کو بحث میں شرکت سے خارج کرنے کا حق ہے۔

۱۵ - فیکٹری کو خام مال، ایندھن، آرڈر، لیبر اور ٹکنیکی عملے کی طاقت (مع سازوسامان کے) اور دوسری رسد و انتظامات کو کنٹرول کرنے کےلئے اور اس بات کو یقینی بنانے کےلئے، کہ فیکٹری عام صنعتی منصوبے کی پابند رہے، فیکٹری ورکشاپ کمیٹی ایک کنٹرول کمیشن بناتی ہے۔ فیکٹری کا انتظامیہ مزدوروں کے کنٹرول کے اداروں کی مدد اور اطلاع کےلئے، کاروبار سے متعلق سارے اعدادوشمار ان کے حوالے کرنے پر، ان اعدادوشمار کی جانچ کو ممکن بنانے پر اور فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کے طلب کرنے پر کمپنی کے کھاتے پیش کرنے پر مجبور ہے۔

۱۶ - فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کو انتظامیہ کے جن غیرقانونی اقدامات کا بھی پتہ چلےگا انہیں، یا اس قسم کے کسی بھی غیرقانونی اقدام کے شبہے کو، جس کی تفتیش یا تلافی کسی ایک کارخانے کے مزدور نہ کرسکتے ہوں، فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی اس ضلع مرکزی تنظیم کے حوالے کردیا جائےگا جو متعلقہ لیبر کی خاص شاخ کی ذمہ‌دار ہو۔ یہ تنظیم ان اداروں کے ساتھ اس معاملے پر بحث کرےگی جو عام صنعتی منصوبے پر عمل‌درآمد کے ذمہ‌دار ہیں، اور اس معاملے سے نمٹنے کے وسائل دریافت کرےگی جو کارخانے کو ضبط کرنے تک ہو سکتے ہیں۔

۱۷ - مختلف کارخانوں کی فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی یونین مختلف پیشوں کی بنیاد پر بنائی جانی چاہئے جو صنعت کی پوری شاخ پر کنٹرول کو آسان بنائے تاکہ وہ عام صنعتی منصوبے کے اندر آسکے اور تاکہ مختلف کارخانوں میں آرڈر، خام مال، ایندھن، ٹکنیکی اور محنتی طاقت کی تقسیم کا ایک موثر منصوبہ بنایا جائے اور ٹریڈیونینوں کے ساتھ تعاون میں آسانی ہو جو پیشوں کے ذریعے منظم ہیں۔

۱۸ - ٹریڈیونینوں اور فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی مرکزی شہر کونسلیں ان متعلقہ صوبائی اور مقامی اداروں میں پرولتاریہ کی نمائندگی کرتی ہیں جن کی تشکیل عام صنعتی منصوبہ تیار کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کےلئے اور شہروں اور گاؤں (مزدوروں اور کسانوں) کے درمیان معاشی تعلقات منظم کرنے کےلئے کی گئی ہے - وہ فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں اور ٹریڈیونینوں کے نظم‌ونسق کےلئے اعلی اقتدار کی بھی حامل ہیں، جہاں تک ان کے ضلع میں مزدوروں کے کنٹرول کا تعلق ہے، اور وہ پیداوار کے روزمرہ معمول میں مزدوروں کی ڈسپلن کے متعلق لازمی ضوابط بھی جاری کریں‌گی — البتہ ان ضوابط کی منظوری خود مزدوروں کے ووٹ سے ہونی ضروری ہے - *''

۲

بورژوا پریس بالشویکوں کے بارے میں

''روسکایا وولیا،، ، ۲۸ (۱۵) اکتوبر : ''فیصلہ‌کن گھڑی آرہی ہے... یہ بالشویکوں کےلئے فیصلہ کن ہے - وہ یا تو عمیں ۳ تا ۵ جولائی کا دوسرا روپ دیں‌گے یا انہیں یہ اعتراف کرنا پڑےگا کہ ان کے منصوبے اور ادارے، اور انہیں کے ساتھ ہر باشعور قومی عنصر سے خود کو الگ کرنے کی ان کی گستاخانہ پالیسی قطعی طور پر شکست کھا چکی ہے...

''بالشویک کامیابی کے امکانات کیا ہیں؟

''اس سوال کا جواب دینا مشکل ہے اس‌لئے کہ ان کا خاص

---

* جان ریڈ نے پیراگراف نمبر ۱۹ چھوڑ دیا ہے : ''ملک‌گیر پیمانے پر مزدوروں کے کنٹرول کا مطالبہ کرتے ہوئے یہ کانفرنس کامریڈوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ ابھی بھی — جہاں تک کسی خاص جگہ پر قوتوں کی تقسیم اس کی اجازت دے، اس پر عمل کریں اور یہ اعلان کرتی ہے کہ مزدوروں کا خود اپنے فائدے کےلئے کارخانوں پر قبضہ مزدوروں کے کنٹرول کے مقاصد کے منافی ہے - ،، (ایڈیٹر)

سہارا... عام لوگوں کی جہالت ہے۔ وہ اسی سے نفع حاصل کرنے کی امید لگاتے ہیں، اور اس پر وہ ایسی لفاظی سے کام کرتے ہیں جسے کوئی چیز نہیں روک سکتی...

''اس معاملے میں حکومت کو اپنا پارٹ ادا کرنا چاہئے۔ جمہوریہ کی کونسل سے اخلاقی طور پر سہارا حاصل کرکے حکومت کو بالشویکوں کے بارے میں ایک واضح طور پر قطعی رویہ اختیار کرنا چاہئے...

''اور اگر قانونی اقتدار کے خلاف بالشویک ایک بغاوت مشتعل کریں اور اس طرح جرمن حملے کو آسان بنائیں تو ان کے ساتھ باغیوں اور غداروں کا سا سلوک کیا جانا چاہئے...''

''یرژیویئے ویدموستی''، ۲۸ (۱۵) اکتوبر: ''اب جب بالشویکوں نے خود کو باقی جمہوریت سے الگ کرلیا ہے تو ان کے خلاف جدوجہد بہت سادہ ہوگئی ہے — اور بالشویزم کے خلاف لڑنے کےلئے اس وقت تک انتظار کرنا معقول بات نہیں ہے جب تک وہ مظاہرہ کریں۔ حکومت کو مظاہرے کی اجازت ہی نہ دینی چاہئے...

''بغاوت اور نراج کےلئے بالشویکوں کی اپیلیں فوجداری کی عدالتوں میں قابل سزا اقدام ہیں اور انہیں آزادترین ملکوں میں بھی سخت سزا ملےگی۔ اسلئے کہ بالشویک جو کچھ کر رہے ہیں وہ حکومت کے خلاف اقتدار کےلئے بھی سیاسی جدوجہد نہیں ہے۔ یہ نراج، قتل عام اور خانہ‌جنگی کا پرچار ہے۔ اس پرچار کی جڑ ہی کاٹ دینی چاہئے۔ منظم قتل عام کے خلاف کارروائی شروع کرنے کےلئے اس وقت تک انتظار کرنا جب تک منظم قتل عام واقعی ہوجائے بہت ہی عجیب بات ہوگی...''

''نوویے وریمیا''، ۱ نومبر (۱۹ اکتوبر): ''... حکومت صرف ۲۰ اکتوبر (سوویتوں کی کانگرس کے طلب کئے جانے کی تاریخ) ہی کے بارے میں کیوں پرجوش ہے اور ۲۰ ستمبر یا ۳۰ اگست کے بارے میں کیوں نہیں ہے؟ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب روس جل رہا ہے اور کینڈر ہوتا جا رہا ہے اور اس بنیانک آگ کا دھواں ہمارے اتحادیوں کی آنکھوں میں لگ رہا ہے...

''حکومت جب سے برسراقتدار آئی ہے کیا اس نے نراج کو

روکنے کےلئے ایک بھی حکم جاری کیا ہے یا کسی نے بھی روسی آگ کو بجھانے کی کوشش کی ہے؟

''کرنے کو دوسری چیزیں بھی تھیں...

''حکومت نے ایک زیادہ فوری مسئلے کی طرف توجہ کی۔ اس نے ایک بغاوت (کورنیلوف کی کوشش) کو کچل دیا جس کے بارے میں اب ہر شخص سوال کر رہا ہے کہ 'اس کا کبھی وجود بھی تھا؟...'''

۳

بالشویکوں کے بارے میں معتدل سوشلسٹ اخبارات

''دیلا نرودا'' ۲۸ (۱۵) اکتوبر (سوشلسٹ انقلابی)۔ ''انقلاب کے خلاف بالشویکوں کا سب سے خوفناک جرم یہ ہے کہ وہ ان ساری بلاؤں کو، جن میں عوام اس بری طرح مبتلا ہیں، انقلابی حکومت کی محض بدنیتی پر محمول کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بلائیں معروضی اسباب کا نتیجہ ہیں۔

''وہ عوام سے سنہرے وعدے کرتے ہیں حالانکہ وہ پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ ان میں سے ایک بھی پورا نہ کر سکیں گے۔ وہ عوام کو، ان کی ساری تکلیفوں کے سرچشمے کے بارے میں دھوکا دے کر انہیں ایک جھوٹے راستے پر لئے جا رہے ہیں...

''بالشویک ہی انقلاب کے سب سے خطرناک دشمن ہیں...''

''دین''، ۳۰ (۱۷) اکتوبر (منشویک)۔ ''کیا یہ واقعی 'پریس کی آزادی' ہے؟ ہر دن 'نووایا روس' اور 'ربوچی پوت' علانیہ بغاوت پر اکساتے ہیں۔ ہر دن یہ دونوں اخبار اپنے کالموں میں واقعی جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں... ہر دن وہ منظم قتل عام پر زور دیتے ہیں... کیا یہ 'پریس کی آزادی' ہے؟..

''حکومت کو اپنی مدافعت کرنی چاہئے اور ہماری مدافعت کرنی چاہئے۔ ہمیں اس بات پر اصرار کرنے کا حق ہے کہ جب خون‌آشام فسادات کی دھمکی اس کے شہریوں کی زندگی کو خطرے میں ڈال رہی ہے تو حکومتی مشینری مجہول نہ رہے...''

۴

''یدنستوہ،،

پلیخانوف کے اخبار ''یدنستوہ،، نے اقتدار پر بالشویکوں کے قبضے کے چند ہفتوں بعد اشاعت معطل کردی۔ عام رپورٹ کے برعکس سوویت حکومت نے ''یدنستوہ،، کو بند نہیں کیا۔ اس کے آخری شمارے میں ایک اعلان میں اعتراف کیا گیا کہ وہ اشاعت جاری نہیں رکھ سکتا اس‌لئے کہ بہت تھوڑے مستقل خریدار رہ گئے ہیں...

۵

کیا بالشویک سازشی تھے؟

پتروگراد کے فرانسیسی اخبار ''آنتانت،، نے ۱۰ (۲) نومبر کو ایک مضمون شائع کیا جس کا ایک حصہ درج‌ذیل ہے:

''کیرنسکی کی حکومت بحث کرتی ہے اور ہچکچاتی ہے۔ لینن اور تراتسکی کی حکومت حملہ کرتی ہے اور عمل کرتی ہے۔

''اس موخرالذکر کو سازشیوں کی حکومت کہا جاتا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ غاصبوں کی حکومت، ہاں، جیسی کہ ساری انقلابی حکومتیں ہوتی ہیں جو اپنے مخالفوں پر فتح پالیتی ہیں۔ سازشی — نہیں۔

''نہیں! ان لوگوں نے سازش نہیں کی۔ اس کے برعکس انہوں نے علانیہ، دیدہ دلیری کے ساتھ، باتیں بنائے بغیر، اپنے ارادوں کو چھپائے بغیر اپنے ایجی‌ٹیشن کو دوچند سہ چند کیا، کارخانوں میں، بارکوں میں، محاذ پر، ملک میں، ہر جگہ اپنے پروپگنڈے کو شدیدتر کیا، اپنے اسلحے اٹھانے کی، اقتدار پر اپنے قبضے کی تاریخ بھی پہلے سے مقرر کردی...

''یہ لوگ — سازشی؟ کبھی نہیں...،،

۶

بغاوت کے خلاف اپیل
مرکزی فوجی کمیٹی کی جانب سے

''... ہر چیز سے زیادہ ہم عوام کی اکثریت کی اس منظم مرضی پر بےلوچ عمل‌درآمد پر اصرار کرتے ہیں جس کا اظہار عوامی

اقتدار کے ادارے کی حیثیت سے جمہوریہ کی کونسل اور 'تسے ای کا' سے مطابقت رکھتے ہوئے عارضی حکومت کرتی ہے...

''اس اقتدار کو تشدد کے ذریعے معزول کرنے کے کسی بھی مظاہرے کو، ایسے وقت میں جب کہ حکومتی بحران لازمی طور پر بدتنظیمی، ملک کی تباہی اور خانہ‌جنگی کو جنم دے‌گی، فوج ایک انقلاب دشمن اقدام سمجھے‌گی اور بزور اسلحہ اسے کچل دے‌گی...

''انفرادی گروہوں اور طبقوں کے مفادات کو ایک واحد مفاد کے — صنعتی پیداوار کو بڑھانے اور ضروریات زندگی کو انصاف کے ساتھ تقسیم کرنے کے مفاد کے تابع ہونا چاہئے...

''ان تمام لوگوں کو جو توڑ پھوڑ، بدتنظیمی یا بدنظمی کر سکتے ہیں، سارے بھگوڑوں، کام چوروں، لٹیروں کو فوج کے عقب میں امدادی خدمت انجام دینے پر مجبور کیا جانا چاہئے۔

''ہم عارضی حکومت کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ عوام کی مرضی کی ان خلاف‌ورزی کرنے‌والوں، انقلاب کے ان دشمنوں پر مشتمل محنت کے دستے بنائے جو عقب میں، محاذ پر، دشمن کی گولیوں کے بیچ میں خندقوں میں کام کریں...''

۷

۶ نومبر (۲۴ اکتوبر) - رات کے واقعات

شام کے قریب سرخ گارد والوں کے دستوں نے بورژوا اخبارات کے چھاپے‌خانوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا جہاں انھوں نے ''ربوچی پوت''، ''سلدات'' اور مختلف اعلانات لاکھوں کی تعداد میں چھاپے۔ شہر کی ملیشیا کو ان جگہوں سے سرخ گارد والوں کو نکالنے کا حکم دیا گیا لیکن اس نے دیکھا کہ دفتروں کے سامنے مورچہ‌بندی ہے اور مسلح آدمی ان کی مدافعت کر رہے ہیں۔ جن سپاہیوں کو چھاپے‌خانوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا گیا انھوں نے انکار کردیا۔

آدھی رات کے قریب ایک کرنل یونکروں کی ایک کمپنی لے کر ''آزاد ذہن'' نامی کلب میں پہنچا۔ اس کے پاس ''ربوچی پوت''

کے مدیر اعلی کی گرفتاری کا وارنٹ تھا۔ فوراً ھی باھر سڑک پر ایک زبردست بھیڑ جمع ھوگئی جس نے یونکروں کی پٹائی کرنے کی دھمکی دی۔ اس پر کرنل نے التجا کی کہ اسے اور یونکروں کو گرفتار کرکے حفاظت کےلئے پیٹر اور پال گڑھی میں پہنچا دیا جائے۔ یہ التجا منظور کرلی گئی۔

ایک بجے رات کو اسمولنی کے سپاھیوں اور جہازیوں کے ایک دستے نے ٹیلی گراف دفتر پر قبضہ کرلیا *۔ ایک بج کر ۳۵ منٹ پر ڈاک گھر پر قبضہ ھوگیا۔ صبح کے قریب فوجی ھوٹل پر قبضہ کیا گیا اور ۵ بجے صبح ٹیلی‌فون اکسچینج **۔ صبح سویرے — اسٹیٹ بینک کو گھیر لیا گیا اور دس بجے صبح سرما محل کے گرد فوجوں کا گھیرا ڈال دیا گیا۔

ضمیمہ باب ٤

۱

۷ نومبر (۲۵ اکتوبر) کے واقعات

۴ بجے صبح سے سویرا ھونے تک کیرنسکی پتروگراد اسٹاف ھیڈکوارٹر میں رھے اور کزاکوں کو نیز پتروگراد اور آس‌پاس کے افسروں کے اسکول میں یونکروں کو احکامات بھیجتے رھے۔ ان سب نے جواب دیا کہ وہ نقل‌وحرکت کرنے کے لائق نہیں ھیں۔

شہر کے کمانڈانٹ کرنل پلکوونیکوف صریحی طور پر کسی منصوبے کے بغیر ھی اسٹاف اور سرمامحل کے درمیان بھاگ دوڑ کرتے رھے۔ کیرنسکی نے ایک حکم دیا کہ پل کھول دئے جائیں۔ تین گھنٹے گزر گئے اور اس پر کوئی عمل نہیں کیا گیا۔ پھر ایک افسر اور ۵ جوان خود اپنی پہل پر گئے اور انھوں نے سرخ گارد والوں کی ایک ٹولی کو بھگا کر نکولائی پل کو کھول دیا۔ لیکن ان کے چلے جانے کے فوراً ھی بعد کچھ جہازیوں نے اسے پھر بند کر دیا۔

---

* ٹیلی گراف دفتر پر ۲ بجے رات کو قبضہ کیا گیا۔ (ایڈیٹر)

** ٹیلی‌فون اکسچینج پر ۷ بجے صبح کو قبضہ ھوا۔ (ایڈیٹر)

کیرنسکی نے حکم دیا کہ ''ربوچی پوت،، کے چھاپے خانے پر قبضہ کرلیا جائے۔ جس افسر کے سپرد یہ کام کیا گیا اس سے وعدہ کیا گیا کہ اسے سپاہیوں کا ایک دستہ دیا جائےگا۔ دو گھنٹے بعد اس سے وعدہ کیا گیا کہ اسے یونکر دئے جائیں‌گے۔ پھر اس حکم کو بھلا دیا گیا۔

ڈاک گھر اور ٹیلی گراف دفتر پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ چند گولیاں چلائی گئیں اور حکومت کی فوجوں نے اعلان کردیا کہ اب وہ سوویتوں کی مخالفت نہ کریں‌گی۔

یونکروں کے ایک وفد سے کیرنسکی نے کہا ''عارضی حکومت کے سربراہ اور سپریم کمانڈر کی حیثیت سے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تم لوگوں کو کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔ لیکن ایک تجربہ‌کار انقلابی کی حیثیت سے میں تم نوجوان انقلابیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے مورچوں پر جمے رہو اور انقلاب کی فتوحات کی مدافعت کرو۔،،

کیشکن کے احکامات، ۷ نومبر (۲۵ اکتوبر):

''عارضی حکومت کے فرمان کے مطابق عارضی حکومت کے ممبر کیشکن کو پتروگراد میں از سر نو امن و امان قائم کرنے کےلئے غیرمعمولی اختیارات دئے گئے ہیں اور وہ سارے شہری و فوجی حکام کی مکمل کمان رکھتے ہیں...،،

''مجھے جو اختیارات عارضی حکومت نے عطا کئے ہیں ان کی رو سے میں کرنل گیورگی پلکوونیکوف کو پتروگراد فوجی ضلع کے اعلی کمانڈر کی حیثیت سے ان کے فرائض سے سبکدوش کرتا ہوں...،،

''آبادی کے نام اپیل،، جو عارضی حکومت کے نائب‌وزیرصدر کونووالوف کے دستخط سے ۷ نومبر (۲۵ اکتوبر) کو جاری ہوئی:

''شہریو! وطن کو، جمہوریہ کو اور اپنی آزادی کو بچاؤ۔ باگاؤں نے عوام کے چنے ہوئے واحد حکومتی اقتدار، عارضی حکومت کے خلاف بغاوت کردی ہے...

''عارضی حکومت کے اراکین اپنے فرائض پورے کر رہے ہیں، اپنے مورچوں پر جمے ہوئے ہیں اور وطن کے بھلے کےلئے، امن وامان کے دوبارہ قائم ہونے کےلئے اور آئین‌ساز اسمبلی یعنی روس کے اور ساری روسی قوموں کے آئندہ خودمختار حکمران کے انعقاد کےلئے کام کررہے ہیں...

''شہریو، تمھیں عارضی حکومت کی حمایت کرنی چاہئے۔ تمھیں اس کے اقتدار کو مضبوط تر بنانا چاہئے۔ تمھیں ان پاگلوں کی مخالفت کرنی چاہئے جن کے ساتھ آزادی اور نظم وضبط کے سارے دشمن اور زارشاہی حکمرانی کے سارے پیرو شریک ہیں تاکہ آئین‌ساز اسمبلی کو ناکام بنادیں، انقلاب کی فتوحات اور ہمارے عزیز وطن کے مستقبل کو برباد کردیں...

''شہریو! عارضی حکومت کے وقتی اقتدار کی مدافعت کےلئے، امن و امان اور ہمارے عظیم مادر وطن کے سارے لوگوں کی خوشی کے نام پر عارضی حکومت کے گرد منظم ہو جاؤ...

۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء''

''عارضی حکومت کا ریڈیوگرام

''مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویت نے عارضی حکومت کا تختہ الٹ دئے جانے کا اعلان کیا ہے اور اس دھمکی کے ساتھ مطالبہ کیا ہے کہ حکومتی اقتدار اس کے حوالے کر دیا جائے ورنہ تو پیٹر اور پال گڑھی کی اور نیوا میں لنگرانداز جنگی جہاز ''اورورا،، کی توپوں سے سرما محل پر گولےباری کی جائےگی۔

''حکومت اپنے اقتدار کو صرف آئین‌ساز اسمبلی کے حوالے کر سکتی ہے، اس سبب سے اس نے اطاعت نہ قبول کرنے کا اور آبادی اور فوج سے مدد طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 'استافکا، (جنرل اسٹاف) کو ایک تار بھیجا گیا ہے اور اس کا جواب موصول ہوگیا ہے کہ فوجوں کا ایک مضبوط دستہ بھیجا جا رہا ہے...

''فوج اور عوام کو چاہئے کہ عقب میں بغاوت پیدا کرنے کی بالشویکوں کی غیرذمہ‌دارانہ کوشش کو رد کردیں...

۲۵ اکتوبر - رات نو بجے۔ ''

تقریباً ۹ بجے صبح کو کیرنسکی محاذ کےلئے روانہ ہو گئے... *
شام کے قریب دو سپاہی بائیسکلوں پر اسٹاف ہیڈکوارٹر آئے اور انھوں نے کہا کہ وہ پیٹر اور پال گڑھی کے گیریسن کے ڈیلی گیٹ ہیں۔ اسٹاف کے میٹنگ روم میں داخل ہوکر، جہاں کیشکن، روتن برگ، پالچنسکی، جنرل بکراتونی، کرنل پرادیلوف اور کاؤنٹ تالستائی جمع تھے، انھوں نے مطالبہ کیا کہ اسٹاف فوراً ہتھیار ڈال دے اور دھمکی دی کہ انکار کی صورت میں ہیڈکوارٹر پر گولے باری کی جائےگی... بوکھلاہٹ کی دو کانفرنسوں کے بعد اسٹاف سرما محل میں پسپا ہوگیا اور ہیڈکوارٹر پر سرخ گارد نے قبضہ کرلیا...
دن ڈھلے کئی بالشویک بکتربند گاڑیاں محل کے چوک کے اردگرد گھومتی پھریں اور سوویت سپاہیوں نے یونکروں سے میل ملاقات کی کوشش کی جو کامیاب نہیں ہوئی...
محل پر فائرنگ شام کو ۷ بجے شروع ہوئی...
۱۰ بجے رات کو تین طرف سے توپخانے نے گولےباری شروع کی جس میں زیادہ‌تر گولے خالی تھے، صرف تین چھوٹی کترنیں محل کے سامنے کے حصے میں لگیں...

۲

کیرنسکی کا فرار

۷ نومبر کی صبح کو پتروگراد سے روانہ ہوکر کیرنسکی موٹرکار میں گاتچینا پہنچے جہاں انھوں نے ایک اسپشل ٹرین کا مطالبہ کیا۔ شام کو وہ پسکوف صوبے میں اوستروف میں تھے۔ اگلی صبح کو مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی مقامی سوویت کا غیرمعمولی اجلاس ہوا جس میں کزاک ڈیلی گیٹوں نے بھی شرکت کی — اوستروف میں ۶ ہزار کزاک تھے۔
اجتماع میں کیرنسکی نے تقریر کی، بالشویکوں کے خلاف مدد

---

* کیرنسکی نے جن فوجوں کو طلب کیا تھا ان سے ''ملنے'' کےلئے صبح کو ۱۱ بج کر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوئے۔ (ایڈیٹر)

کےلئے اپیل کی اور اپنا رخ بڑی حد تک صرف کزاکوں کی طرف رکھا۔ سپاہی ڈیلی گیٹوں نے احتجاج کیا۔

چلاہٹ ہوئی: ''تم یہاں کیوں آئے ہو؟'' کیرنسکی نے جواب دیا: ''بالشویک بغاوت کو کچلنے میں کزاکوں سے مدد مانگنے کےلئے!'' اس پر پرزور احتجاج ہوا اور جب انھوں نے کہا کہ ''میں نے کورنیلوف کی کوشش کو ختم کردیا اور میں بالشویکوں کو بھی ختم کردوں گا!'' تو احتجاج اور بڑھ گیا۔ شور اتنا زیادہ ہوگیا کہ انھیں ڈائس سے اترنا پڑا۔

سپاہی اراکین سوویت اور اوسوری کے کزاکوں نے کیرنسکی کو گرفتار کرلینے کا فیصلہ کیا لیکن دون کے کزاکوں نے ان کو روکا اور کیرنسکی کو ٹرین پر بٹھاکر بھگادیا... دن میں ایک فوجی انقلابی کمیٹی قائم کی گئی جس نے پسکوف کے گیریسن کو کیرنسکی کے بارے میں خبر کرنے کی کوشش کی لیکن ٹیلی‌فون اور تار کی لائنیں کاٹ دی گئی تھیں...

کیرنسکی پسکوف نہیں پہنچے۔ انقلابی سپاہیوں نے ریلوے لائن کاٹ دی تھی تاکہ دارالحکومت کے خلاف فوجیں نہ بھیجی جا سکیں۔ ۸ نومبر کی رات کو وہ موٹرکار سے لوگا پہنچے جہاں مہلک بٹالینوں نے، جو وہاں تعینات تھیں، ان کا خیرمقدم اچھی طرح کیا۔

اگلے دن وہ ریل‌گاڑی سے جنوب مغربی محاذ گئے اور ہیڈکوارٹر میں فوجی کمیٹی سے ملے۔ لیکن پانچویں فوج بالشویک کامیابی کی خبر سے بیحد جوش میں تھی اور فوجی کمیٹی کیرنسکی سے کسی قسم کی حمایت کا وعدہ نہیں کرسکی۔

وہاں سے موگیلیف میں ''استافکا'' (جنرل اسٹاف) گئے جہاں انھوں نے محاذ کے مختلف حصوں سے ۱۰ رجمنٹوں کو پتروگراد پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا۔ سپاہیوں نے تقریباً متفقہ طور پر انکار کردیا اور جو رجمنٹیں روانہ بھی ہوئی تھیں وہ راسے میں رک گئیں۔ بالآخر تقریباً ۵ ہزار کزاک کیرنسکی کے ساتھ روانہ ہوئے...

۳

سرما محل میں لوٹ

میں یہ ہرگز نہیں کہنا چاہتا کہ سرما محل میں کوئی لوٹ نہیں ہوئی۔ سرما محل پر قبضہ ہونے کے بعد بھی اور اس سے پہلے

بھی کافی چیزیں چرائی گئیں۔ لیکن سوشلسٹ انقلابی اخبار ''نرود،، اور میونسپل دوما کے ممبروں کا یہ بیان کہ ۵۰ کروڑ روبل کی مالیت کی قیمتی چیزیں چرائی گئیں، صریحی مبالغہ تھا۔

محل کے اہم ترین فنی خزانے — تصویریں، مورتیاں، کشیدہ کاری کے پردے، چینی مٹی کی بنی ہوئی نایاب چیزیں اور اسلحے ستمبر ہی کے مہینے میں ماسکو منتقل کردئے گئے تھے اور وہاں شہنشاہی محل کے تہ خانے میں کریملن پر بالشویکوں کا قبضہ ہونے کے دس دن بعد تک محفوظ تھے۔ اس کی میں عینی شہادت دے سکتا ہوں...

البتہ سرما محل پر قبضہ ہونے کے بعد عام پبلک کو اس میں آزادی کے ساتھ گھومنے کی اجازت دے دی گئی تھی چنانچہ افراد تقریباً ۵۰ ہزار روبل کی مالیت کے چاندی کے چھری کانٹے چمچے وغیرہ، گھڑیاں، بستر، آئینے اور بیش قیمت چینی کے گلدان یا نیم قیمتی پتھر وغیرہ اٹھا لے گئے۔

سوویت حکومت نے چوری ہوجانے والی چیزوں کی بازیافت کے لئے فوراً ہی ایک خاص کمیشن قائم کردیا جو فن کاروں اور ماہرین آثارقدیمہ پر مشتمل تھا۔ ۱۴ (۱) نومبر کو دو اعلان جاری کئے گئے:

''پتروگراد کے شہریو!

''ہم تمام شہریوں سے فوری درخواست کرتے ہیں کہ ۲۵ — ۲۶ اکتوبر (۸ — ۷ نومبر) کی رات کو سرما محل سے جو چیزیں چرائی گئی ہیں ان میں سے جو کچھ بھی ممکن ہو اسے حاصل کرنے کے لئے ہر کوشش کریں اور انہیں سرما محل کے کمانڈانٹ کے پاس روانہ کردیں۔

''چرائی ہوئی چیزوں کو لینے والے، پرانی چیزوں کا کاروبار کرنے والے اور وہ تمام لوگ، جن کے بارے میں اس قسم کی چیزوں کا چھپانا ثابت ہوجائے گا، قانونی طور پر جوابدہ ہوں گے اور انہیں پوری سختی سے سزا دی جائے گی۔

میوزیموں اور فنی مخزنوں کے تحفظ کے کمیسار

یتمانوف، ماندلباؤم،،

''رجمنٹ اور بیڑہ کمیٹیوں کے نام

''۲۶ — ۲۵ اکتوبر (۸ — ۷ نومبر) کو سرما محل میں، جو روسی عوام کی دائمی جائیداد ہے، بیش‌قیمت فن‌پارے چوری ہوگئے۔

''ہم تمام لوگوں سے فوری اپیل کرتے ہیں کہ ہر کوشش کریں کہ چوری کی جانےوالی چیزیں سرما محل کو واپس ہو جائیں۔

کمیساران یتمانوف، ماندلباؤم،،

لوٹ کا تقریباً آدھا مال مل گیا، اس میں سے کچھ روس سے جانےوالے غیرملکیوں کے سامان میں۔

اسمولنی کی تجویز پر فنکاروں اور ماہرین آثارقدیمہ کی ایک کانفرنس ہوئی جس نے سرما محل کے خزانوں کی ایک فہرست تیار کرنے کےلئے ایک کمیشن مقرر کیا۔ اس کمیشن کو محل کا اور پتروگراد کے سارے فنی مخزنوں اور ریاستی میوزیموں کا مکمل ذمہ دےدیا گیا۔

۱۶ (۳) نومبر کو سرما محل فہرست بننے کی مدت تک کےلئے پبلک کے واسطے بند کردیا گیا...

نومبر کے وسط میں عوامی کمیساروں کی کونسل نے ایک فرمان جاری کیا جس کی رو سے سرما محل کا نام بدل کر ''عوامی میوزیم،، کردیا گیا اور اسے پوری طرح فنون و آثارقدیمہ کے کمیشن کی نگرانی میں دےدیا گیا اور یہ اعلان کیا گیا کہ اس کی حدود کے اندر ساری حکومتی سرگرمیاں ممنوع ہیں...

۴

عورتوں کی بٹالین کی عصمت‌دری

سرمامحل پر قبضے کے فوراً بعد ہی محل کی مدافعت کرنےوالی عورتوں کی بٹالین کے مقسوم کے بارے میں بالشویک دشمن اخبارات میں ہر قسم کی سنسنی‌خیز کہانیاں شائع ہوئیں اور میونسپل دوما میں بیان کی گئیں۔ کہا گیا کہ کچھ سپاہی لڑکیوں کو کھڑکیوں سے سڑک پر پھینک دیا گیا اور باقیوں میں زیادہ تر کی عصمت‌دری کی

گئی اور بہتوں کو جو ہولناکیاں بھگتنی پڑیں ان کی وجہ سے انھوں نے خودکشی کرلی۔

میونسپل دوما نے معاملے کی تفتیش کےلئے ایک کمیشن مقرر کیا۔ ۱۶ (۳) نومبر کو یہ کمیشن عورتوں کی بٹالین کے ہیڈکوارٹر لیواشووہ سے واپس آیا۔ مادام تیرکووا نے رپورٹ دی کہ عورتوں کو پہلے پاولوفسکی رجمنٹ کی بارکوں میں لےجایا گیا اور وہاں کچھ کے ساتھ برا سلوک کیا گیا لیکن اب ان میں سے زیادہتر لیواشووہ میں ہیں اور باقی شہر میں نجی گھروں میں بکھری ہوئی ہیں۔ کمیشن کے ایک اور ممبر ڈاکٹر ماندلباؤم نے بغیر کسی رنگ آمیزی کے تصدیق کی کہ سرما محل کی کھڑکیوں سے کسی بھی لڑکی کو نہیں پھینکا گیا، کہ کوئی بھی زخمی نہیں ہوئی، کہ تین کی عصمتدری کی گئی اور یہ کہ ایک نے خودکشی کی ہے اور ایک رقعہ چھوڑا ہے جس میں لکھا ہے کہ اسے ''اپنے آدرشوں سے مایوسی ہوئی''۔

نومبر میں فوجی انقلابی کمیٹی نے عورتوں کی بٹالین کو خود لڑکیوں کی درخواست پر سرکاری طور سے توڑ دیا جنھوں نے پھر سے غیرفوجی لباس پہننا شروع کردیا۔

لوئیز برائیانٹ کی کتاب ''روس میں چھہ لال مہینے'' میں اس زمانے میں سپاہی لڑکیوں کے بارے میں ایک دلچسپ بیان ہے۔

ضمیمہ باب ۵

۱

اپیلیں اور اعلانات
فوجی انقلابی کمیٹی کی جانب سے
۲۶ اکتوبر

''سب فوجی کمیٹیوں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سب سوویتوں کے نام

''پتروگراد گیریسن اور پرولتاریہ نے کیرنسکی کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے جو انقلاب اور عوام کے خلاف ہو گئی تھی...

''فوجی انقلابی کمیٹی یہ خبر محاذ کو اور سارے ملک کو بھیجتے ہوئے تمام سپاہیوں سے درخواست کرتی ہے، کہ وہ افسروں کے چال چلن پر چوکنی نظر رکھیں۔ جو افسران صاف صاف اور علانیہ طور پر انقلاب کے حق میں ہونے کا اعلان نہ کریں انہیں فوراً دشمنوں کی حیثیت سے گرفتار کرلیا جانا چاہئے۔

''پتروگراد سوویت نئی حکومت کے پروگرام کی تشریح حسب ذیل کرتی ہے: ایک عام جمہوری صلح کی فوری تجویز، کسانوں کو فوراً بڑے زمینی تعلقوں کی منتقلی، سوویتوں کے ہاتھ میں سارے اقتدار کی منتقلی اور ایک آئین ساز اسمبلی کا دیانتدارانہ انعقاد۔ عوام کی انقلابی فوج کو اس بات کی اجازت نہ دینی چاہئے کہ مشتبہ حوصلہ و ہمت کی فوجیں پتروگراد بھیجی جائیں۔ دلیلوں کے ذریعے، اخلاقی طور پر سمجھانے بجھانے کے ذریعے عمل کیجئے — لیکن اگر وہ ناکام ہو تو فوجوں کی نقل وحرکت کو ناقابل مصالحت قوت کے ذریعے روک دیجئے۔

''اس حکم کو فوراً سروس کی ہر شاخ کی ساری فوجی یونٹوں کو پڑھ کر سنایا جانا چاہئے۔ جو کوئی بھی اس حکم کے علم کو عام سپاہیوں سے چھپائے گا... وہ انقلاب کے خلاف ایک سنگین جرم کا ارتکاب کرتا ہے اور انقلابی قانون کی پوری سختی کے ساتھ اسے سزا دی جائے گی۔

''سپاہیو! صلح، روٹی، زمین اور عوامی حکومت کی خاطر!

فوجی انقلابی کمیٹی،،

''محاذ اور عقب کی ساری فوجی، کور، ڈویژن، رجمنٹ اور کمپنی کمیٹیوں کے نام اور مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سب سوویتوں کے نام

''سپاہیو اور انقلابی افسرو!

''فوجی انقلابی کمیٹی نے مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی اکثریت کی رضامندی سے فرمان جاری کیا ہے کہ جنرل کورنیلوف اور اس کی سازش کے تمام سنگتیوں کو پیٹر اور پال گڑھی میں قید کرنے اور ایک فوجی انقلابی کورٹ مارشل کے سامنے پیش کرنے کے لئے فوراً پتروگراد لایا جائے۔ ان تمام لوگوں کو، جو اس فرمان

پر عمل‌درآمد کی مزاحمت کریں، کمیٹی انقلاب کے غدار قرار دیتی ہے اور اس وقت سے ان کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی پتروگراد سوویت سے وابستہ فوجی انقلابی کمیٹی۔''

''مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سب صوبائی اور ضلع سوویتوں کے نام۔

''سوویتوں کی کل روس کانگرس کی قرارداد کے مطابق اراضی کمیٹیوں کے تمام گرفتار شدہ ممبروں کو فوراً رہا کیا جاتا ہے۔ ان کمیساروں کو گرفتار کرلیا جائے جنھوں نے ان کو گرفتار کیا تھا۔

''اس وقت سے سارا اقتدار سوویتوں کا ہے۔ عارضی حکومت کے کمیساروں کو برطرف کیا جاتا ہے۔ مختلف مقامی سوویتوں کے صدروں کو انقلابی حکومت سے براہ راست تعلقات قائم کرنے کی دعوت دی‌جاتی ہے۔

فوجی انقلابی کمیٹی،،

۲

میونسپل دوما کا احتجاج

۸ نومبر (۲۶ اکتوبر) کے اجلاس میں میونسپل دوما نے مندرجہ‌ذیل اپیل شائع کرنے کا فیصلہ کیا:

''مرکزی میونسپل دوما نے، جو انتہائی جمہوری اصولوں پر چنی گئی تھی، سب سے زیادہ بدتنظیمی کے دنوں میں میونسپل امور اور غذا کی رسد کا نظم‌ونسق چلانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ سردست بالشویک پارٹی آئین‌ساز اسمبلی کے انتخابات سے تین ہفتے پہلے اور خارجی دشمن کے خطرے کے باوجود واحد قانونی انقلابی اقتدار کو مسلح فوج کے ذریعے ہٹاکر، میونسپل سیلف گورنمنٹ کے حقوق اور خود مختاری کے خلاف کوشش کر رہی ہے اور اپنے کمیساروں اور اپنے غیرقانونی اقتدار کی اطاعت کا مطالبہ کر رہی ہے۔

''اس بھیانک اور المناک لمحے میں پتروگراد میونسپل دوما اپنے ووٹروں اور پورے ملک کے سامنے بہ‌آواز بلند اعلان کرتی ہے کہ

وہ اپنے حقوق اور خودمختاری پر کسی بھی دست درازی کو نہ مانےگی اور ذمےداری اس مورچے پر جمی رہےگی جو اسے دارالحکومت کی آبادی کی مرضی نے سپرد کیا ہے۔

''پتروگراد کی مرکزی میونسپل دوما روسی جمہوریہ کی ساری دوماؤں اور زیمستووں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ روسی انقلاب کی عظیم‌ترین فتوحات میں سے ایک کی یعنی عوامی سیلف گورنمنٹ کی خودمختاری اور حرمت کی دفاع کےلئے مجتمع ہو جائیں۔''

۳

''فرمان زمین — کسانوں کا 'ہدایت‌نامہ'

''زمین کے سوال کو صرف عام آئین‌ساز اسمبلی ہی استمراری طور پر طے کرسکتی ہے۔

''زمین کے سوال کا سب سے مساویانہ حل حسب‌ذیل ہونا چاہئے:

''۱۔ زمین کی نجی ملکیت کا حق ہمیشہ کےلئے ختم کیا جاتا ہے، زمین نہ بیچی جا سکتی ہے، نہ لگان پر دی جا سکتی ہے، نہ رہن رکھی جا سکتی ہے، نہ کسی اور طرح منتقل کی جا سکتی ہے۔

''ساری سرکاری زمینوں، خطابات سے وابستہ زمینوں، زار کی کابینہ سے، خانقاہوں، کلیساؤں سے متعلق زمینوں، املاک کی زمینوں، مشروط ہبہ کی زمینوں، نجی زمینوں، نجی تعلقوں، برادری کی زمینوں، کسانوں کی دائمی ملکیت کی زمینوں اور دوسری زمینوں کو بغیر معاوضے کے ضبط کیا جاتا ہے اور وہ قومی جائیداد ہو گئیں اور انہیں ان محنت‌کشوں کے تصرف میں دیا جاتا ہے جو ان پر کاشت کرتے ہیں۔

''جن لوگوں کو جائیداد کے حق کی اس سماجی تشکیل‌نو کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے انہیں اس مدت کے دوران میں پبلک امداد کا حق ہے جو ان کےلئے زندگی کے نئے حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کے واسطے ضروری ہو۔

''۲۔ زمین کے اندر کی تمام دولتیں — کچی دھات، تیل، کوئلہ، نمک وغیرہ — نیز قومی اہمیت رکھنےوالے جنگلات اور

پانی ریاست کی بلا شرکت غیرے جائیداد ہوگئی ہیں۔ سارے چھوٹے چشمے، جھیلیں اور جنگلات برادریوں کے ہاتھوں میں دئے جاتے ہیں اور اس شرط پر کہ ان کا نظم و نسق حکومت کے مقامی ادارے کریں گے۔

"۳۔ وہ تمام قطعات زمین جن کی کاشت سائنسی طریقے سے کی جاتی ہے — باغات، بڑے فارم، پودگھر، بیاڑ کھیت، گرم خانے وغیرہ — تقسیم نہیں کئے جائیں گے بلکہ ان کو مثالی فارم بنا دیا جائے گا اور وہ اپنے رقبے اور اہمیت کے مطابق ریاست یا برادری کے ہاتھ میں چلے جائیں گے۔

"عمارتیں، برادری کی زمینیں اور گاؤں اور ان کے نجی باغات اپنے موجودہ مالکوں کے ہاتھوں میں رہیں گی۔ ان قطعات کا رقبہ اور ان کے استعمال کے لئے ٹیکس کی شرح قانون کے ذریعے مقرر کی جائے گی۔

"۴۔ افزائش نسل کے سارے جانوروں، مویشی پالن اور چڑیا پالن کے سرکاری اور نجی اداروں وغیرہ کو ضبط کیا اور قومی ملکیت بنایا جاتا ہے اور انہیں ان کے سائز اور اہمیت کے مطابق ریاست کو یا برادری کو منتقل کیا جاتا ہے۔

"مندرجہ بالا کے لئے معاوضے کے سارے سوالات آئین ساز اسمبلی کے مجاز میں ہیں۔

"۵۔ ضبط شدہ زمینوں کی ساری درج فہرست زراعتی جائیداد، مشینری اور مویشی بلا معاوضہ ان کے سائز اور اہمیت کے مطابق ریاست یا برادری کو منتقل کئے جاتے ہیں۔

"اس طرح کی مشینری یا مویشی کی ضبطی کا اطلاق کسانوں کی چھوٹی جائیدادوں پر نہ ہوگا۔

"۶۔ زمین کو استعمال کرنے کا حق روس کے ان تمام شہریوں کو بلا امتیاز جنس دیا جاتا ہے جو زمین پر خود، اپنے خاندانوں کی مدد سے یا شرکت میں محنت کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، صرف اس وقت تک کے لئے جب تک وہ کام کرنے کے لائق ہوں۔ اجرت پر حاصل کی ہوئی محنت کی اجازت نہیں ہے۔

"کمیون کا کوئی ممبر اگر دو سال تک کام کرنے کے لائق

نہ ہو تو کمیون اس کی زمین کی کاشت مشترکہ طور پر کرکے اس عرصے میں اسے مدد دینے کا پابند ہوگا۔

"جو کسان بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے زمین کی کاشت کرنے کی اہلیت سے مستقل طور پر محروم ہو جائیں گے وہ اپنی زمین سے دستبردار ہو جائیں گے اور اس کی بجائے حکومت سے پنشن پائیں گے۔

"۷۔ زمین کا استعمال مساویانہ بنایا جائے گا — یعنی زمین کو مقامی حالات، محنت کی اکائی اور فرد کی ضرورتوں کے مطابق مزدوروں میں تقسیم کردیا جائے گا۔

"زمین جس طرح استعمال کی جاتی ہے اسے انفرادی طور پر طے کیا جا سکتا ہے: گھر اور کھیت کی حیثیت سے، فارم کی طرح، کمیون کے ذریعے، شرکت میں، جس طرح گاؤں اور بستیاں فیصلہ کریں۔

"۸۔ ضبطی کے بعد ساری زمین عام عوامی زمین فنڈ میں جمع ہے۔ مزدوروں میں اس کی تقسیم گاؤں اور شہر کے جمہوری اداروں سے لیکر مرکزی صوبائی اداروں تک انتظامیہ کے مقامی ادارے کریں گے۔

"زمین فنڈ آبادی میں اضافے اور پیداواری صلاحیت و دیہی معیشت کے مطابق ازسرنو تقسیم کا تابع ہوگا۔

"الاٹمنٹ کی حدوں میں ردوبدل کی صورت میں الاٹمنٹ کا ابتدائی مرکز بدستور قائم رہے گا۔

"برادری سے ریٹائر ہونےوالے لوگوں کی زمینیں زمین فنڈ میں واپس آجائیں گی اس شرط کے ساتھ کہ ریٹائر ہونےوالے لوگوں کے قریبی رشتہ‌داروں، یا ان کے نامزد کئے ہوئے دوستوں کو ان زمینوں کی ازسرنو تقسیم میں ترجیح حاصل ہوگی۔

"جب زمین زمین فنڈ کو واپس کی جائے گی تو کھاد یا زمین کو بہتر کرنے پر جو رقم خرچ کی گئی ہے اور جس کا اثر ختم نہیں ہوچکا ہے وہ ادا کردی جائے گی۔

"اگر کچھ بستیوں میں زمین فنڈ آبادی کی تشفی کےلئے کافی نہ ہو تو زائد آبادی دوسری جگہ ہجرت کر جائے گی۔

"ہجرت کی تنظیم اور اس کے اخراجات اور ہجرت کرنےوالوں کےلئے ضروری مشینوں اور مویشیوں کی فراہمی ریاست کا ذمہ ہوگی۔

''ہجرت مندرجہ‌ذیل ترتیب کے ساتھ کی جائےگی: وہ کسان جن کے پاس زمین نہیں ہے اور جو ہجرت کرنے کی خواہش ظاہر کریں، پھر برادری کے ناپسندیدہ اراکین، فوجی خدمت سے بھاگنے والے وغیرہ اور پھر معاہدے کے مطابق پرچیاں نکال کر۔

''اس ہدایت‌نامہ میں جو کچھ درج ہے وہ روس کے باشعور کسانوں کی زبردست اکثریت کی قطعی مرضی کا اظہار ہے، اس‌لئے اس کے ایک عارضی قانون ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے اور آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد تک کےلئے یہ جہاں تک ممکن ہو فوراً اور اس کے بعض حصے، جیساکہ کسانوں کے نمائندوں کی ضلع سوویتیں متعین کریں‌گی، بتدریج نافذ ہوتے ہیں۔''

۴

زمین اور فوجی خدمت سے بھاگنےوالے

فوجی خدمت سے بھاگنےوالوں کو زمین کےلئے کیا حق حاصل ہوگا اس سوال کا تصفیہ کرنے پر حکومت مجبور نہیں ہوئی اس‌لئے کہ جنگ کے خاتمے اور فوج کی سبکدوشی نے بھاگنےوالوں کے مسئلے کو خودبخود ختم کردیا...

۵

عوامی کمیساروں کی کونسل

عوامی کمیساروں کی کونسل پہلے صرف بالشویکوں پر مشتمل تھی لیکن اس میں سارا قصور بالشویکوں کا نہیں تھا۔ ۸ نومبر (۲۶ اکتوبر) کو انھوں نے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کو وزارتوں کی پیش‌کش کی لیکن انھوں نے انکار کردیا۔

ضمیمہ باب ٦

۱

اپیلیں اور منشیں

''سارے شہریوں اور سوشلسٹ انقلابی پارٹی کی فوجی تنظیموں کے نام اپیل

''بالشویکوں کی لغو کوشش ناکام ہونے ہی والی ہے۔ گیریسن ٹس سے مس نہیں ہوا... وزارتیں ٹھپ ہیں، روٹی ناپید ہے۔ سوائے مٹھی بھر بالشویکوں کے باقی سب جتھے سوویتوں کی کانگرس سے واک آوٹ کر چکے ہیں۔ بالشویک اکیلے ہیں! ہر قسم کی بدعنوانیاں، غارتگری اور لوٹ‌مار کی حرکتیں، سرما محل پر بمباری، من‌مانی گرفتاریاں — بالشویکوں کے ان سارے جرائم نے ان کے خلاف جہازیوں اور سپاہیوں کی اکثریت میں غصہ پیدا کردیا ہے۔ 'تسنتروفلوت، بالشویکوں کے احکامات کی تعمیل کرنے سے انکار کر رہا ہے...

''ہماری تجویز ہے: اول، اس دیوانہ مہم کو ختم کرنے اور کمیٹی برائے نجات ملک‌وانقلاب کے گرد جمع ہونے میں فوجی تنظیموں، کمیساروں اور افسروں کو ہر طرح کی مدد دی جائے۔ کمیٹی برائے نجات ملک‌وانقلاب کو چاہئے کہ وہ اراضی کمیٹیوں کو زمین کی فوری منتقلی اور تمام برسرجنگ ملکوں کو عام جمہوری صلح کی فوری تجویز کے پروگرام کی بنیاد پر یکساں انقلابی اور جمہوری حکومت قائم کرے۔

''دوسرے، پارٹی اداروں کی حفاظت کےلئے اقدامات کئے جائیں۔ تیسرے، پارٹی مرکزی کمیٹی کی پہلی آواز پر انقلاب‌دشمنوں کے خلاف سنجیدہ اقدامات کرنے کےلئے تیار رہنا ہے اس لئے کہ وہ انقلاب کی کامیابیاں ختم کرنے کےلئے بالشویک مہم‌جوئی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش ضرور کریں‌گے، اور چوتھے، خارجی دشمن پر کڑی نظر رکھی جائے اس لئے کہ وہ بھی اس مناسب موقع کا فائدہ اٹھانا چاہےگا جب محاذ کمزور ہوگیا ہے...

سوشلسٹ انقلابی پارٹی کی
مرکزی کمیٹی کا فوجی شعبہ

۲۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء''

''پراودا'' سے:

''کیرنسکی کیا ہے؟

''ایک جھوٹا دعویدار جس کی جگہ پیٹر اور پال گڑھی کے قیدخانے میں کورنیلوف اور کیشکن کے ساتھ ہے۔

''ایک مجرم اور مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کا غدار جنھوں نے اس پر بھروسا کیا۔

''کیرنسکی؟ سپاہیوں کا قاتل!

''کیرنسکی؟ کسانوں کےلئے جلاد!

''کیرنسکی؟ مزدوروں کو پھانسی پر چڑھانےوالا!

''یہ ہے کورنیلوف ثانی جو اب آزادی کو ذبح کرنا چاہتا ہے!''

ضمیمہ باب ۷

۱

دو فرمان
پریس کے بارے میں

''انقلاب اور اس کے بعد کے دنوں کی سنگین فیصلہ کن گھڑی میں عارضی انقلابی کمیٹی ہر رنگ کے انقلاب دشمن پریس کے خلاف متعدد اقدامات کرنے پر مجبور ہے۔

''فوراً ہر طرف سے چیخ پکار مچتی ہے کہ ایسا کرکے نیا سوشلسٹ اقتدار پریس کی آزادی کے خلاف کوشش کے ذریعے خود اپنے پروگرام کے اساسی اصولوں کی خلاف‌ورزی کررہا ہے۔

''مزدوروں اور کسانوں کی حکومت آبادی کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کراتی ہے کہ ہمارے ملک میں، اس لبرل ڈھال کے پیچھے زیادہ مالدار طبقوں کےلئے یہ موقع چھپا ہوا ہے کہ وہ سارے پریس کے بڑے حصے پر فیصلہ کرلیں اور اس طرح عوامی ذہن کو مسموم کریں اور عوام‌الناس کے شعور میں الجھاوے پیدا کریں۔

''ہر شخص جانتا ہے کہ بورژوا پریس بورژوازی کے سب سے طاقتور ہتھیاروں میں ہے۔ خاص طور سے اس نازک لمحے میں، جب مزدوروں اور کسانوں کا نیا اقتدار مستحکم ہونے کے عمل سے گزر رہا ہے، اسے دشمن کے ہاتھوں میں ایسے وقت میں چھوڑ دینا ناممکن ہے جب یہ بموں اور مشین گنوں سے کم خطرناک نہیں ہے۔ اسی‌لئے گندگی اور دروغ گوئی کے اس دھارے کو روکنے کے مقصد سے،

جس میں عوام کی نوعمر فتح کو غرق کرکے زرد اور سبز پریس کو بڑی خوشی ہوگی، عارضی اور غیرمعمولی اقدامات کئے گئے ہیں۔

"جیسے ہی نیا نظام مستحکم ہوجائےگا ویسے ہی پریس کے خلاف سارے انتظامی اقدامات معطل کردئے جائیں‌گے، اسے قانون کے سامنے جوابدہی کی حدود کے اندر، وسیع‌ترین اور انتہائی ترقی‌پسند ضابطوں کے مطابق، پوری آزادی دےدی جائےگی...

"لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ نازک لمحوں میں بھی پریس کی آزادی پر کسی طرح کی پابندی صرف ضرورت کی حد تک روا ہے، عوامی کمیساروں کی کونسل حسب‌ذیل فرمان جاری کرتی ہے:

"۱۔ اخبارات کے مندرجہ‌ذیل زمرے بند کئے جا سکیں‌گے: (الف) جو مزدوروں اور کسانوں کی حکومت کی علانیہ مزاحمت یا نافرمانی کےلئے ورغلائیں، (ب) جو خبروں کو صریحی اور دانستہ طور پر توڑ مروڑ کر گڑبڑ پیدا کریں، (پ) جو قانوناً قابل سزا مجرمانہ نوعیت کے اقدامات کےلئے ورغلائیں۔

"۲۔ پریس کے کسی بھی ترجمان کو عارضی یا مستقل طور پر بند کرنے کا عمل صرف عوامی کمیساروں کی کونسل کی قرارداد کے ذریعے انجام دیا جائےگا۔

"۳۔ یہ فرمان عارضی نوعیت کا ہے اور جب پبلک زندگی کے عادی حالات دوبارہ قائم ہو جائیں‌گے تو اسے ایک خاص تنسیخی حکم کے ذریعے منسوخ کردیا جائےگا۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر
ولادیمیر اولیانوف (لینن)۔

پتروگراد، ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء۔"

مزدوروں کی ملیشیا کے بارے میں

"۱۔ مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سب سوویتیں بک مزدوروں کی ملیشیا بنائیں‌گی۔

"۲۔ یہ مزدوروں کی ملیشیا پوری طرح مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی تعمیل حکم کرےگی۔

"۳ - فوجی اور شہری حکام کےلئے مزدوروں کو ہتھیار بند کرنے میں ہر طرح کی امداد دینا اور انھیں ٹکنیکی سازوسامان فراہم کرنا، یہاں تک کہ حکومت کے محکمۂ جنگ کے اسلحوں کو ضبط بھی کرنا ضروری ہے۔

"۴ - یہ فرمان بذریعہ تار جاری و نافذ کیا جائےگا۔

عوامی کمیسار برائے امور داخلہ

۱ - ۱ - ریکوف

پتروگراد، ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء۔"

اس فرمان نے سارے روس میں سرخ گارد کی کمپنیاں بنانے کی ہمت افزائی کی جو بعد کو خانہ جنگی میں سوویت حکومت کا سب سے بیش‌قیمت بازو بن گئی۔

۲

ہڑتال فنڈ

ہڑتالی سرکاری ملازمین اور بینک کارکوں کےلئے فنڈ میں پتروگراد اور دوسرے شہروں کے بینکوں اور کاروباری خاندانوں نے نیز روس میں کاروبار کرنےوالے بیرونی کارپوریشنوں نے چندے دئے۔ جو لوگ بالشویکوں کے خلاف ہڑتال کرنے پر رضامند ہوئے انھیں پوری اجرت دی گئی اور بعض صورتوں میں ان کی تنخواہیں بڑھا بھی دی گئیں۔ ہڑتال بالآخر اسی وقت ٹوٹی جب ہڑتال فنڈ میں چندہ دینےوالوں کو یہ احساس ہوا کہ بالشویک اقتدار پر پوری طرح جم گئے ہیں اور انھوں نے ہڑتال کا معاوضہ ادا کرنے سے انکار کردیا۔

ضمیمہ باب ۸

۱

کیرنسکی کا کوچ

۹ نومبر (۲۸ اکتوبر) کو کیرنسکی اور ان کے کزاک گاتچینا پہنچے جہاں گیریسن نے، جو مایوس طور پر دو حصوں میں بٹ گیا تھا، فوراً ہتھیار ڈال‌دئے۔ گاتچینا سوویت کے اراکین کو

گرفتار کرلیا گیا اور پہلے انھیں قتل کی دھمکی دی گئی لیکن پھر ان کے اچھے برتاؤ کی وجہ سے رہا کر دیا گیا۔

کزاک ہراول گارد نے عملی طور پر کسی مزاحمت کے بغیر پاولوفسک، الیکساندروفسک اور دوسرے اسٹیشنوں پر قبضہ کرلیا اور اگلی صبح، ۱۰ نومبر (۲۹ اکتوبر) کو وہ زارسکویے سیلو کی مضافات میں پہنچ گئے۔ کیریسن فوراً تین حصوں میں بٹ گیا — افسران، جو کیرنسکی کے وفادار تھے، سپاہیوں اور چھوٹے افسروں کا ایک حصہ جس نے اپنے ''غیرجانبدار'' ہونے کا اعلان کیا اور زیادہ تر عام سپاہی جو بالشویکوں کے طرفدار تھے۔ بالشویک سپاہی، جو بغیر کسی لیڈر اور تنظیم کے تھے، دارالحکومت کی طرف پسپا ہوئے۔ مقامی سوویت بھی پلکووہ گاؤں میں منتقل ہوگئی۔

پلکووہ سے زارسکویے سیلو سوویت کے چھ اراکین ایک موٹرگاڑی بھر اعلانات لے کر کزاکوں میں پروپگنڈہ کرنے کےلئے گاتچینا گئے۔ دن کا زیادہ حصہ انھوں نے گاتچینا میں کزاکوں کی ایک بارک سے دوسری بارک میں گھومنے میں صرف کیا جہاں انھوں نے منت سماجت کی، بحث کی اور سمجھایا۔ شام کے قریب کچھ افسروں کو ان کی موجودگی کا پتہ چل گیا اور انھیں گرفتار کرکے جنرل کراسنوف کے سامنے لایا گیا جس نے کہا کہ ''تم لوگ کورنیلوف کے خلاف لڑے، اب تم کیرنسکی کی مخالفت کر رہے ہو۔ میں تم سب کو گولی مروا دوں گا!''

کراسنوف نے انھیں وہ حکم پڑھ کر سنایا جس کی رو سے اسے پتروگراد ضلع کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا تھا اور ان سے پوچھا کہ کیا تم لوگ بالشویک ہو۔ ان لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو کراسنوف چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ایک افسر آیا اور اس نے ان لوگوں کو یہ کہہ کر رہا کردیا کہ یہ کراسنوف کے حکم سے ہے...

اس عرصے میں پتروگراد سے وفد پر وفد آتے رہے، دوما سے، کمیٹی برائے نجات سے اور سب کے آخر میں ''ویکژیل'' سے۔ ریلوے کارکنوں کی یونین نے اصرار کیا کہ خانہ‌جنگی کو روکنے کےلئے کوئی معاہدہ ہوجائے اور یہ مطالبہ کیا کہ کیرنسکی بالشویکوں سے بات‌چیت کریں اور پتروگراد کی طرف بڑھنا روک دیں۔

''ویکژیل،، نے دھمکی دی کہ انکار کی صورت میں ۱۱ نومبر (۳۰ اکتوبر) کو آدھی رات سے ہڑتال کردےگی۔

کیرنسکی نے کہا کہ انھیں اس معاملے پر سوشلسٹ وزیروں کے ساتھ اور کمیٹی برائے نجات کے ساتھ تبادلۂ خیال کرنے کی اجازت دی جائے۔ صاف تھا کہ وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے۔

۱۱ نومبر (۳۰ اکتوبر) کو کزاکوں کی اگلی چوکیاں کراسنویے سیلو پہنچ گئیں جہاں سے مقامی سوویت اور فوجی انقلابی کمیٹی کی پچ میل فوجیں تصادم کا اندیشہ کرکے پسپا ہوگئیں اور کچھ نے ہتھیار ڈال دئے... اسی رات کو یہ چوکیاں پلکووہ کے پاس تک پہنچ گئیں جہاں پہلی حقیقی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا...

فوجی خدمت سے بھاگنےوالے کزاک ایک ایک دو دو کرکے پتروگراد میں پہنچنے لگے۔ انھوں نے کہا کہ کیرنسکی نے ان سے جھوٹ بولا، کہ انھوں نے محاذ پر یہ اعلانات بڑے پیمانے پر نشر کئے کہ پتروگراد جل رہا تھا، کہ بالشویکوں نے جرمنوں کو آنے کی دعوت دی ہے، اور یہ کہ وہ لوگ عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے ہیں اور اندھادھند لوٹ رہے ہیں...

فوجی انقلابی کمیٹی نے فوراً کئی درجن ''ایجی ٹیشن کرنےوالوں،، کو ہزاروں چھپی ہوئی اپیلیں دےکر کزاکوں کو اصل صورتحال سے مطلع کرنے کےلئے روانہ کیا...

۲

فوجی انقلابی کمیٹی کے اعلان

''سوویتوں کی کل روس کانگرس فرمان جاری کرتی ہے:

''محاذ پر سزائے موت کو ختم کرنے کا، جسے کیرنسکی نے دوبارہ رائج کردیا تھا۔

''محاذ پر پروپگنڈہ کی مکمل آزادی دوبارہ قائم کی جاتی ہے۔ اس وقت جتنے بھی سپاہی اور انقلابی افسران نام‌نہاد 'سیاسی' جرائم کی پاداش میں گرفتار ہیں ان سب کو فوراً رہا کیا جانا ہے۔،،

”ساری آبادی کے نام

”سابق وزیراعظم کیرنسکی، جسے عوام نے معزول کردیا تھا، سوویتوں کی کانگرس کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور کل‌روس کانگرس کی چنی ہوئی قانونی حکومت یعنی عوامی کمیساروں کی کونسل کے خلاف جدوجہد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محاذ نے کیرنسکی کی مدد کرنے سے انکار کردیا ہے۔ ماسکو نئی حکومت کی طرف آگیا ہے۔ بہت سے شہروں (منسک، موگیلیف، خارکوف) میں اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں ہے۔ پیدل فوج کا کوئی بھی دستہ مزدوروں اور کسانوں کی حکومت کے خلاف چڑھائی کرنے پر راضی نہیں ہے جس نے فوج اور عوام کے محکم عزم کے مطابق صلح کی بات‌چیت شروع کردی ہے اور کسانوں کو زمین دے‌دی ہے...

”ہم عام انتباہ دیتے ہیں کہ اگر کزاکوں نے کیرنسکی کو نہ روکا، جس نے انہیں دھوکا دیا ہے اور پتروگراد پر حملے کے‌لئے ان کی رہنمائی کر رہا ہے، تو انقلاب کی بیش‌قیمت فتوحات یعنی امن اور زمین کی مدافعت کے‌لئے انقلابی فوجیں اپنی پوری قوت کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوں‌گی۔

”پتروگراد کے شہریو! کیرنسکی شہر کا اقتدار کیشکن کے، جو دارالحکومت کو جرمنوں کے حوالے کرنا چاہتا تھا، سیاہ سیکڑے کے روتن‌برگ کے، جس نے غذا کی میونسپل سپلائی کو ناکام بنایا تھا اور پالچنسکی کے حوالے کرکے، جس سے پوری جمہوریت نفرت کرتی ہے، شہر سے بھاگ گیا۔ تم کو جرمنوں کے، قحط کے، خون‌آشام قتل‌عام کے رحم‌وکرم پر چھوڑ کر کیرنسکی بھاگ گیا۔ باغی عوام نے کیرنسکی کے وزیروں کو گرفتار کرلیا ہے اور تم نے دیکھا کہ پتروگراد میں امن‌وامان اور غذا کی سپلائی کس طرح فوراً بہتر ہوگئی۔ امیر مالکوں، سرمایہ‌داروں، منافع‌خوروں کے کہنے پر کیرنسکی اس مقصد سے تم پر چڑھائی کررہا ہے کہ زمین پھر زمینداروں کو واپس کردے اور نفرت‌انگیز و تباہ‌کن جنگ کو جاری رکھے۔

”پتروگراد کے شہریو! ہم جانتے ہیں کہ تمہاری زبردست اکثریت عوام کے انقلابی اقتدار کے حق میں اور کورنیلوفیوں کے

خلاف ہے جن کی رہنمائی کیرنسکی کررہا ہے۔ ناکارہ بورژوا سازشیوں کے جھوٹے اعلانوں سے دھوکا مت کھانا۔ انہیں بیرحمی کے ساتھ کچل دیا جائےگا۔

"مزدورو، سپاہیو، کسانو! ہم تم سے انقلابی لگن اور ڈسپلن کا مطالبہ کرتے ہیں۔

"کروڑوں کسان اور سپاہی ہمارے ساتھ ہیں۔

"عوام کے انقلاب کی فتح یقینی ہے!

پتروگراد، ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء۔"

۳

عوامی کمیساروں کی کونسل کے فرمان

اس کتاب میں میں صرف وہ فرامین دےرہا ہوں جو میرے خیال میں بالشویکوں کے تسخیر اقتدار سے تعلق رکھتے ہیں۔ باقیوں کا تعلق سوویت ریاست کے ڈھانچے کے مفصل بیان سے ہے جن کےلئے اس کتاب میں میرے پاس جگہ نہیں ہے۔ ان کا ذکر پوری طرح دوسری جلد "کورنیلوف سے بریست لیتوفسک تک" میں آئےگا جو اس وقت زیرتحریر ہے۔

رہائشی مکانات کے متعلق

"۱۔ خودمختار میونسپل سیلف گورنمنٹوں کو سارے غیرمقبوضہ اور غیرآباد رہائشی مکانات کو ضبط کرلینے کا حق ہے۔

"۲۔ میونسپلٹیاں، اپنے طے کردہ قوانین اور بندوبست کے مطابق، سارے دستیاب گھروں میں ان شہریوں کو سکونت دے سکتی ہیں جن کے پاس رہنے کی جگہ نہیں ہے یا جو گنجان یا غیرصحت‌مند گھروں میں رہتے ہیں۔

"۳۔ میونسپلٹیاں رہائشی مکانوں کی نظارت کی ایک سروس قائم کر سکتی ہیں، اسے منظم کرسکتی ہیں اور اس کے اختیارات معین کرسکتی ہیں۔

"۴۔ میونسپلٹیاں عمارتی کمیٹیوں کے قیام کے بارے میں حکم

جاری کرسکتی ھیں اور ان کی تنظیم اور اختیارات معین کر سکتی ھیں اور انھیں عدالتی اختیارات دے سکتی ھیں۔

''۵۔ میونسپلٹیاں عمارتی عدالتیں قائم کرسکتی ھیں، ان کے اختیارات اور ان کے مجاز معین کر سکتی ھیں۔

''۶۔ یہ فرمان تار کے ذریعے جاری و نافذ کیا جاتا ھے۔

عوامی کمیسار برائے امور داخلہ،
ریکوف،،

سماجی بیمہ کے متعلق

''روسی پرولتاریہ نے اپنے پرچم پر اجرتی مزدوروں نیز شہر اور گاؤں کے غریبوں کے مکمل سماجی بیمے کا وعدہ ثبت کیا ھے۔ زار، مالکوں اور سرمایہ‌داروں کی حکومت، نیز ایتلاف اور مصالحت کی حکومت سماجی بیمے کے سلسلے میں مزدوروں کی خواھشوں کی تکمیل کرنے سے قاصر رھیں۔

''مزدوروں اور کسانوں کی حکومت مزدوروں، سپاھیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی حمایت پر تکیہ کرتے ھوئے روس کے مزدور طبقے کے اور شہر اور گاؤں کے غریبوں کے سامنے اعلان کرتی ھے کہ وہ محنت‌کشوں کی تنظیموں کے تجویز کردہ مندرجہ‌ذیل اصولوں کی بنیاد پر سماجی بیمے کے متعلق قوانین فوراً تیار کرے‌گی:

''۱۔ بغیر کسی استثنا کے سارے اجرتی مزدوروں نیز سارے شہری اور دیہی غریبوں کےلئے بیمہ۔

''۲۔ کام کرنے کی صلاحیت سے محروم ھونے کے سارے زمروں مثلاً بیماری، کمزوری، بڑھاپا، زچگی، بیوگی، یتیمی اور بیروزگاری کا احاطہ کرنے کےلئے بیمہ۔

''۳۔ بیمے کی ساری لاگت ملازم رکھنے والوں سےلی جائے۔

''۴۔ کام کرنے کی صلاحیت سے محرومی اور بیروزگاری میں کم سے کم پوری اجرت بھر معاوضہ۔

''۵۔ بیمہ کے سارے اداروں میں مزدوروں کی مکمل خوداختیاری۔

روسی جمہوریہ کی حکومت کے نام
پر، عوامی کمیسار برائے محنت
الیکساندر شلیاپنیکوف،،

عوامی تعلیم کے متعلق

''روس کے شہریو!

''۲۵ اکتوبر کی بغاوت سے محنت کش عوام‌الناس نے پہلی بار حقیقی اقتدار حاصل کیا ہے۔

''سوویتوں کی کل‌روس کانگرس نے اقتدار اپنی عاملہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کو عارضی طور پر منتقل کر دیا ہے۔

''انقلابی عوام کی مرضی سے مجھے عوامی کمیسار برائے تعلیم مقرر کیا گیا ہے۔

''عوامی تعلیم کی بالعموم رہنمائی کا کام، اس جہت سے کہ یہ مرکزی حکومت کے ہاتھوں میں ہے، آئین‌ساز اسمبلی کا اجلاس ہونے تک، ایک کمیشن برائے عوامی تعلیم کے سپرد کیا جاتا ہے جس کا صدر اور عامل عوامی کمیسار ہے۔

''اس ریاستی کمیشن کی بنیاد کن اساسی اصولوں پر ہوگی؟ اس کے دائرۂ‌کار کا تعین کس طرح کیا گیا ہے؟

تعلیمی سرگرمی کی عام لائن:

''ہر صحیح معنوں میں جمہوری اقتدار کو تعلیم کے دائرے میں، ایک ایسے ملک میں جہاں ناخواندگی اور جہالت کا دوردورہ ہے، اپنا پہلا مقصد اس تاریکی کے خلاف جدوجہد کو بنانا چاہئے۔ اسے کم سے کم مدت میں جدید اصول تعلیم کے تقاضوں پر پورے اترنے‌والے اسکولوں کا ایک نظام قائم کرکے عام خواندگی حاصل کرنی چاہئے۔ اسے سب کےلئے عام، لازمی اور مفت تدریس کا انتظام کرنا چاہئے اور ساتھ ہی ساتھ ٹیچروں کے ایسے انسٹی‌ٹیوٹ اور سیمیناریاں قائم کرنی چاہئیں جو کم سے کم وقت میں عوامی ٹیچروں کی ایک زبردست فوج مہیا کرسکیں جو ہمارے بیکراں روس کی آبادی کی عام تعلیم کےلئے اس قدر ضروری ہے۔

درس اور تعلیم

''درس اور تعلیم کے درمیان فرق پر زور دینا ضروری ہے۔

''درس ٹیچروں کی طرف سے شاگرد کو تیار علم منتقل دینا ہوتا

ہے۔ تعلیم ایک تخلیقی عمل ہے۔ فرد کی شخصیت ساری زندگی 'تعلیم، پاتی رہتی ہے، شکل‌پذیر ہوتی رہتی ہے، مافیہ کے اعتبار سے زیادہ متمول، زیادہ مضبوط اور زیادہ کامل ہوتی رہتی ہے۔

''عوام کے محنت‌کش لوگ — مزدور، کسان، سپاہی — خواندگی حاصل کرنے اور مختلف علوم سیکھنے کے پیاسے ہیں۔ لیکن وہ تعلیم کے بھی پیاسے ہیں، جو انھیں نہ حکومت دے سکتی ہے، نہ کوئی دوسری طاقت۔ اسکول، کتاب، تھیٹر، میوزیم وغیرہ یہاں صرف سہارے ہوسکتے ہیں۔ عوام‌الناس شعوری یا غیر شعوری طور پر خود اپنی ثقافت مرتب کریں گے۔ ان کے اپنے خیالات ہیں جن کی تشکیل ان کی سماجی حیثیت نے کی ہے جو ان حکمراں حلقوں اور دانشوروں کی حیثیت سے اتنی مختلف ہے جو ابتک ثقافت کی تخلیق کرتے تھے۔ ان کے اپنے خیالات ہیں، اپنے جذبات، شخصیت اور سماج کے مسائل کو دیکھنے کے اپنے طریقے۔ شہری مزدور خود اپنے طریقے سے، دیہی محنت‌کش خود اپنے طریقے سے، ہر ایک اپنے واضح عالمی تصور کی تعمیر کرےگا جس میں مزدوروں کا طبقاتی خیال رچا بسا ہوا ہوگا۔ اس مظہر سے زیادہ عمدہ اور خوبصورت مظہر دوسرا کوئی نہیں ہے جس کے ہمارے قریب‌ترین وارث شاہد بھی ہوں‌گے اور شریک بھی یعنی اجتماعی محنت کے ذریعے خود اپنی عام، متمول اور آزاد روح کی تعمیر۔

''درس یقیناً ایک اہم عنصر ہوگا لیکن فیصلہ‌کن نہیں۔ یہاں جو چیز زیادہ ضروری ہے وہ ہے خود عوام‌الناس کی تنقید اور تخلیقی صلاحیت، اس‌لئے کہ سائنس اور آرٹ ہر دوررس طبقاتی اتھل‌پتھل کے ساتھ بنیادی تبدیلیوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ وہ صرف اپنے بعض حصوں میں ایک عام انسانی اہمیت رکھتے ہیں۔

''پورے روس میں، خاص طور سے شہری مزدوروں میں، لیکن کسانوں میں بھی، ثقافتی تعلیمی تحریک کی ایک زبردست لہر اٹھی ہے۔ اس قسم کی مزدوروں اور سپاہیوں کی تنظیمیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ ان کا خیرمقدم کرنا، ان کی حمایت کرنا، ان کےلئے راستہ ہموار کرنا جمہوری تعلیم کے دائرے میں ایک انقلابی اور عوامی حکومت کا پہلا کام ہے۔

مرکزبندی کو ختم کرنا

''ریاستی کمیشن برائے عوامی تعلیم کسی طرح بھی کوئی مرکزی طاقت نہیں ہے جو درس و تعلیم کے اداروں کو چلاتی ہو۔ اس کے برعکس اسکول کا پورا کام مقامی سیلف گورنمنٹ کے اداروں کو منتقل کردیا جانا چاہئے۔ مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے آزادانہ کام کو، جو خود اپنی پہل پر تہذیبی تعلیمی تنظیمیں قائم کریں، ریاستی مرکز کی طرف سے بھی اور میونسپل مرکزوں کی طرف سے بھی پوری اختیاری دی جانی چاہئے۔

''ریاستی کمیشن کا کام میونسپل اور پرائیوٹ اداروں کےلئے، خاص طور سے ان کےلئے جو طبقاتی کردار رکھتے ہیں اور جنھیں مزدوروں نے قائم کیا ہے، ایک رابطے اور مددگار کی حیثیت رکھنا، ان کو مالی، نظریاتی اور اخلاقی امداد دینا ہے۔

ریاستی کمیٹی برائے عوامی تعلیم

''انقلاب کے شروع ہی سے ریاستی کمیٹی برائے عوامی تعلیم نے، جو اپنی ترتیب کے اعتبار سے قابل برداشت حد تک جمہوری ادارہ ہے اور ماہرین کے اعتبار سے مالامال ہے، بیش‌قیمت قانونی پروجکٹوں کا پورا سلسلہ مرتب کیا تھا۔ ریاستی کمیشن اس کمیٹی کے اشتراک کی مخلصانہ خواہش رکھتی ہے۔

''کمیشن نے کمیٹی کے بیورو سے درخواست کی ہے کہ مندرجہ ذیل پروگرام کی تکمیل کےلئے کمیٹی مذکور کا ایک غیرمعمولی اجلاس فوراً منعقد کیا جائے۔

''۱۔ زیادہ جمہوری بنانے کے معنوں میں کمیٹی میں نمائندگی کے قوانین پر نظرثانی۔

''۲۔ کمیٹی کے حقوق کو وسیع‌تر بنانا اور کمیٹی کو ان قانونی پروجکٹوں کی تشریح کےلئے ایک بنیادی ریاستی انسٹی‌ٹیوٹ میں تبدیل کردینا جن کا مقصد روس میں پبلک درس و تعلیم کو ازسرنو منظم کرنا ہے۔

''۳۔ نئے ریاستی کمیشن کے ساتھ مل کر ان قوانین پر نظرثانی کرنا جو کمیٹی اب تک بنا چکی ہے۔ یہ نظرثانی اس حقیقت کا

تقاضا ہے کہ ان کو مرتب کرنے میں کمیٹی مذکور کو سابق وزارتوں کی بورژوا روح کو ملحوظ رکھنا پڑا تھا جس نے اس میں، اس کی اس محدود شکل میں بھی رکاوٹ ڈالی۔

''اس نظرثانی کے بعد ان قوانین کو کسی افسرانہ ضابطہ پرستی کے بغیر انقلابی طریقے سے نافذ کردیا جائےگا۔

ماہرین اصول تعلیم اور سماج

''ریاستی کمیشن ماہرین اصول تعلیم کو عوام یعنی ملک کے مالکوں کی تعلیم کے باعزت کام کی دعوت دیتا ہے۔

''کسی بھی طاقت کو عوام کی تعلیم کے دائرے میں ایک بھی اقدام ان لوگوں کے باتوجہ غوروخوض کے بغیر نہ کرنا چاہئے جو ماہرین اصول تعلیم کی نمائندگی کرتے ہیں۔

''دوسری طرف صرف ماہرین کے تعاون کے ذریعے ہی فیصلہ کسی طرح نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں عام تعلیم کے اداروں کی اصلاح بھی شامل ہے۔

''سماجی قوتوں کے ساتھ ماہرین اصول تعلیم کا تعاون — اس طرح کمیشن اپنی تشکیل میں بھی، ریاستی کمیٹی میں اور اپنی ساری سرگرمیوں میں بھی کام کرےگا۔

''اپنے پہلے فریضے کے طور پر کمیشن ٹیچروں کی اور سب سے پہلے ان بہت ہی غریب لیکن ثقافت کے کام کے تقریباً سب سے اہم معاونوں یعنی ابتدائی اسکول کے عوامی ٹیچروں کی حیثیت بہتر بنانے کو سمجھتا ہے۔ ان کے حق بجانب مطالبوں کو فوراً اور کسی بھی قیمت پر پورا کیا جانا چاہئے۔ اسکولوں کے پرولتاریہ نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس کی تنخواہ بڑھاکر ۱۰۰ روبل ماہانہ کردی جائے لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ روسی عوام کی غالب اکثریت کے ٹیچروں کو اب اور زیادہ غریبی میں رکھنا شرمناک ہے۔

''لیکن حقیقی جمہوریت صرف خواندگی پر، عام ابتدائی درس پر رک نہیں سکتی۔ اسے کئی درجوں والے یکساں غیرمذہبی اسکول منظم کرنے کی کاوش کرنی چاہئے۔ آدرش ہے سارے شہریوں کےلئے مساوی اور اگر ممکن ہو تو اعلی تعلیم۔ جب تک ہر

شخص کےلئے اس خیال کی تکمیل نہیں ہوتی اس وقت تک اسکولی تعلیم کے سارے درجوں سے ہوتے ہوئے یونیورسٹی تک کے قدرتی عبور — ایک بلندتر مرحلے تک عبور — کا دار و مدار پوری طرح طالب‌علم کے رجحان پر ہونا چاہئے نہ کہ اس کے خاندان کے وسائل پر۔

''درس کی صحیح معنوں میں جمہوری تنظیم کا مسئلہ ایسے ملک میں خاص طور سے مشکل ہے جسے ایک طویل، مجرمانہ شہنشاہی جنگ نے مفلس بنا دیا ہے۔ لیکن مزدوروں کو، جنھوں نے اقتدار سنبھالا ہے، یاد رکھنا چاہئے کہ بہتر زندگی کےلئے اور روحانی نشوونما کےلئے ان کی جدوجہد میں تعلیم ان کے سب سے بڑے آلۂ کار کی طرح کام کرےگی۔ عوامی بجٹ کی دوسری دفعات میں کمی کرنے کی چاہے کتنی ہی ضرورت ہو، تعلیم پر اخراجات ضرور زیادہ ہونے چاہئیں۔ بڑا تعلیمی بجٹ ایک قوم کی شان اور اس کا مایۂ افتخار ہوتا ہے۔ روس کے آزاد اور رائےدہی کا حق رکھنے والے عوام اس بات کو نہیں بھولیں‌گے۔

''ناخواندگی اور جہالت کے خلاف لڑائی بچوں اور نوجوانوں کی اسکولی تعلیم کے اچھے قیام تک محدود نہیں رہ سکتی۔ بالغ بھی اپنے آپ کو ایک ایسے انسان کے موقف سے نکالنے کے خواہاں ہوں‌گے جو پڑھ لکھ نہیں سکتا۔ بالغوں کے اسکول کو عوامی درس کے عام منصوبے میں ایک نمایاں جگہ حاصل ہونی چاہئے۔

آئین‌ساز اسمبلی

''آئین‌ساز اسمبلی بلاشبہ جلد ہی اپنا کام شروع کرےگی۔ صرف وہی ہمارے ملک میں قومی اور سماجی زندگی کے نظم کو مستقل طور پر قائم کر سکتی ہے اور اس کے ساتھ ہی عوامی تعلیم کی تنظیم کے عام کردار کا بھی تعین کرسکتی ہے۔

''لیکن اب جب اقتدار سوویتوں کے پاس آگیا ہے تو آئین‌ساز اسمبلی کا واقعی جمہوری کردار یقینی ہوگیا ہے۔ ریاستی کمیشن، ریاستی کمیٹی پر تکیہ کرتے ہوئے، جس پالیسی پر عمل کرےگا اس میں آئین‌ساز اسمبلی کے زیراثر بہ‌مشکل ہی کوئی ردوبدل ہوگی۔ اس کا پہلے سے تعین کئے بغیر، نئی حکومت اس دائرے میں اقدامات

کے ایک سلسلے پر عمل کرنے کو اپنے حقوق کے دائرے میں سمجھتی ہے جس کا مقصد جلد سے جلد ملک کی روحانی زندگی کو متحول اور روشن کرنا ہو۔

وزارت

"درمیانی وقفے میں موجودہ کام وزارت برائے عوامی تعلیم کے ذریعے ہونا چاہئے۔ اس کی تشکیل و تعمیر میں ساری ضروری تبدیلیوں کے ذمے دار سوویتوں کی عاملہ کمیٹی کا منتخب کردہ ریاستی کمیشن اور ریاستی کمیٹی ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ عوامی تعلیم کے دائرے میں ریاستی مجاز کا نظم آئین‌ساز اسمبلی قائم کرے‌گی۔ اس وقت تک وزارت کو ریاستی کمیٹی کےلئے بھی اور ریاستی کمیشن برائے عوامی تعلیم کےلئے بھی عاملہ مشینری کا رول ادا کرنا پڑے‌گا۔

"ملک کی حفاظت کی ضمانت اس کی ساری پرقوت اور صحیح معنوں میں جمہوری قوتوں کے تعاون میں ہے۔

"ہم کو یقین ہے کہ محنت‌کش عوام اور دیانتدار روشن خیال دانشوروں کی توانا کوششیں ملک کو اس کے تکلیف‌دہ بحران سے نکال کر، مکمل جمہوریت سے ہوتے ہوئے سوشلزم اور قوموں کی برادری کے دور تک لےجائیں‌گی۔

عوامی کمیسار برائے تعلیم
لوناچارسکی

پتروگراد، ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۷ء۔"

"ترتیب کے بارے میں فرمان جس کے مطابق قوانین کی توثیق اور اشاعت ہونی ہے

"۱۔ آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد تک قوانین کی توثیق اور اشاعت اسی ترتیب سے ہوگی جسے مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی کل‌روس کانگرس کی چنی ہوئی موجودہ مزدوروں اور کسانوں کی عارضی حکومت نے زیر نظر فرمان میں مرتب کیا تھا۔

"۲ - ہر بل کو متعلقہ وزارت، باقاعدہ طور پر مختار بنائے ہوئے عوامی کمیسار کے دستخط کے ساتھ حکومت کے غور و خوض کےلئے پیش کرتی ہے یا اسے حکومت سے وابستہ قانون‌ساز شعبہ، شعبے کے سربراہ کے دستخط کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

"۳ - حکومت جب اس کی توثیق کردیتی ہے تو فرمان پر، اس کے قطعی ایڈیشن میں، روسی جمہوریہ کے نام پر عوامی کمیساروں کی کونسل کا صدر دستخط کرتا ہے، یا اس کی جانب سے وہ عوامی کمیسار جس نے اسے حکومت کے غور و خوض کے لئے پیش کیا تھا، اور تب اسے شائع کردیا جاتا ہے۔

"۴ - سرکاری 'مزدوروں اور کسانوں کی حکومت کا اخبار، میں اس کی اشاعت کی تاریخ اس کے قانون ہو جانے کی تاریخ ہوتی ہے۔

"۵ - فرمان میں، اشاعت کی تاریخ سے مختلف، کوئی تاریخ مقرر کی جا سکتی ہے جو وہ قانون ہوجائےگا، یا اسے تار کے ذریعے جاری اور نافذ کیا جا سکتا ہے، جس صورت میں تار کی اشاعت پر ہر علاقے میں سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ قانون ہوگیا۔

"۶ - حکومت کے قانون‌سازی کے ایکٹوں کو ریاستی سینیٹ کے ذریعے جاری‌ونافذ کرنے کا طریقہ ختم کیا جاتا ہے۔ عوامی کمیساروں کی کونسل سے وابستہ قانون‌ساز شعبہ وقفے وقفے سے حکومت کے ان ضوابط و احکامات کا ایک مجموعہ جاری کرتا ہے جو قانون کی قوت رکھتے ہیں۔

"۷ - مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی مرکزی عاملہ کمیٹی ("تسےای‌کا") کو کسی بھی حکومتی فرمان کو منسوخ کرنے، بدلنے یا کالعدم قرار دینے کا ہر وقت حق ہے۔

روسی جمہوریہ کے نام پر،
عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر،
و - اولیانوف (لینن) - "

۴

شراب کا مسئلہ

فوجی انقلابی کمیٹی کا جاری کردہ حکم

''۱ - تاوقتیکہ دوسرا حکم نہ جاری ہو، الکحل اور الکحل والی مشروبات کی پیداوار ممنوع قرار دی جاتی ہے -

''۲ - الکحل اور الکحل والی مشروبات پیدا کرنےوالے تمام لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ماہ رواں کی ۲۷ ویں تاریخ تک اپنے گوداموں کے صحیح محل وقوع کی اطلاع دےدیں -

''۳ - اس حکم کی خلاف‌ورزی کرنےوالے سارے مجرموں پر فوجی انقلابی عدالت میں مقدمہ چلایا جائےگا -

فوجی انقلابی کمیٹی،،

۵

حکم نمبر ۲

فن‌لینڈ گارد کی محفوظ رجمنٹ کی کمیٹی کی جانب سے واسیلی‌اوستروف کی ساری عمارتی کمیٹیوں اور شہریوں کے نام

''بورژوازی نے پرولتاریہ سے لڑنے کا ایک بہت ہی بھیانک طریقہ چنا ہے - اس نے شہر کے مختلف حصوں میں شراب کے بڑے بڑے گودام قائم کئے ہیں اور سپاہیوں میں شراب تقسیم کرتی ہے - اس طرح وہ انقلابی فوج کی صفوں میں بےاطمینانی پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے -

''بذریعہ ہذا تمام عمارتی کمیٹیوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس حکم کو چسپاں کرنے کے بعد تین گھنٹوں کی مدت میں وہ ذاتی اور رازدارانہ طور پر فن‌لینڈ گارد کی رجمنٹ کی کمیٹی کے صدر کو، اپنی عمارت میں شراب کی مقدار کے متعلق مطلع کردیں‌گے -

''جو لوگ اس حکم کی خلاف‌ورزی کریں‌گے انہیں گرفتار کیا جائےگا اور ان پر ایک بیرحم عدالت میں مقدمہ چلایا جائےگا اور

ان کی جائیداد ضبط کرلی جائےگی، اور شراب کا جو ذخیرہ دریافت ہوگا اسے اس انتباہ کے ۲ گھنٹے بعد ڈائناماٹ سے اڑا دیا جائےگا اس‌لئے کہ زیادہ نرم اقدامات سے، جیسا کہ تجربہ ثابت کرتا ہے، خاطرخواہ نتائج نہیں برآمد ہوتے۔

''یاد رہے کہ دھماکے سے پہلے کوئی اور انتباہ نہیں کیا جائےگا۔

فن‌لینڈ گارڈ کی رجمنٹ کی کمیٹی،،

ضمیمہ باب ۹

۱

''فوجی انقلابی کمیٹی کی بلیٹن نمبر ۲

''۳۰ اکتوبر (۱۲ نومبر) کی شام کو کیرنسکی نے انقلابی فوجوں کو ایک تجویز بھیجی — کہ وہ 'اپنے ہتھیار ڈال دیں'۔ کیرنسکی کے آدمیوں نے توپخانے سے گولےباری کی۔ ہمارے توپخانے نے جواب دیا اور دشمن کو خاموش ہوجانے پر مجبور کردیا۔ کزاکوں نے جارحانہ کارروائی شروع کردی۔ جہازیوں، سرخ گاردوالوں اور سپاہیوں کی مہلک فائرنگ نے کزاکوں کو پسپا ہونے پر مجبور کردیا۔ ہماری بکتربند گاڑیاں دشمن کی صفوں میں گھس گئیں۔ دشمن بھاگ رہا ہے۔ ہماری فوجیں پیچھا کررہی ہیں۔ کیرنسکی کو گرفتار کرنے کا حکم دیا جا چکا ہے۔ زارسکویے سیلو پر انقلابی فوجوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔

''لاتویائی رائفل‌مین: فوجی انقلابی کمیٹی کو بالکل صحیح صحیح اطلاع ملی ہے کہ بہادر لاتویائی رائفل‌مین محاذ سے پہنچ گئے ہیں اور انھوں نے کیرنسکی کے غول کے عقب میں مورچہ لےلیا ہے۔

انقلابی فوجی کمیٹی کے اسٹاف کی جانب سے

''گاتچینا اور زارسکویے سیلو پر کیرنسکی کے دستوں کے قبضے کی وضاحت یوں کی جا سکتی ہے کہ ان جگہوں پر توپخانے اور

مشین گنوں کا مکمل فقدان تھا جب کہ کیرنسکی کے سوار دستے کے پاس شروع ھی سے توپخانہ تھا۔

''آخری دو دن ھمارے اسٹاف کے زبردست کام کے دن تھے، انقلابی فوجوں کےلئے بندوقوں، مشین گنوں، لڑائی کے میدان کے ٹیلی‌فونوں کی فراھمی کے کام کے۔ جب یہ کام، محلہ سوویتوں اور کارخانوں (پوتیلوف کارخانے، اوبوخوف وغیرہ) کی پرقوت امداد سے پورا ھوگیا تو متوقع مقابلے کے سوال میں کسی شک کی گنجائش نہیں رہ گئی۔ انقلابی فوج کی طرف نہ صرف یہ کہ مقدار میں زائد سامان اور پتروگراد جیسی طاقتور مادی بنیاد تھی بلکہ ایک زبردست اخلاقی برتری بھی تھی۔ پتروگراد کی ساری رجمنٹوں نے بےانتہا جوش کے ساتھ مورچے سنبھالے۔ گیریسن کانفرنس نے ۵ سپاھیوں پر مشتمل ایک کنٹرول کمیشن چنا اور اس طرح کمانڈر انچیف اور گیریسن کے درمیان مکمل اتحاد قائم کرلیا۔ گیریسن کانفرنس میں فیصلہ کن اقدام شروع کرنے کا متفقہ فیصلہ کیا گیا۔

''۳۰ اکتوبر کو توپخانے کی گولےباری نے ۳ بجے سہ پہر تک میں غیرمعمولی زور پکڑلیا۔ کزاک بالکل پست ھمت ھوگئے۔ ان کا ایک ایلچی کراسنویے سیلو کے دستے کے اسٹاف میں آیا اور اس نے فائرنگ بند کرنے کی تجویز کی اور دھمکی دی کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو 'فیصلہ کن، اقدامات کئے' جائیں‌گے۔ اسے جواب دیا گیا کہ فائرنگ تبھی رکےگی جب کیرنسکی ھتھیار ڈال دےگا۔

''جو مقابلہ ھوا اس میں فوجوں کے سارے حصوں، جہازیوں، سپاھیوں اور سرخ گاردوالوں نے بےانتہا جرأت کا ثبوت دیا۔ جہازی اس وقت تک بڑھتے رھے جب تک ان کے سارے کارتوس ختم نہیں ھوگئے۔ زخمیوں اور ھلاک ھونےوالوں کی تعداد ابھی طے نہیں ھوئی لیکن انقلاب دشمن فوجوں میں یہ زیادہ ھے جنھیں ھماری ایک بکتربند گاڑی نے بہت زیادہ نقصانات پہنچائے۔

''کیرنسکی کے اسٹاف نے ڈرکر، کہ وہ گھیر لیا جائےگا، پسپائی کا حکم دیا لیکن اس پسپائی نے جلد ھی بدنظمی کی نوعیت اختیار کرلی۔ ۱۲ — ۱۱ بجے رات تک زارسکویے سیلو پر وائرلیس اسٹیشن سمیت، پوری طرح سوویت فوجوں نے قبضہ کرلیا۔ کزاک گاتچینا اور کولپینو کی طرف پسپا ھوگئے۔

''فوجوں کی عالی ہمتی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ پسپا ہونےوالے کزاکوں کا پیچھا کرنے کا حکم دےدیا گیا ہے۔ زارسکویے سیلو اسٹیشن سے محاذ کو اور سارے روس کی مقامی سوویتوں کو فوراً ایک ریڈیو تار بھیج دیا گیا۔ (مزید تفصیلات ترسیل کی جائیں‌گی...)''

۲

پتروگراد میں ۱۳ نومبر (۳۱ اکتوبر) کے واقعات

پتروگراد سوویت کی میٹنگ میں زینوویف نے کہا:

''دشمن کو صرف قوت سے توڑا جاسکتا ہے۔ خطرہ اس میں ہے کہ ہم مطمئن نہ ہوں یہ سوچ کر کہ لڑائی ختم ہوچکی ہے۔ کزاکوں کو اپنی طرف لانے کےلئے ہر پرامن ذریعے کو نہ آزمانا ہمارے لئے جرم ہوگا... بلاشبہ اس کی ہر کوشش کی جائےگی، لیکن دوسری طرف یہ ایک جرم ہوگا اگر ہم سرخ گاردوالوں اور سپاہیوں کو یہ یقین دلاکر کہ وفد در وفد بھیج کر معاملہ ٹھیک ہوجائےگا ان کی بیداری کم کردیں۔ کل اگر شہر میں امن و امان تھا تو یہ نتیجہ ہے فوجی فتح کا، یعنی یونکروں کی بغاوت کچل دینے کا...

''جنگ بند ہونے کی خبر قبل‌از وقت ہے۔

''ہمارا اسٹاف عارضی صلح کرنے کےلئے اس وقت تیار ہوگا جب دشمن کوئی نقصان نہ پہنچا سکےگا...

''اس وقت ہماری فتح کا اثر نئے سیاسی حالات کو جنم دے رہا ہے... سوشلسٹ انقلابی آج بعض بالشویکوں کو نئی حکومت میں شامل کرنے پر مائل ہیں... ایک فیصلہ‌کن فتح ناگزیر ہے تاکہ جو لوگ ہچکچا رہے ہیں انہیں کوئی اور ہچکچاہٹ نہ رہ جائے...''

میونسپل دوما میں ساری توجہ نئی حکومت کی تشکیل پر مرکوز تھی۔

کادیت شنگاریف نے اعلان کیا کہ میونسپلٹی کو بالشویکوں کے ساتھ کسی معاہدے میں حصہ نہ لینا چاہئے... ''سودائیوں کے ساتھ کوئی بھی معاہدہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک وہ اپنے

ہتھیار نہ ڈال دیں اور آزاد قانونی عدالتوں کے مجاز کو تسلیم نہ کریں...''

''یدنستوہ'' گروپ کی جانب سے یارتسیف نے اعلان کیا کہ بالشویکوں کے ساتھ کوئی بھی معاہدہ کرنا ایک بالشویک فتح کے برابر ہوگا...

میئر شرائدر نے سوشلسٹ انقلابیوں کی جانب سے بیان دیا کہ وہ بالشویکوں کے ساتھ ہر طرح کے معاہدوں کے خلاف ہیں... ''جہاں تک ایک حکومت کا سوال ہے تو اسے عوامی مرضی میں سے ابھرنا چاہئے اور چونکہ عوامی مرضی میونسپل انتخابات میں ظاہر کی جاچکی ہے اس‌لئے جو عوامی مرضی ایک حکومت کی تخلیق کرسکتی ہے وہ فی‌الواقعہ دوما میں مرکوز ہے...''

دوسرے مقرروں کے بعد، جن میں سے صرف منشویک بین‌الاقوامیت‌پسند اس بات کے حق میں تھے کہ نئی حکومت میں بالشویکوں کی شمولیت پر غور کیا جائے، دوما نے ووٹ دیا کہ اپنے نمائندے کو ''ویکژیل'' والی کانفرنس میں رہنے دیا جائے لیکن اس پر اصرار کیا جائے کہ تمام چیزوں سے پہلے عارضی حکومت بحال ہو اور بالشویکوں کو نئے اقتدار سے باہر رکھا جائے...

۳

کمیٹی برائے نجات ملک و انقلاب کو کراسنوف کا جواب

''آپ کے تار کے جواب میں، جس میں فوراً جنگ بند کرنے کی تجویز کی گئی تھی، سپریم کمانڈر، مزید بیکار خونریزی نہ چاہتے ہوئے، حکومت اور باغیوں کی فوجوں کے درمیان بات‌چیت شروع کرنے اور تعلقات قائم کرنے پر رضامند ہیں۔ وہ باغیوں کے جنرل اسٹاف کو تجویز کرتے ہیں کہ باغی اپنی رجمنٹوں کو پتروگراد واپس بلا لیں، لیگووہ — پلکووہ — کولپینو کی لائن کے غیرجانبدار ہونے کا اعلان کردیں اور حکومت کی سوار فوج کی ہراول گارد کو، نظم و ضبط قائم کرنے کے مقصد کےلئے، زارسکویے سیلو میں داخل

ہونے دیں۔ اس تجویز کا جواب ہمارے ایلچیوں کے ہاتھ میں کل صبح آٹھ بجے سے پہلے پہنچ جانا چاہئے۔

تیسری گیڑسوار کور کے کمانڈر انچیف
جنرل میجر کراسنوف،،

۴

زارسکویے سیلو کے واقعات

جس شام کو کیرنسکی کی فوجیں زارسکویے سیلو سے پسپا ہوئیں اسی دن کچھ پادریوں نے شہر کی سڑکوں پر ایک مذہبی جلوس نکالا اور شہریوں کو مخاطب کرکے تقریریں کیں جن میں انہوں نے لوگوں سے جائز اقتدار یعنی عارضی حکومت کی حمایت کرنے کو کہا۔ جب کزاک پسپا ہوگئے اور اولین سرخ گاردوالے شہر میں داخل ہوئے تو گواہوں نے اطلاع دی کہ پادریوں نے لوگوں کو سوویتوں کے خلاف بھڑکایا تھا اور رسپوتین کی قبر پر، جو شاہی محل کے پچھواڑے واقع ہے، عبادت کی تھی۔ ایک پادری، فادر ایوان کوچوروف کو گرفتار کیا گیا اور غضبناک سرخ گارد والوں نے انہیں گولی ماردی...

سرخ گاردوالے جیسے ہی شہر میں داخل ہوئے ویسے ہی بجلی کی روشنیاں بند کردی گئیں اور سڑکوں پر بالکل اندھیرا چھا گیا۔ سوویت فوجوں نے بجلی گھر کے ڈائرکٹر لوبووچ کو گرفتار کرلیا اور سوال کیا کہ بتیاں کیوں بند کی گئی تھیں۔ کچھ دیر بعد وہ اسی کمرے میں، جہاں انہیں بند کیا گیا تھا، اپنے ہاتھ میں ریوالور لئے پائے گئے جس کی گولی اپنی کنپٹی میں ماری تھی۔

پتروگراد کے بالشویک دشمن اخباروں میں دوسرے دن یہ سرخی نظر آئی: ''پلیخانوف کا بخار، ۳۹ ڈگری!،، پلیخانوف زارسکویے سیلو میں رہتے تھے جہاں وہ بیمار اور فراش تھے۔ سرخ گارد والے پہنچے اور انہوں نے اسلحوں کےلئے تلاشی لی اور پلیخانوف سے پوچھ گچھ کی۔ انہوں نے پوچھا: ''آپ کا تعلق سماج کے کس طبقے سے ہے؟،،

پلیخانوف نے جواب دیا: ''میں انقلابی ہوں جس نے آزادی کی جدوجہد میں اپنی زندگی کے ۴۰ سال صرف کئے ہیں!''

ایک مزدور نے کہا: ''خیر اب تو آپ نے خود کو بورژوازی کے ہاتھوں بیچ دیا ہے!''

روسی سوشل ڈیموکریسی کے بانی پلیخانوف کو اب مزدور بھول چکے تھے!

٥

سوویت حکومت کی اپیل

''گاتچینا کے دستوں نے، جنہیں کیرنسکی نے دھوکا دیا، ہتھیار ڈال دئے ہیں اور کیرنسکی کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انقلاب دشمن مہم کا سرغنہ کیرنسکی فرار ہوگیا ہے۔ فوج نے، زبردست اکثریت سے، سوویتوں کی دوسری کل‌روس کانگرس کے اور اس کی قائم کردہ حکومت کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ سوویت حکومت کو فوج کی وفاداری کا یقین دلانے کےلئے محاذ سے بیسیوں ڈیلی گیٹ بہ سرعت پتروگراد آئے ہیں۔ حقائق کی کسی طرح کی بھی توڑ مروڑ، انقلابی مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے خلاف کسی طرح کی بھی دروغ گوئی عوام کو شکست نہیں دے سکی۔ مزدوروں اور سپاہیوں کا انقلاب فتح‌مند ہے...

''جو فوجیں انقلاب‌دشمنی کے پرچم تلے مارچ کرتی ہیں ان سے 'تسےای کا' اپیل کرتی ہے اور انہیں مدعو کرتی ہے کہ وہ فوراً اپنے ہتھیار ڈال دیں — مٹھی بھر زمینداروں اور سرمایہ‌داروں کے مفاد میں اپنے بھائیوں کا خون اب اور نہ بہائیں۔ مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کا روس ان لوگوں پر لعنت بھیجتا ہے جو ایک لمحے کےلئے بھی عوام کے دشمنوں کے پرچم تلے رہتے ہیں...

''کزاکو! فتح‌مند عوام کی صفوں میں آجاؤ! ریلوے کارکنو، ڈاکیو، تاروالو — سب، سب لوگ عوام کی نئی حکومت کی حمایت کرو!''

ضمیمہ باب ۱۰

۱

کریملن کو نقصان

کریملن کو جو نقصان پہنچا اس کی میں نے خود اس وقت تصدیق کی جب میں بمباری کے فوراً بعد وہاں گیا۔ چھوٹا نکولائی محل کسی خاص اہمیت کی عمارت نہیں ہے اور اس میں کبھی کبھی کسی گرانڈ ڈچس کی طرف سے استقبالیہ دیا جاتا تھا۔ اسے یونکروں نے بارک بنا لیا تھا۔ اس پر نہ صرف یہ کہ بمباری کی گئی بلکہ اسے خاصی اچھی طرح لوٹا بھی گیا۔ خوش قسمتی سے اس میں خاص تاریخی اہمیت کی کوئی چیز نہ تھی۔

اسپینسکی جامع کلیسا کے ایک گنبد میں ایک گولے سے سوراخ ہو گیا تھا لیکن چھت کی چند فٹ پچی‌کاری کے علاوہ اور کسی چیز کو نقصان نہیں پہنچا۔ بلاگاویشنسکی جامع کلیسا کی دہلیز کی دیواری تصویریں ایک گولے سے بری طرح خراب ہوگئیں۔ ایک اور گولا ایوان ویلیکی گھنٹا گھر کے کونے پر پڑا۔ چودوف خانقاہ پر تقریباً ۳۰ بار گولے پڑے لیکن صرف ایک گولا ایک کھڑکی سے اندر گیا، دوسروں سے بس کھڑکی کے گرد بنے ہوئے اینٹوں کے حاشیے اور چھت کی کارنسیں ٹوٹیں۔

اسپاسکی دروازے کے اوپر کی گھڑی چکناچور ہوگئی۔ تروئتسکی دروازہ مجروح ہوا لیکن آسانی سے اس کی مرمت کی جا سکتی تھی۔ نیچے میناروں میں سے ایک کا اینٹوں کا شکھر ٹوٹ گیا تھا۔

سینٹ باسیل کلیسا اور اسی طرح بڑے شہنشاہی محل کو کوئی گزند نہیں پہنچی تھی جس کے تہ‌خانوں میں ماسکو اور پتروگراد کے بیش‌قیمت مخزن اور خزانے میں جواہرات خاص رکھے تھے۔ ان جگہوں میں کوئی داخل ہی نہیں ہوا تھا۔

لوناچارسکی کا اعلان

''کامریڈو! تم اس ملک کے نوجوان مالک ہو اور اگرچہ اس وقت تمھیں بہت کچھ کرنا اور سوچنا ہے پھر بھی تمھیں یہ جاننا چاہئے کہ اپنے فنی اور سائنسی خزانوں کی مدافعت تم کو کیسے کرنی ہے۔

''کامریڈو! جو کچھ ماسکو میں ہورہا ہے وہ ایک بھیانک ناقابل تلافی بدنصیبی ہے... خانہ‌جنگی کے دوران میں شہر کے بہت سے حصوں پر بمباری کی گئی۔ آگ لگ گئی، تباہی و بربادی ہوئی۔ پرتشدد جدوجہد اور تباہ‌کن جنگ کے ان دنوں میں کمیسار برائے تعلیم‌عامہ ہونا خاص طور سے تکلیف‌دہ ہے۔ مجھے صرف سوشلزم کی، جو ایک نئی اور برتر ثقافت کا سرچشمہ ہے، فتح کی امید سے راحت ملتی ہے۔ مجھ پر عوام کی فنی دولت کی حفاظت کرنے کی ذمہ‌داری عائد ہوتی ہے... چونکہ میں اپنے عہدے پر رہنے کے لائق نہیں ہوں، جہاں میں کوئی اثر نہیں رکھتا تھا، اس لئے میں نے استعفا دے‌دیا۔ *

''لیکن کامریڈو! میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میری مدد کرو... ہمارے ملک کی خوبصورتی کو اپنے لئے اور اپنی اولاد کےلئے برقرار رکھو، عوام کی جائیداد کے متولی بنو۔

''جلد، بہت جلد، انتہائی جاہل بھی، وہ جنھیں اتنے عرصے تک جاہل رکھا گیا ہے، بیدار ہوں‌گے اور سمجھیں‌گے کہ فن خوشی، توانائی اور دانش کا کیسا سرچشمہ ہوتا ہے...

عوامی کمیسار برائے تعلیم
لوناچارسکی

۳ نومبر ۱۹۱۷ء۔''

---

* لوناچارسکی عوامی کمیسار برائے تعلیم کے عہدے پر برقرار رہے۔ (ایڈیٹر)

بورژوازی کے لئے سوالنامہ

وارڈ، نمبر ... خاندانی نام... اپنا نام... عمارتی کمیٹی، نمبر ...

پتہ... عمارت نمبر ... فلیٹ نمبر ...

جنس	عمر	رسد جو پاس موجود ہے			
		کپڑے	آرشن	بنے بنائے کپڑے	تعداد
ماہانہ اوسط		انڈرویر کے لئے سوٹ کے لئے اوورکوٹ کے لئے		اوورکوٹ : جاڑوں کے گرمیوں کے ہلکے جاڑوں کے ڈریس اور سوٹ انڈرویر جوتے	
آمدنی	خرچ				
ماہانہ کرایہ					
فلیٹ	کمرہ				
		دوسری قسمیں		جوتوں کے بالاپوش	

میں راقم الحروف اعلان کرتا ہوں کہ یہاں جو معلومات دی گئی ہیں وہ سچ ہیں اور یہ کہ مجھے یہ کارڈ کسی اور جگہ نہیں ملا۔

دستخط

دستخط کرایہ‌دار

ماسکو ... ۱۹۱ء

عمارتی کمیٹی کی مہر *

---

* یہ کاغذ جان ریڈ کے بنائے ہوئے فوٹو سے چھاپا گیا ہے۔ جان ریڈ اس پر زور دیتے ہیں کہ ماسکو فوجی انقلابی کمیٹی کے حکم کے مطابق بورژوازی سے جو سامان لیا گیا تھا اسے غریب‌ترین مزدوروں اور سپاہیوں میں تقسیم کیا جانا تھا۔ (ایڈیٹر)

انقلابی مالیاتی اقدامات

حکم

"مزدوروں اور سپاہیوں کی سوویت سے وابستہ فوجی انقلابی کمیٹی نے جو اختیارات مجھے ودیعت کئے ہیں ان کی بنا پر میں فرمان جاری کرتا ہوں کہ:

"۱ - سب بینک اور ان کی شاخیں، مرکزی ریاستی سیونگ بینک اور اس کی شاخیں اور ڈاک اور تار گھروں کے سیونگ بینک ۹ نومبر سے خاص حکم تک ۱۱ بجے سے ایک بجے تک کھلیں گے۔

"۲ - کرنٹ اکاؤنٹ میں اور سیونگ کی کتابوں پر مندرجہ بالا ادارے اگلے ہفتے کے دوران میں ہر شخص کو جس کا اکاؤنٹ ہے ۱۵۰ روبل سے زیادہ نہیں ادا کریں گے۔

"۳ - کرنٹ اکاؤنٹ اور سیونگ بینک کی کتابوں پر، نیز ساری قسموں کے دوسرے اکاؤنٹوں پر ۱۵۰ روبل سے زیادہ کی ادائگی اگلے تین دنوں یعنی ۹، ۱۰ اور ۱۱ نومبر کے دوران میں صرف مندرجہ ذیل صورتوں میں کی جائے گی:

"(الف) فوجی تنظیموں کے اکاؤنٹوں پر ان کی ضرورتوں کی تشفی کے لئے،

"(ب) ملازموں کی تنخواہوں اور مزدوروں کی اجرتوں کی ادائگی کے لئے فیکٹری کمیٹیوں یا ملازمین کی سوویتوں کی تصدیق کردہ جدول اور فہرستوں کے مطابق جن پر کمیساروں، یا فوجی انقلابی کمیٹی کے اور محلہ فوجی انقلابی کمیٹیوں کے نمائندوں کی تصدیق و دستخط ہوں۔

"۴ - ڈرافٹوں پر ۱۵۰ روبل سے زیادہ نہیں ادا کئے جائیں گے۔ باقی رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع کرلی جائے گی جس سے ادائگی موجودہ فرمان کی طے کردہ ترتیب سے ہوگی۔

"۵ - ان تین دنوں کے درمیان بینک کاری کی دوسری تمام کارروائیاں ممنوع قرار دی جاتی ہیں۔

"۶ - سارے اکاؤنٹوں میں روپئے کی کسی بھی رقم کی وصولی کی اجازت ہے۔

"۷ - شق ۳ میں جس استناد کا ذکر کیا گیا ہے اس کی سند دینے کےلئے مالیاتی کونسل کے نمائندے اپنا دفتر ایلینکا سڑک پر اسٹاک اکسچینج کی عمارت میں ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک لگائیں گے۔

"۸ - بینک اور سیونگ بینک دن کے نقد کاروبار کا میزان ۵ بجے تک سوویت صدر دفتر واقع اسکوبلیف چوک میں فوجی انقلابی کمیٹی کو مالیاتی کونسل کےلئے بھیج دیں گے۔

"۹ - ساری قسموں کے قرض کے اداروں کے سب ملازمین اور منیجر جو اس فرمان کی تعمیل کرنے سے انکار کریں گے وہ انقلاب اور پوری آبادی کے دشمنوں کی حیثیت سے انقلابی ٹریبونلوں کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ ان کے نام عام اطلاع کےلئے شائع کردئے جائیں گے۔

"۱۰ - سیونگ بینکوں اور بینکوں کی شاخوں کی کارروائی کو اس فرمان کی حدود کے اندر کنٹرول کرنے کےلئے محلہ فوجی انقلابی کمیٹیاں تین تین نمائندے چنیں گی اور ان کے کام کی جگہ مقرر کر دیں گی۔

فوجی انقلابی کمیٹی کے مکمل بااختیار کمیسار
شیوردن ماکسیمینکو"

ضمیمہ باب ۱۱

۱

اس باب کی تاریخی مجبوریاں

یہ باب کم‌وبیش دو مہینے کی مدت کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ اتحادیوں کے ساتھ بات‌چیت، جرمنوں کے ساتھ بات‌چیت اور جنگ بند کرنے اور بریست لیتوفسک میں صلح کی بات‌چیت کی شروعات کے دنوں نیز اس زمانے پر محیط ہے جب سوویت ریاست کی بنیادیں رکھی گئی تھیں۔

بہرحال اس کتاب میں ان بہت اہم تاریخی واقعات کو بیان اور ان کی تفسیر کرنا میرا مقصد نہیں ہے۔ ان کےلئے زیادہ جگہ درکار ہے اس‌لئے انہیں دوسری جلد "کورنیلوف سے بریست لیتوفسک تک" کےلئے محفوظ رکھا گیا ہے۔

تو میں نے اس باب میں اپنے آپ کو سوویت حکومت کی ان کوششوں تک محدود رکھا ہے جو اس نے ملک کے اندر اپنے سیاسی اقتدار کو مستحکم تر بنانے کےلئے کیں، اور میں نے معاندانہ خانگی عناصر پر اس کی پےدرپے فتوحات کا خاکہ پیش کیا ہے — جس عمل کو تباہ کن صلح بریست لیتوفسک نے عارضی طور پر روک دیا تھا۔

۲

روس کی قوموں کے حقوق کا اعلان نامہ

(دیباچہ)

''مزدوروں اور کسانوں کا اکتوبر انقلاب نجات کے مشترکہ پرچم تلے شروع ہوا۔

''کسان زمینداروں کے اقتدار سے نجات پا رہے ہیں اس‌لئے کہ اب زمین پر زمیندار کا حق جائیداد نہیں رہا — اسے ختم کردیا گیا ہے۔ سپاہی اور جہازی حاکم مزاج جنرلوں سے نجات پا رہے ہیں اس‌لئے کہ اب سے جنرل انتخاب کے ذریعے بنائے جائیں‌گے اور انھیں ان کے عہدے سے ہٹایا جا سکےگا۔ مزدور سرمایہ‌داروں کی مرضی اور من‌مانےپن سے نجات پا رہے ہیں اس‌لئے کہ اب سے ملوں اور فیکٹریوں پر مزدوروں کا کنٹرول قائم ہوگا۔ ہر وہ چیز جو جاندار ہے اور زندگی کی اہل ہے وہ قابل نفرت بیڑیوں سے نجات پا رہی ہے۔

''صرف روس کی قومیں رہ‌جاتی ہیں جنھوں نے ظلم‌وجبر اور من‌مانےپن کو بھگتا ہے اور بھگت رہی ہیں اور جن کی نجات فوراً شروع ہونی چاہئے، جن کی آزادی پرعزم اور قطعی طور پر برسرعمل لائی جانی چاہئے۔

''زارشاہی کے زمانے میں روس کی قوموں کو باقاعدہ ایک دوسرے کے خلاف ورغلایا جاتا تھا۔ اس طرح کی پالیسی کے نتائج سبھی کو معلوم ہیں: ایک طرف خونریزی اور منظم قتل عام اور دوسری طرف قوموں کی غلامی۔

''اس شرمناک پالیسی کو دوبارہ نہ اپنایا جا سکتا ہے نہ اپنایا

جائےگا۔ اب سے اس کی جگہ روس کی قوموں کی ایک رضاکارانہ اور دیانتدارانہ یونین کی پالیسی نافذ ہونی چاہئے۔

''سامراجیت کے دور میں، فروری انقلاب کے بعد، جب اقتدار کادیت بورژوازی کے ہاتھوں میں منتقل کیا گیا تو اشتعال‌انگیزی کی ننگی پالیسی کی جگہ روس کی قوموں پر بزدلانہ بےاعتمادی کی پالیسی، عیب‌جوئی کی، قوموں کی بےمعنی 'آزادی'، اور 'برابری' کی پالیسی نے لےلی۔ اس طرح کی پالیسی کے نتیجے سب کو معلوم ہیں: قومی دشمنی میں اضافہ، باہمی اعتماد میں کمی۔

''جھوٹ اور بےاعتمادی کی، عیب‌جوئی اور اشتعال انگیزی کی اس ناکارہ پالیسی کو ختم کیا جانا چاہئے۔ اب سے اس کی جگہ ایک علانیہ اور دیانتدارانہ پالیسی ہونی چاہئے جو روس کی قوموں کے مکمل باہمی اعتماد کی موجب بنے۔

''اس طرح کے اعتماد ہی کے نتیجے میں روس کی قوموں کی ایک دیانتدارانہ اور دیرپا یونین بنائی جا سکتی ہے۔

''صرف اسی طرح کی یونین کے نتیجے میں روس کی قوموں کے مزدوروں اور کسانوں کو متحد کرکے ایک ایسی انقلابی قوت بنایا جا سکتا ہے جو سامراجی ملک‌گیر بورژوازی کی ساری کوششوں کے خلاف مزاحمت کرسکتی ہے...

۱۵ (۲) نومبر ۱۹۱۷ء''

۳

فرامین

بینکوں کو قومی ملکیت بنانے کے بارے میں

''قومی معیشت کی باقاعدہ تنظیم کے، بینک کی منافع‌خوری کے مکمل خاتمے اور مزدوروں، کسانوں اور پوری محنت‌کش آبادی کو بینک‌کار سرمایے کے استحصال سے مکمل نجات دلانے کے مفاد میں اور روسی جمہوریہ کے ایک واحد قومی بینک کے قیام کے پیش‌نظر جو عوام کے اور غریب‌تر طبقوں کے حقیقی مفادات کو پورا کرے، مرکزی عاملہ کمیٹی ('تسےای کا') فیصلہ کرتی ہے کہ:

"۱ - بینک کاری کے کاروبار کے ریاستی اجارہ داری ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

"۲ - تمام موجودہ نجی مشترکہ حصےداری کے بینکوں اور بینک کار دفتروں کو اسٹیٹ بینک میں مدغم کیا جاتا ہے۔

"۳ - جن اداروں کو توڑ دیا گیا ہے ان کے اثاثے اور واجبات کو اسٹیٹ بینک اپنے ذمے لے رہا ہے۔

"۴ - اسٹیٹ بینک میں نجی بینکوں کے ادغام کی ترتیب ایک خاص فرمان کے ذریعے طے ہونی ہے۔

"۵ - نجی بینکوں کے امور کا عارضی انتظام اسٹیٹ بینک کے بورڈ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

"۶ - چھوٹی رقم کے اکاؤنٹ والوں کے مفادات کا تحفظ کیا جائے گا۔"

فوج کے سارے لوگوں کے عہدوں کی برابری کے بارے میں

"فوج میں سابق عدم مساوات کی تمام باقیات کو جلد اور فیصلہ کن طور سے ختم کرنے کے سلسلے میں انقلابی عوام کی مرضی کو پورا کرتے ہوئے عوامی کمیساروں کی کونسل فرمان جاری کرتی ہے کہ:

"۱ - فوج میں کارپورل کے عہدے سے لے کر جنرل کے عہدے تک تمام عہدے اور درجے ختم کئے جاتے ہیں۔ روسی جمہوریہ کی فوج اب آزاد اور مساوی شہریوں پر مشتمل ہے جنھیں انقلابی فوج کے سپاہی کا معزز خطاب حاصل ہے۔

"۲ - سابق عہدوں اور درجوں سے متعلق ساری مراعات نیز امتیاز کی ساری ظاہری نشانیوں کو ختم کیا جاتا ہے۔

"۳ - خطاب سے مخاطب کرنے کا طریقہ ختم کیا جاتا ہے۔

"۴ - سارے اعزازات، آرڈر اور امتیاز کی دوسری نشانیوں کو ختم کیا جاتا ہے۔

"۵ - افسر کے عہدے کے خاتمے کے ساتھ افسروں کی ساری علحدہ تنظیمیں ختم کی جاتی ہیں۔

"۶ - برسرعمل فوج میں اردلیوں کا جو نظام رائج ہے اسے ختم کیا جاتا ہے۔

''صراحت — اردلی صرف ہیڈکوارٹروں، ڈویژنوں کے دفتروں، کمیٹیوں اور دوسری فوجی تنظیموں کےلئے برقرار رہیں گے۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر،
و ۔ اولیانوف (لینن)۔

عوامی کمیسار برائے فوجی‌وبحری امور،
ن ۔ کریلینکو ۔

عوامی کمیسار برائے فوجی امور،
ن ۔ پودووئسکی۔

سکرٹری کونسل،
ن ۔ گوربونوف۔

۱۶ دسمبر ۱۹۱۷ء''

فوج میں انتخابی اصول اور مجاز کی تنظیم کے بارے میں

''۱ ۔ محنت‌کش عوام کی مرضی کی خدمت کرنےوالی فوج ان کے بلندترین نمائندے یعنی عوامی کمیساروں کی کونسل کی تابع ہوگی۔

''۲ ۔ فوجی یونٹوں اور جماعتوں کی حدود کے اندر مکمل مجاز سپاہیوں کی کمیٹیوں اور سوویتوں کو ودیعت کیا جاتا ہے۔

''۳ ۔ فوجوں کی زندگی اور سرگرمی کے وہ پہلو جو اب بھی کمیٹیوں کے دائرۂ اختیار میں ہیں اب باقاعدہ طور پر ان کے بلاواسطہ کنٹرول میں دئے جاتے ہیں۔ سرگرمی کی جن شاخوں پر کمیٹی کنٹرول نہیں سنبھال سکتی ان پر سپاہیوں کی سوویتوں کا کنٹرول قائم کیا جاتا ہے۔

''۴ ۔ کمان کرنےوالے اسٹاف اور افسروں کا انتخاب رائج کیا جاتا ہے۔ سارے کمانڈر، رجمنٹوں کے کمانڈروں تک اور ان کے سمیت، دستوں، پلٹنوں، کمپنیوں، اسکواڈرنوں، بیٹریوں، ڈویژنوں اور رجمنٹوں کے عام حق‌رائےدہی کے ذریعے چنے جائیں گے۔ رجمنٹ کے کمانڈر سے اوپر کے سارے کمانڈر اور سپریم کمانڈر تک اور اس کے سمیت، متعلقہ کمیٹیوں کی کانگرس یا کانفرنس چنےگی۔

''صراحت — لفظ ''کانفرنس،، سے متعلقہ کمیٹیوں کی اور عہدے میں ایک درجہ نیچے کی کمیٹیوں کے ڈیلی گیٹوں کی میٹنگ سمجھا جانا چاہئے۔ (مثلاً رجمنٹ کمیٹیوں کی اور کمپنی کمیٹیوں کے ڈیلی گیٹوں کی ایک ''کانفرنس،، ۔ مصنف۔)

''۵۔ رجمنٹ کے کمانڈر کے عہدے کے اوپر کے چنے ہوئے کمانڈر کی توثیق قریب ترین سپریم کمیٹی کو کرنی چاہئے۔

''صراحت — اگر کوئی سپریم کمیٹی کسی چنے ہوئے کمانڈر کی توثیق کرنے سے انکار کردے اور اس طرح کے انکار کے اسباب کا ایک بیان بھی دے تو اس صورت میں اگر نچلی کمیٹی اسی کمانڈر کو دوبارہ چن لے تو اس کی توثیق کرنا لازمی ہوگا۔

''۶۔ فوج کے کمانڈروں کا انتخاب فوج کی کانگرسیں کریں گی۔ محاذ کے کمانڈروں کا انتخاب متعلقہ محاذوں کی کانگرسیں کریں گی۔

''۷۔ تکنیکی نوعیت کے عہدوں پر، جن کے لئے خصوصی علم یا دوسری تیاری درکار ہو جیسے ڈاکٹر، انجینیر، ٹکنیک کار، تار مستری اور وائرلیس آپریٹر، ہوابیما، موٹر ڈرائیور وغیرہ، متعلقہ سروسوں کی یونٹوں کی کمیٹیاں صرف ایسے لوگوں کو چن سکتی ہیں جو درکار خصوصی علم رکھتے ہوں۔

''۸۔ چیف آف اسٹاف کا انتخاب ان لوگوں میں سے کیا جانا چاہئے جو اس عہدے کے لئے خاص فوجی تربیت حاصل کر چکے ہوں۔

''۹۔ اسٹاف کے دوسرے سارے ممبروں کو چیف آف اسٹاف مقرر کرے گا اور متعلقہ کانگرسیں ان کی توثیق کریں گی۔

''صراحت — خاص تربیت رکھنے والے تمام لوگوں کا اندراج ایک خاص فہرست میں ہونا چاہئے۔

''۱۰۔ یہ حق محفوظ رکھا جاتا ہے کہ ان تمام برسرکار کمانڈروں کو سروس سے سبکدوش کردیا جائے گا جنھیں سپاہی کسی بھی عہدے کے لئے نہ چنیں اور جنھیں اس وجہ سے عام فوجی قرار دیا جائے۔

''۱۱۔ سوائے ان فرائض منصبی کے جن کا تعلق کمان سے ہے باقی تمام فرائض منصبی، بہ استثنا معاشی محکموں کے عہدوں کے، متعلقہ منتخبہ کمانڈروں کا تقرر کرکے بھرے جائیں گے۔

"۱۲ - کمان کرنے والے اسٹاف کے انتخابات کے سلسلے میں مفصل ہدایات الگ شائع کی جائیں گی۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر،
و - اولیانوف (لینن) -

عوامی کمیسار برائے فوجی و بحری امور،
ن - کریلینکو -

عوامی کمیسار برائے فوجی امور،
ن - پودووئسکی -

سکرٹری کونسل،
ن - گوربونوف - "

طبقات اور خطابات کے خاتمے کے بارے میں

"۱ - سارے طبقات اور طبقاتی تقسیمیں، ساری طبقاتی مراعات اور حدبندیاں، ساری طبقاتی تنظیمیں اور ادارے اور سارے دیوانی عہدے ختم کئے جاتے ہیں۔

"۲ - سماج کے سارے طبقات (اشراف، سوداگر، پٹی بورژوا وغیرہ) اور سارے خطابات (پرنس، کاؤنٹ اور دوسرے)، اور دیوانی عہدوں کے سارے نام (پریوی اسٹیٹ کونسلر اور دوسرے) ختم کئے جاتے ہیں اور ایک عام نام یعنی روسی جمہوریہ کا شہری قائم کیا جاتا ہے۔

"۳ - اشرافیہ کے طبقات کے اداروں کی جائیداد کو متعلقہ خود اختیار زیمستووں کو منتقل کیا جاتا ہے۔

"۴ - سوداگر اور بورژوا تنظیموں کی جائیداد کو فوراً میونسپل سیلف گورنمنٹ کو منتقل کیا جاتا ہے۔

"۵ - کسی بھی قسم کے سارے طبقاتی اداروں کو ان کی جائیداد اور ان کے محافظ خانوں سمیت فوراً میونسپلٹیوں اور زیمستووں کے انتظامیہ کو منتقل کیا جاتا ہے۔

"۶ - ان امور سے متعلق موجودہ قوانین کی تمام دفعات کو بذریعۂ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

"۷ - یہ فرمان اس دن سے نافذ ہو جائے گا جس دن یہ شائع کیا

جائے گا اور اسے مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کی سوویتیں نافذ کریں گی۔

''اس فرمان کی توثیق 'تسے ای کا' نے ۱۰ نومبر ۱۹۱۷ء کی میٹنگ میں کردی ہے اور اس پر دستخط کرتے ہیں:

'تسے ای کا' کے صدر،
سویردلوف۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر،
و۔ اولیانوف (لینن)۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے عامل،
و۔ بونچ بروئیوچ۔

سکرٹری کونسل،
ن۔ گوربونوف۔''

۳ دسمبر (۲۰ نومبر) کو عوامی کمیساروں کی کونسل نے ''سارے حکومتی اداروں اور دفتروں میں، وہ عام ہوں یا خاص، بغیر کسی استثنا کے عہدیداروں اور ملازمین کی تنخواہیں کم کرنے'' کا فیصلہ کیا۔

سب سے پہلے کونسل نے ایک عوامی کمیسار کی تنخواہ طے کی ۵۰۰ روبل ماہانہ اور خاندان کے ہر بالغ فرد کے لئے جو کام کرنے کے لائق نہ ہو، مزید ۱۰۰ روبل ماہانہ۔

یہ کسی بھی حکومتی عہدیدار کو ادا کی جانےوالی سب سے زیادہ تنخواہ تھی۔

۴

کاؤنٹس پانینا کو گرفتار کرکے ان پر پہلے اعلی انقلابی ٹریبونل میں مقدمہ چلایا گیا۔ میری آئندہ کتاب ''کورنیلوف سے بریست لیتوفسک تک'' کے باب ''انقلابی انصاف'' میں مقدمے کا حال درج ہے۔ ملزمہ کو سزا دی گئی ''روپیہ واپس کرنے کی اور عام تحقیر کے لئے چھوڑ دئے جانے کی''۔ بہ الفاظ دیگر انہیں رہا کر دیا گیا۔

نئی حکومت کا تمسخر

۱۸ (۵) نومبر کے منشویک اخبار ''دروگ نرودا'' سے:

''بالشویکوں کی 'فوری صلح' کی کہانی سے ہمیں ایک پرمسرت متحرک فلم کا خیال آتا ہے... نیراتوف بھاگتے ہیں — تراتسکی پیچھا کرتے ہیں، نیراتوف ایک دیوار پر چڑھ جاتے ہیں، تراتسکی بھی، نیراتوف پانی میں غوطہ مارتے ہیں — تراتسکی بھی ایسا ہی کرتے ہیں، نیراتوف چھت پر چڑھ جاتے ہیں — تراتسکی ان کے پیچھے لگے رہتے ہیں، نیراتوف پلنگ کے نیچے چھپ جاتے ہیں — اور تراتسکی انہیں پکڑ لیتے ہیں! وہ انہیں پکڑ لیتے ہیں: قدرتی بات ہے کہ صلح پر فوراً دستخط ہو جاتے ہیں...

''وزارت امور خارجہ میں سب خالی ہے اور خاموشی ہے۔ ہرکارے احترام سے پیش آتے ہیں لیکن ان کے چہروں پر ایک طنز آمیز تاثر ہے...

''کیوں نہ ایک سفیر کو گرفتار کر لیا جائے اور اس کے ساتھ صلح نامے پر دستخط کر لئے جائیں؟ لیکن یہ بھی عجیب لوگ ہیں، یہ سفیر۔ خاموش ہی خاموش رہتے ہیں، جیسے کچھ نہیں سنائی دے رہا ہو۔ واہ وا، واہ وا، انگلینڈ، فرانس، جرمنی! ہم نے تمہارے ساتھ جنگ بند کرنے کے معاہدے پر دستخط کر لئے! کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس کے بارے میں نہ جانتے ہوں؟ پھر بھی معاہدہ تو ہمارے سارے اخباروں میں شائع ہوا ہے اور ساری دیواروں پر چپکایا گیا ہے۔ میں بالشویک کے ایمان سے کہتا ہوں، صلح پر دستخط ہو چکے ہیں! ہم آپ سے زیادہ کچھ نہیں مانگتے ہیں، بس آپ کو دو لفظ لکھنے ہیں...

''سفیر خاموش رہتے ہیں۔ طاقتیں خاموش رہتی ہیں۔ وزیر امورخارجہ کے دفتر میں سب خالی ہے اور بالکل خاموشی ہے۔

'' 'سنئے، رویسپیئر — تراتسکی اپنے نائب مارات — اوریتسکی سے کہتے ہیں 'ذرا بھاگ کر برطانوی سفیر کے ہاں جائیے اور اس سے کہئے کہ ہم صلح کی تجویز کر رہے ہیں!'

'' 'آپ خود ہی چلے جائیے، مارات — اوریتسکی جواب دیتے ہیں 'برطانوی سفیر ملاقات ہی نہیں کرتا۔'

''تو پھر اسے ٹیلی‌فون کیجئے۔''
''میں نے کوشش کی تھی لیکن ریسیور اٹھا کر رکھ دیا گیا ہے۔''
''اسے تار بھیجئے۔''
''بھیجا ہے۔''
''تو، کیا نتیجہ نکلا؟''
''مارات — اوریتسکی ٹھنڈی سانس بھرتے ہیں اور کچھ جواب نہیں دیتے۔ رویسپیئر — تراتسکی غصے سے کونے میں تھوکتے ہیں...
''سنئے مارات، تراتسکی ذرا دیر بعد پھر شروع کرتے ہیں۔ 'ہمیں یہ بالکل دکھا دینا چاہئے کہ ہم ایک فعال خارجہ پالیسی چلا رہے ہیں۔ کیسے ہم یہ کر سکتے ہیں؟..'
''نیراتوف کو گرفتار کرنے کے بارے میں ایک اور فرمان جاری کر دیجئے۔'' اوریتسکی بڑے تفکر کے انداز میں جواب دیتے ہیں۔
''مارات، آپ احمق ہیں!'' تراتسکی چلاتے ہیں۔ اچانک وہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، بھیانک اور شاندار، اس وقت وہ بالکل رویسپیئر لگتے ہیں۔
''اوریتسکی لکھئے، وہ سختی سے کہتے ہیں 'لکھئے برطانوی سفیر کو ایک خط، ایک رجسٹری خط اور رسید کا مطالبہ کیجئے۔ لکھئے، میں بھی لکھوں گا! دنیا کی قومیں فوری صلح کے انتظار میں ہیں!''
''زبردست اور خالی وزارت امور خارجہ میں صرف دو ٹائپ رائٹروں کی آواز سنائی دیتی ہے۔ تراتسکی اپنے ہی ہاتھوں سے ایک فعال خارجہ پالیسی چلا رہے ہیں...''

٦

''ایک سمجھوتے کے سوال پر
''سارے مزدور اور سارے سپاہی متوجہ ہوں۔

''١١ نومبر کو پریابراژینسکی رجمنٹ کے کلب میں پتروگراد گیریسن کی ساری یونٹوں کے نمائندوں کی ایک غیر معمولی میٹنگ ہوئی۔

"یہ میٹنگ پریابراژینسکی اور سیمیونوفسکی رجمنٹوں کی پہل پر اس سوال پر غور و خوض کرنے کے لئے بلائی گئی تھی کہ کون کون سی سوشلسٹ پارٹیاں سوویتوں کے اقتدار کے حق میں ھیں، کون خلاف ھیں، کون عوام کی طرفدار ھیں، کون خلاف ھیں اور کیا ان کے درمیان ایک سمجھوتا ممکن ھے۔

"'تسے ای کا' کے، میونسپل دوما کے، اوکسنتیئف کی کسانوں کی سوویتوں کے اور بالشویکوں سے لیکر عوام دوست سوشلسٹوں تک ساری سوشلسٹ پارٹیوں کے نمائندوں کو میٹنگ میں مدعو کیا گیا تھا۔

"طویل غور و خوض کے بعد، ساری پارٹیوں اور تنظیموں کے اعلانات سن کر میٹنگ نے ووٹوں کی زبردست اکثریت سے اتفاق کیا کہ صرف بالشویک اور بائیں بازو کے سوشلسٹ ھی عوام کے طرفدار ھیں اور یہ کہ باقی دوسری سب پارٹیاں سمجھوتے کی آڑ میں عوام کو ان فتوحات سے محروم کر دینے کی کوشش کر رھی ھیں جو مزدوروں اور کسانوں نے عظیم اکتوبر انقلاب کے دنوں میں حاصل کی ھیں۔

"پتروگراد گیریسن کی اس میٹنگ میں جو قرارداد ۶۱ ووٹ حق میں، ۱۱ مخالف اور ۱۲ کے ووٹ نہ دینے سے منظور ھوئی اس کا متن درج ذیل ھے:

"گیریسن کی کانفرنس نے، جو سیمیونوفسکی اور پریابراژینسکی رجمنٹوں کی پہل پر بلائی گئی تھی، مختلف سیاسی پارٹیوں کے درمیان ایک سمجھوتے کے سوال پر ساری سوشلسٹ پارٹیوں اور عوامی تنظیموں کے نمائندوں کو سن کر یہ معلوم کیا کہ:

"۱۔ 'تسے ای کا' کے نمائندے، بالشویک پارٹی اور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی قطعی طور پر اعلان کرتے ھیں کہ وہ سوویتوں کی حکومت کے، زمین کے بارے میں، صلح کے اور صنعت پر مزدوروں کے کنٹرول کے بارے میں جو فرمان ھیں ان کے حق میں ھیں اور اس پلیٹ فارم پر وہ ساری سوشلسٹ پارٹیوں کے ساتھ اتفاق کرنے پر تیار ھیں۔

"۲۔ اس کے ساتھ ھی دوسری پارٹیوں (منشویک، سوشلسٹ انقلابی) کے نمائندوں نے یا تو کوئی جواب ھی نہیں دیا یا بس یہ

اعلان کر دیا کہ وہ سوویتوں کے اقتدار کے خلاف ہیں اور زمین، صلح اور مزدوروں کے کنٹرول کے فرمانوں کے خلاف ہیں۔

''اس کے پیش نظر یہ میٹنگ فیصلہ کرتی ہے کہ:

''۱۔ ساری پارٹیوں کی سخت تنقید کی جائے جو ایک معاہدہ کرنے کی آڑ میں عملی طور پر اکتوبر انقلاب کی عوامی فتوحات کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔

''۲۔ 'تسے ای کا' پر اور عوامی کمیساروں کی کونسل پر پورے اعتماد کا اظہار اور ان سے مکمل حمایت کا وعدہ کیا جائے۔

''اس کے ساتھ ہی یہ میٹنگ اس بات کو ضروری سمجھتی ہے کہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی کامریڈوں کو عوامی حکومت میں شامل ہو جانا چاہئے۔

بتروگراد گیریسن کی فوجی یونٹوں کے نمائندوں کی کانفرنس''

ے

شراب کے ''منظم قتل عام''

بعد کو یہ معلوم ہوا کہ سپاہیوں میں فساد مشتعل کروانے کے لئے ایک باقاعدہ تنظیم تھی جس کی کفالت کادیت کرتے تھے۔ مختلف بارکوں کو ٹیلی‌فون کئے جاتے اور اعلان کیا جاتا کہ فلاں فلاں پتے پر شراب دی جا رہی ہے اور جب سپاہی وہاں پہنچتے تو کوئی شخص انہیں تہ‌خانے کا پتہ بتا دیتا...

عوامی کمیساروں کی کونسل نے شراب کے نشے کے خلاف لڑنے کے لئے ایک کمیسار مقرر کیا جنہوں نے شراب کے فسادات کو بیرحمی کے ساتھ فرو کرنے کے علاوہ لاکھوں بوتل شراب بھی تلف کی۔ سرما محل کے تہ‌خانوں میں نایاب شرابیں تھیں جن کی قیمت کا تخمینہ ۵۰ لاکھ ڈالر سے زیادہ تھا۔ ان میں پہلے تو پانی بھر دیا گیا اور پھر شراب وہاں سے کرانشتات لے جائی گئی اور وہاں تلف کردی گئی۔

اس کام میں کرانشتات کے جہازیوں نے، جو ''انقلابی فوجوں کا کھلا ہوا پھول اور مایہ‌افتخار تھے''، جیسا کہ تراتسکی نے انہیں کہا تھا، آہنی ضبط نفس سے کام لے کر اپنی نیک نامی میں اضافہ کیا...

منافع خور
ان سے متعلق دو احکامات

''عوامی کمیساروں کی کونسل کی طرف سے فوجی انقلابی کمیٹی کے نام

''جنگ اور نظام کی کمی کی پیدا کردہ غذا کی رسد کی بدنظمی حد سے زیادہ شدید ہوتی جا رہی ہے جس کے ذمےدار منافع خور، لٹیرے اور ریلوے میں، دخانی جہازوں کے دفتروں، فارورڈنگ وغیرہ میں ان کے پیرو ہیں۔

''قوم کی بدترین بدنصیبیوں سے فائدہ اٹھا کر، یہ مجرمانہ قزاق خود اپنے فائدے کے لئے لاکھوں سپاہیوں اور مزدوروں کی صحت اور زندگی کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

''اس طرح کی صورت حال کو ایک دن بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

''عوامی کمیساروں کی کونسل فوجی انقلابی کمیٹی کو تجویز کرتی ہے کہ وہ منافع‌خوری، توڑ پھوڑ، رسد کو چھپانے، تجارتی مال کو چالبازی سے روک رکھنے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے انتہائی فیصلہ کن اقدامات کرے۔

''جو لوگ بھی اس طرح کی حرکتوں کے قصوروار ہوں گے انہیں، فوجی انقلابی کمیٹی کے خاص احکامات سے، فوراً گرفتار کیا جائے گا اور جب تک انقلابی ٹریبونل میں ان پر مقدمہ نہ چلایا جائے گا اس وقت تک وہ کرانشتات کے قیدخانوں میں بند رہیں گے۔

''غذا کی رسد کی لوٹ کرنےوالوں کے خلاف جدوجہد میں ساری عوامی تنظیموں کو تعاون کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر
و۔ اولیانوف (لینن)۔''

''تمام دیانت‌دار شہریوں کے نام

''فوجی انقلابی کمیٹی فرمان جاری کرتی ہے کہ:

''لٹیروں، غارت گروں، منافع خوروں کو عوام کے دشمن قرار دیا جاتا ہے...

''فوجی انقلابی کمیٹی ساری پبلک تنظیموں کو، سارے دیانتدار شہریوں کو دعوت دیتی ہے کہ انہیں لوٹ، غارت گری، منافع خوری کے جو بھی واقعات معلوم ہوں ان سب کی اطلاع وہ فوراً فوجی انقلابی کمیٹی کو کریں۔

''اس بدی کے خلاف جدوجہد سارے دیانتدار لوگوں کا معاملہ ہے۔ فوجی انقلابی کمیٹی ان تمام لوگوں سے مدد کی توقع کرتی ہے جنہیں عوام کے مفادات عزیز ہیں۔

''فوجی انقلابی کمیٹی منافع خوروں اور لٹیروں کا پیچھا کرنے میں بیرحمی سے کام لے گی۔

فوجی انقلابی کمیٹی۔

پتروگراد، ۱۰ نومبر ۱۹۱۷ء''

۹

کالیدن کے نام بورشکیوچ کا خط

''پتروگراد میں صورت حال مایوس کن ہے۔ شہر باہر کی دنیا سے کٹا ہوا ہے اور پوری طرح بالشویکوں کے بس میں ہے... لوگوں کو سڑکوں پر گرفتار کیا جاتا ہے، نیوا میں پھینک دیا جاتا ہے، کوئی الزام لگائے بغیر ہی ڈبو دیا جاتا ہے اور قید کر دیا جاتا ہے۔ بورتسیف تک کو پیٹر اور پال گڑھی میں بند کر دیا گیا ہے اور سخت پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

''میں جس تنظیم کا سربراہ ہوں وہ تمام افسروں کو اور بچے کھچے یونکر اسکولوں کو متحد کرنے اور انہیں مسلح کرنے کے لئے دن رات کام کر رہی ہے۔ صورت حال کو سنبھالنے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ افسروں اور یونکروں کی رجمنٹیں قائم کی جائیں۔ ان رجمنٹوں سے حملہ کرکے اور ایک اولین کامیابی حاصل کرکے ہم بعد کو کیریسن کی فوجوں کی امداد حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس اولین کامیابی کے بغیر ایک سپاہی کی بھی

امید نہیں کی جا سکتی اس لئے کہ ان میں ہزاروں کو اس کوڑے کرکٹ نے بانٹ اور ڈرا رکھا ہے جو ہر رجمنٹ میں موجود ہے زیادہ تر کزاکوں پر بالشویک پروپگنڈہ کا رنگ چڑھا ہوا ہے، جنرل دوتوف کی عجیب و غریب پالیسی کی بدولت، جنھوں نے وہ گھڑی گزر جانے دی جب فیصلہ کن اقدام کرکے کچھ نہ کچھ حاصل کیا جا سکتا تھا۔ بات‌چیت اور رعایتوں کی پالیسی نے پھل دئے ہیں۔ ہر قابل احترام چیز کو مبتلائے عذاب کیا جا رہا ہے اور غلاموں اور مجرموں کا غلبہ ہے — اور کچھ نہیں کیا جا سکتا سوائے اس کے کہ انھیں گولی ماردی جائے اور پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔

''جنرل، ہم یہاں آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور آپ کی آمد کے وقت ہم ان ساری فوجوں کے ساتھ آگے بڑھیں‌گے جو ہمارے تصرف میں ہیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم آپ کے ساتھ کسی طرح کی مراسلت قائم کریں اور مندرجہ‌ذیل باتوں کی صفائی کرلیں:

''(۱) کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے نام پر ان تمام افسروں کو، جو لڑائی میں حصہ لے سکیں، آپ سے مل جانے کے بہانے پتروگراد چھوڑنے کی دعوت دی جا رہی ہے؟

''(۲) ہم پتروگراد میں آپ کی آمد کی تقریباً کب توقع کر سکتے ہیں؟ ہم جاننا چاہتے ہیں تاکہ ہم اپنے اقدامات کو مربوط کر سکیں۔

''یہاں باشعور لوگوں کی مجرمانہ بےعملی کے باوجود، جس نے ہم پر بالشویزم کا جوا رکھنے کی اجازت دی — افسروں کی اکثریت کی غیرمعمولی ہٹ‌دھرمی کے باوجود جن کو منظم کرنا اتنا مشکل ہے — ہر چیز کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ سچائی ہماری طرف ہے اور ہم ان ذلیل و مجرمانہ قوتوں کو فتح کرلیں‌گے اس لئے کہ ہم ملک سے محبت کے مقاصد کے لئے اور اسے بچانے کی خاطر عمل کر رہے ہیں۔ چاہے کچھ بھی ہو، ہم خود کو ہمت ہارنے نہیں دیں‌گے اور آخر تک محکم رہیں‌گے۔''

پورشکیوچ پر انقلابی ٹریبونل پر مقدمہ چلایا گیا تو صرف تھوڑے دنوں کی سزا ملی...

”اشتہارات کی اجارہداری کے متعلق فرمان

”۱ - اعلان کیا جاتا ہے کہ اخبارات میں، کتابوں میں، اشتہارات چسپاں کرنے کے تختوں پر، دفتروں اور دوسرے اداروں میں اشتہارات شائع کرنا ریاستی اجارہداری ہے۔

”۲ - اشتہارات پتروگراد میں صرف مزدوروں اور کسانوں کی عارضی حکومت کے ترجمانوں اور مقامی سوویتوں کے ترجمانوں میں شائع کئے جا سکتے ہیں - جو ترجمان یہ حق نہیں رکھتے اور ان میں اشتہارات شائع ہوں گے وہ بند کئے جائیں گے۔

”۳ - اخبارات اور ایڈورٹائزنگ دفاتر کے مالکوں کو نیز اس طرح کے اداروں کے سب ملازمین کو اس وقت تک اپنی اپنی جگہ پر رہنا چاہئے جب تک اشتہارات کا کاروبار حکومت کو نہیں منتقل کر دیا جاتا... اپنے خاندانی کاروبار کے مسلسل جاری رہنے اور ساری نجی ایڈورٹائزنگ کو اس سے ملنے والی رقم کو، نیز سارے حساب کتاب اور نقلوں سمیت سوویتوں کے نام منتقل کرنے کی نگرانی کرنے کے لئے۔

”۴ - اشاعت اور رقم اداشدہ ایڈورٹائزنگ سے متعلق کاروبار، نیز ان کے ملازمین اور کارکن ایک کانگرس منعقد کرنے پر رضامند ہوں گے اور پہلے شہر ٹریڈیونینوں میں اور پھر ایک کل روس یونین میں متحد ہوں گے تاکہ زیادہ اچھی طرح اور منصفانہ طور پر سوویت مطبوعات میں ایڈورٹائزنگ کاروبار کو متحد کر سکیں نیز ایڈورٹائزنگ کی عام افادیت کے لئے بہتر قواعد و ضوابط تیار کر سکیں۔

”۵ - ان تمام لوگوں کو جو دستاویزات یا روپیہ چھپانے کے، یا پیراگراف نمبر ۳ اور ۴ میں بیان کئے جانے والے ضوابط کو ناکام بنانے کے قصوروار پائے جائیں گے انہیں زیادہ سے زیادہ ۳ سال کی سزا دی جائے گی اور ان کی ساری جائیداد ضبط کرلی جائے گی۔

”۶ - نجی مطبوعات میں، یا کسی ڈھکی چھپی صورت میں اشتہاروں کو رقم ادا کرکے چھپوانے کی بھی سخت سزا دی جائے گی۔

”۷ - ایڈورٹائزنگ دفتروں کو حکومت ضبط کرتی ہے، ضرورت

کی صورت میں مالکوں کو معاوضے کا حق ہے۔ ضبط شدہ اداروں کے چھوٹے مالکوں، ان میں پیسہ جمع کرنےوالوں اور ان کے حصہ داروں کو وہ ساری رقم ادا کردی جائےگی جو انھوں نے اس ادارے میں لگایا ہے۔

"۸۔ تمام عمارتوں اور دفتروں کو، اور بالعموم ایڈورٹائزنگ کاروبار کرنےوالے ہر ادارے کو مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کو فوراً اپنے پتے کی اطلاع دینی چاہئے اور اپنے کاروبار کو منتقل کرنا شروع کر دینا چاہئے ورنہ تو اس سزا کے مستوجب ہوں گے جو پیراگراف نمبر ۵ میں لکھی گئی ہے۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر،
و۔ اولیانوف (لینن)۔
سکرٹری کونسل،
ن۔ گورپونوف۔

۱۱

"لازمی آرڈیننس

"۱۔ پتروگراد شہر کے حالت محاصرہ میں ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

"۲۔ سڑکوں اور چوکوں پر سب اجتماعوں، میٹنگوں اور بھیڑ لگانے کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

"۳۔ شراب کے تہ خانوں، گوداموں، کارخانوں، اسٹوروں، کاروباری عمارتوں، نجی مکانوں وغیرہ کو لوٹنے کی کوشش کو بغیر کسی انتباہ کے سشین گن کی فائرنگ سے روک دیا جائےگا۔

"۴۔ عمارتی کمیٹیوں، دربانوں، پہریداروں اور ملیشیاوالوں پر یہ فرض عائد کیا جاتا ہے کہ وہ سب گھروں، صحنوں اور سڑکوں میں سخت امن و امان رکھیں اور گھروں کے دروازے اور گاڑیوں کے اندر آنے کے پھاٹک ۹ بجے شام کو بند کر دئے جائیں اور ۷ بجے صبح کو کھولے جائیں۔ ۹ بجے شام کے بعد صرف عمارت میں رہنےوالے لوگ ہی عمارتی کمیٹی کے سخت کنٹرول کے تحت گھر سے باہر جا سکتے ہیں۔

"۵۔ جو لوگ کسی بھی قسم کی الکحل‌والی مشروب کی تقسیم، فروخت یا خرید کے تصوروار پائے جائیں‌گے، نیز جو لوگ دفعہ ۲ اور ۴ کی خلاف‌ورزی کے تصوروار ہوں‌گے انہیں فوراً گرفتار کر لیا جائےگا اور سخت‌ترین سزا دی جائےگی۔

مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویت کی عاملہ کمیٹی سے متعلق منظم قتل عام کے خلاف لڑنے کی کمیٹی۔

پتروگراد، ۶ دسمبر، ۳ بجے رات۔"

۱۲

"آبادی کے نام

"کامریڈ مزدورو، سپاہیو، کسانو۔ تمام محنت‌کشو!

"مزدوروں اور کسانوں کا انقلاب پتروگراد میں، ماسکو میں کامیاب ہو چکا ہے...

"محاذ سے اور گاؤں سے روزانہ، ہر گھڑی نئی حکومت کے نام پیغامات تہنیت آتے رہتے ہیں... انقلاب کی فتح یقینی ہے، یہ دیکھتے ہوئے کہ عوام کی اکثریت اسے سہارا دے رہی ہے۔

"یہ بات پوری طرح سمجھ میں آتی ہے کہ مالک اور سرمایہ‌دار، ملازم رکھنےوالے اور اعلی عہدیداران جو بورژوازی سے قریبی طور پر ملے ہوئے ہیں — مختصراً سارے مالدار اور وہ سارے لوگ جو ان کے ساتھ شریک ہیں — نئے انقلاب کو عناد کے ساتھ دیکھتے ہیں، اس کی کامیابیوں کی مخالفت کرتے ہیں، بینکوں کی سرگرمی کو روک دینے اور دوسرے اداروں کے کام میں توڑ پھوڑ کرنے یا رکاوٹ ڈالنے کی دھمکی دیتے ہیں... ہر باشعور مزدور اس کو اچھی طرح سمجھتا تھا کہ ہم اس عناد سے نہیں بچ سکتے۔ بالشویکوں کے تمام پارٹی اخبارات نے اس پر بار بار زور دیا تھا۔ لیکن محنت‌کش طبقوں کو ایک لمحے کے لئے اس مزاحمت سے خوف نہیں ہوتا۔

"عوام کی اکثریت ہمارے حق میں ہے۔ ہمارے حق میں

مزدوروں کی اور ساری دنیا کے محکوموں کی اکثریت ہے۔ ہماری طرف انصاف ہے۔ ہماری آخری فتح یقینی ہے۔

"سرمایہ‌داروں اور اعلیٰ عہدیداروں کی مزاحمت کو توڑ دیا جائے گا۔ بینکوں کو اور مالیاتی سنڈیکیٹوں کو قومی ملکیت بنانے کے متعلق ایک خاص قانون کے بغیر کسی بھی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ قانون تیار کیا جا رہا ہے۔ کسی بھی مزدور کو ایک کوپیک کا بھی نقصان نہیں ہوگا۔ برعکس اس کے اس کی مدد کی جائے گی۔ سخت حساب کتاب اور کنٹرول کے علاوہ، سابق حکومت نے جو ٹیکس عائد کئے تھے ان کی علانیہ وصولیابی کے علاوہ اور کوئی اقدامات رائج کرنے کے لئے حکومت تیار نہیں ہے۔

"کامریڈ مزدورو! یاد رکھو کہ تم خود ہی حکومت کی ہدایت‌کاری کرتے ہو۔ جب تک تم خود کو منظم نہیں کرتے اور ریاست کے سارے امور کو اپنے ہاتھوں میں نہیں لیتے تب تک کوئی بھی تمھاری مدد نہیں کرے گا۔ تمھاری سوویتیں اب حکومتی اقتدار کے بااختیار ادارے ہیں...

"اپنی سوویتوں کے گرد متحد ہوجاؤ، انھیں مضبوط‌تر بناؤ، ایک سخت انقلابی کنٹرول عائد کرو، شرابیوں، لٹیروں، انقلاب دشمن یونکروں اور کورنیلوفیوں کی تراج پھیلانے کی کوششوں کو بیرحمی کے ساتھ کچل دو۔

"پیداوار پر اور پیداواروں کے لئے حساب کتاب پر سخت کنٹرول قائم کرو۔ پیداوار میں توڑ پھوڑ کرکے، اناج کی اور دوسری چیزوں کی محفوظات کو چھپا کر، اناج کی نقل‌وحمل میں رکاوٹ ڈال کر، ریلوے میں، ڈاک اور تار میں گڑبڑ پھیلا کر یا بالعموم امن قائم کرنے اور کسانوں کو زمین منتقل کرنے، پیداوار اور اشیا کی تقسیم پر مزدور کنٹرول قائم کرنے کے عظیم کام کی مخالفت کرکے جو کوئی بھی عوام کی جائیداد کو نقصان پہنچائے اسے گرفتار کرو اور عوام کے انقلابی ٹریبونل کے حوالے کردو...

"کامریڈ مزدورو، سپاہیو، کسانو۔ سارے محنت‌کشو! سارا اقتدار اپنی سوویتوں کے ہاتھ میں لے‌لو... تھوڑا تھوڑا کرکے، کسانوں کی اکثریت کی مرضی اور منظوری سے، ان کے اور مزدوروں

کے عملی تجربے کے مطابق، ہم ثابت‌قدمی کے ساتھ اور ہچکچاہٹ کے بغیر سوشلزم کی فتح کی طرف آگے بڑھیں‌گے جس پر سب سے زیادہ مہذب ملکوں کے مزدور طبقے کا ہراول دستہ مہر ثبت کرے‌گا، ور جو قوموں کے لئے دیرپا امن لائے‌گی اور انہیں ہر طرح کی غلامی اور ہر قسم کے استحصال سے نجات دلائے‌گی۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر،
و۔ اولیانوف (لینن)

پتروگراد، ۵ تا ۲۰ نومبر ۱۹۱۷ء"

۱۳

"پتروگراد کے سارے مزدوروں کے نام!

"کامریڈو! انقلاب فتح‌مند ہو رہا ہے — انقلاب فتح‌مند ہو چکا۔ سارا اقتدار ہماری سوویتوں کے ہاتھوں میں آ چکا ہے۔ اولین ہفتے سب سے مشکل ہفتے ہیں۔ گھائل رجعت پرستی کو قطعی طور پر کچل دینا چاہئے، ہمیں اپنی کاوشوں کی مکمل جیت حاصل کر لینی چاہئے۔ ان دنوں میں مزدور طبقے کو سب سے زیادہ ثابت قدمی اور قوت برداشت دکھا دینا چاہئے، ضرور دکھا دینا چاہئے، تاکہ سوویتوں کی نئی حکومت کے سارے مقاصد کی تکمیل میں آسانی ہو۔ اگلے چند دنوں میں محنت کے سوال پر فرامین جاری کئے جائیں‌گے اور اولین ہی فرمانوں میں پیداوار پر مزدوروں کے کنٹرول اور صنعت کو باضابطہ رکھنے کا فرمان بھی ہوگا۔

"اب پتروگراد میں مزدور عوام الناس کی ہڑتالیں اور مظاہرے صرف نقصان ہی پہنچا سکتے ہیں۔

"ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ فوراً ساری معاشی اور سیاسی ہڑتالوں کو بند کر دیجئے، اپنا کام سنبھالئے، اور اسے مکمل نظم و ضبط کے ساتھ کیجئے۔ سارے کارخانوں اور صنعتوں میں سوویتوں کی نئی حکومت کے لئے کام کرنا ضروری ہے اس لئے کہ اس کام میں کسی طرح کی رکاوٹ سے ہمارے لئے نئی مشکلیں پیدا ہوں‌گی اور مشکلیں ویسے بھی کافی ہیں۔ سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر۔

"ان دنوں میں سوویتوں کی نئی حکومت کی حمایت کرنے کا بہترین طریقہ ہے — اپنا کام کر کے۔

"پرولتاریہ کی آہنی ثابت قدمی، زندہ باد! انقلاب زندہ باد!

مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی

پترو گراد سوویت۔

ٹریڈ یونینوں کی پترو گراد کونسل۔

فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں کی

مرکزی کونسل۔"

۱۴

اپیلیں اور جوابی اپیلیں

"اسٹیٹ اور نجی بینکوں کے ملازمین کی طرف سے پترو گراد کی آبادی کے نام:

"کامریڈ مزدورو، سپاہیو اور شہریو!

"فوجی انقلابی کمیٹی ایک 'غیرمعمولی نوٹس' میں بینک کاری کے اسٹیٹ اور نجی اداروں اور دوسرے اداروں کے کارکنوں کو حکومت کے کام میں، جس کا مقصد ہے محاذ کے لئے غذا اور رسد کو یقینی بنانا، رکاوٹ ڈالنے کا الزام دے رہی ہے۔

"کامریڈو اور شہریو، اس دروغ گوئی پر یقین نہ کرو جو ہمارے خلاف کی گئی ہے حالانکہ ہم بھی محنت کی عام فوج کا حصہ ہیں۔

"ہماری محنت طلب زندگی میں تشدد کے اقدامات کے ذریعے مداخلت کی مسلسل دھمکیوں کے تحت کام کرنا ہمارے لئے چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، یہ جاننا چاہے کتنا ہی ہمت شکن کیوں نہ ہو کہ ہمارا ملک اور انقلاب تباہی کے قریب ہیں، ہم پھر بھی، ہم سب، اوپر سے لے کر نیچے تک، ملازمین، آرٹیل کے ممبران، کاؤنٹر، مزدور، ہرکارے وغیرہ اپنے وہ فرائض ادا کر رہے ہیں جن کا تعلق محاذ کے لئے اور ملک کے لئے اسلحے اور غذا کی رسد کو یقینی بنانے سے ہے۔

"کامریڈ مزدورو اور سپاہیو چونکہ آپ کو مالیات اور بینک کاری کے سوالات کے بارے میں اطلاع نہیں ہے اس لئے اس پر بھروسا

کرکے آپ کو اپنے ھی جیسے مزدوروں کے خلاف ورغلایا جا رہا ھے اس لئے کہ محاذ پر فاقے کرتے اور مرتے ہوئے سپاھی بھائیوں کی ذمہ‌داری کو قصورواروں سے ھٹا کر ان بےقصوروں پر ڈال دینا اچھا لگتا ھے جو عام مفلسی اور بد تنظیمی کے بوجھ تلے اپنا اپنا فرض پورا کر رھے ھیں۔

''مزدورو اور سپاھیو، یاد رکھئے! ملازمین ھمیشہ محنت کش عوام کے مفادات کے حامی رھے ھیں اور رھیں گے اس لئے کہ وہ خود انھیں کا حصہ ھیں اور ملازمین نے کبھی ایک کوپیک بھی نہ روکا ھے نہ روکیں گے جو محاذ کے لئے اور مزدوروں کے لئے ضروری ھو۔

''۲۴ اکتوبر سے ۱۰ نومبر تک یعنی ۱۷ دنوں کے اندر ۵۰ کروڑ روبل محاذ کو بھیجے گئے اور ۱۲ کروڑ ماسکو، اس کے علاوہ دوسرے شہروں کو بھی رقمیں بھیجی گئیں۔

''عوام کی دولت کی پہریداری کرتے ہوئے، جس کی مالک صرف آئین ساز اسمبلی ھوسکتی ھے جو پوری قوم کی نمائندگی کرتی ھو، ملازمین ان مقاصد کے لئے روپیہ دینے سے انکار کرتے ھیں جن کا انھیں پتہ نہیں۔

''ان دروغ گویوں پر یقین نہ کیجئے جو آپ سے کہتے ھیں کہ آپ قانون اپنے ھاتھ میں لے لیجئے!

اسٹیٹ بینک کے ملازمین کی کل روس یونین کا مرکزی بورڈ۔
قرض کے اداروں کے ملازمین کی کل روس ٹریڈیونین کا مرکزی بورڈ۔''

''پتروگراد کی آبادی کے نام

''شہریو! اس جھوٹ پر یقین نہ کیجئے جو وزارت رسد کے ملازمین اور رسد کی دوسری تنظیموں کے کارکنوں کے خلاف، جو ان تاریک دنوں میں روس کی نجات کے لئے کام کر رھے ھیں،

بھیانک دروغ گوئی پھیلاکر غیرذمےدار لوگ آپ کو سمجھا رہے ہیں۔ شہریو! ایسے پوسٹر لگائے گئے ہیں جن میں آپ سے ہمیں پیٹنے کو کہا گیا ہے، ہم پر توڑ پھوڑ اور ہڑتالوں کا جھوٹا الزام لگایا گیا ہے، عوام جن پریشانیوں اور بدنصیبیوں میں مبتلا ہیں ان سب کے لئے ہمیں قصوروار ٹھیرایا گیا ہے اگرچہ ہم انتھک اور مسلسل کوشش کرتے رہے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں کہ روسی عوام کو فاقہ‌زدگی کی ہولناکیوں سے بچالیں۔ بدبخت روس کے شہریوں کی حیثیت سے ہم جو کچھ برداشت کر رہے ہیں اس کے باوجود ہم نے فوج اور آبادی کو غذا فراہم کرنے کے اپنے بھاری اور ذمےدارانہ کام کو ایک گھنٹے کے لئے بھی ترک نہیں کیا۔

''ہمارے سامنے ہر وقت فوج کی تصویر رہتی ہے جو سردی اور بھوک کے باوجود اپنا خون بہاکر اور خود ایذائیں برداشت کرکے ہمارے وجود کی حفاظت کر رہی ہے۔

''شہریو! اگر ہم اپنے عوام کی زندگی اور تاریخ کے سیاہ‌ترین دنوں میں زندہ رہ سکے ہیں، اگر ہم پتروگراد میں قحط کو روکنے میں کامیاب ہوئے ہیں، اگر ہم مبتلائے آلام فوج کے لئے زبردست اور تقریباً مافوق البشر کوششوں کے ذریعے روٹی اور چارا حاصل کر سکے ہیں تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم دیانتداری سے اپنا کام کرتے رہے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں۔۔

''اقتدار کے غاصبوں کے 'آخری انتباہ' کے جواب میں ہم کہتے ہیں: تم جو ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہو، ہمیں دھمکی نہیں دے سکتے جو ملک کو تباہ نہ ہونے دینے کے لئے جو کچھ بھی کر سکتے ہیں کر رہے ہیں۔ ہم دھمکیوں سے نہیں ڈرتے۔ ہمارے سامنے ایذارسیدہ روس کی مقدس تمثیل ہے۔ ہم اپنی آخری کوشش تک فوج اور عوام کو روٹی فراہم کرنے کا کام کرتے رہیں‌گے جب تک تم ملک کی طرف ہمارے فرض کی ادائیگی سے ہمیں روک نہ دوگے۔ دوسری صورت میں فوج اور عوام کو قحط کی ہولناکیوں کا سامنا کرنا پڑےگا لیکن اس کی ذمہ‌داری تشدد پھیلانےوالوں پر آتی ہے۔

وزارت رسد کے ملازمین کی عاملہ
کمیٹی۔''

”سرکاری افسروں کے نام

”بذریعہ ھذا اطلاع دی جاتی ھے کہ جن عہدیداروں اور اشخاص نے حکومت اور پبلک اداروں میں ملازمت چھوڑ دی ھے یا توڑ پھوڑ کی یا مقررہ دن کام پر نہ آنے کی پاداش میں انھیں برطرف کر دیا گیا ھے، اور جنھوں نے پھر بھی اس مدت کے لئے، جس میں انھوں نے کام نہیں کیا، پیشگی تنخواہ لےلی ھے، ان کے لئے ایسی تنخواہ کو زیادہ سے زیادہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۷ء تک ان اداروں کو واپس کرنا لازمی ھے جہاں وہ ملازم تھے۔

”ایسا نہ کرنے کی صورت میں ان اشخاص کو خزانے کی جائیداد چرانے کے لئے جوابدہ قرار دیا جائےگا اور ان پر فوجی انقلابی عدالت میں مقدمہ چلایا جائےگا۔

فوجی انقلابی کمیٹی

۱۱ نومبر ۱۹۱۷ء“

”خصوصی بورڈ برائے رسد کی طرف سے

”شہریو! پتروگراد کو رسد فراھم کرنے کے ھمارے کام کے لئے حالات روز بروز زیادہ مشکل ھوتے جا رھے ھیں۔

”ھمارے کام میں فوجی انقلابی کمیٹی کے کمیساروں کی مداخلت اب بھی جاری ھے جو ھمارے کام کے لئے اس قدر تباہ کن ھے۔

”ان کے من مانے اقدامات، ان کی طرف سے ھمارے احکامات کی منسوخی ایک بلائے عظیم کا موجب بن سکتی ھے۔

”ایک کولڈ اسٹوریج پر مہر لگا دی گئی ھے جہاں آبادی کے لئے گوشت اور مکھن رکھا ھے اور عم درجۂ حرارت کو منضبط نہیں کر سکتے تاکہ چیزیں خراب نہ ھوں۔

”ایک ویگن بھر آلو اور ایک ویگن بھر کرم‌کلے ضبط کر لئے گئے ھیں اور پتہ نہیں کہاں لیجائے گئے ھیں۔

”جو مال ضبطی میں نہیں آسکتا (حلوہ) اسے بھی کمیساروں نے ضبط کر لیا ھے اور، جیسا کہ ایک دن ھوا، کمیسار نے پانچ بکس حلوہ خود اپنے استعمال کے لئے ضبط کر لیا۔

"ہم اپنے اسٹوریج سے مال نکالنے کے موقف میں نہیں ہیں جہاں سے خود ساختہ کمیسار مال نکالنے کی اجازت نہیں دیتے اور ہمارے ملازمین کو ڈراتے اور گرفتار کر لینے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

"پتروگراد میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں صوبوں کو معلوم ہے اور دون، سائبیریا، ورونیژ اور دوسری جگہوں سے لوگ آٹا اور روٹی بھیجنے سے انکار کر رہے ہیں۔

"یہ اب اور زیادہ نہیں چل سکتا۔

"کام ہمارے ہاتھ سے بالکل نکلا جا رہا ہے۔

"آبادی کو اس کے بارے میں جتا دینا ہمارا فرض ہے۔

"آخری امکان تک ہم آبادی کے مفادات کے پہریدار رہیں گے۔

"آنے والے قحط سے بچانے کی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن ان مشکل حالات میں اگر ہمارا کام رک جائے تو لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ہمارا قصور نہیں ہے..."

۱۵

پتروگراد میں آئین‌ساز اسمبلی کے انتخابات

پتروگراد میں ۱۹ فہرستیں پیش کی گئی تھیں۔ ۳۰ نومبر کو جو نتائج شائع ہوئے وہ حسب ذیل تھے:

پارٹی	ووٹ
عوام دوست سوشلسٹ	۱۹۱۰۹
کادیت	۲۴۵۰۰۶
کسان ڈیموکریٹ	۳۷۰۷
بالشویک	۴۲۴۰۲۷
سوشلسٹ آفاقیت پرست	۱۵۸
سوشلسٹ ڈیموکریٹ اور سوشلسٹ انقلابی یوکرینی اور یہودی مزدور	۴۲۱۹
عورتوں کے حقوق کی لیگ	۵۳۱۰
سوشلسٹ انقلابی (مدافعت پرست)	۴۶۹۶

بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی	۱۵۲۲۳
عوام کی ترقی کی لیگ.	۳۸۵
ریڈیکل ڈیموکریٹ	۴۱۳
مشرقی کلیسا کے حلقے	۲۴۱۳۹
عورتوں کی لیگ برائے نجات ملک . .	۳۱۸
مزدوروں، سپاہیوں، کسانوں کی آزاد لیگ	۴۹۴۲
کرسچین ڈیموکریٹ (کیتھولک) . .	۱۴۳۸۲
متحدہ سوشل ڈیموکریٹ	۱۱۷۴۰
منشویک	۱۷۴۲۷
''یدنستوہ'' گروہ	۱۸۲۳
کزاک فوجوں کی لیگ	۶۷۱۲

۱۷

''عوامی کمیساروں کی کونسل کی جانب سے محنت کش کزاکوں کے نام

''کزاک بھائیو!

''تمھیں دھوکا دیا جا رہا ہے۔ تمھیں عوام کے خلاف ورغلایا جا رہا ہے۔ تم سے کہا جا رہا ہے کہ مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتیں تمھاری دشمن ہیں، کہ وہ تمھاری کزاک زمینیں، تمھاری کزاک 'آزادی، چھین لینا چاہتی ہیں۔ کزاکو، اس پر یقین مت کرو... تم کو دھوکا تمھارے اپنے جنرل اور زمیندار دے رہے ہیں تاکہ تمھیں تاریکی اور غلامی میں رکھ سکیں۔ ہم، عوامی کمیساروں کی کونسل، تم کزاکوں سے یہ الفاظ کہتے ہیں۔ انھیں غور سے پڑھو اور خود فیصلہ کرو کہ سچائی کیا ہے اور سنگدلانہ دھوکا کیا ہے۔

''کزاک کی زندگی ہمیشہ ہی غلامی اور تعزیری خدمتگزاری کی رہی ہے۔ حکام کی پہلی آواز پر کزاک کو ہمیشہ اپنے گھوڑے پر زین کس کر لام پر روانہ ہونا ہوتا تھا۔ کزاک کو اپنا سارا فوجی ساز و سامان خود اپنی محنت کی کمائی سے فراہم کرنا پڑتا تھا۔ کزاک فوج میں خدمت انجام دے رہا ہے اور اس کا فارم

اجڑ رہا ہے۔ کیا ایسی حالت ٹھیک ہے؟ نہیں، اسے ہمیشہ کے لئے بدلا جانا چاہئے۔ کزاکوں کو غلامی سے آزاد کیا جانا چاہئے۔ عوام کا نیا سوویت اقتدار محنت کش کزاکوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ پرانے نظام کو ختم کرنے کا فیصلہ خود کزاک کریں، کہ وہ اپنے غلام مالک افسروں، زمینداروں، مالداروں کی اطاعت سے انکار کر دیں، کہ وہ لعنتی جوئے کو اپنی گردنوں پر سے اتار پھینکیں۔ کزاکو، اٹھ کھڑے ہو! متحد ہو! عوامی کمیساروں کی کونسل تمھیں ایک نئی، تازہ، زیادہ پرمسرت زندگی میں داخل ہونے کے لئے آواز دیتی ہے۔

''اکتوبر اور نومبر میں پتروگراد میں سپاہیوں، مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کی کل روس کانگرسیں ہوئیں۔ ان کانگرسوں نے مختلف علاقوں میں تمام اختیارات سوویتوں کے ہاتھوں میں، یعنی عوام کے چنے ہوئے لوگوں کے ہاتھوں میں منتقل کر دئے۔ اب سے روس میں کوئی حکمراں یا عہدیدار ایسے نہ ہونے چاہئیں جو عوام کو اوپر سے حکم دیں اور انھیں ہنکائیں۔ عوام اقتدار کی خود تخلیق کرتے ہیں۔ ایک جنرل کو ایک سپاہی سے زیادہ حقوق نہیں ہیں۔ سب برابر ہیں۔ کزاکو، سوچو کہ یہ غلط ہے یا صحیح؟ ہم تم کزاکوں کو نئے نظام میں شامل ہونے کی اور کزاکوں کے نمائندوں کی خود اپنی سوویتیں قائم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں سارا اقتدار ایسی ہی سوویتوں کے ہاتھوں میں ہونا چاہئے۔ جنرل کا عہدہ رکھنےوالے 'اتامنوں' کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ محنت کش کزاکوں کے چنے ہوئے نمائندوں کے، خود تمھارے قابل اعتماد لائق اعتبار لوگوں کے ہاتھوں میں ہونا چاہئے۔

''سپاہیوں، مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی کل روس کانگرسوں نے زمینداروں کی ساری زمین کو محنت کش عوام کے ہاتھوں میں منتقل کرنے کی ایک قرارداد منظور کی ہے۔ کزاکو، کیا یہ ٹھیک نہیں ہے؟ کورنیلوف، کالیدن، دوتوف، کراؤلوف، پاردیژی جیسے لوگ اپنے جان و دل سے مالدار لوگوں کے مفادات کی مدافعت کرتے ہیں اور صرف اس لئے کہ زمین زمینداروں ہی کے ہاتھوں میں رہے وہ روس کو غرق خون کر دینے پر آمادہ ہیں۔

لیکن تم، محنت کش کزاکو، کیا تم خود مفلسی، جبر و ظلم اور زمین کی کمی کی وجہ سے تکلیفیں نہیں اٹھاتے؟ کتنے کزاک ہیں جن کے پاس فی نفر ۵ — ۴ دیسیاتین سے زیادہ زمین ہے؟ لیکن زمیندار، جن کے پاس ہزاروں دیسیاتین خود اپنی زمین ہے، اس کے علاوہ کزاک فوج کی زمینیں بھی اپنے ہاتھوں میں لے لینا چاہتے ہیں۔ نئے سوویت قوانین کے مطابق کزاک زمینداروں کی زمین بغیر کسی معاوضے کے کزاک مزدوروں، غریب کزاکوں کے ہاتھوں میں آجانی چاہئے۔ تم سے کہا جا رہا ہے کہ سوویتیں تمہاری اپنی زمین تم سے لے لینا چاہتی ہیں۔ تمہیں کون لوگ ڈرا رہے ہیں؟ مالدار کزاک جو جانتے ہیں کہ سوویت اقتدار زمینداروں کی زمین تم کو منتقل کرنا چاہتا ہے۔ تو کزاکو، تم خود انتخاب کرو کہ تم کس کی حمایت کروگے: کورنیلوفوں اور کالیدنوں کی، جنرلوں اور مالداروں کی، یا کسانوں، سپاہیوں اور مزدوروں کے نمائندوں کی سوویتوں کی۔

"کل روس کانگرس کی منتخب کردہ عوامی کمیساروں کی کونسل نے ساری قوموں کو فوری طور پر جنگ بند کرنے کے معاہدے اور کسی قوم کو نقصان یا خسارے کے بغیر ایک باعزت جمہوری صلح کی تجویز کی ہے۔ سارے سرمایہ‌دار، زمیندار، جنرل کورنیلوفی سوویتوں کی پرامن پالیسی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ جنگ سے انہیں منافع، طاقت، امتیازات حاصل ہو رہے تھے۔ اور کزاک عام سپاہیو، تمہیں کیا مل رہا تھا؟ تم اپنے بھائی سپاہیوں اور جہازیوں کی طرح بے سبب، بے مقصد برباد ہو رہے تھے۔ جلد ہی ساڑھے تین سال ہو جائیں‌گے کہ یہ لعنتی جنگ چل رہی ہے، ایک ایسی جنگ جسے سارے ملکوں کے سرمایہ‌داروں اور زمینداروں نے خود اپنے منافعوں کے لئے، دنیا کو لوٹنے پھرنے کے لئے چھیڑی ہے۔ محنت کش کزاکوں کے لئے یہ جنگ صرف تباہی اور موت لائی ہے۔ جنگ نے کزاک فارم کی زندگی سے سارے وسائل نچوڑ لئے ہیں۔ ہمارے پورے ملک کے لئے اور خاص طور سے کزاکوں کے لئے نجات کی واحد صورت یہی ہے کہ جلد اور دیانتدارانہ صلح ہو۔ عوامی کمیساروں کی کونسل نے ساری حکومتوں اور قوموں کے لئے اعلان کر دیا ہے کہ ہم دوسرے لوگوں کی جائیداد نہیں

چاہتے، اور ہم خود اپنی جائیداد کو دینا بھی نہیں چاہتے۔ ملک گیری اور تاوان کے بغیر صلح! ہر قوم کو اپنے مقدر کا فیصلہ خود کرنا چاہئے۔ ایک قوم کی طرف سے دوسری پر جبر و ظلم نہ ہونا چاہئے۔ یہ ہے وہ دیانتدارانہ، جمہوری، عوامی صلح جو عوامی کمیساروں کی کونسل سب حکومتوں کو اور سب قوموں کو، اتحادیوں اور دشمنوں کو، تجویز کر رہی ہے۔ اور نتائج نظر آ رہے ہیں۔ روسی محاذ پر جنگ بند کرنے کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ وہاں اب سپاہیوں اور کزاکوں کا خون نہیں بہ رہا ہے۔ کزاکو، اب فیصلہ کرو کہ کیا تم اس تباہ کن، بےمعنی، مجرمانہ قتل کو جاری رکھنا چاہتے ہو؟ اگر ہاں، تو پھر کادیتوں کی، عوام کے دشمنوں کی حمایت کرو، چیرنوف، تسیریتیلی، اسکوبلیف کی حمایت کرو جنھوں نے تم سے ۱۸ ویں جون والا حملہ کروایا، کورنیلوف کی حمایت کرو جس نے محاذ پر سپاہیوں اور کزاکوں کے لئے سزائے موت جاری کی۔ لیکن اگر تم ایک جلد اور دیانتدارانہ صلح چاہتے ہو تو سوویتوں کی صفوں میں شامل ہو جاؤ اور عوامی کمیساروں کی کونسل کی حمایت کرو۔

"کزاکو، تمھارا مقدر تمھارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ہمارے مشترکہ دشمن، زمیندار، سرمایہدار، افسر کورنیلوفی، بورژوا اخبار تمھیں دھوکا دے رہے ہیں اور تمھیں بربادی کے راستے پر ہنکا رہے ہیں۔ اورنبورگ میں دوتوف نے سوویت کو گرفتار کر لیا ہے اور گیریسن کو نہتا کر دیا ہے۔ دون کے صوبے میں کالیدن سوویتوں کو دھمکا رہا ہے۔ اس نے صوبے کے حالت جنگ میں ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ کراؤلوف قفقاز میں مقامی قبیلوں کو گولیوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ کادیت بورژوازی انھیں کروڑوں روبل دے رہی ہے۔ ان کا مشترکہ مقصد ہے عوام کی سوویتوں کو توڑ دینا، مزدوروں اور کسانوں کو کچل دینا، فوج میں پھر سے کوڑے کی ڈسپلن رائج کرنا اور محنت کش کزاکوں کی غلامی کو دائمی بنانا۔

"عوام کے خلاف اس مجرمانہ بغاوت کو کچلنے کے لئے ہماری انقلابی فوجیں دون اور اورال کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ انقلابی فوجوں

کے کمانڈروں کو حکم دئے گئے ھیں کہ وہ باغی جنرلوں سے کوئی بات‌چیت نہ کریں، فیصلہ‌کن اور بیرحم طریقے سے عمل کریں۔

''کزاکو! اس بات کا دارومدار تم پر ھے کہ تمھارے بھائیوں کا خون اب بھی بہےگا یا نہیں۔ ھم تمھاری طرف ھاتھ بڑھا رھے ھیں۔ عوام کے دشمنوں کے خلاف سارے عوام کے ساتھ مل جاؤ۔ کالیدن، کورنیلوف، دوتوف، کراؤلوف اور ان کے سارے ساتھی سنگتیوں کے عوام دشمن، غدار اور دغاباز ھونے کا اعلان کر دو۔ خود اپنی فوجوں سے انھیں گرفتار کرلو اور انھیں سوویت اقتدار کے حوالے کر دو جو کھلے اور عام انقلابی ٹریبونل میں ان کا فیصلہ کرےگا۔

''کزاکو! کزاکوں کے نمائندوں کی سوویتیں بناؤ۔ کزاکوں کے سارے امور کا نظم و نسق اپنے محنت‌کش ھاتھوں میں لےلو۔ خود اپنے مالدار زمینداروں کی زمینیں چھین لو۔ ان کا اناج، ان کی درج فہرست جائیداد اور مویشی سب محنت‌کش کزاکوں کی زمینوں کی کاشت کے لئے لو جنھیں جنگ نے تباہ کر دیا ھے۔

''آگے بڑھو، کزاکو، عوام کے مشترکہ مقصد کے لئے لڑنے کے واسطے!

''محنت‌کش کزاک، زندہ باد!

''کزاکوں، سپاھیوں، کسانوں اور مزدوروں کا اتحاد، زندہ باد!

''کزاکوں، سپاھیوں، مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کا اقتدار، زندہ باد!

''جنگ مردہ باد! زمیندار اور کورنیلوفی جنرل، مردہ باد!

''امن اور قوموں کی برادری، زندہ باد!

عوامی کمیساروں کی کونسل،،

۱۶

''مرکزی میونسپل دوما سے وابستہ کمیشن برائے تعلیم‌عامہ کی جانب سے

''کامریڈ محنت‌کش مردو اور محنت‌کش عورتو!

''تہوار سے چند دن پہلے پبلک اسکولوں کے ٹیچروں نے ھڑتال

کا اعلان کر دیا ہے۔ ٹیچر مزدوروں اور کسانوں کی حکومت کے خلاف بورژوازی کی طرفداری کر رہے ہیں۔

"کامریڈو، والدین کی کمیٹیاں منظم کرو اور ٹیچروں کی ہڑتال کے خلاف قراردادیں منظور کرو۔ مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی محلہ سوویتوں، ٹریڈیونینوں، فیکٹری ورکشاپ کمیٹیوں اور پارٹی کمیٹیوں کو تجویز کرو کہ وہ احتجاجی جلسے منظم کریں۔ خود اپنے وسائل سے بچوں کے لئے جھاؤ کے آرائشی پیڑ اور تفریح کا بندوبست کرو اور مطالبہ کرو کہ تہوار کے بعد اسکول کھلیں، جس کے لئے تاریخ دوما طے کر دے گی۔

"کامریڈو، تعلیم‌عامہ کے معاملوں میں خود اپنی حیثیت کو مضبوط کرو، اسکولوں پر پرولتاری تنظیموں کے کنٹرول کے لئے اصرار کرو۔

مرکزی شہر دوما سے وابستہ
کمیشن برائے تعلیم‌عامہ"

۱۸

سوویت حکومت کی سفارتی خط و کتابت

تراتسکی نے اتحادیوں کو اور غیرجانبدار طاقتوں کو جو نوٹ بھیجے تھے نیز اتحادی فوجی اتاشیوں کے نام جنرل دوخونن کے نوٹ اتنے ضخیم ہیں کہ یہاں نہیں دئے جا سکتے۔ مزیدبرآں ان کا تعلق سوویت جمہوریہ کی تاریخ کے دوسرے پہلو یعنی سوویت حکومت کے خارجہ تعلقات سے ہے جس سے اس کتاب کا کوئی واسطہ نہیں۔ اس پہلو سے میں اپنی دوسری کتاب "کورنیلوف سے بریست لیتوفسک تک" میں بحث کروں گا۔

۱۹

دوخونن کے خلاف محاذ سے اپیل

"... اس کی جدوجہد کو بورژوازی کی اور انقلاب دشمن جنرلوں کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے... اخباروں کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ 'استافکا' (جنرل اسٹاف) میں سابق سپریم کمانڈر

دوخونن بورژوازی کے ایجنٹوں اور اتحادیوں، ویرخوفسکی، اوکسنتیئف، چیرنوف، گوتس، تسیریتیلی وغیرہ کو جمع کر رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ سوویتوں کے خلاف ایک نیا اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں۔

"کامریڈ سپاہیو! جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے یہ سب وزیر رہ چکے ہیں۔ انہوں نے کیرنسکی اور بورژوازی کے ساتھ مل کر اقدامات کئے ہیں۔ یہی لوگ ۱۸ ویں جون والے حملے کے اور جنگ کو طول دینے کے ذمےدار ہیں۔ انہوں نے کسانوں سے زمین کا وعدہ کیا اور پھر اراضی کمیٹیوں کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے سپاہیوں کے لئے سزائے موت دوبارہ رائج کی۔ یہ لوگ فرانسیسی، انگریز اور امریکی سرمایہ لگانےوالوں کے احکامات بجا لاتے ہیں...

"جنرل دوخونن کو عوامی کمیساروں کی کونسل کے احکامات کی تعمیل کرنے سے انکار کرنے پر سپریم کمانڈر کے عہدے سے برخاست کر دیا گیا ہے... اس کے جواب میں وہ اتحادی سامراجی طاقتوں کے فوجی اتاشیوں کے نوٹ کو فوجیوں میں گشت کر رہا ہے اور انقلاب دشمنی مشتعل کرنے کی کوشش کر رہا ہے...

"دوخونن کے حکم کی تعمیل مت کرو! اس کی اشتعال‌انگیزی کی طرف توجہ نہ کرو! اس کو اور اس کے انقلاب دشمن جنرلوں کے گروہ پر کڑی نظر رکھو!..."

۲۰

کریلینکو کی طرف سے

حکم نمبر ۲

"سابق سپریم کمانڈر جنرل دوخونن کو، احکامات کی تعمیل کی مزاحمت کرنے اور ایسے مجرمانہ اقدامات کرنے کی پاداش میں جو ایک نئی خانہ جنگی مشتعل کر سکتے تھے، عوام کا دشمن قرار دیا جاتا ہے۔

"جو لوگ دوخونن کی حمایت کریں‌گے، ان کی سماجی یا سیاسی حیثیت یا ان کے ماضی سے قطع نظر، انھیں گرفتار کر لیا جائےگا۔

ان گرفتاریوں کو خصوصی اختیارات رکھنےوالے لوگ عمل میں لائیں گے۔ میں مندرجہ‌بالا ہدایات پر عمل درآمد کے لئے جنرل منیکوفسکی کو ذمہ‌دار بناتا ہوں...،،

ضمیمہ باب ۱۲

۱

،،کسانوں کے سوالوں کے جواب

،،کسانوں کی طرف سے جو بےشمار سوالات آتے ہیں ان کے جواب میں یہاں وضاحت کی جاتی ہے کہ اب ملک میں سارا اقتدار مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ مزدوروں کا انقلاب، پتروگراد میں اور ماسکو میں فتح‌مند ہونے کے بعد اب روس کے دوسرے مرکزوں کو فتح کر رہا ہے۔ مزدوروں اور کسانوں کی حکومت زمینداروں کے خلاف، سرمایہ‌داروں کے خلاف مزدوروں کے ساتھ کسان طبقے کے عوام‌الناس، غریب کسانوں یعنی کسانوں کی اکثریت کے اتحاد کو یقینی بناتی ہے۔

،،چنانچہ کسانوں کے نمائندوں کی سوویتیں اور سب سے پہلے ضلع سوویتیں اور ان کے بعد صوبے کی سوویتیں، اب سے لےکر آئین‌ساز اسمبلی کا اجلاس ہونے تک، اپنے اپنے علاقے میں ریاستی اقتدار کے مکمل با اختیار ادارے ہیں۔ سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس نے زمین پر زمینداروں کے سارے حق کو منسوخ کر دیا ہے۔ مزدوروں اور کسانوں کی موجودہ عارضی حکومت زمین کے بارے میں ایک فرمان جاری کر چکی ہے۔ اس فرمان کی رو سے زمینداروں کی ساری زمینیں کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کے ہاتھوں میں آ گئیں۔ 'وولست، (تحصیل) اراضی کمیٹیوں کو فوراً ساری زمین زمینداروں سے لے لینا ہے اور اس کا سخت حساب رکھنا ہے، اس پر نظر رکھنا ہے کہ نظم‌وضبط قائم رہے اور پورے تعلقے کی اچھی طرح پاسبانی کی جائے اس جہت سے کہ اب سے سارے نجی تعلقے پبلک جائیداد ہیں اور اس لئے ضروری ہے کہ خود عوام ان کی حفاظت کریں۔

''وولست اراضی کمیٹیاں جو احکامات دیں گے، جنھیں کسانوں کے نمائندوں کی ضلع سوویتوں کی تائید سے منظور کیا گیا ہو، مطلقاً قانونی ہیں اور اب سے قطعی طور سے ان پر عمل درآمد کیا جائے۔

''سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس کی مقرر کردہ مزدوروں اور کسانوں کی حکومت کا نام عوامی کمیساروں کی کونسل رکھا گیا ہے۔

''عوامی کمیساروں کی کونسل کسانوں کو آواز دیتی ہے کہ وہ ہر علاقے میں پورا اقتدار اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔

''مزدور ہر طرح سے، مطلقاً اور کلی طور پر کسانوں کی حمایت کریں گے، مشینوں اور اوزاروں کے سلسلے میں کسانوں کو جو کچھ درکار ہوگا ان کے لئے اس کا بندوبست کریں گے، اور کسانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اناج کے ٹرانسپورٹ میں ان کی مدد کریں۔

عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر
و۔ اولیانوف (لینن)۔

پتروگراد، ۵ نومبر ۱۹۱۷ء''

ناشرین کا پس لفظ

امریکی کمیونسٹ ادیب جان ریڈ کی کتاب ''دنیا کو جھنجوڑ دینےوالے دس دن،، ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۱۹ء میں شائع ہوئی تھی اور روسی زبان میں سوویت یونین میں پہلی مرتبہ ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی، جس کے بعد بار بار شائع ہوئی۔ لینن نے اس کتاب کے امریکی ایڈیشن کے لئے جو پیش‌لفظ لکھا اس میں اس کی بہت تعریف کی ۔ اس میں عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کا سچا حال پیش کیا گیا ہے جسے عوام‌الناس کے صحیح معنوں میں عوامی انقلاب کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب نمایاں طور پر عوام کی تاریخ‌ساز تخلیقی صلاحیت اور اس ممتاز رول کو دکھاتی ہے جو اس میں بالشویکوں نے، مزدور طبقے کے، کسانوں اور سپاہیوں کی اکثریت کے علمبرداروں نے ادا کیا۔

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب انسان کی تاریخ میں اپنی قسم کا پہلا انقلاب تھا۔ بالشویک پارٹی اور لینن کی سرکردگی میں اس کی مرکزی کمیٹی نے اس انقلاب کے لئے وجدان عطا کیا، اس کی رہنمائی کی اور اسے منظم کیا۔

بالشویک پارٹی اور اس کے رہنما لینن نے انقلاب کی روش کو، اس کی ساری ممکن ٹیڑھ میڑھ کو، انقلابی عوام‌الناس کے اور دشمن طبقوں اور پارٹیوں کے برتاؤ کو بالکل صحیح صحیح بھانپ لیا۔ جن مختلف اداروں نے انقلاب کی رہنمائی کی — بالشویک پارٹی کا سیاسی بیورو اور پارٹی مرکز، پتروگراد سوویت اور اس کی کارروائی کا ہیڈکوارٹر، فوجی انقلابی کمیٹی جس نے بغاوت کی قیادت کی — ان سب کو لینن کے خیالات نے تاب وتواں بخشی تھی۔

لینن کے خیالات کو ان موقع پرستوں کے ساتھ شدید تصادم میں برسر عمل لایا گیا جنھیں پرولتاری انقلاب کی قوت و صلاحیت پر اور روس میں اس کی فتح کے امکان پر کوئی اعتماد نہ تھا۔ وہ شکست خوردہ تھے جو یا تو لینن کے مسلح بغاوت کے منصوبے کی صاف مخالفت کرتے تھے یا پھر بغاوت کے خیال کو تو قبول کرنے کے دعوے کرتے تھے لیکن طریقۂ کار کا ایسا منصوبہ تجویز کرتے تھے جو بغاوت کو یقیناً ناکام بنا دیتا۔

بغاوت سے ذرا پہلے (ستمبر — اکتوبر میں) لینن نے جو مضامین اور خطوط لکھے ان میں عوام کی فتح پر انتہائی اعتماد رچا بسا ہوا تھا، ایسا اعتماد جو انقلاب کے کیمپ کی اور اس کے دشمنوں کے کیمپ کی موجود صورت حال کے ان کے سنجیدہ فکر اندازے پر مبنی تھا۔ ان خطوط و مضامین میں ان بزدلوں اور غداروں کو بےنقاب اور ان کی سرزنش کی گئی جو انقلاب کی نازک گھڑی میں دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کا رجحان رکھتے تھے۔

۲۹ ستمبر کو ایک مضمون میں، جس کا عنوان تھا ''بحران پختہ ہو چکا ہے''، لینن نے بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ممبروں زینوویف، کامینیف اور تراتسکی کے اور پارٹی کے اوپری حصوں میں ان کے مٹھی بھر پیروؤں کے موقف کی تنقید کی۔ لینن نے زینوویف اور کامینیف پر حملہ کیا جو اس بات پر اصرار کرتے تھے کہ بالشویکوں کو ابتدائی پارلیمنٹ میں حصہ لینا چاہئے، جس سے انقلابی قوتیں نظریاتی اعتبار سے نہتی ہو جاتیں اور ان کی توجہ بغاوت کی تیاری کرنے کی طرف سے ہٹ جاتی۔ لینن نے تراتسکی جیسے لیڈروں کو بھی بےنقاب کیا جو ''سوویتوں کی کانگرس کا انتظار کرنے کی وکالت کرتے ہیں اور اقتدار پر فوراً قبضہ کرنے کے خلاف ہیں، ایک فوری بغاوت کے خلاف ہیں''، جو کہ سارے فوری عملی فریضے تھے۔

لینن نے غصے میں لکھا کہ ''اس میلان یا رائے پر قابو پانا چاہئے ورنہ تو بالشویکوں کو دائمی شرم اٹھانی پڑےگی اور وہ پارٹی کی حیثیت سے خود کو تباہ کر دیں گے۔ اس لئے کہ اس طرح کے لمحے کو گنوا دینا اور سوویتوں کی کانگرس کے لئے 'انتظار کرنا، صریحی حماقت ہوگی یا صاف دغابازی... سوویتوں کی کانگرس

کا 'انتظار، کرنے کا مطلب ہوگا ایک ایسے وقت میں ہفتوں کی مدت کو گنوا دینا جب ہفتے بلکہ دن ہی ہر چیز کا فیصلہ کرتے ہیں... اس وقت اقتدار پر قبضہ کرنے سے باز رہنا، 'انتظار، کرنا، مرکزی عاملہ کمیٹی میں باتوں میں لگے رہنا، (سوویت کے) ترجمان کے لئے لڑنے تک اپنے آپ کو محفوظ رکھنا، 'کانگرس کے لئے لڑنا، انقلاب کی ناکامی کا فیصلہ صادر کر دینا ہے۔''

شکست خوردگان کے خلاف مرکزی کمیٹی میں لینن کی مستقل مزاج جدوجہد کامیابی سے آشنا ہوئی۔ ۱۰ اکتوبر کو مرکزی کمیٹی نے رواں صورت حال پر لینن کی رپورٹ سنی اور ایک قرارداد منظور کی، جو لینن نے لکھی تھی، جس میں تسلیم کیا گیا کہ بغاوت ناگزیر اور لازمی ہے اور یہ تجویز کی گئی کہ ساری پارٹی تنظیمیں اپنے عملی کام میں اسی خیال کے مطابق عمل کریں۔ زینوویف اور کامینیف نے اس قرارداد کے خلاف ووٹ دیا۔ تراتسکی بھی اپنی بات پر اڑے رہے اور انھوں نے یہ تجویز کی کہ سوویتوں کی دوسری کانگرس کے شروع ہونے تک بغاوت شروع نہ کی جائے، جس کا دراصل مطلب ہوتا تھا صریحی تاخیر اور جس سے دشمن کو بغاوت کے دن کا پتہ چل جاتا۔

تراتسکی نے اپنا یہی رویہ ۲۳ اکتوبر کو پتروگراد سوویت کے مکمل اجلاس میں اور دوسری جگہوں پر پیش کیا۔ جان ریڈ نے اپنی کتاب میں تراتسکی کے بیان کو اس طرح پیش کیا ہے۔ جب یہ پوچھا گیا کہ بالشویک کب اقدام کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں تو تراتسکی نے جواب دیا کہ:

''حکومت کی منتقلی کا کام کل روس کانگرس پورا کرے گی... ہم امید کرتے ہیں کہ کل روس کانگرس اس اقتدار و اختیار کو اپنے ہاتھ میں لے لے گی جو عوام کی منظم آزادی پر قائم ہے۔''
(اس کتاب کا صفحہ ۱۰۳ ملاحظہ ہو۔)

لینن نے اس تباہ کن طریقۂ کار کی مخالفت کی اور ۲۴ اکتوبر کو مرکزی کمیٹی کے ممبروں کے نام ایک خط میں اپیل کی کہ حکومت کو اسی شام کو، کسی بھی قیمت پر اسی رات کو گرفتار کر لیا جائے اور فوراً اقتدار پر قبضہ کر لیا جائے۔ ''ہمیں انتظار ہرگز نہ کرنا چاہئے! ہو سکتا ہے ہم سب کچھ کھو بیٹھیں!...

تاریخ انقلابیوں کو تاخیر کرنے پر کبھی معاف نہ کرےگی جب آج وہ فتح‌مند ہو سکتے ہیں (اور آج وہ یقیناً فتح‌مند ہوں‌گے)، جبکہ کل وہ بہت کچھ گنوا دینے کا خطرہ لے رہے ہیں، درحقیقت وہ سب کچھ گنوا دینے کا خطرہ لے رہے ہیں۔ اگر آج ہم اقتدار پر قبضہ کرتے ہیں تو ہم سوویتوں کی مخالفت کرکے نہیں بلکہ ان کی جانب سے اس پر قبضہ کرتے ہیں... ۲۵ اکتوبر کے مذبذب ووٹ کا انتظار کرنا بربادی ہوگی، یا بالکل رسمی بات۔ عوام کو حق ہے اور ان پر فرض ہے کہ وہ اس طرح کے سوالوں کا فیصلہ ووٹ سے نہیں، قوت سے کریں۔ انقلاب کے نازک لمحوں میں انہیں حق ہے اور ان پر فرض ہے کہ وہ اپنے نمائندوں کو ہدایات دیں... اور ان کا انتظار نہ کریں۔''

۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کی درمیانی رات کو اسمولنی پہنچ کر لینن نے بغاوت کی مکمل قیادت سنبھال لی۔ اسمولنی میں ۲۵ اکتوبر کی رات کو درجنوں مزدور اور سپاہی، سرخ‌گارد کے دستوں کے سربراہ اور ضلعوں، کارخانوں اور فوجی یونٹوں کی نمائندگی کرنےوالے پیغام رسانوں نے لینن سے ملاقات کی۔ فوجی انقلابی کمیٹی نے عظیم‌الشان پیمانے پر کارروائی کرنی شروع کی اور وسیع معنوں میں لینن کے اشارے پر عمل کرنےوالے مزدوروں اور سپاہیوں کی انقلابی پہل سے اسے قابل اعتبار مدد ملی۔

لینن کا شاندار طریقۂ کار کامیاب ہوا۔

ان کی زبردست طاقت اس حقیقت میں مضمر تھی کہ لینن بیکراں ذہنی و نظریاتی وسائل کے مالک تھے اور اس کے ساتھ ہی وہ تنظیم کا ملکہ رکھتے تھے۔ پارٹی مرکز اور فوجی انقلابی کمیٹی نے بغاوت کی رہنمائی کرنے میں لینن کے منصوبے کے عین مطابق عمل کیا جو انھوں نے اپنے ستمبر اور اکتوبر کے طریقۂ کار والے خطوط میں پیش کیا تھا۔

جان ریڈ نے لینن کو ایک غیرمعمولی رہنما بتایا ہے۔ وہ یقیناً ایسے ہی تھے۔ انہیں مغربی یورپ کی طرز کے سوشل ڈیموکریٹک لیڈر جیسے دکھاوے کے انداز ناپسند تھے اور وہ غیرمعمولی طور پر سادہ تھے لیکن اپنے برتاؤ اور فکر میں غیرمعمولی طور پر دانشمند۔ وہ اس چیز کے مالک تھے جسے جان ریڈ نے ''گہرے خیالات کی

توضیح سادہ لفظوں میں کرنے کی، ایک ٹھوس صورت حال کا تجزیہ کرنے کی طاقت اور تیکھےپن کے ساتھ عظیم‌ترین ذہنی جسارت،، بتایا ہے۔ یہ تمام خوبیاں عوام کے ساتھ عظیم لینن کے قریبی رابطے سے پیدا ہوتی تھیں جنھیں لینن تاریخ کے معمار سمجھتے تھے اور جن کی تخلیقی تعمیری قوتوں پر وہ بےپناہ اعتماد رکھتے تھے۔

فتح‌مند عوامی انقلاب کے بعد اپنی پہلی ہی تقریر میں، جو انھوں نے ۲۵ اکتوبر کی سہ‌پہر کو، پتروگراد سوویت کے مکمل اجلاس میں کی، لینن نے عوامی فتح کی قطعیت پر اپنے دلی اعتماد کا اظہار کیا۔ نئے سوویت روس کے مستقبل کو اشتیاق کے ساتھ دیکھتے ہوئے انھوں نے سادہ اور واضح لفظوں میں وہ تاریخی فریضے بیان کئے جو بالشویکوں کے، مزدور طبقے کے اور باقی عوام‌الناس کے سامنے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ایک سوشلسٹ پرولتاری ریاست کی تعمیر کرنے اور روس میں سوشلزم کی فتح کو مستحکم بنانے کا دارومدار انھیں پر ہے۔

بالشویکوں کی یہ سنجیدہ فکر رجائیت سوویتوں کی دوسری کانگرس میں تراتسکی کے شکست خوردہ بیان کے مقابلے میں بہت ہی بھاری اور بلند نظر آتی ہے۔ جان ریڈ نے کانگرس میں تراتسکی کی تقریر کا متعلقہ حصہ یوں نقل کیا ہے:

''اگر یورپ پر سامراجی بورژوازی کی حکمرانی قائم رہی تو انقلابی روس بہرحال ناگزیر طور پر ہاتھ سے جاتا رہےگا... صرف دو صورتیں ہیں: یا تو روسی انقلاب یورپ میں ایک انقلابی تحریک پیدا کرےگا، یا پھر یورپی طاقتیں روسی انقلاب کو برباد کر دیں‌گی!،، (اس کتاب کا صفحہ ۱۹۴ ملاحظہ ہو۔)

تراتسکی کا خیال اس بنا پر تھا کہ انھیں یقین نہیں تھا کہ محنت‌کش کسان کبھی بھی فتح‌مند روسی پرولتاریہ کو انقلابی مدد دیں‌گے۔ انھیں یقین نہیں تھا کہ پرولتاریہ کسانوں کے جم غفیر کو اپنا طرفدار بنا سکتا ہے۔ یہی چیز تھی جو ان کے ''مستقل انقلاب،، کے منشویک نظریے کی تہ میں تھی جو انھوں نے ۱۹۰۵ء میں پیش کیا تھا۔ ان کے اس نظریے کے مطابق جب تک پرولتاریہ خاص یورپی ملکوں میں اقتدار نہ جیت لےگا تب تک ایک ملک میں سوشلسٹ انقلاب نہیں جیت سکےگا۔ اکتوبر انقلاب سے ذرا ہی

پہلے تراتسکی نے اپنے کتابچے ''امن کا پروگرام،، میں لکھا تھا کہ ''جرمنی میں انقلاب کے بغیر روس میں یا انگلینڈ میں فتح‌مند انقلاب کا یا قیاس برعکس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا،، ۔ اس خیال کا اظہار کہ سوشلسٹ انقلاب اس وقت تک فتح‌مند نہیں ہو سکتا جب تک وہ یوں نہ ہو کہ خاص یورپی ملکوں میں پرولتاریہ کی بیک وقت فتح ہو، تراتسکی نے اس انٹرویو میں بھی کیا تھا جو انھوں نے ۱۷ اکتوبر کو جان ریڈ کو دیا تھا۔ آئندہ حکومت کی خارجہ پالیسی کے بارے میں بات کرتے ہوئے تراتسکی نے کہا: ''اس جنگ کے خاتمے پر میں یورپ کو ازسرنو قائم‌کردہ دیکھ رہا ہوں، سفیروں کے ہاتھوں نہیں بلکہ پرولتاریہ کے ہاتھوں۔ یورپ کی وفاقی ریپبلک — ریاستہائے متحدہ یورپ...،، (اس کتاب کا صفحہ ۹۳ ملاحظہ ہو ۔) اس طرح تراتسکی نے پرولتاری انقلاب کے لیننی نظریے کی جو ایک ملک میں سوشلزم کی فتح کا قائل ہے، مخالفت اپنے ریاستہائے متحدہ یورپ کے خیال سے کی جو ان کے ''مستقل انقلاب،، کے شکست خوردہ نظریے کا شاخسانہ ہے۔

روس میں تاریخ ساز واقعات کی اٹل منطق نے شکست خوردہ لائن کے مبلغوں کو کبھی کبھی خود اپنے عقائد کے خلاف بولنے پر مجبور کیا۔ بغاوت کے وقت یہی صورت تراتسکی کے ساتھ تھی جب انقلاب کی معروضی روش نے انھیں، پیترسبورگ سوویت کے صدر کو، لینن کے طریقۂ کار کی لائن پر عمل پیرا ہونے پر مجبور کر دیا۔ جب ۲۵ اکتوبر کو پتروگراد سوویت کی میٹنگ میں کسی نے اپنی جگہ سے چلا کر کہا کہ فتح‌مند بغاوت کا اعلان غیرقانونی ہے اس لئے کہ سوویتوں کی کل روس کانگرس نے ابھی اپنی مرضی کا اظہار نہیں کیا اور یہ اعلان کر دیا گیا تو تراتسکی نے لینن کے طریقۂ کار کے مطابق جواب دیا، اس لئے کہ وہ اس حقیقت سے دوچار تھے کہ عوام نے بغاوت کی اور فتح‌مند ہو چکے۔ انھوں نے کہا: ''سوویتوں کی کل روس کانگرس کی مرضی تو پتروگراد کے مزدوروں اور سپاہیوں کی بغاوت نے طے کر دی ہے!،، (اس کتاب کا صفحہ ۱۳۲ ملاحظہ ہو ۔) جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں وہ اس کی بالکل ضد کہنے پر مجبور تھے جو انھوں نے صرف دو دن پہلے ۲۳ اکتوبر کو پتروگراد سوویت کے مکمل اجلاس کے سامنے کہا تھا۔

لیکن تاریخی واقعات کی منطق تراتسکی اور ان کے استوار پیروں۔ اور دوسرے شکست خوردگان کے زاویۂ نظر کے موقع پرستانہ جوہر کو نہ بدل سکتی تھی نہ اس نے بدلا۔ یہ لوگ سوشلسٹ انقلاب کے امکان سے، روس میں سوشلزم کی فتح کے امکان سے انکار کرتے تھے اور دراصل اسے تاریخی اعتبار سے ناگزیر سمجھتے تھے کہ ملک میں پارلیمنٹری قسم کی بورژوا جمہوریہ قائم ہو۔ بعد میں پارٹی اور قومی امور میں ان کی روش کی خصوصیت تھی سوویت ریاست کو مستحکم تر بنانے اور سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر کرنے کی لیننی عام لائن کے خلاف پےدرپے دغابازانہ اقدامات۔ بریست میں صلح کی باتچیت کے وقت ان کا موقف غداری سے کسی طرح کم نہیں تھا۔ نئی معاشی پالیسی کے ذریعے سوشلسٹ تعمیر کے لینن کے طریقۂ کار پر ان لوگوں نے لفاظانہ حملے کئے۔ انھوں نے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو بدنام کیا جو سوشلسٹ صنعتبندی اور زراعت کی اجتماعیتبندی کی لیننی پالیسی کے مطابق آگے بڑھی۔ لیننی عام لائن کے خلاف شکست خوردہ گروہوں اور جتھوں کی مسلسل جدوجہد کا یہ قدرتی اور ناگزیر نتیجہ تھا کہ ان لوگوں نے اپنی راہ پارٹی سے بالکل ہی الگ نکالی اور ایک سوویت مخالف موقف اختیار کیا۔

اس معروضی ماحول کی وجہ سے جس میں جان ریڈ نے اپنی کتاب کے لئے حقائق جمع کئے اور ان کے بارے میں اندازہ لگایا، وہ بغاوت سے پہلے اور بغاوت کے بعد بالشویک پارٹی کے مرکزوں کے کام کا اتنا ٹھوس اور اتنے مستند طریقے سے مطالعہ نہیں کر سکے جتنا شاید وہ چاہتے، اس لئے کہ اس وقت، بغاوت کی فتح سے پہلے بالشویک پارٹی اور لینن نے جو کچھ کیا وہ روپوشی کے حالات میں۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب میں اس پیہم جدوجہد کا کافی ثبوت نہیں ملتا جو لینن اور ان کے قریبی ساتھیوں نے شکست خوردگان کے خلاف اور تراتسکی کی پیش کی ہوئی طریقۂ کار کی لائن کے خلاف کی۔ اسی وجہ سے ریڈ اکتوبر انقلاب کے اولین دنوں میں تراتسکی کی باتوں کی پرتضاد نوعیت کو بھی نہیں بھانپ سکے۔

جان ریڈ کو غلط فہمی تھی جو انھوں نے یہ کہا کہ ”لینن، تراتسکی اور پیترسبورگ کے مزدوروں اور عام سپاہیوں کے علاوہ

شاید کسی کو بھی یقین نہیں تھا کہ بالشویک تین دن سے زیادہ برسر اقتدار رہ سکیں گے،،۔ لینن کو، مرکزی کمیٹی کو اور مقامی بالشویک تنظیموں کی زبردست اکثریت کو یقین تھا کہ فتح دائمی ہے۔ دیوالیہ منشویک اور سوشلسٹ انقلابی پارٹیوں، معزول شدہ استحصال کار طبقوں اور ان کے پٹھوؤں اور بالشویک پارٹی کے اندر مٹھی بھر شکست خوردگان کے علاوہ فتح مند انقلاب کی ناگزیر شکست کی ''پیش گوئی،، کوئی بھی نہیں کرتا تھا۔ روس میں انقلاب کے مستقبل کے متعلق سوویتوں کی کل روس کانگرس میں تراتسکی کی ہمت شکن قنوطی بات بھی اسی دور کی ہے۔ ان حالات کے متعلق بھی، جن میں مرکزی کمیٹی نے ایک مسلح بغاوت شروع کرنے کا فیصلہ منظور کیا، جان ریڈ کا بیان تاریخی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتا۔ (اس کتاب کا صفحہ ۸ے اور متعلقہ حاشیہ ملاحظہ ہو۔)

لیکن ان ساری خامیوں اور کتاب میں مختلف غلطیوں سے اس بنیادی حقیقت میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جان ریڈ کی روداد عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کا ایک نمایاں طور پر برمحل اور سچا بیان ہے۔

مصنف نے بھی لینن کے، بالشویک پارٹی کے انہیں خیالات سے تاب و توان حاصل کی تھی جنھوں نے بغاوت کے قانونی کارگزار مرکزوں کے چلانے میں، باغی عوام کی جانبازی، ہمت اور انقلابی تخلیقی صلاحیت میں حقیقت کی شکل اختیار کی۔ یہی چیز تھی جس نے اس پرجوش انقلابی اور بااستعداد ادیب کی چشم بینا کو ان انقلابی واقعات کے پنہاں جوہر کا اندازہ کرنے کے جو ان کی نگاہوں کے سامنے پیش آئے، اور ان کے گہرے تاریخی معنی کو سمجھنے کے لائق بنایا۔ یہی اس کتاب کی اصل خوبی ہے جو، جیسا کہ لینن نے لکھا ہے، ''ان واقعات کا ایک سچا اور انتہائی واضح بیان پیش کرتی ہے جو یہ سمجھنے کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں کہ پرولتاری انقلاب اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ درحقیقت ہے کیا۔،،

روس میں اکتوبر انقلاب کی عظیم سچائی، جسے جان ریڈ نے اپنی کتاب معنون کی ہے، امریکی اور دوسرے سامراجیوں کے خمیر کے خلاف تھی، جن کے اخبارات و رسائل میں بالشویکوں کے خلاف

گندی اتہام تراشی کا مقصد تھا ان عوام کی توجہ کو، جن کا وہ استحصال کرتے تھے، روسی مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کی انقلابی جسارت اور بہادری کے متعدی نمونے کی طرف سے ہٹا دینا۔ ان لوگوں نے جان ریڈ کے جمع کردہ مواد کو ضبط کرنے کی کوشش کی۔ پے درپے چھہ مرتبہ بھاڑے کے چوروں نے ریڈ کی کتاب کا مسودہ چرانے اور تلف کر دینے کے لئے ان کے پبلشر کے دفتر پر دھاوا بولا۔

لیکن ساری رکاوٹوں اور مشکلوں کے بعد جان ریڈ کی تصنیف ''دنیا کو جھنجوڑ دینےوالے دس دن،، ۱۹۱۹ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں منظرعام پر آئی۔ یہ پہلی کتاب تھی جو دنیا کو روس کے اس فتح‌مند سوشلسٹ انقلاب کے بارے میں سچائی بتانے کے لئے بیرونی ممالک میں چھپی، جس نے نوع‌انسانی کی تاریخ میں ایک نئے عہد کا، پرولتاری انقلابوں کے عہد کا آغاز کیا۔

البرٹ آر. ولیمس

جان ریڈ
کی
سوانح حیات

پہلا امریکی شہر جہاں سب سے پہلے مزدوروں نے کولچاک کی فوج کو بھیجی جانےوالی فوجی رسد کو جہاز پر لادنے سے انکار کیا وہ بحرالکاہل کے ساحل پر واقع پورٹ‌لینڈ تھا۔ اسی شہر میں ۲۲ اکتوبر ۱۸۸۷ء کو جان ریڈ پیدا ہوئے تھے۔

ان کے والد ان سخت جان اور کھلے دل کے پیشرؤں میں تھے جن کی تصویرکشی جیک لنڈن نے اپنی امریکی مغرب سے متعلق کہانیوں میں کی ہے۔ وہ پرتجسس ذہن رکھتے تھے اور مکر و فریب سے نفرت کرتے تھے۔ بااثر لوگوں اور دولت‌مندوں کی طرفداری کرنے کی بجائے ان کی مخالفت کرتے تھے اور جب ٹرسٹوں نے ریاست کے جنگلات اور دوسری قدرتی دولتوں پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے پنجے پھیلائے تو انھوں نے ٹرسٹوں کے خلاف شدید جدوجہد کی۔ انھیں تنگ کیا گیا، مارا گیا اور ملازمتوں سے نکال دیا گیا۔ لیکن انھوں نے دشمن سے کبھی ہار نہیں مانی۔

یوں جان ریڈ کے والد نے ان کے لئے ایک شاندار ترکہ چھوڑا — ایک مجاہد کا خون، اعلی درجے کا ذہن، اور سرکش روح۔ جان کی صلاحیتیں جلدی پنپیں۔ ہائی اسکول ختم کرنے کے بعد وہ ہارورڈ گئے۔ ہارورڈ تیل کے بادشاہوں، کوئلے کے نوابوں اور فولاد کے شاہ تاجروں کے سپوتوں کی یونیورسٹی تھی۔ یہ لوگ جانتے تھے کہ ان کے بیٹے چار سال کے اسپورٹس، عیش اور ''بےعمل سائنس کے بےعمل مطالعے،، کے بعد اس یونیورسٹی سے نکلیں‌گے تو ان پر ریڈیکل‌ازم کا سایہ بھی نہ پڑا ہوگا۔ اور واقعی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دسیوں ہزار امریکی نوجوان اسی طرح موجود نظام کے

علمبرداروں — رجعت پرستی کی سفیدگارد کی حیثیت سے پروان چڑھائے جاتے ہیں۔

جان ریڈ نے ہارورڈ میں چار سال صرف کئے جہاں ان کی ذاتی دلکشی اور استعداد نے ہر شخص کو ان کا گرویدہ بنا دیا۔ دولت‌مند اور صاحب مراعات طبقوں کی اولاد سے ان کا روزمرہ کا سابقہ تھا۔ انھوں نے عمرانیات کے وفادار استادوں کے باند آہنگ لیکچر سنے۔ انھوں نے سرمایہ‌داری کے مہا پروہتوں یعنی معاشیات کے پروفیسروں کے وعظ سنے۔ اور انھوں نے یہ کرشمہ دکھایا کہ دولت‌مندوں کی حکمرانی کے اس گڑھ میں ایک سوشلسٹ کلب منظم کر ڈالا۔ یہ کوڑھ مغزوں کے منہ پر ایک طمانچہ تھا۔ ان کے بڑوں نے اپنے آپ کو یہ تسلی دی کہ یہ بھی بس لڑکپن کی ایک دھن ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''جب کالج سے نکلے گا اور دنیا میں قدم رکھے گا تو اس کا ریڈیکل‌ازم ماند پڑ جائے گا''۔

جان ریڈ نے اپنی تعلیم ختم کی، ڈگری حاصل کی، وسیع و عریض دنیا میں قدم رکھا اور اسے راتوں‌رات فتح کر لیا۔ اسے انھوں نے اپنے جیالے‌پن، اپنے جوش اور اپنے قلم سے فتح کیا۔ جب وہ طالب‌علم تھے تبھی ایک مزاحیہ اخبار ''لیمپون'' کے ایڈیٹر کی حیثیت سے انھوں نے خود کو ہلکی اور تابدار طرز کا مالک ثابت کر دیا تھا۔ اب انھوں نے نظموں، کہانیوں، اور ڈراموں کا ایک پورا سلسلہ تخلیق کیا۔ پبلشروں نے ان پر پیش‌کشوں کی بوچھار کر دی، باتصویر رسالے انھیں حیرت انگیز معاوضے دیتے تھے اور بڑے اخبار ان سے بین‌الاقوامی واقعات پر تبصرہ کرنے کی درخواست کرتے تھے۔

اس طرح وہ دنیا کی شاہراہوں کے جہاں‌گرد بن گئے۔ جو لوگ معاصرانہ امور سے باخبر رہنا چاہتے تھے انھیں بس صرف اس کی ضرورت تھی کہ وہ جان ریڈ کے پیچھے پیچھے چلیں اس لئے کہ جہاں بھی بڑی چیزیں ہوتی تھیں وہاں وہ، ایک قسم کے طوفانی پرندے کی طرح، آناً فاناً پہنچ جاتے تھے۔

پیٹرسن میں سوتی کپڑا ملوں کی ایک ہڑتال بھڑک کر ایک انقلابی طوفان بن گئی، اور جان ریڈ اس کے بیچ میں موجود تھے۔

کولوراڈو میں راک‌فیلر کے غلام اپنی بلوں سے باہر نکل آئے اور انھوں نے مسلح گارد کے ڈنڈوں اور رائفلوں کے باوجود بلوں

میں واپس جانے سے انکار کر دیا، اور جان ریڈ وہاں بھی موجود تھے، باغیوں کی پشت پناہی کرنے کے لئے۔

میکسیکو میں غریب کسانوں نے بغاوت کردی اور پانچو ویلا کی قیادت میں حکومت کے مرکز کی طرف بڑھے تو گھوڑے پر سوار جان ریڈ بھی ان کے ساتھ ساتھ تھے۔

تازہ‌ترین کارنامے کا ایک بیان ''میٹروپالیٹن،، رسالے میں اور بعد کو ایک کتاب ''انقلابی میکسیکو،، میں چھپا۔ جان ریڈ نے قرمزی اور اودی پہاڑیوں اور ریگستان کی وسعتوں کو بیان کیا ہے جو ''ہر طرف سے دیوپیکر ناگ پھنیوں اور خاردار جھاڑیوں کی حفاظت میں تھیں،،۔ بیکراں میدانوں نے اور اس سے بھی زیادہ ان کی آبادی نے انھیں مسحور کر لیا جسے زمیندار اور کیتھولک کلیسا بیرحمی سے لوٹتے کھسوٹتے تھے۔ انھوں نے ان لوگوں کو پہاڑی چراگاہوں سے گلے ہنکاتے ہوئے، آزادی کی فوجوں میں شامل ہونے کے لئے بیتاب، رات کو الاؤ کے گرد اپنے گیت گاتے ہوئے اور ٹھنڈ اور بھوک کے باوجود، پھٹے حال ننگے پاؤں، زمین اور آزادی کے لئے بہادری کے ساتھ لڑتے دیکھا اور بیان کیا۔

سامراجی جنگ چھڑی اور جان ریڈ وہاں پہنچے جہاں توپیں گرج رہی تھیں — فرانس میں، جرمنی، اٹلی، ترکی، بلقان اور یہاں روس میں بھی۔ زارشاہی افسروں کی دغابازی کو بےنقاب کرنے اور یہودیوں کے منظم قتل‌عام میں ان کی ساز باز ثابت کرنےوالی اطلاعات جمع کرنے کی پاداش میں انھیں اور مشہور فنکار بورڈمن رابنسن کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ہمیشہ کی طرح، چالاک سازش، حسن اتفاق یا ذہین چال کے ذریعے انھوں نے رہائی حاصل کی اور ہنستے ہوئے اپنی اگلی مہم میں کود پڑے۔

خطرہ کبھی اتنا بڑا نہ ہوتا تھا کہ انھیں روک سکے۔ خطرہ ان کے خمیر میں تھا۔ وہ ہمیشہ ممنوع منطقوں اور محاذ کی خندقوں میں پہنچنے کی ترکیب نکال لیتے تھے۔

مجھے جان ریڈ اور بورس رائنشٹائن کے ساتھ ستمبر ۱۹۱۷ء میں اپنا ریگا کے محاذ کا سفر یاد آتا ہے۔ ہماری موٹرکار جنوب کی طرف ویندین جا رہی تھی کہ جرمن توپخانے نے اس چھوٹے سے گاؤں پر گولے برسانے شروع کر دئے۔ اور اچانک وہ گاؤں جان ریڈ کے

لئے دنیا کی سب سے دلکش جگہ بن گیا۔ انھوں نے اصرار کیا کہ ہم لوگ وہاں چلیں۔ ہم احتیاط کے ساتھ رینگ رہے تھے کہ اچانک ہمارے پیچھے ایک بم پھٹا اور سڑک کے جس حصے پر سے ہم ابھی ابھی گزرے تھے وہ دھوئیں اور دھول کا سیاہ فوارہ بن کر امنڈ پڑا۔

دہشت میں ہم ایک دوسرے سے چمٹ گئے لیکن بس ایک منٹ بعد جان ریڈ کا چہرہ خوشی سے یوں دمکنے لگا جیسے کوئی اندرونی ضرورت ابھی ابھی پوری ہو گئی ہو۔

اس طرح انھوں نے ساری دنیا کا، سب ملکوں کا، سب محاذوں کا سفر کیا، ایک غیرمعمولی کارنامے سے گزرکر دوسرے کی طرف جاتے ہوئے۔ لیکن وہ کوئی معمولی مہم جو نہ تھے، نہ سفری اخبار نویس، ایسے تماشائی جو لوگوں کی تکلیفوں کو غیرجذباتی انداز میں دیکھتا ہے۔ ساری افراتفری، گندگی اور خونریزی سے ان کا احساس انصاف و شائستگی مجروح ہوتا تھا۔ وہ مستعدی کے ساتھ ان بدیوں کی جڑیں تلاش کرتے رہے تاکہ انھیں اکھاڑ پھینکیں۔

جب وہ اپنے سفروں سے نیویارک واپس آئے تو آرام کرنے کے لئے نہیں بلکہ نیا کام اور ایجی‌ٹیشن کرنے کے لئے۔

میکسیکو سے واپس آکر انھوں نے اعلان کیا: ''ہاں میکسیکو میں غدر اور افراتفری ہے لیکن اس کی ذمےداری بےزمین غریب کسانوں پر نہیں بلکہ ان پر عائد ہوتی ہے جو سونا اور بندوقیں بھیج کر جنگ وجدل کو ہوا دیتے ہیں، یعنی تیل کی حریف امریکی اور برطانوی کمپنیوں پر۔''

وہ پیٹرسن سے واپس آئے تو میڈیسن اسکوائر گارڈن میں ایک زبردست ڈرامہ شو کرنے کے لئے جس کا نام تھا ''سرمایے کے خلاف پیٹرسن کے پرولتاریہ کی لڑائی''۔

کولوراڈو سے واپس آکر لوڈلو کے قتل عام کا حال بیان کیا جس نے سائبیریا میں لینا کے کنارے کی سونے کی کانوں کے مزدوروں پر فائرنگ کو بھی مات کر دیا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ کس طرح کانکنوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا گیا تھا اور وہ خیموں میں رہتے تھے اور کس طرح خیموں پر پٹرول چھڑک کر آگ لگادی گئی اور بھاگتے ہوئے مزدوروں کو سپاہیوں نے گولیوں کا نشانہ

بنایا، اور کیسے کئی درجن عورتیں اور بچے جل کر مر گئے۔ انھوں نے کروڑپتیوں کے سرتاج راک‌فیلر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''وہ تمھاری کانیں ہیں، وہ تمھارے زرخرید قاتل ہیں۔ تم قاتل ہو!''

لڑائی کے میدانوں سے بھی وہ کسی فوج کے مظالم کی خالی خولی باتیں لے‌کر نہیں بلکہ ایک ننگی درندگی کی حیثیت سے، مقابل سامراجوں کی منظم کردہ خونریزی کی حیثیت سے خود جنگ پر لعنتیں بھیجتے ہوئے واپس آئے تھے۔ ''لبریٹر'' میں، جو ریڈیکل انقلابی رسالہ تھا اور جسے جان ریڈ اپنی بہترین تحریریں مفت دیتے تھے، انھوں نے ایک غضبناک سامراج دشمن مضمون لکھا جس میں نعرہ تھا ''اپنے سپاہی بیٹے کے لئے سینہ بند پٹیاں خرید لو''۔ انھیں اور دوسرے ایڈیٹروں کو نیویارک کی ایک عدالت میں غداری کے الزام میں پیش کیا گیا۔ سرکاری وکیل وطن‌پرستانہ ذہنیت کے جیوری سے ''قصوروار'' کا فیصلہ کروانے پر تلا ہوا تھا۔ اس نے یہاں تک کیا کہ مقدمے کی سماعت کے دوران میں عدالت کے پاس ایک براس بینڈ کا بھی انتظام کر دیا جو قومی ترانے کی دھن بجاتا رہتا تھا۔ پھر بھی ریڈ اور ان کے ساتھی اپنے عقیدوں پر قائم رہے۔ جب ریڈ نے بیباکی سے جواب دیا کہ وہ ایک انقلابی پرچم کے تلے ایک سماجی انقلاب کے لئے کام کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، تو سرکاری وکیل نے سوال کیا:

''کیا آپ اس جنگ میں امریکی پرچم تلے لڑیں‌گے؟''

''نہیں میں نہیں لڑوں‌گا'' ریڈ نے پرزور جواب دیا۔

''کیوں نہیں؟''

جواب میں ریڈ نے ایک جوشیلی تقریر کی جس میں انھوں نے وہ ہولناکیاں بیان کیں جو انھوں نے میدان جنگ میں دیکھی تھیں۔ بیان اتنا سچا اور اثرانگیز تھا کہ جیوری کے بعض متعصب پٹی بورژوا ممبروں کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور ایڈیٹروں کو رہا کر دیا گیا۔

ایسا ہوا کہ جب امریکہ جنگ میں شریک ہوا تو ریڈ کا آپریشن ہوا تھا اور ان کا ایک گردہ نکال دیا گیا۔ ڈاکٹروں نے انھیں فوجی خدمت کے لئے ناموزوں قرار دے دیا۔

انھوں نے کہا ''ایک گردے کے نہ ہونے سے میں دو قوموں کے درمیان جنگ میں حصہ لینے سے معاف کیا جا سکتا ہوں لیکن اس کی وجہ سے مجھے دو طبقوں کی جنگ میں حصہ لینے سے معاف نہیں کیا جا سکتا۔''

۱۹۱۷ء کی گرمیوں میں ریڈ بہ سرعت روس آ گئے جہاں کی ابتدائی طبقاتی جھڑپوں سے انھوں نے بھانپ لیا تھا کہ ایک بڑی طبقاتی جنگ ہونےوالی ہے۔

انھوں نے صورت حال کا فوراً جائزہ لیا اور سمجھ گئے کہ پرولتاریہ کے ہاتھوں اقتدار کی تسخیر منطقی اور ناگزیر ہے۔ لیکن تاخیروں اور التواؤں سے انھیں پریشانی ہوتی تھی۔ ہر صبح کو وہ ایک جھنجلاہٹ جیسے احساس کے ساتھ اٹھتے تھے کہ انقلاب ابھی تک شروع نہیں ہوا۔ بالآخر اسمولنی نے سگنل دیا اور عوام‌الناس انقلابی جدوجہد میں کود پڑے۔ قدرتی طور پر ان کے ساتھ جان ریڈ بھی آگے بڑھے۔ وہ ہر جگہ موجود تھے: ابتدائی پارلیمنٹ کے توڑے جانے کے موقع پر، مورچے بندیاں بنانے میں، جب لینن اور زینوویئف روپوشی سے برآمد ہوئے تو تالیوں کی گونج میں ان کے خیرمقدم میں، اور سرما محل کے قبضے کے وقت بھی...

لیکن یہ سب تو انھوں نے اپنی کتاب میں بیان ہی کیا ہے۔

انھیں جہاں جہاں سے ملا انھوں نے مواد جمع کیا، ایک جگہ سے دوسری جگہ گھوم گھوم کر۔ انھوں نے ''پراودا،، اور ''ازوستیا،، کے مکمل فائل، سارے اعلانات، کتابچے، پوسٹر اور بیانات جمع کئے۔ پوسٹروں کا تو انھیں خاص طور سے جنون تھا۔ جب بھی کوئی نیا پوسٹر نظر آتا اور اسے حاصل کرنے کا کوئی اور راستہ نہ ہوتا تو وہ اسے دیوار سے نوچ لینے میں ذرا بھی نہ ہچکچاتے تھے۔

ان دنوں پوسٹر اتنی جلدی اور اتنی بڑی تعداد میں چھاپے جاتے تھے کہ احاطوں کی دیواروں پر ان کے لئے جگہ ہی نہ رہ گئی تھی۔ کادیت، سوشل انقلابی، منشویک، بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی اور بالشویک پوسٹر ایک کے اوپر ایک دبیز پرت میں چپکے ہوتے تھے۔ ایک دن ریڈ نے ایک کے اوپر ایک چپکے ہوئے ۱۶ پوسٹروں کا ایک گٹھا نوچا اور کاغذ کی ایک بڑی سل ہلاتے ہوئے وہ بھاگ

کر میرے کمرے میں آئے اور بولے: ''دیکھو! میں نے انقلاب اور انقلاب دشمنی کو ایک ہی ہلے میں ہتھیا لیا!''

یوں مختلف ذرائع سے انھوں نے ایک شاندار مجموعہ اکٹھا کر لیا جو اتنا اچھا تھا کہ جب وہ ۱۹۱۸ء کے بعد نیویارک بندرگاہ پر پہنچے تو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ایٹرنی جنرل کے ایجنٹوں نے اسے ان سے لے لیا۔ بہرحال وہ اس کا قبضہ لینے میں کامیاب ہو گئے اور اسے انھوں نے اپنے نیویارک کے کمرے میں چھپا لیا جہاں انھوں نے ''دنیا کو جھنجوڑ دینےوالے دس دن'' کو، سر کے اوپر ایلی‌ویٹر کے شور اور پاؤں کے نیچے زمین دوز ریلوے کے شور میں، ٹائپ کیا۔

یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ امریکی فاشسٹ نہیں چاہتے تھے کہ یہ کتاب عام پبلک تک پہنچے۔ چھہ بار وہ اس کا مسودہ چرانے کے لئے ان کے پبلشر کے دفتر میں گھسے۔ جلن ریڈ نے اپنے پبلشر کو اپنا جو فوٹو دیا اس پر لکھا:

''اپنے پبلشر هوریس لیورائٹ کو، جو اس کتاب کی اشاعت کے دوران میں برباد ہوتے ہوتے بچے۔''

روس کے بارے میں سچائی کی تشہیر کرنے کے لئے صرف یہ کتاب ہی ان کی ادبی کوششوں کا نتیجہ نہ تھی۔ بورژوازی کو یہ سچائی ذرا بھی نہ چاہئے تھی۔ اسے روسی انقلاب سے نفرت بھی تھی اور خوف بھی تھا اور وہ اسے جھوٹ کے سیلاب میں ڈبو دینا چاہتی تھی۔ سیاسی پلیٹ‌فارموں، سینما کے پردوں، اخباروں اور رسالوں کے کالموں سے گندی اتہام تراشی کے اتھاہ چشمے ابل رہے تھے۔ جو رسالے ایک زمانے میں ریڈ سے مضامین کی التجا کیا کرتے تھے وہ اب ان کی تحریریں چھاپتے تک نہ تھے۔ لیکن پھر بھی وہ ریڈ کو خاموش نہ کر سکے۔ انھوں نے بےشمار عام جلسوں میں تقریریں کیں۔

انھوں نے ایک اپنا رسالہ نکالا۔ وہ بائیں‌بازو کے سوشلسٹ رسالے ''ریوولیوشنری ایج'' اور بعد کو ''کمیونسٹ'' کے ایڈیٹر ہو گئے۔ ''لبریٹر'' کے لئے انھوں نے متواتر مضامین لکھے، امریکہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سفر کیا، کانفرنسوں میں شریک ہوئے، اپنے اردگرد کے لوگوں کو حقیقت سے پر کر دیا، ان

میں بھی اپنے ھی جیسا جوش اور انقلابی لگن پیدا کر دی اور پھر آخر میں، جو کسی طرح بھی کم اھم بات نہیں ھے، کمیونسٹ لیبر پارٹی امریکی سرمایہ‌داری کے قلب میں منظم کی جیسے ھارورڈ یونیورسٹی کے قلب میں ایک سوشلسٹ کلب منظم کیا تھا۔

ھمیشہ کی طرح ''پنڈتوں،، نے غلطی کی تھی۔ جان ریڈ کا ریڈیکل‌ازم کچھ بھی رھا ھو لیکن ''گزراں سنک،، نہیں تھی۔ ان کی پیش گوئیوں کے باوجود باھر کی دنیا سے جان ریڈ کے رابطے نے انھیں بچایا نہیں۔ اس نے ان کے ریڈیکل‌ازم کو دوچند کر دیا۔ وہ کتنا توانا اور گہرا تھا اس کا اندازہ ''وائس آف لیبر،، سے ھوتا ھے جو نیا کمیونسٹ ترجمان تھا جس کی ادارت جان ریڈ کرتے تھے۔ امریکی بورژوازی کو احساس ھوا کہ بالآخر ملک میں ایک حقیقی انقلابی پیدا ھو گیا ھے۔ اب اس ایک لفظ ''انقلابی،، پر وہ کانپ اٹھتے تھے۔ یہ صحیح ھے کہ ماضی بعید میں امریکہ کے اپنے انقلابی تھے اور اب بھی اس کی بہت معزز سوسائٹیاں ھیں جیسے ''ڈاٹرز آف امیریکن ریوولیوشن،، (''دختران امریکی انقلاب،،) اور ''سنس آف امیریکن ریوولیوشن،، (''فرزندان امریکی انقلاب،،) جن کے توسط سے رجعت پرست بورژوازی ۱۷۷۶ء کے امریکی انقلاب کو خراج عقیدت پیش کرتی ھے۔ لیکن وہ انقلابی مدت ھوئی مرچکے تھے۔ جب کہ جان ریڈ جیتا جاگتا انقلابی تھا، ایسا انقلابی جس میں بڑا دم خم تھا، جو بورژوازی کے لئے ایک چیلنج اور ایک بلا تھا۔

ان کے لئے اور کوئی راستہ ھی نہ تھا سوائے اس کے کہ ریڈ کو قید میں رکھا جائے۔ انھیں گرفتار کر لیا گیا — ایک بار نہیں بیس بار۔ فلاڈلفیا میں پولیس نے اسمبلی ھال میں تالا ڈال دیا اور انھیں تقریر نہیں کرنے دی۔ تو وہ لکڑی کے ایک بکسے پر چڑھ گئے اور سڑک پر جمع بھیڑ کو خطاب کرنے لگے۔ جلسہ اتنا کامیاب تھا اور اتنے حمایتی پیدا ھو گئے کہ جب ریڈ کو ''نقض امن،، کی پاداش میں عدالت میں پیش کیا گیا تو جیوری نے ''قصوروار،، کا فیصلہ سنانے سے انکار کر دیا۔ کوئی امریکی شہر اس وقت تک چین نہیں لیتا تھا جب تک اس نے ریڈ کو کم سے کم ایک بار گرفتار نہ کر لیا ھو۔ لیکن انھوں نے ھر بار ضمانت پر رھائی حاصل کرلی، یا التوا لے‌لیا اور جلد ھی کہیں اور حملہ کرنے کے لئے روانہ ھو گئے۔

مغربی بورژوازی کو اپنی پریشانیوں اور ناکامیوں کا ذمےدار روسی انقلاب کو ٹھہرانے کی عادت ہو گئی ہے۔ اس انقلاب کے سب سے ناگوار جرائم میں ایک یہ بھی تھا کہ اس نے ایک ہونہار امریکی نوجوان کو انقلاب کا پرجوش کٹر علمبردار بنا دیا تھا۔ بورژوازی یہی سمجھتی تھی۔ فی‌الواقعہ یہ بات پوری طرح سچ نہ تھی۔

جان ریڈ کو انقلابی روس نے نہیں بنایا تھا۔ وہ جس دن پیدا ہوئے تھے اسی دن سے ان کی رگوں میں امریکی انقلابی خون بہہ رہا تھا۔ ہاں۔ اگرچہ امریکیوں کو ہمیشہ موٹی، اپنے آپ سے مطمئن اور رجعت پرست قوم کی طرح پیش کیا جاتا ہے پھر بھی ان کی رگوں میں غدر اور نفرت رواں ہے۔ ماضی کے عظیم باغیوں کا تصور کیجئے — ٹامس پین، والٹ وھٹ‌مین، جان براؤن اور پارسنس کا۔ اور جان ریڈ کے موجودہ کامریڈوں اور ساتھیوں کا بھی تصور کیجئے جیسے بل ہےوڈ، رابرٹ مائنر، روتن‌برگ اور فوسٹر۔ ہوم‌اسٹیڈ، پل‌مین اور لارنس میں ہونےوالے خون آشام صنعتی تصادموں کو اور ''دنیا کے صنعتی مزدوروں،، کی جدوجہد کو یاد کیجئے — وہ سب، رہنما بھی اور عوام‌الناس بھی، خالص امریکی اصل کے ہیں۔ اگرچہ اس وقت یہ نمایاں نہیں ہے لیکن امریکی خون میں بغاوت کی گاڑھی ملاوٹ ہے۔

اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ روس نے جان ریڈ کو انقلابی بنا دیا۔ لیکن اس نے انہیں ایک سائنسی انداز میں سوچنےوالا اور استوار انقلابی ضرور بنا دیا۔ یہ بہت بڑی خدمت تھی۔ اس کی وجہ سے ان کی میز پر مارکس، اینگلس اور لینن کی کتابوں کے انبار لگ گئے۔ اس نے انہیں تاریخ کی اور واقعات کی روش کی سمجھ دی۔ اس نے ان کے کسی قدر موہوم انسان دوستانہ خیالات کی جگہ معاشیات کے بےلوچ اور سخت حقائق کو دلادی۔ اور اس نے انہیں امریکی مزدور طبقے کی تحریک کا استاد ہو جانے اور اس کے لئے بھی وہی سائنسی بنیاد فراہم کرنے کی کوشش کرنے پر اکسایا جو انہوں نے خود اپنے اصولوں کے لئے فراہم کی تھی۔

ان کے دوست ان سے کہتے ''جان، سیاست تمہارا میدان نہیں ہے! تم پروپگنڈہ باز نہیں فنکار ہو۔ تمہیں اپنی استعداد تخلیقی

ادبی کام میں لگانی چاہئے!،، وہ خود بھی اس بات کی سچائی کو اکثر محسوس کرتے تھے اس لئے کہ ان کے سر میں نئی نظموں، نئے ناولوں اور ڈراموں کا ہجوم تھا جو اظہار کے لئے تڑپ رہے تھے اور چاہتے تھے کہ انھیں کوئی قطعی ہیئت مل جائے۔ جب ان کے دوست اصرار کرتے تھے کہ وہ اپنے انقلابی پروپگنڈے کو ایک طرف رکھ دیں اور اپنی میز کے پاس بیٹھ جائیں تو وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتے: ''ہاں ہاں، کروں گا!،،

لیکن انھوں نے انقلابی کام کبھی بند نہیں کیا۔ ایسا کرنا ان کے بس ہی میں نہ تھا! روسی انقلاب نے ان کے دل‌وجان کو جیت لیا تھا۔ اس نے انھیں ایک ماہر اور ان کے مذبذب نراجی جذبے کو کمیونزم کی سخت ڈسپلن کا تابع کر لیا تھا۔ اس نے انھیں ایک پیغمبر کی طرح روشن مشعل دے کر امریکہ کے شہروں کو بھیجا۔ اس نے انھیں ۱۹۱۹ء میں ماسکو بلایا کہ وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی دونوں کمیونسٹ پارٹیوں کو ملانے کے سلسلے میں کمیونسٹ انٹرنیشنل میں کام کریں۔

انقلابی نظریے کے نئے حقائق سے لیس ہوکر وہ خفیہ طور پر پھر نیویارک کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک جہازی نے دغا کی اور انھیں جہاز پر سے اتار کر فن‌لینڈ کی ایک جیل میں قید تنہائی میں رکھا گیا۔ وہاں سے وہ پھر روس واپس آ گئے، ''کمیونسٹ انٹرنیشنل،، میں انھوں نے مضامین لکھے، ایک نئی کتاب کے لئے مسالا جمع کیا اور باکو میں مشرقی قوموں کی کانگرس میں ڈیلی گیٹ کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ وہ ٹائیفس میں مبتلا ہو گئے (جس کے جراثیم انھیں شاید قفقاز میں لگے) اور بہت زیادہ کام کی تھکن کی وجہ سے بیماری سے جانبر نہ ہو سکے اور اتوار ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔

جان ریڈ کی طرح اور بھی تھے جو امریکہ اور یورپ میں انقلاب دشمنی کے محاذ پر ویسی ہی بہادری سے لڑے جس سے سرخ فوج سوویت یونین میں انقلاب دشمنی سے لڑی تھی۔ بعض تو منظم قتل عام کے شکار ہوئے، بعض کو قیدخانوں میں ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا گیا۔ ایک فرانس جاتے ہوئے ایک طوفان میں بحیرۂ ابیض میں مر گیا، ایک اور سان فرانسسکو میں اس ہوائی جہاز

سے گرکر مر گیا جس سے وہ سامراجی مداخلت کے خلاف احتجاج کے اشتہار بکھیر رہا تھا۔ انقلاب پر سامراجیت کا دھاوا اگرچہ بہت غضبناک تھا لیکن اگر یہ مجاہد نہ ہوتے تو یہ اور بھی کہیں زیادہ غضبناک ہوتا۔ انقلاب دشمنی کے دباؤ کو کمزور کرنے میں انہوں نے بھی اپنی بساط بھر کوشش کی۔ روسی انقلاب کو صرف روسیوں، یوکرینیوں، تاتاروں اور قفقازیوں ہی نے مدد نہیں پہنچائی۔ اس سے کم سہی لیکن مدد فرانسیسیوں، جرمنوں، انگریزوں اور امریکیوں نے بھی کی۔ ان ''غیر روسی شخصیتوں،، میں جان ریڈ کی شخصیت سب سے نمایاں نظر آتی ہے اس لئے کہ وہ غیر معمولی صلاحیتوں کے آدمی تھے جو اپنی زندگی کے شباب ہی میں مارے گئے۔

جب ہمیں ان کی موت کی خبر ہیلسنگفورس اور ریویل سے ملی تو ہمیں یقین تھا کہ یہ بھی انہیں جھوٹوں میں سے ایک ہے جو انقلاب دشمن جھوٹ کے کارخانوں میں روزانہ گھڑے جاتے ہیں۔ لیکن جب لوئیز برائیانٹ نے اس صبرآزما خبر کی تصدیق کردی تو ہم نے تردید کی امید ترک کر دی، حالانکہ یہ بہت تکلیف‌دہ تھا۔

جان ریڈ اگرچہ جلاوطنی میں مرے اور اس وقت پانچ سال کی سزا کا فیصلہ ان کے سر پر منڈلا رہا تھا، پھر بھی بورژوا پریس نے انہیں فنکار اور انسان کی حیثیت سے خراج عقیدت پیش کیا۔ بورژوازی نے چین کی سانس‌لی۔ جان ریڈ جو اتنی اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کی فطری دروغ گوئی کو کیسے بےنقاب کرنا چاہئے، جو اپنے قلم سے اتنی بیرحمی سے انہیں تازیانے لگاتے تھے، اب اس دنیا میں نہیں رہ گئے تھے۔

امریکہ کی ریڈیکل دنیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ امریکہ سے باہر رہنےوالے کامریڈ اس احساس نقصان کا اندازہ بہ مشکل ہی لگا سکتے ہیں جو ان کی موت سے پہنچا تھا۔ روسی اسے قدرتی بات سمجھتے ہیں، ان کے لئے یہ تو ہوتا ہی ہے کہ کوئی شخص اپنے اصولوں کے لئے جان دے دیتا ہے۔ یہاں جذبات کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہاں سوویت روس میں سوشلزم کے لئے ہزاروں، لاکھوں لوگوں نے جان دی ہے۔ لیکن امریکہ میں نسبتاً کم قربانی دی گئی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ جان ریڈ کمیونسٹ انقلاب کا

پہلا شہید تھا اور ہزاروں کا پیشرو تھا۔ دوردراز ناکہ بند روس میں اس کی شہاب ثاقب جیسی زندگی کا اچانک خاتمہ امریکی کمیونسٹوں کے لئے ایک بھیانک صدمے کی طرح تھا۔

ان کے پرانے دوستوں اور ساتھیوں کے لئے بس ایک بات باعث تسلی ہو سکتی ہے کہ جان ریڈ کو اس جگہ دفن کیا گیا ہے جو انھیں دنیا میں تمام سے زیادہ پسند تھی — کریملن کی دیوار کے سائے میں چوک میں۔

وہاں ان کی قبر پر ایک یادگار نصب ہے، جو ان کے کردار سے پوری مطابقت رکھتی ہے — گرینائٹ کی ایک ناتراش سل، جس پر کندہ ہے:

"جان ریڈ، تیسری انٹرنیشنل میں ڈیلی گیٹ، ۱۹۲۰ء"

پڑھنے والوں سے

دارالاشاعت ترقی آپ کا بہت شکرگذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب کے ترجمے، ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار، نمبر ۱۷، ماسکو،
سوویت یونین
17, Zubovsky Boulevard, Moscow, USSR

ИБ № 8629

Редактор русского текста *В. Д. Гапанович*
Контрольный редактор *Е. Г. Щербакова*
Редактор *Е. И. Васильченкова*
Художественный редактор *Е. А. Кузнецова*
Технический редактор *А. М. Токер*
Корректоры *М. Д. Пушкин и Т. К. Сухарева*
Сдано в набор 4.11.80 г. Подписано в печать 25.09.81 г.
Формат 84×108 1/32. Бумага типогр. № 1.
Гарнитура 507. Печать высокая.
Условн. печ л 27,3+0.73 печ л. вклеек.
Уч.-изд. л. 37,16. Тираж 2380 экз. Заказ № 2675.
Цена 3 руб. 30 коп. Изд. № 28916.

Ордена Трудового Красного Знамени
издательство «Прогресс»
Государственного Комитета
СССР по делам издательств,
полиграфии и книжной торговли.
Москва 119021, Зубовский бульвар, 17.

Ордена Трудового Красного Знамени
Московская типография № 7 «Искра революции»
«Союзполиграфпрома» Государственного
Комитета СССР по делам издательств,
полиграфии и книжной торговли.
Москва 121019, пер. Аксакова, 13.